زندگی رنگوں سے پرے

تحریر: حسن کنول

میں اور میری بڑی بہن سو رہے تھے... فجر کی آذان ہوکر چکی تھی... دادا، ابو اور چاچا ہر روز کی طرح نماز پڑھنے جا چکے ہیں... اور یہ لیجیے میری امی بھی ہمارے کمرے میں داخل ہو چکی ہیں...

امی ":اٹھو... ارے اٹھو... نماز کا وقت ہوگیا ہے اب اٹھ جاؤ تم دونوں" کہہ کر کان پر زور زور سے چلا رہی تھیں"... سمجھ نہیں آتا ہر روز امی کیوں نیند خراب کرنے آجاتی ہیں" یہ میں نہیں میری بڑی بہن بول رہی ہے... جو آنکھ مسلتے ہوئے اٹھ کر بیٹھی ہے...

امی برابر والے کمرے میں گئیں ہیں میری چھوٹی بہن کو اٹھانے...

میں ہوں }":رائما...{ ابھی دسویں جماعت کی طالبہ ہوں... میری بڑی بہن ابھی انٹر کر کے گھر بیٹھی ہے... اور چھوٹی والی ساتوں جماعت میں ہے... یہ خوبصورت و عالیشان بنگلہ... میرا گھر ہے.... اس بڑے بنگلے میں میرا ایک چھوٹا سہ کمرا ہے.. جس میں ایک

بیڈ بچھا ہوا ہے...اور اس کے سامنے ایک صوفا رکھا ہوا ہے ...سامنے دیوار پر ایک شیشہ ہے..بیڈ کے سائٹ میں الماری ہے....میرے کمرے میں ایک کھڑکی ہے ...جس سے چاند نظر آتا ہے اس کی مدھم مدھم روشنی میں، میں اکثر بیٹھ کر ڈائری لکھتی ہوں...میرے گھر میں کتنے لوگ رہتے ہیں یہ تو میں خود نہیں بتا سکتی...کیونکے یہ گھر نہیں مسافر خانہ ہے...جس کا دل چاہتا ہے منہ اٹھائے رہنے چلا آتا ہے...جیسے تین مہینوں سے ...میرے چاچا، چاچی ان کی دو حسین و جمیل بیٹیاں اور ایک 9 سال کا بیٹا آیا ہوا ہے ویسے جو اس گھر میں ہمیشہ رہتے ہیں ان کی لسٹ یہ ہے": دادا، دادی، میرے والد، والدہ، روشنی میری بڑی بھن، پری ویسے اس کا نام حفظاء ہے پر سب پیار سے اسے پری کہتے ہیں

میری دونوں ہی بھنیں شہزادیوں کی طرح خوبصورت، حسین و جمیل ...ہیں..پورے خاندان میں سب سے خوبصورت ہیں میری بھنیں

اب آپ سوچ رہے ہوں گے کے میری بھنیں اتنی خوبصورت ہیں تو میرا کیا عالم ہوگا...میں لمبے قد والی...بڑی بڑی آنکھوں والی...پر لوگ کہتے ہیں میری آنکھوں میں

بھت سنجیدگی ھے... کھڑی ناک... لمبے لمبے کالے سیاہ بال ...پتلے پتلے ھونٹ ...نرم و .... ملائم ھاتھ ..لمبے ناخن...پھولوں سی سوفٹ جلد .... سرائی دار گردن

بس میرے اندر ایک کمی ھے ...جس کی وجہ سے یہ ساری خوبیاں بے کار سی لگنے لگی ھیں...وہ ھے میرا رنگ...میرا رنگ رات کی تاریخی کی مانند ھے ...پر یہ وہ رات ھے جس میں ستاروں کی چمک بھی نھیں ھے...اندھیرا ھے صرف اندھیرا .....اور کالا رنگ "

روشنی":اٹھو رائما ...اٹھو...نماز پڑھ لو...دادا ابو اور چاچا آتے ھی ھوں گے..."

رائما" اچھا بابا...آپ جاؤ...وضو تو کرو ... میں آتی ھوں "

روشنی اس کے ھاتھ کو پکڑ کر ھلاتے ھوئے":اٹھ جاؤ...اگر پاپا آگئے تو بھت ڈانٹ پڑھ جائے گی ...میں جارھی ھوں ... تم بھی جلدی آجاؤ "

رائما روشنی کے جاتے ھی اٹھ کر بیٹھ گی تھی مگر نیند کا غلبہ تھا ابھی بھی اس پر...وہ بیٹھے بیٹھے جھوکے لیے رھی تھی کے اچانک دادا کی آواز آئی تھی "...او ۔نو" لگتا ھے ...دادا آگئے نماز پڑھ کر" آواز آتے ھی وہ تیزی سے بستر چھوڑ کر بھاگی تھی

نماز پڑھنے کے بعد سب اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے تھے...اور رائما اور پری اسکول کی ...تیاریوں میں

رائما ھاتھوں میں کنگا پکڑے زور زور سے اپنی امی کو آواز دے رھی تھی ...اس کی امی ...بھاگتی ھوئی آئی تھیں

" امی": کیا ھوا ؟؟ چلا کیوں رھی ھو؟؟

رائما، "مجھے اسکول کی دیر ھورھی ھے...وین آتی ھی ھوگی...جلدی بال بنادیں میرے "

" امی": تمھارا ھی کام کر رھی تھی... تمھارا ناشتہ تیار کردیا ھے میں نے.. پھلے ناشتہ کرلو

رائما ": نھیں.. میرے پیٹ میں درد ھوتا ھے اگر میں ناشتہ کر کے جاتی ھوں تو.. میں نھیں کر رھی... آپ بس میری چوٹی بنائیں "..

امی ": تم روزانہ یھی کھتی ھو... بھوکی اسکول جانا اچھی بات نھیں... تم کمزور ھوجاؤ گی "

رائما لاپرواھی سے انھیں کنگا پکڑاتے ھوۓ ": کچھ نھیں ھوتا امی "

وہ ابھی اس کی چوٹی بنارھی تھی کے پری آکر، "امی میرے جوتے کھاں ھیں؟؟ "

امی ": تمھارے کمرے میں ھی ھوں گے اور کھاں جائیں گے.. اچھی طرح دیکھو "

رائما ": امی ھلکے کرۓ.... میرے بال کینچھ رھے ھیں" رائما اپنا سر پکڑ تکلیف سے بولی

پری ": میں دیکھ کر ھی آئی ھوں ... آپ چل کر دیکھیں" پریشان ھوکر

امی ": اچھا چلو... میں دیکھتی ھوں ".. پھر وہ اپنے سر پر ھلکے سے دھپ لگا کر ": او .. میں تو دودھ ابال پر رکھ کر بھول گی.. میں ابھی آتی ھوں "کھ کر رائما کو چوٹی پکڑا کر تیزی سے چلی گیں تھیں ...

پری":رائما...لگتا ھے باھر کسی گاڑی کا ھارن بج رھا ھے ... کھیں وین تو نھیں آگی تمھاری؟؟ "

رائما یہ سن پریشان ھوکر":او۔نو ....میں تو ابھی تیار بھی نھیں ھوئی ...میں جاکر پاپا کو اٹھاتی ھوں وہ وین والے کو تھوڑی دیر روک کر رکھیں گے" وہ بھاگ کر جاتی ھے ...ایک ھاتھ میں چوٹی پکڑ کر اپنے والد کو اٹھانے

امی جلدی جلدی رائما کو تیار کرتی ھیں":کچھ کھا ضرور لینا کینٹین سے لے کر"...وہ بستہ ..پھناتے ھوۓ بولیں تھیں

رائما":جی جی...دل چاھے گا تو کھالوں گی...اور ھاں آج واپسی پر میں امرین کے ساتھ اس کے گھر جاؤں گی...تو دیر ھوجاۓ گی مجھے آنے میں...پریشان مت ھ.."

پاپا اس کی بات کاٹتے ھوۓ "ارے جلدی کرو..وین والا غصہ کر رھا ھے..."

رائما":اللہ حافظ" وہ ھاتھ ھلاکر گاڑی میں جاکر بیٹھ گی تھی...

"پری": امی رائما گی...اب میرے جوتے ڈھونڈ دیں...مجھے بھی دیر ہورھی ھے

امی": تم دودھ پیو ...میں جوتے ڈھونڈ کر لاتی ھوں" کھ کر وہ جوتے ڈھونڈنے گیئں

.. پری اسکول جاتے ھوئے یاد دلاتی ھے....کے آج اس کا اسکول میں ٹیبلو ھے

امی": ھاں ..ھاں..یاد ھے مجھے... ھم سب ضرور آئیں گے" کھ کر اس کے ھاتھ میں ...لنچ باکس دیتی ھیں

پری کے ٹیبلو میں حصہ لینے کی وجہ سے سب پری کے اسکول جاتے ھیں..پروگرام سے ...واپسی پر پری اور سب فیملی ممبرز باتیں کر رھی تھے

ابو کار چلاتے ہوئے پری سے ": پری تمھیں تو بلکل آگے کھڑا کیا گیا تھا ٹیبلو میں... ساری لائٹ کیمرے سب تم پر ھی تھے... اس لیے ٹیبلو دیکھنے میں اور مزا آیا.. ورنہ جب رائما نے حصہ لیا تھا ٹیبلو میں ... تو اسے تو بلکل پیچھے کھڑا کردیا تھا وہ نظر ھی نھیں آرھی تھی "

.. رائما یہ سنتے ھی خاموشی اختیار کرلیتی ھے

پری ": جی پاپا.... جب کے رائما کو تو ڈانس بھی اتنا اچھا آتا ھے ... پھر بھی ٹیچرز اسے پیچھے کھڑا کردیتی تھیں... اور مجھے خود ٹیچر نے کھا کے پری تم سب سے آگے کھڑی ہو "

رائما کی امی گاڑی میں رائما کی خاموشی کو محسوس کرلیتی ھیں... پھر وہ کھتی ھیں ": ارے یہ ... بتائیں... کھانے میں کیا کھلائیں گے ھم سب کو" وہ بات کا موضوع بدل رھی تھی

والد ": پری کا اتنا اچھا ٹیبلو دیکھنے کے بعد جو پری کھے گی آج وھی سب کھائیں گے "

پری اس بات پر خوش ہوکر ": کاش

b.b

“ بھی ھوتے اور مزا آتا ...ھے ناں؟؟

روشنی": ھاں...

b.b

“ کی یاد آتی ھے.. پر وہ بیچارے بھی ھماری ھی خاطر ھم سے دور رہ رھے ھیں

“ امی ": اللہ ایسا بیٹا سب کو دے ...اتنی محنت کر رہا ھے
روشنی اپنی ماں کے کندھے پر ھاتھ رکھ کر ": اب رونا شروع مت کردیجیے گا...ھر بار کی
“ طرح "....پھر پری سے مخاطب ھوکر": پری تم امی کو رولانا چاھتی ھوکیا؟؟

پھر سب ریسٹورینٹ میں کھانے کے بعد واپس آتے ھیں...روشنی سوجاتی ھے...پر رائما
...ھر روز کی طرح جاگ رھی تھی

وہ چاند کی مدھم مدھم سی آتی والی روشنی میں بیٹھ کر ڈائری لکھنا شروع کرتی ھے"::...لوگ بھی کتنے عجیب ھوتے ھیں....سب جانتے ھوئے بھی وھی بات کرتے ھیں جس سے سامنے والا شرمندہ ھوجائے....پاپا اور پری یہ بات جانتے ھیں بلکے سب جانتے ھیں کے کیوں ٹیچرز مجھے پیچھے کھڑا کرتی تھیں ٹیبلو میں...جبکے میں تو اتنا زبردست ڈانس کرتی ھوں....شاید وہ میرا مزاق اڑا رھے تھے....سب کی طرح ..میں کالی ھوں اس لیے ٹیچرز مجھے کبھی آگے کھڑا نھیں ھونے دیا جبکے پری کو ڈانس اتنا اچھا نھیں آتا پر وہ اتنی ....خوبصورت ھے کے ٹیچر نے اس سے خود کھا کے تم آگے کھڑی ھو

استاد کو تو روحانی والدین کھا گیا ھے...اور والدین تو اپنے بچوں میں فرق نھیں کرتے...تو پھر میرے استاد نے کیوں کیا...میں کالی ھوں اس لیے....مجھے اتنا پیچھے کھڑا کیا کے میں کسی کو نظر ھی نہ آؤں ...اچھا ھوا جو میں نے ٹیبلو ,ڈرامے وغیرہ میں حصہ لینا ھی چھوڑ دیا "

یہ لکھتے ھوئے اس کی آنکھیں نم ھوگئی تھیں ....پھر وہ خود سے ھمکلام ھوکر":رائما تم کیوں رو رھی ھو؟؟....یہ بات تو بلکل عام سی ھونی چاھیے تمھارے لیے...رو مت بھادر

بنو“ وہ خودی کو دلاسہ و ھمت دیتے ھوئے ڈائری بند کر کے بستر پر لیٹ جاتی ھے-----

----

...اتوار کا دن تھا سب بیٹھ کر ایک ساتھ ناشتہ کر رھے تھے

رائما, پری, روشنی, منھاج, کنول ایک ساتھ بیٹھ کر ناشتے میں مشغول تھیں...کے چاچی آکر کھتی ھیں":..منھاج تم روشنی کے ساتھ بازار چلی جاؤ...اور اپنے لیے کپڑے وغیرہ لے آؤ “

“)منھاج (چاچی کی بڑی بیٹی ":پر کیوں امی؟؟

چاچی ":وہ تمھارے ماموں کی پوری فیملی آرھی ھے ملتان سے“ بڑے پرمسرت لھجے میں بولتے ھوئے

رائما اپنے دل میں ":لو جی اور مسافر آرھے ھیں اس مسافر خانے میں....یہ چاچی اور
ان کی بیٹیاں کم تھیں جو اب ان کے ماموں کی فیملی بھی آرھی ھے "

روشنی ":چاچی آپ کے بھائی آرھے ھیں؟؟ "

چاچی ":ھاں " ڈبل روٹی پر مکھن لگاتے ھوئے ":وہ دراصل بات یہ ھے کے میرے
بھائی اپنے بڑے بیٹے کے لیے منھاج کو دیکھنے آرھے ھیں "

روشنی منھاج کو چھیڑتے ھوئے ":ارے واہ "

منھاج منہ بسور کر ":روشنی تم میرے کزن کے سامنے مت آنا "

رائما کی امی پری کو جیلی کی بوتل دیتے ھوئے ":روشنی کیوں نہ آئے تمھارے کزن کے
سامنے؟؟ " وہ آبرو اچکا کر استفسار کر رھی تھیں

منھاج دانتوں میں زبان دباتے ھوۓ": وہ تو میں نے ایسے ھی بول دیا تھا "...کہ کر اپنی نظریں چورا رھی تھی...

چاچی ": وہ بھابھی یہ تو بچی ھے کچھ بھی بول دیتی ھے "

رائما اپنے دل میں طنزیہ کہتی ھے ": ھوں... میں جانتی ھوں کتنی بچی ھے یہ "

رائما کی والدہ ": ویسے حیرت ھے کے تمھارے بھائی اپنی ھی بھانجی کو دیکھ کر پسند کریں گے "

چاچی ": وہ دراصل یہ بات نھیں ھے...پسند تو ھے انھیں منھاج ...پر ان کا بیٹا دیکھے گا...اس نے ایک سال پھلے دیکھا تھا...آپ تو جانتی ھیں کے لڑکوں کے یہ بھانے ھوتے ھیں کے لڑکی کو باربار دیکھنے کے...اس لیے "

پری اپنے ذھن پر زور ڈالتے ھوئے ":اگر مجھے ٹھیک یاد آرھا ھے تو ان کا نام عبداللہ ھے ناں "

کنول ":تمھاری یادداشت تو بھت تیز ھے "

پری ":ھاں تو بھول جاؤں "...طنز کرتے ھوئے":سب یاد ھے مجھے ...عبداللہ بھی اور اس کا چھوٹا بھائی غلام طہ بھی "

چاچی رائما کی والدہ سے اجازت مانگتے ھوئے ":بھابھی تو چلی جائے ناں روشنی منھاج کے ساتھ "

بھابھی":ھاں ضرور" پھر روشنی سے مخاطب ھوکر":تم رائما کے بھی کچھ نئے کپڑے خرید کر لے آنا "

روشنی ":جی امی "

منھاج ":رائما جب عبداللہ اور اس کی فیملی آئے تو تم ضرور میرے ساتھ ساتھ رھنا ایک لمحے کے لیے بھی مجھے اکیلا نہ چھوڑنا... "

چاچی ":ارے یہ بھی بھلا کوئی کھنے کی بات ھے ...رائما تمھاری کزن ھے ..وہ تمھارے ساتھ ساتھ ھی رھے گی "

رائما خاموش رھتی ھے اور سب کی باتیں سنتی رھتی ھے------

رات کے وقت رائما سونے کے لیے لیٹتی ھے ...کے اس کان سے ھلکی ھلکی آوازیں ٹکرا رھی تھیں..ان آوازوں میں اپنا نام سن وہ اٹھ کر بیٹھی تھی...امی ابو کیونکے صحن ...میں بیٹھ کر باتیں کر رھے تھے ..اس لیے آواز اس کے کمرے تک صاف آرھی تھی

امی }رائما کے والد {سے ، " یہ رشیدا خود کو سمجھتی کیا ھے؟؟ "وہ غصے سے دانت پیستے ھوۓ بولیں

" ابو ":ایسا کیا کردیا رشیدا نے ؟

امی ": پھلے تو منھاج روشنی سے کھنے لگی کے تم میرے کزن کے سامنے نھیں آنا...اور " پھر رائما سے کھ رھی تھی کے تم میرے ساتھ ھر وقت رھنا

" ابو اس پر الجھ کر ":تو؟؟؟

امی ":او ۔ھو....آپ کو ھر بات کھل کھل کر سمجھانی پڑتی ھے ..وہ روشنی کو اس لیے منع کر رھی تھی کے کھیں لڑکے کو روشنی پسند نہ آجاۓ .....اور رائما کو اس لیے کھ رھی

ھے تاکے اس کی خوبصورتی میں اور اضافہ ھو... منھاج کتنی گوری ھے جب میری رائما اس کے ساتھ کھڑی ھوگی..تو ایسا لگے گا جیسے چاند کے ساتھ داغ... سمجھ رھے ھیں ناں آپ وہ پوری بات سمجھاتے ھوئے------"

ابو یہ سن غصے سے بولے تھے":کوئی ضرورت نھیں ھے رائما کو منھاج کے ساتھ کھڑا کرنے کی "

رائما اپنے دل میں":یہ محاورا کتنا سچا ھے کے دیواروں کے بھی کان ھوتے ھیں...اور صحن کی دیواروں کا کان میں ھوں ... سمجھ نھیں آتا کے لوگ اتنے برے کیوں ھوتے ھیں....کیا میں انسان نھیں ھوں؟؟؟ .....یا میرے پاس دل نھیں ھے؟؟؟.....جو منھاج اور چاچی میرے ساتھ ایسا سلوک کر رھی ھیں...رشیدا چاچی کی بیٹی خوبصورت ھے تو اس کا مطلب یہ تو نھیں کے جس کی بیٹی خوبصورت نھیں اسے شرمندہ کیا

جائے... نفرت ھے مجھے چاچی اور منہاج سے... ویسے کنول بھی کچھ کم نھیں ھے" اس ...کی آنکھوں سے آنسوں جھلک آئے تھے.. جنھیں اس نے صاف کیا تھا

رائما اپنے کمرے میں بیٹھ کر ڈائری لکھ رہی تھی ":آج صبح سے سب کام میں لگے ھوئے ھیں... منہاج کے ماموں آرھے ھیں..اپنی پوری فیملی کے ساتھ ...امی--- ابو سے کھ رھی تھیں کے اگر غلام طہ کو ھماری روشنی پسند آجائے تو کتنا اچھا ھوگا..دونوں ...کزنیں ایک ھی گھر چلی جائیں گی... غلام طہ تو گھر کا بچہ ھے
اف اللہ ..مجھے تو وہ نہ ایک سال پھلے پسند تھا اور نہ اب...کھاں روشنی اور کھاں غلام طہ...مانا خوبصورت ھے ... کاروباری بندا ھے ..پر ھمیشہ مسکراتا رھتا ھے ..تو مجھے بندر لگتا ھے...چلو ویسے ان مھمانوں کے آنے کا ایک فائدہ ھورھا ھے .. منہاج اور چاچی جیسے ..لوگ بھی آج کام کر رھے ھیں

او...شور سنائی دے رہا ھے ..لگتا ھے وہ لوگ آگئے...پر مجھے کیا..امی نے کہا ھے کے میں ان کے سامنے نہ آؤں...اس لیے میں کمرے میں اکیلے بیٹھی ہوئی ہوں "

رائما اپنی ڈائری میں لگی ہوتی ھے کے اس کے سر پر زوردار بول پڑتی ھے

رائما ":اوچ...اللہ "...وہ سر مسلتے ہوئے کہ رہی تھی ":کس نے مارا یہ بول؟؟" کہ کر غصے سے کمرے کے دروازے کی طرف دیکھتی ھے...دروازے پر ماہ رخ کھڑا تھا":سوری... غلطی سے لگ گی...بول دو ناں "

رائما":اتنی زور سے لگا ھے یہ میرے ...جیسے بول نھیں پتھر ہو "

ماہ رخ": غلطی سے لگا ھے آپ کو...سب تو باہر بیٹھے ھیں...آپ یہاں اکیلے کیا کر رہی ہو؟؟ "

رائما جھنجھلاکر ": کتنی بار کھا ھے تم سے.. مجھے رائما نھیں ...آپی کھا کرو...کتنے چھوٹے ھو تم مجھ سے "

" ماہ رخ ": مجھے آپ کو آپی بلانا اچھا نھیں لگتا ...میں تو آپ کو رائما ھی کھوں گا

رائما اتراتے ھوئے بول دیکھاکر ": تو پھر ٹھیک ھے میں بھی تمھیں یہ بول نھیں دوں گی "

...ماہ رخ ": لو یہ بول کیا چیز ھے.. تم میرا دل رکھ لو " کھ کر مسکراتا ھے

رائما اس پر حیرت سے ": ماہ رخ اتنے چھوٹے ھو تم ...اور باتیں اتنی بڑی بڑی کرتے ھو...روکو ... میں تمھیں ابھی بتاتی ھوں "...کھ کر اپنی ڈائری بند کرتی ھے..اور ماہ رخ کو پکڑنے کے لیے اس کی طرف بڑھتی ھے...ماہ رخ فورا باھر کی طرف بھاگتا ھے...رائما اس کے پیچھے بول اٹھاکر بھاگتی ھے...وہ دونوں بھاگتے ھوئے کچن کے دروازے سے ھوتے ھوئے باھر لان میں پھنچ جاتے ھیں....رائما ماہ رخ کو پکڑ رھی تھی...

" ماہ رخ اتراتے ہوئے منہ چڑاکر": تم مجھے نھیں پکڑ کر سکتی رائما

" رائما": میں تمھیں ابھی پکڑتی ہوں ماہ رخ کے بچے

...آخر کار بھت دیر بھاگنے کے بعد ماہ رخ اس کے ھاتھ آھی گیا تھا

رائما ماہ رخ کے پیٹ پر گدگدی مچانے لگتی ھے ...دونوں خوب ھس رھے تھے...کے

" ایک دم سامنے سے چاچی آجاتی ھیں": ...یہ کیا ھورھا ھے؟؟

رائما چاچی کی آواز سن کر فورا ماہ رخ کو چھوڑ کر کھڑی ھوجاتی ھے...ماہ رخ بھی سیدھا کھڑا ھوا تھا...ان دونوں کے چھرے سے مسکراھٹ غائب ھوجاتی ھے ...چاچی ماہ رخ کو ڈانٹ کر اندر بھیج دیتی ھیں اور رائما کو پکڑ کر زبردستی اپنے ساتھ مھمان والے کمرے میں ...لے آتی ھیں...رائما ھلکا احتجاج کرتی ھے مگر چاچی اسے خاطر میں نھیں لاتیں

رائما کے آتے ھی اس کی والدہ غصے سے گھورنے لگتی ھیں...وہ انھیں دیکھ اپنی آنکھیں جھکا لیتی ھے...

"یہ ھے رائما": چاچی اپنی بھابھی سے "

"ھاں میں رائما کو جانتی ھوں..آؤ بیٹھو بیٹا" بھابھی،

رائما کو چاچی نے منھاج کے بلکل برابر میں بیٹھا دیا تھا...سامنے والے صوفے پر عبداللہ اور اس کے والدین بیٹھے تھے ..رائما کی ماں کا دل جل رھا تھا...پر وہ مھمانوں کا لحاظ کر رھی تھیں...

غلام طہ عبداللہ کے صوفے کے برابر میں کھڑا تھا...وہ صرف رائما کو ھی دیکھے جا رھا تھا...لیکن وہ نہ تو اپنی نظریں اٹھاتی ھے اور نہ کچھ بولتی ھے

جیسے ھی عبداللہ کے والد اور دادا کمرے سے نیکل کر جاتے ھیں ...رائما کی والدہ فورا رائما کو وھاں سے لے جاتی ھیں...اس کی والدہ ھاتھ پکڑ کر غصے سے کمرے کی جانب لے جاتی ھیں ":...تم سے کھاں تھا ناں ...باھر مت نیکلنا ...پھر تم کیوں آئیں؟؟؟ "

رائما بھولا سہ چھرا بنا کر ":امی وہ.....میں تو ماہ رخ کے ساتھ باھر لان میں کھیل رھی تھی چاچی مجھے زبردستی ھاتھ پکڑ کر لائیں...میں کیا کرتی؟؟... "

امی غصے سے ":خدا نے یہ جو زبان دی ھے ناں اس کا استعمال کرتیں...اور کھتی کے میری طبعیت خراب ھے ...یا کوئی اور بھانا بنا دیتی...ویسے تو اتنی عقل مند ھو...کلاس میں ھمیشہ اول آتی ھو...پورے خاندان کی سب سے ذھین لڑکی ھو...اور اتنی بھی عقل نھیں ھے تم میں ...کے تم کوئی بھانا بنا دو "

رائما سر جھکا کر شرمندگی سے ":سوری" بول کر کمرے میں چلی جاتی ھے...پھر اپنی ڈائری میں لکھتی ھے ":سب کچھ کتنا عجیب ھے ...سب لوگ باھر کتنا مزا کر رھے ھیں...اور مجھے اندر بند رھنے کی سزا ملی ھے...اچھا ھی ھوا...ویسے بھی مجھے اب اکیلا رھنے کی عادت سی ھوگئی ھے... بچپن سے سب مجھے کچھ نہ کچھ کھتے ھی رھتے ھیں اور میں وہ سن کر خاموش رھتی ھوں.شاید یھی وجہ ھے کے اب میں کسی بھی بات پر کسی سے کچھ نھیں بولتی ....اب تو لگتا ھے اس خاموشی سے دوستی ھوگئی ھے میری....یہ دیواریں یار ھیں میری....یہ ڈائری وہ واحد چیز ھے جس سے میں بولتی ھوں...صرف بولتی ھی نھیں وہ ساری باتیں کرلیتی ھوں جو میں کسی سے نھیں کھ پاتی "

" رائما کی والدہ ":چلو کھانا کھالو سب کے ساتھ

رائما ":امی آپ میرا کھانا کمرے میں ھی بھیج دیں" وہ تھکے تھکے انداز میں

" امی ":چلو ٹھیک ھے

کھانے کی میز پر دادا رائما کی والدہ سے ":رائما کھاں ھے ؟؟ میں نے اسے صبح سے نھیں دیکھا "

چاچی ":ارے ھاں.. میں نے بھی اتنی دیر سے اسے نھیں دیکھا "

امی بھانا بناتے ھوۓ":اس کی طبعیت تھوڑی خراب ھے ...اس لیے وہ کمرے میں ھی کھانا کھاۓ گی "

دادا فکر کرتے ھوۓ":ڈاکٹر کو دیکھایا؟؟ "

امی": نھیں...پر میں دیکھادوں گی ...آپ فکر نہ کریں" وہ کھ کر پانی پینے لگیں ....غلام طہ کی نظریں شاید کسی کو ڈھونڈ رھی تھی

رات کو سب بیٹھ کر }روشنی, منھاج, پری, کنول, ماہ رخ, عبداللہ اور غلام طہ {خوب باتیں کررھے تھے...وہ سب صحن میں محفل جمائے بیٹھے تھے اس لیے ساری آوازیں رائما کے کمرے میں جارھی تھیں...ان کی ھسی مزاق کی آوازیں اسکے دل کو اداس و غمزداہ کر رھی تھیں...وہ کھڑکی کے پاس آکر کھڑی ھوجاتی ھے اور چاند کو دیکھنے لگتی ھے۔.

....

رات کو جب سب سوجاتے ھیں تب رائما اپنے کمرے سے نیکل کر کچن کی طرف جاتی ھے خاموشی سے...پھر وہ کچن میں جاکر گلاس اٹھاتی ھے...پانی کے کولر سے پانی بھرتی ھے...جیسے ھی منہ سے لگاتی ھے ویسے ھی پیچھے سے آواز آتی ھے ":بیٹھ کر پی لو " وہ آواز سن کر چوکی تھی ...پیچھے مڑکر دیکھتی ھے...سامنے غلام طہ کھڑا ھوتا ھے...وہ رائما کو دیکھ مسکرایا تھا...لیکن وہ اسے دیکھتے ھی گلاس واپس رکھ کر جانے لگتی ھے اس کے بلکل برابر سے نیکل کر..تب غلام طہ اس کا دوپٹہ پکڑ لیتا ھے..وہ آگے جاتی ھے تو

اسے محسوس ھوتا ھے کے اس کا دوپٹہ غلام طہ کی پکڑ میں ھے..وہ کچھ نھیں کھتی بس ...خاموش کھڑی رھتی ھے

...غلام طہ دوپٹہ چھوڑ دیتا ھے...اس کے چھوڑتے ھی وہ جانے لگتی ھے

غلام طہ ":آپ کو صبح سے ھوا کیا ھے؟؟؟آپ بدلی بدلی محسوس ھورھی ھیں مجھے...نہ پھلے کی طرح آپ بات کر رھی ھیں نہ ھس رھی ھیں...آخر ھوا کیا ھے؟؟ طبعیت زیادہ خراب ھے کیا؟؟" وہ لھجے میں اپنائیت لیے--

رائما اس کی بات بے دلی سے سن کر بغیر جواب دیے جانے لگتی ھے...ابھی وہ دو قدم ھی آگے بڑھتی ھے کے پیچھے سے غلام طہ بے صبری سے پوچھتا ھے":کیا؟؟ بھول گیئں مجھے؟؟"

رائما جوابا پیچھے مڑ کر اسے نفرت بھری نظروں سے گھورتی ھے...پر غلام طہ سمجھ نھیں پاتا کے اس کی نگاھوں میں اتنی نفرت کیوں ھے اس کے لیے...اس کی نظریں سب حالِ دل بیان کر رھی تھیں..پھر وہ مڑ کر اپنی آنکھوں میں آنے والی نمی صاف کر کے چلی جاتی ھے...

وہ کمرے میں آکر ڈائری لکھتی ھے ":وہ کھتا ھے کے بھول گییں مجھے؟؟؟...ارے بھولوں گی تو تب ...جب اس کی باتیں میرا پیچھا چھوڑیں گییں ... سمجھتا ھے کے میں بدل گی ھوں ...خاموش رھنے لگی ھوں...پر یہ خاموشی کا تحفہ بھی تو اسی نے مجھے دیا ھے..شاید وہ بھول گیا ھے پر مجھے ایک ایک بات یاد ھے ..یاد ھے کے کیسے اس نے مجھ سے دوستی کی تھی...ھماری دوستی صرف کچھ ماہ میں ھی اتنی گھری ھوگی تھی کے مجھے لگنے لگا تھا کے وہ واحد شخص ھے جو مجھے سمجھتا ھے...پر اس دن میرا دل پوری طرح ٹوٹ گیا جب میں نے تمھیں تمھارے دوست سے باتیں کرتا سنا...مجھے آج بھی وہ باتیں

یاد ھیں...ایک ایک لفظ یاد ھے... تم نے کھا تھا، " رائما...وہ تو میرے لیے صرف ٹائم پاس ھے ...اچھی لڑکی ھے پر میرے ٹائپ کی نھیں ھے "

دوست ":پر تم تو ھر وقت رائما رائما کرتے ھو ...اس کا کیا؟؟

غلام طہ ":یار وہ کالی ھے.. سب اسے کلُو کلُو کھتے ھیں...اور تو نے تو میری ساری girlfriends دیکھ رکھی ھیں... سب کتنی خوبصورت ھوتی ھیں...وہ میری برابری کی نھیں ھے" لھجہ میں مزاح و حقارت بھرے بولا

دوست ":اس بیچاری کا تو دل ھی ٹوٹ جائے گا...اگر اسے پتا چلا کے تو اس سے ٹائم پاس کر رھا ھے" وہ مزاحیہ انداز میں

غلام طہ ": تجھے بڑی فکر ھورھی اس کی.. تو کر لے اس سے.. میں مائینڈ نھیں کروں گا "
...کھ کر ھسا تھا

دوست ": تو بھی ناں "

کاش اس وقت میں تمھارے منہ پر اتنا زور دار تھپڑ مار سکتی کے زندگی بھر تمھیں اس "
....کی گونج سنائی دیتی رھتی... کاش

امرین کے بعد وہ میرا پھلا دوست تھا.. پر اس کی اس حرکت کے بعد میرے دل
"...میں صرف اس کے لیے نفرت ھے.. وہ دوست کھلانے کے قابل ھی نھیں

...منھاج اور عبداللہ کی منگنی طے ھوجاتی ھے

غلام طہ بیٹھ کر کچن میں چاچی سے باتیں کر رھا تھا... پری وھاں آکر ": تم یھاں کیا کر
رھے ھو؟؟ "

" غلام طہ ": کیوں مجھے آنے کی یہاں اجازت نہیں؟؟

پری ": ہے... پر... کیا پروگرام ہے؟؟" وہ ائیبرو اچکاتے ہوئے

" غلام ": کیا مطلب؟؟

" پری ": تم اور رائما کوئی بات نہیں کر رہے... کچھ ہوا ہے کیا؟؟

غلام منہ بسور کر ": تمہاری بہن ہی منہ سڑھائے ہوئے ہے... مجھ سے... سمجھ نہیں آرہا

" ہوا کیا ہے؟؟

" پری چاچی کو دیکھ ٹوکتی ہے ": آپ آج کچھ بول کیوں نہیں رہی ہیں؟؟

چاچی چڑتے ہوئے ":تو ہر وقت کباب میں ہڈی کی طرح ہے... ہم اتنی ضروری بات کر رہے تھے اور تم آگئی...تو میں نے سوچا کے پھلے تمھاری بات ختم ہونے کا انتظار کرلوں "

پری ":افوہ...اچھا...چلیں آپ اپنی ضروری بات کرلیں...میں غلام سے بعد میں بات کرلوں گی "

چاچی ":نھیں اب تم ھی کرلو..میں بعد میں بات کرلوں گی" کھ کر کچن سے چلی جاتی ہیں...

پری انھیں جاتا دیکھ مسکراء کر ":جیسے آپ کی مرضی ...چاچی" وہ مزید چڑھاتے ہوئے...

" غلام چاچی کے جانے کے بعد":میرا ایک کام کرو گی ؟؟

" پری":ضرور......میں نھیں کرو گی تو کون کرے گا...پر

" غلام ":پر کیا؟؟؟

پری تجسس سے، "وہ" پھر شرارت سے مسکراء کر ":چاچی کیا ضروری بات کر رھی

" تھیں آپ سے؟؟

غلام ":چھوڑو... میں اپنا کام ... کسی اور سے کروالوں گا" کھ کر وہ بھی چلا گیا تھا

پری اپنے ھاتھوں کو بالوں میں ڈال کر سلجھاتے ہوئے":کچھ تو بات ھے....جو چاچی اور

غلام دونوں سب سے چھپارھے ھیں...کیا بات ھو سکتی ھے...سوچ پری سوچ" -

" رائما اپنے کمرے میں بیٹھی سوچوں میں گم تھی کے کنول آکر ":چلو رائما

" رائما حیرت سے سوال والی نظروں سے دیکھتے ہوئے":کھاں؟؟

" کنول ":او...پھلے چلو...بعد میں بتاتی ھوں

" رائما اپنے بیڈ سے اٹھتے ہوئے":اچھا چلو

کنول رائما کو لے کر جانے لگتی ھے جیسے ھی وہ صحن میں پھنچتے ھیں لائٹ اچانک سے چلی جاتی ھے... ھر طرف اندھیرا چھا جاتا ھے کچھ نظر ھی نھیں آرھا ھوتا... کنول اندھیرے میں ایک طرف رک جاتی ھے.. جبکے رائما چلتی رھتی ھے.. پھر اسے ایک دم خیال آتا ھے ": کھیں میں کسی سے ٹکرا ناں جاؤں" یہ سوچتے ھی رائما اپنے ھاتھوں کو چلانے لگتی ھے... کے اس کا ھاتھ کسی کے ھاتھ سے ٹکراتا ھے.. رائما اسے کنول گمان کرتی ھے اور یھی سوچ کر وہ ھاتھ پکڑ لیتی ھے...

جیسے ھی وہ ھاتھ پکڑتی ھے لائٹ اون ھوجاتی ھے... اور اسی وقت اسد زور سے کھتا ھے

" کون؟؟"

لائٹ اون ھوتے ھی رائما اسد کو دیکھتی ھے چونک کر .. اور اسد اسے... وہ فورا اس کا ھاتھ چھوڑ دیتی ھے.. جبکے اسد اسے دیکھ ایک قدم پیچھے ھٹا تھا...

کنول دور کھڑی تھی ..رائما پھر کنول کو دیکھتی ھے ... کنول وھاں سے چپ چاپ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی...رائما بھی اس کے پیچھے پیچھے جاتی ھے..اسی وقت رائما کی والدہ آجاتی ھیں...وہ اسد کو دیکھ خوش ھوکر ":اسد ... تم ... تم کب آئے؟؟؟ "

اسد مسکراتے ھوئے":ابھی آیا ھوں...امی نے میٹھائی بھیجی تھی ...آپ کے لیے پھوپھو "

رائما کی والدہ ":میٹھائی ..کس بات کی ؟؟ "

اسد خوش ھوکر ":میرے پاس ھونے کی ...انٹر میں "

امی":بھت بھت مبارک ھو بیٹا "

رائما کنول کے کمرے میں جاکر":کھاں لے جارھی تھیں تم مجھے؟؟؟ "

کنول اس سے نظریں چورا کر بھانا بناتے ہوئے "وہ مجھے میری سینڈل نھیں مل رھی تھی ..وہ نیلے رنگ والی ...پر اب مل گی ...شکریہ "

رائما چڑتے ہوئے "کیا؟؟...تم صرف اپنی سینڈل کے لیے مجھے اتنی جلدی میں لے کر گیں ...تم بھی پاگل ہو" کھ کر چلی جاتی ھے ...

کنول اپنے دل میں ":کوئی بھانا سوجھ ھی نھیں رھا تھا...ویسے کتنا عجیب بھانا بنایا میں نے...واقعی میں تو پاگل ھی ھوں...اور اب تو اور زیادہ ھوگیں ھوں...او...اللہ ...

i love him

کنول اسد سے پھلی نظر کی محبت کر بیٹھی تھی----"

رائما اپنی دادی کے سامنے گھر سے باھر جارھی تھی...

دادای پیچھے سے ":رائما...کھاں جارھی ہو؟؟ "

“ رائما پیچھے مڑ کر ”: باھر جارھی ھوں ... ٹیوشن

“ دادی ”: تم اپنے لیے کوئی اور وقت کرلو ٹیوشن کا

اتنے میں پری بھی آجاتی ھے کتابیں لے کر... کچھ کتابیں رائما کی طرف بڑھاتے ھوئے،

“ یہ لو... تمھاری بکس ”

“ رائما کتابیں لیتے ھوئے ”: شکریہ

“ دادی پھر سے رائما کو ٹوکتے ھوئے ”: میں نے کھا ناں وقت بدل لو اپنے ٹیوشن کا

رائما کی والدہ چائے لاکر دادی کو دیتے ھوئے ”: ارے امی.. یہ ساتھ چلی جاتی ھیں تو مجھے

“ فکر نھیں رھتی... اکیلے اکیلے جائیں گی تو میرا دل تو انھیں میں پڑا رھے گا

دادی چائے کا ایک گٹ پیتے ہوئے ":وہ دراصل میں تو اس لیے بول رہی تھی کے پری دھوپ میں جائے تو کوئی مسئلہ نہیں..پر رائما "

یہ بول کر وہ خاموش ہوئی تھیں چائے کا دوسرا گٹ پینے..کے رائما تجسس سے بول پڑی تھی":کیا رائما؟؟؟؟ "

دادی چائے کا گٹ گلے میں اتارتے ہوئے ":رائما تو پہلے ہی جلی جلی سی ہے....دھوپ میں جائے گی تو اور جل جائے گی...پھر اس کے رشتے میں اور مشکل ہوگی "

یہ سن رائما کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی...اسے دادی کی بات بہت ناگوار گزری تھی..لیکن وہ خاموش کھڑی صرف شکوے بھری نگاہ سے اپنی ماں کو دیکھتی ہے...اس کی ماں آنکھوں کے اشارے سے صبر کی تلقین کرتی ہیں..رائما کی آنکھوں میں آنسوں آنے

لگتے ھیں..وہ فورا باھر کی جانب رخ کر کے آنسوں صاف کرتی ھے اپنی آنکھوں کے...پھر ...پری سے "چلو ...دیر ھورھی ھے" کہ کر گھر سے باھر چلی جاتی ھے

پری دادی کو کھا جانے والی نگاہ سے گھور رھی تھی..کے اس کی ماں دادی کے پیچھے سے اسے آنکھیں دیکھاتی ھیں اور اشارے سے کھتی ھیں ": تم جاؤ" ...پری اپنی ماں کو ...شکوے بھری نظروں سے تکتے ھوئے باھر چلی گی تھی

پری غصے میں بڑبڑاتے ھوئے": امی کبھی دادی کو کچھ کھتی کیوں نھیں....جو ان کے منہ ..میں آتا ھے وہ رائما کو بول دیتی ھیں"

" دادی غصے میں ": کتنی بدتمیز ھوگی ھے رائما ...میری بات کو آن سنی کر کے چلی گی ..رائما کی والدہ خاموش کھڑی ھوکر ان کی باتیں سنتی ھیں

پری راستے میں ": تم ان کی باتیں دل پر مت لو...وہ تو شروع سے تمھارے ساتھ ایسی ھی ھیں...جب دیکھو تمھیں تنقید کرتی رھتی ھیں... تم ناں ...ان کی بات ایک کان سے سناکرو...اور دوسرے کان سے نیکال دیا کرو "

رائما جوابا سراثبات میں ھلا دیتی ھے-------

روشنی کچن کے باھر سے گزر رھی تھی کے اسے اپنی ماں اور چاچی کی باتیں کرنے کی آوازیں آتی ھیں..ان کی باتیں سن اس کا چھرہ خوشی سے کھل اٹھتا ھے...پر پھر اسے ایک خیال آتا ھے جو اس کے چھرے کی مسکراھٹ کو غائب کر دیتا ھے...وہ باھر ...گارڈن میں جھولے پر جاکر بیٹھ جاتی ھے...اور اسی بات کے مطابق سوچنے لگتی ھے

رائما اپنی کتابیں ھاتھ میں لیے وھاں آتی ھے...وہ روشنی کو جھولے پر بیٹھا دیکھ اور سوچوں میں ڈوبا ھوا دیکھ مزاق اڑاتے ھوئے کھتی ھے":کیا دوسرا پاکستان بنانے کا ارادہ ھے؟؟ "

یہ سنتے ھی روشنی اپنی سوچوں سے نیکل آتی ھے...وہ رائما سے حیران ھوکر":تم کب آئیں؟؟ "

رائما جھولے پر روشنی کے برابر میں بیٹھتے ھوئے":جب تم سوچوں میں گم تھی تب "

روشنی ":اچھا "

رائما اسے دیکھ سمجھ جاتی ھے کے وہ کسی بات کی وجہ سے پریشان ھے ...وہ بھت پیار سے اس سے پوچھتی ھے":کچھ ھوا ھے کیا؟؟ "

روشنی ":نھیں تو "

رائما اس کی بات سن کتابیں کھول کر پڑھنا شروع کردیتی ھے.. لیکن روشنی خود کو اگنور ھوتا دیکھ رائما کو گھورنے لگتی ھے...رائما الجھ کر":کیا؟؟ "

روشنی ":میں تمھاری بھن ھوں... میں یھاں پریشان ھوں ...اور تمھیں کوئی فرق ھی نھیں پڑھ رھا "

رائما بے دلی سے ":میں نے تم سے پوچھا تھا ابھی... تم نے کھا تم ٹھیک ھو...تو اب میں کیا کروں ؟؟ "

روشنی اس کے سر پر دھپ لگاتے ھوۓ "تو تمھارا کام ھے مجھ سے دوبارا پوچھو...بارباار پوچھو ..جب تک کے میں تمھیں بتا ناں دوں کے میں کیوں پریشان ھوں "

رائما تھکی تھکی نظروں سے اسے دیکھ کر ":ایک بار پوچھنا میرا فرض تھا وہ میں نے پورا کرلیا...اب یہ باربار پوچھنا مجھ سے نھیں ھوتا "

روشنی منہ بسور کر شکوہ کرتے ھوئے":تم کیسی بھن ھو...اور بھنیں دوستیں بن کر رھتی ھیں...اور ایک تم ھو ... تم کو تو میری کوئی فکر ھی نھیں ھے "

رائما ":اف اللہ... تم کتنی ڈرامے باز ھو..اچھا جلدی بولو...کیا پریشانی ھے تمھیں "

روشنی اپنے پاؤں کو ھلاتے ھوئے، "وہ امی اور چاچی باتیں کر رھی تھیں جو میں نے سن لی "

رائما :کیا سنا تم نے؟؟؟ "

روشنی ھچکچاتے ھوئے":وہو..وہ "

رائما ":کیا؟؟ اب بول بھی دو "

روشنی ": چاچی نے امی کو بتایا کے غلام طہ مجھ سے شادی کرنے کی خواھش رکھتا ھے "

اسی وقت پری وھاں آجاتی ھے...روشنی اسے دیکھ خاموش ھوئی تھی..رائما پری سے ": تم نے کچھ سنا تو نھیں؟؟؟ "

پری مسکراتے ھوۓ ": ھاں سن لیا میں نے...اور میں تو وہ بھی جانتی ھوں جو آپ دونوں نھیں جانتے "

روشنی دلچسپی ظاھر کرتے ھوۓ ": کیا پتا ھے تمھیں؟؟ "

پری اتراتے ھوۓ ": پھلے آپ دونوں مجھے بیچ میں بیٹھائیں ...پھر میں بتاؤ گی "

رائما ": اچھا لو...آؤ بیٹھو" روشنی اور اپنے بیچ میں جگہ دیتی ھے...

پری ": پھلے آپ اپنی بات پوری کریں...پھر میں آپ کو بتاؤ گی "

روشنی ": غلام طہ کھ رھا ھے کے عبداللہ کے ساتھ ھی اس کی شادی کروادی جاۓ "

"رائما ":تو امی نے کیا کھا؟؟؟

اروشنی ":امی نے کھا لڑکا تو بھت اچھا ھے...وہ پھلے پاپا اور ماموں)رافع جو اسد کے والد ھیں (سے پوچھیں گی...پھر جواب دیں گی "

"رائما ":تو اس میں پریشان ھونے والی کیا بات ھے؟؟؟

روشنی ":کیونکے تم "..وہ کھنے میں ھچکچا رھی تھی

"رائما الجھ کر ":کیا؟؟

روشنی ":کیونکے تم غلام کو پسند کرتی ھو ...مجھے ایسا لگتا ھے..اور میں تمھاری خوشیوں کے بیچ میں نھیں آنا چاھتی "

رائما ":میں غلام کو پسند نھیں کرتی...اور نہ ھی میں نے ایسا کبھی سوچا ھے...وہ صرف میرا ایک اچھا دوست ھے...جیسے اسد آپ کا ھے...اس کا مطلب یہ تو نھیں ھے ناں کے آپ اسد کو پسند کرتی ھیں..."

" روشنی ": سچ ... تم سچ کہ رہی ہو

" رائما ": ہاں

" روشنی ": شکر... تم نہیں جانتی تم نے میرے دل پر سے کتنا بڑا بوجھ اتارا دیا

" پری ": اب میں بولوں

" رائما ": ہاں

پری ": میں نے چاچی اور غلام کو کچن میں باتیں کرتا دیکھا تھا... مجھے پتا چلا غلام روشنی باجی سے شادی کرنا چاہتا ہے.. مگر چاچی نہیں چاہتی تھیں ایسا ہو... اور دوسرے دن میں نے چاچی کو دادی سے بات کرتے دیکھا ... دادی بھی کہ رہی تھیں کے میرے لیے میری ساری پوتیاں برابر ہیں... اور پہلے اس رشتے کے بارے میں کنول سے پوچھا جائے گا... بعد میں روشنی سے "

رائما حیران ھوکر": گھر میں یہ ساری باتیں ھورھی ھیں ...اور ھمیں کچھ پتا ھی نھیں ھے
"

" روشنی": اس کا مطلب کنول نے منع کردیا اس رشتے کی

" پری حیرت سے": پر کیوں؟؟... سمجھ نھیں آیا

" رائما ": عجیب بات ھے یہ تو

" پری ": یہ چھوڑو ..ضرور اس کی کوئی اپنی وجہ ھوگی

" رائما پری کے ھاتھوں پر اپنا ھاتھ رکھ کر ": تو پھر ھم شادی کی تیاری شروع کریں؟؟

" روشنی جھیپتے ھوئے": مجھے شرم آرھی ھے

" پری حیران ھوکر روشنی کو چھیڑتے ھوئے ": تو کیا نھیں کریں شادی کی تیاری؟؟

" روشنی ": میں نے ایسا تو نھیں کھا

" رائما مسکراتے ھوئے ": ھاں بھی تو نھیں کھا

" روشنی شرماتے ہوئے ":اب سمجھ جاؤ... ضروری ہے کے ہر بات بولی جائے
.....پھر تینوں مسکراتے ہوئے ایک دوسرے سے سر جوڑ کر بیٹھتی ہیں۔

اسد رائما کے گھر آتا ہے... اس کے گھر آتے ہی رائما کی ماں خوش ہوکر اسے گھر میں لاکر بیٹھاتی ہے.. پھر وہاں کنول اور منھاج آجاتی ہیں.. ماہ رخ وہیں بیٹھ کر بسکٹ کھارہا تھا... کنول بس اسد کو دیکھ کر مسکرائے جارہی تھی .. اسد بھی اس کی مسکراہٹ کا جواب .. مسکراء کر دے رہا تھا

...پھر لائٹ اف ہوجاتی ہے

رائما کی امی ":اللہ... یہ لائٹ بھی ناں... دنیا ادھر کی ادھر ہوجائے لائٹ اپنے وقت پر جاتی ہے "

اسد": ھاں...اور جس دن لائٹ نہ جائے اس دن ٹینشن ہوجاتی ھے کے آخر آج ایسا کیا خاص ھے جو لائٹ نھیں گی "

منھاج": اسد جب تم آتے ھو...لائٹ خود بہ خود چلی جاتی ھے" کھ کر ھسنے لگتی ھے...

رائما کی امی ": اسد بیٹا جنیٹر اون کردو گے؟؟
" اسد ": جی ضرور
کنول یہ سنتے ھی وھاں سے چلی جاتی ھے...دوسری طرف رائما بادام چھیل کر کھانے میں مگن تھی ...کنول آکر ": رائما میرے ساتھ چلو..لائٹ چلی گی ھے مجھے جنیٹر اون کرنا ھے "

" رائما موبائل کی فلیش لائٹ کنول کے منہ پر کرتے ہوئے ": کیا کھا تم نے؟؟

" کنول ": جو تم نے سنا

رائما حیران ھوکر ": لائٹ تو روز جاتی ھے.. آج کون سی نئی بات ھے... اور وہ گیس کا جنیٹر نھیں ھے جو تم چالو کرلو گی آسانی سے.. وہ پیٹرول والا ھے ... ڈوری کھینچنا پڑتی ھے "

کنول ": او یار... ایک تو میں تمھارے فائدے کی بات کر رھی تھی... اگر سوچو مجھ سے جنیٹر چالو ھوگیا... تو روزانہ میں ھی چالو کر لیا کرلوں گی... ھمیں پاپا یا تائے ابو کا انتظار نھیں کرنا پڑے گا "

" رائما ": تم یھاں اتنے مھینوں سے رہ رھی ھو... تمھیں یہ خیال آج آیا ھے

کنول ": دفاع ھو... ایک تو میں نے تمھارے فائدے کی بات کی... اور تم ھو کے میرے خلوص پر شک کر رھی ھو... " کہ کر جانے لگتی ھے

" رائما ": اچھا روکو... میں چلتی ھوں تمھارے ساتھ

جنیٹر تیسری منزل پر چھت پر جانے والی سیڑھیوں پر رکھا ھوا ھے ...اسد کو رائما کی امی ...بتاتی ھیں

..اسد":جی" منھاج اسے موم بتی پکڑا دیتی ھے...وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھ جاتا ھے

دوسری طرف رائما دوسری منزل پر جاکر روک جاتی ھے":...جاؤ...کرو چالو...میں یھاں کھڑی ھوجاتی ھوں "

کنول اکیلے اوپر کی جانب بڑھ جاتی ھے...رائما کے ھاتھ میں موبائل ھوتا ھے ...اچانک سے اسے پیچھے سے آکر کوئی زوردار آواز دیتا ھے ":رائما "

...وہ بری طرح ڈر جاتی ھے ...اور اس کے ھاتھ سے موبائل گر جاتا ھے

ماہ رخ اور پری ھسنے لگتے ھیں اور شور مچاتے ھیں":ڈر گی ...ڈر گی "

“ رائما اپنا دل پکڑ کر ”: تم دونوں نے تو میری جان نیکال دی

موبائل گر جانے کی وجہ سے اندھیرا چھا جاتا ھے...دوسری طرف اسد کے ھاتھ میں جو موم بتی تھی وہ ھوا کی وجہ سے بجھ جاتی ھے..رائما پیچھے مڑ کر دیکھتی ھے تو اسے کوئی کھڑا ھوا نظر آتا ھے...مگر اندھیرے کی وجہ سے وہ پھچان نھیں پاتی کے کون ھے...وہ پوچھتی ھے؛ “کون ھو؟؟“ پھر خود اندازہ لگاتے ھوئے ”: منھاج تم ھو؟؟

“ اسد بلکل رائما کے سامنے کھڑا تھا..وہ بولتا ھے ”: ھٹو..میں ھوں...اسد

رائما حیران ھوکر ”: اسد“ اسے صرف آواز آرھی تھی نظر نھیں------ اندھیرے کے سبب

“ اسد ”: ھٹو..رائما

رائما اسد کی آواز سنتے ھی پیچھے کی جانب ھٹی تھی...اسد اوپر جاتا ھے ...کنول کو جنیٹر کی ڈوری کھینچتا ھوا دیکھ مسکراتا ھے

" کنول ":آپ مسکراء کیوں رہے ہو؟؟

اسد":آپ جنیٹر چلانے کی کوشش کر رہی ہیں...یہ دیکھ کر مسکراہٹ خود بہ خود آگی...آپ ہٹیں میں کردیتا ہوں "

کنول مسکراتے ہوئے، "جی "

...رائما سوچ میں پڑھ گی تھی کے آخر کیسے وہ باربار اسد کے سامنے آرہی ہے

رائما ٹیرس پر بیٹھی اسد کے بارے میں سوچ رہی تھی...کے ماہ رخ آتا ہے...رائما ماہ رخ کو دیکھ کر سوچتی ہے، "یہ تو گھر کا نیوز رپورٹر ہے ..اسے سب پتا ہوتا ہے ..اس سے پوچھتی ہوں "

رائما بڑے پیار سے، "ماہ رخ "

ماہ رخ اسے اپنا نام اتنے پیار سے لیتے ہوئے دیکھ حیران ہوکر ":رائما ------ تم مجھے اتنے پیار سے بلا رہی ہو... حیرت ہورہی ہے مجھے "

رائما منہ بسور کر ،، "کتنی بار کہا ہے تم سے... مجھے رائما مت کہا کرو "

ماہ رخ اسے منہ بسورنے کو نظرانداز کر ":یہ چھوڑو... یہ بتاؤ... کوئی کام تھا مجھ سے "

...رائما ": نہیں کوئی کام نہیں تھا "..اور غصے والے انداز میں کہ کر جانے لگتی ہے

ماہ رخ پیچھے سے ہاتھ پکڑ کر ":مجھے معاف کردو "

رائما ":ماہ رخ ... تم پاگل ہو "

ماہ رخ ":وہ تو میں ہوں ...آپ مجھے معاف کردو..آپ کو کام تھا ناں مجھ سے ... بولو "

رائما اس کی بات پر مسکراتے ہوئے ":ہوں" اور بیٹھ کر ماہ رخ کے برابر میں ":کاش سب تمھاری طرح ہوتے...تو کوئی مشکل ہی نہیں ہوتی زندگی میں" وہ دل کی گہرائیوں سے اسے دیکھ بولی

" ماہ رخ: "آپ کو کوئی کام تھا؟؟

" رائما ":وہ مجھے جاننا تھا ...اسد کب آیا تھا؟؟

" ماہ رخ: "اسد بھائی وہ تو 9 بجے کے آئے ہوئے تھے

" رائما تجسس سے ":ان کے آنے کی کس کس کو پتا تھی؟؟

" ماہ رخ":سب کو

" رائما ":کون سب ؟؟...وہی تو؟؟؟

" ماہ رخ ":مجھے ,تائی امی, منھاج باجی, کنول باجی اور میری امی کو

" رائما ":کنول کو پتا تھا؟؟

ماہ رخ ":ھاں..وہ تو باربار اسد بھائی کو دیکھ کر مسکرائے جارھی تھیں...میں نے دیکھا تھا انھیں "

رائما ":اچھا...شکریہ" کہ کر جانے لگتی ھے

ماہ رخ ":آپ ایسا کیوں پوچھ رھی ھیں؟؟ "

رائما":ایسے ھی" کہ کر چلی جاتی ھے------

سب کھانے سے فارغ ھوکر میز سے اٹھنے لگتے ھیں کے دادا ":سب بیٹھ جاؤ...مجھے ایک بات کرنی ھے سب سے "

سب بیٹھ جاتے ھیں یہ سن کر...

دادا ": جیسے ہم سب جانتے ہی ہیں کے منہاج اور روشنی کے رشتے کی بات طے ہوچکی ہے.. کل رات مجھے عبداللہ کے والد کا فون آیا تھا انھوں نے بتایا کے عبداللہ کی دادی کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے ..وہ ضد کر رہی ہیں کے مرنے سے پہلے اپنے پتوں کے سر پر سیرا دیکھ لیں...مجھے لگتا ہے کے ان کی اس خواہش کا ہمیں احترام کرنا چاہیے...اس لیے آج سے صرف ایک ہفتے بعد منہاج اور روشنی کا نکاح ہوگا... مسجد میں..اور رخصتی اتوار والے دن چند خاص رشتے داروں کو بلوا کر لی جاۓ گی "

یہ سنے کے بعد پوری میز پر ہلچل سی مچی تھی...کوئی کچھ کہ رہا تھا اور کوئی کچھ...پر دادا جو فیصلہ کر چکے ہیں وہ سب مان لیتے ہیں...کوئی اس فیصلے پر خوش ہے تو کوئی حیران ...اور کوئی پریشان..

ماہ رخ منہاج کے کمرے میں داخل ہوتا ہے تو دیکھتا ہے کے منہاج رو رہی ہے...اور ...باقی سب بیٹھ کر اسے تسلی دے رہے ہیں

منہاج روتے ہوئے ":میں نے کیا کیا سوچا تھا..کتنے خواب دیکھے تھے اپنی شادی کے لیے ...سوچا تھا یہ کروں گی وہ کروں گی...پر سب ختم ہوگیا "

...رائما خاموش بیٹھی سب کی باتیں سن رہی تھی

پری ":اللہ اس میں رونے کی کیا بات ہے؟؟ روشنی کی بھی تو تمہارے ساتھ بلکل سادگی سے شادی ہورہی ہے ...پر وہ تو نہیں رو رہی "

منہاج ":اس کی کوئی لو میج تو نہیں ہورہی ہے ...اس کی تو ویسے بھی ہے..مجھے کچھ نہیں پتا...مجھے میری شادی میں وہ سب کچھ چاہیے جو میں نے سوچا تھا "

کنول اس کو تسلی دے دے کر تھک چکی تھی تو اب بے زار ہوکر ":ڈرامے کرنا بند کرو....روئے جارہی ہو کب سے..."

منھاج اس کے کشن کھینچ کر مارتے ہوئے":اگر تمھاری شادی ایسے ھوگی ناں ..تو پھر پوچھوں گی تم سے" پھر مزید روتے ہوئے":ارے ایک ھفتے میں ھوتا کیا ھے..؟؟ "

کنول اس کے پاس آکر اس کا ھاتھ پکڑ کر ":ارے ایک ھفتہ ھے ھمارے پاس ... تم فکر مت کرو...نکاح بھلے ھی تمھارا سادگی سے ھوگا...مگر باقی ساری رسمیں ھم سب خوب دھوم دھام سے کریں گے... کل دونوں بڑے تایا اور ان کی فیملی آرھے ھیں...تو پھر رونق تو خود بہ خود ھوجائے گی گھر میں "

رائما یہ سن ":اب تو خوش ھوجاؤ منھاج "

پری خوش ھوکر ":اللہ کتنا مزا آئے گا...مجھے تو سوچ کر ھی اتنی خوشی ھورھی ھے... ھم سب مل کر اس شادی کو یادگار بنائیں گے... جیسے فروخ بھائی کی شادی کو "

رائما اپنے دل میں ": صدیق میرے سب سے بڑے تایا ھیں .. ان کے دو بیٹے ھیں .. بڑا بیٹا جس کا نام فروخ ھے ... جس کی ایک سال پھلے ھی شادی ھوئی تھی ... اور دوسرا بیٹا) جعفر .. (جن کے لیے بڑی امی رشتہ دیکھ رھی ھیں .. جعفر ... نام سن کر آپ سوچ رھے ھوں گے کے کوئی بڑا نیک سیرت اور حسنِ کردار کا مالک ھوگا ... تو میں آپ کو بتادوں ... ایسا نھیں ھے .. وہ مجھے زھر لگتا ھے ... بچپن میں سب سے زیادہ وھی مجھے چڑاتا تھا ... یھاں تک کے میری گڑیا بھی توڑ دی تھی اس نے ... ھاں شکل وصورت سے دیکھا جائے تو کوئی ھیرو لگتا تھا ... بھت خوبصورت تھا وہ بچپن میں ..... مگر .. میں اسے بچپن میں بندر بلایا کرتی تھی ... اس کے چڑانے کے سبب مجھے وہ زھر لگتا ھے اتنا کے میں اس کو دیکھنا بھی نھیں چاھتی ... اس کا چھرہ نہ دیکھنا پڑے اس لیے پیپروں کی تیاری کا بھانا بنا کر میں نے فروخ بھائی کی شادی تک میں شرکت نھیں کی تھی ... لیکن لگتا ھے اتنے سالوں بعد اب پھر اس کا بندر جیسا چھرہ دیکھنا پڑے گا ... سب کھتے ھیں بھت حسین ھے وہ ... تو میں سوچتی ھوں ... جو بچپن میں اتنا برا تھا وہ اب اور کتنا زیادہ برا ھوگیا

ہوگا...اس کی پوری فیملی لاہور میں رہتی ہے... بڑی امی بہت خطرناک ہیں..وہ اپنی
...بڑی بھو کو بھی بہت تنگ کرتی ہیں

اب میرے دوسرے نمبر والے تایا ...ان کا نام انور ہے... بہت خوش
مزاج آدمی ہیں ...اس لیے ان کے دونوں بیٹے بھی بہت ہسمک ہیں...اور ایک بیٹی
" جس کا نام امیما ہے... لڑکوں کے نام عامر اور واصف ہیں

" منہاج ":میری شاپنگ کا کیا ہوگا؟؟
" روشنی ":وہ ہم سب مل کر لیں گے... تم فکر مت کرو
کنول ":اور ہاں ... ہم سب لڑکیاں بلکل ایک جیسے سوٹ پہنیں گے...تا کے لگے کے
" ہم سب دولھن کی بہنیں ہیں
" پری ":ہاں ...یہ تو بلکل ٹھیک کہا...اور انتاکشری بھی کریں گے

ماہ رخ اپنے سر پر ھاتھ مارتے ھوۓ ":او ....میں تو بھول گیا ...آپ سب کی باتوں میں..دادا رائما کو بلارھے ھیں "

رائما اپنے دل میں ":اللہ تیرا شکر ھے...دادا نے بلایا مجھے...ورنہ ان کی باتیں تو میرا دماغ پکارھی تھیں" پھر ماہ رخ کے پاس سے گزرتے ھوۓ اس کے سر پر زور سے تھپڑ مارتی ھے اور کھتی ھے ":رائما باجی بولو "

ماہ رخ ":اُو...ـنو" اپنے بال ٹھیک کرتے ھوۓ ":میرا ھیر اسٹائل خراب کردیا آپ نے...اب دوبارا بنانا پڑے گا "...کھ کر جانے لگتا ھے

روشنی اور باقی سب یہ دیکھ مسکراتے ھیں------

روشنی صبح ھوتے ھی ناشتے کرنے کے بعد اسد کو فون کرتی ھے ...اور کھتی ھے ":اسد میرے سارے کزن آرھے ھیں... تم بھی آجاؤ... صرف کچھ دنوں کی تو بات ھے "

اسد اپنے کمرے میں لیپ ٹائپ کے سامنے بیٹھتا ہوتا ھے...وہ لیپ ٹائپ کھولتے ...ہوئے ": روشنی تم مجھ سے بات مت کرو" وہ خفگی سے بولا تھا

روشنی التجائی لہجے میں ": ارے یار ناراض مت ہو ..مجھے تو خود کل رات ھی پتا چلا ھے...اور آج میں نے تمھیں کال کر کے بتادیا...آجاؤ ناں پلیز "

اسد ناراض ہوتے ہوئے ": یار میں واقعی بہت ناراض ھوں تم سے.. تم شادی کر رھی ہو اور تم نے یہ آج بتایا ھے مجھے... بہت اچھی دوستی نبھائی تم نے.. "

روشنی ": یار... کچھ دنوں پھلے ھی امی نے مجھ سے پوچھا تھا غلام کے بارے میں... میں نے کھ دیا جیسے آپ کی مرضی... پر مجھے نھیں پتا تھا کے سب اتنی جلدی ھوجائے گا... میں نے سوچا تھا کے تمھیں... "

وہ ابھی بول ھی رھی تھی کے اسد بات کاٹتے ھوۓ ":ھاں تم نے سوچا ھوگا
" چھوڑو....کون بتاۓ اسد کو

"...روشنی ":ارے یار...اب مان بھی جاؤ...میں تمھیں کس طرح سمجھاؤں

رائما اور پری ٹیرس میں آجاتی ھیں جھاں کھڑے ھوکر روشنی اسد سے بات کر رھی تھی...پری روشنی سے موبائل چھینتے ھوۓ":اسد بھائی ...اب اتنا بھاؤ کھانے کی ضرورت نھیں ھے... ھمیں تو بھن ھوکر کل رات پتا چلا ھے...اب آجائیں...آپ کے
" بغیر مزا نھیں آۓ گا

اسد ":پری ...اپنی بھن سے کھ دو میں آرھا ھوں...مگر صرف تمھارے کھنے پر...اور میں
" اس سے ناراض ھوں
" پری مسکراتے ھوۓ":اچھا ٹھیک ھے...میں بول دوں گی

"اسد": ٹھیک ھے تو میں آرہا ھوں... 4 بجے تک میں وھاں آجاؤں گا "

رائما کھڑے کھڑے باتیں سن رھی تھی... وہ روشنی سے کھتی ھے ": تم نے خالہ کی بیٹیوں کو فون کیا؟؟ "

"روشنی": ھاں امی نے صبح ھی کر دیا تھا... اور رھنے کی دعوت بھی دی تھی "

...رائما کو اس کی چاچی کی آوازیں آتی ھیں

رائما ": آرھی ھوں" کھ کر چلی جاتی ھے .. چاچی رائما کو آٹا پکڑاتے ھوئے ": یہ لو آٹا اسے گوند لو.... اور روٹیاں پکالو... آج زیادہ روٹیاں پکا ناں "

"رائما": جی چاچی ".. آٹا لیتے ھوئے ": یہ آٹا تو کم پڑے گا سب آرھے ھیں

چاچی ": تو کوئی بات نھیں... تیرے دادا کے خزانے میں سے پیسے لے کر بازار سے منگا لیں گے۔.. ٹھیک ھے... ویسے تیرے دادا بھی خوب ھیں... یہ نھیں کے ایک دو نوکر

ھی رکھ لیں... نھیں چاھتے ھیں کے ان کی گھر کی بھو بیٹیاں کچن میں ھی لگیں رھیں...دیکھو ذرا" وہ منہ بسور کھ رھی تھی

رائما ":دادا کو بازار سے کھانا منگانا پسند نھیں ھے... کیونکے انھیں بازار کا کھانا اچھا نھیں لگتا دادا بھت صفائی پسند ھیں اور تندور والے ھاتھ تک ٹھیک سے صاف نھیں کرتے... "

چاچی ":ھاں ھاں ... ٹھیک ھے... تم جو روٹیاں پکاؤ گی وہ تمھارے دادا کو کھلا دوں گی اور جتنے لوگ کھاسکے انھیں کھلادیں گے....اور باقی سب کے لیے بازار سے منگالیں گے "

رائما":ٹھیک ھے" کھ کر کچن میں بیٹھ کر آٹا گوندنے لگتی ھے...اسے باھر شور کی آواز سنائی دیتی ھے...چاچی باھر کی طرف خوشی سے دیکھتے ہوے":لگتا ھے مھمان آنا شروع ھوگئے"...کھ کر کچن سے باھر چلی جاتی ھیں

پندرہ منٹ بعد کچن میں ایک لڑکا داخل ہوتا ھے..رائما آٹا گوند رہی تھی...اس کا دوپٹہ اس کے کندھے سے نیچے گرجاتا ھے ...رائما اپنے آٹے والے ھاتھ سے اپنا دوپٹہ اٹھا کر اپنے سر پر اڑ لیتی ھے...

لڑکا مسکراتے ہوئے ": کام کام کام....دن رات کرے رائما کام...جب کام سے تھک جائے ...تو کرے تھوڑا سہ آرام "

رائما اس لڑکے کو نظر اٹھاکر دیکھتی ھے ": عامر... تم "

عامر بلکل آکر رائما کے سامنے کھڑا ہوجاتا ھے ":...باھر سب ملنے آئے....پر آپ نھیں...کیوں؟؟..آپ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے میں یہاں آگیا "

رائما آٹا گوند چکی تھی ...وہ آٹے کا تسلا اٹھا کر سلیپ پر رکھتی ھے...اور روٹی پکانے کا سامان سیٹ کرنے لگتی ھے...

...عامر سیب اٹھا کر کھانا شروع کردیتا ھے ...اور وھیں کرسی پر بیٹھ جاتا ھے

"عامر ":تو پڑھائی کیسی چل رھی ھے آپ کی

"رائما اپنا کام کرتے ھوئے ":ٹھیک

"عامر ":آپ تو پیپر کی تیاری کر رھی ھوگی؟؟

"رائما":ھاں

"عامر ":پیپر کی تاریخ آگئی؟؟؟

"رائما روٹی توے پر ڈالتے ھوئے ":نھیں

عامر کرسی سے اٹھ کر رائما کے بلکل برابر میں جاکر کھڑا ھوتا ھے....وہ اسے اپنے اتنا قریب کھڑا ھوتا دیکھ تھوڑا سہ پیچھے ھٹ کر کھڑی ھوتی ھے...عامر رائما کو غور سے دیکھتے

"ھوئے ":کچھ ھوا ھے کیا؟؟ آپ مجھے رائما نھیں لگ رھیں

"رائما اس سے نظریں چوراتے ھوئے ":نھیں ...ایسا تو کچھ نھیں ھے

عامر ":آپ مجھ سے نظریں کیوں نہیں ملا رہی ہیں...؟؟؟ ... مجھ سے ناراض ہو گیا؟؟؟
"

" رائما ":ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے

" عامر ":یہ آپ باربار ایک ہی لائن کیوں بول رہی ہیں؟؟؟

رائما اب چڑ رہی تھی اس کے باربار سوال کرنے سے...اسے تنہائی کی عادت تھی..وہ کسی سے بات کرتی ہی نہیں تھی..مگر آج تو عامر بھی جیسے پیچھے پڑ گیا ہو کے بات تو کر کے ہی رہے گا...

" رائما":ہوں

" عامر":یار...کیا ہوں؟؟

"...رائما اپنے دل میں ":یااللہ...کیا مصیبت ہے...عامر جا کیوں نہیں رہا ہے

" عامر ":کچھ تو بولو....چپ کیوں ہو؟؟؟

رائما اس پر جوابا خاموش رہتی ہے...وہ اپنے دل میں ":اف...کتنے سوال...کب جائے گا یہ....اب میں جواب نہیں دینے والی...چاہے کتنا ہی پوچھتا رہے..."

عامر کو رائما کا جواب نہ دینا عجیب لگ رھا تھا ":...لگتا ھے آپ کو مجھ سے بات کرنا پسند نھیں" کھ کر کچن سے چلا جاتا ھے...رائما اسے جاتا ھوا دیکھ مسکراتی ھے ":اللہ تیرا شکر...گیا "

اسد آرھا ھے یہ بات کنول کو پتا چل جاتی ھے... کنول کچن میں رائما کو ڈھونڈتے ھوئے آئی تھی...اس نے رائما کو دیکھ سکون کا سانس لیا تھا ":تم یھاں ھو ...میں کب سے ڈھونڈ رھی ھوں تمھیں "

رائما روٹیاں پکا چکی تھی..وہ جو نیچے گرا ھوا آٹا ھوتا ھے وہ صاف کر رھی تھی...رائما کنول کو دیکھ کر ":کیوں کیا ھوا؟؟؟ ....پھر کھیں لے کر جانا ھے مجھے "
کنول،، "نھیں...پر ایک بات کرنی ھے تم سے...وہ بھی بھت ضروری "

" رائما ": ایسی کیا بات ھے... بولو... میں سن رھی ھوں

" کنول ": وہ.... مجھے سمجھ نھیں آرھا.... تمھیں کیسے بتاؤں

رائما اس کا چھرہ دیکھ کر سمجھ جاتی ھے کے وہ کیا کھنے میں اتنا ھچکچارھی ھے... رائما اپنا

" ھاتھ دھوتے ھوئے، "بولو... ورنہ میں جارھی ھوں... مجھے اور بھی بھت کام ھیں

" کنول ایک لمبی سانس لیتے ھوئے ": مجھے اسد بھت پسند ھے

" رائما ": اچھا

کنول رائما کا چھرا دیکھتی ھے جس پر کوئی تاثر نظر نھیں آتا... کنول ": لگتا ھے تم نے ٹھیک طرح سنا نھیں.. مجھے اسد اچھا لگتا ھے... مجھے لگتا ھے کے مجھے اس سے پیار ھوگیا

" ھے

" رائما ": ھاں... ھاں ... سن لیا... میں نے

کنول رائما کے برابر میں آکر بڑے پیار سے اس کا ھاتھ پکڑلیتی ھے اور کھتی ھے ":وہ تو تمھارا کزن ھے.... تم اس سے باتوں ھی باتوں میں پوچھ لینا کے اسے میں کیسی لگتی ھوں "

رائما ":تم یہ کام پری کو بول دو.... مجھ سے یہ کام نھیں ھوگا "

کنول ":یار...پری کو یا کسی اور کو بتانے کی کوئی ضرورت نھیں ھے...ابھی تو میں یہ بھی نھیں جانتی کے اس کے دل میں میرے لیے کچھ ھے یا نھیں...میں یہ بات تمھیں اپنی دوست سمجھ کر بتارھی ھوں ....یار...میری مدد کردو "

رائما اپنے دل میں ":اللہ ...ابھی عامر دماغ کھاکر گیا...اور اب یہ...اس گھر میں مجھے کوئی سکون سے رھنے دے گا بھی یا نھیں "

کنول رائما کو کچھ نہ بولتا دیکھ ”یار...مجھے پتا تھا تم میری مدد ضرور کرو گی... شکریہ یار“ کھ کر چلی جاتی ھے...رائما کچھ بول ھی نھیں پاتی۔

رائما کو ایک بات تنگ کر رھی تھی...وہ اپنے کمرے میں جاکر ڈائری نیکالتی ھے اور اپنے ... قلم سے اس میں لکھنا شروع کردیتی ھے

ڈائری ”آج مجھے ایک بات کا احساس ھوا...کے اسد...اسد تو مجھ سے کوئی بات کرتا ھی نھیں...وہ روشنی کا اچھا دوست ھے...پری سے بھی وہ بھت مزاق کرتا ھے اور بھت پیار سے بات کرتا ھے...پر مجھ سے...وہ تو کبھی بات ھی نھیں کرتا...میں نے جب سے کنول سے بات کی ھے تب سے یاد کرنے کی کوشش کر رھی ھوں....کے کبھی اس نے مجھ سے کوئی بات کی...ھاں یاد آیا کے ایک بار ھم نانی کے گھر رھنے گئے تھے...وھاں پری اسد کے ساتھ لیڈو کھیل رھی تھی...یہ آج سے تین سال پھلے کی بات ھے...میں نے سوچا میں بھی ان کے ساتھ کھیل لوں...میں بیٹھی تو اسد فورا کھڑا ھوگیا....اور کھنے لگا تم دونوں کھیل لو ....اور کھ کر چلا گیا...مجھے اس وقت یہ بات عجیب تو لگی تھی...پر میں

نے اس بات پر زیادہ توجہ نھیں دی...اس نے ایسا کیوں کیا؟؟..پتا نھیں مجھے...اور وہ مجھ سے بات کیوں نھیں کرتا؟؟؟....یہ بھی مجھے نھیں پتا...پر سوچتی ھوں کے اگر وقت نے یہ احساس دلایا ھے کے وہ مجھ سے بات نھیں کرتا تو یہ وقت ھی ان سوالوں کے جوابات بھی دلائے گا "

پری کمرے میں آکر رائما کو ڈائری لکھتا ھوا دیکھ ": تم سب سے ملیں؟؟ سب مھمان آگئے ھیں "

رائما ڈائری بند کرتے ھوئے ": نھیں صرف عامر سے ملی ھوں...میں نھیں جارھی... عمیرا ...تائی میرے پیچھے پڑجاتی ھیں... تمھیں پتا تو ھے " وہ منہ بسور کھ رھی تھی

پری مسکراتے ھوئے ": پر ملنا تو پڑے گا... جاؤ ملو...ورنہ وہ خود چل کر یھاں آجائیں گیں ....سوچ لو "

رائما برے برے منہ بناتے ہوۓ ":اچھا میں جاتی ہوں...پر تم دیکھنا وہ مجھے دیکھتے ھی بولنا شروع کردیں گی" پھر وہ اپنی تائی کی نقل اتارتے ہوۓ ":رائما ... تمھیں تو میں نے اتنا یاد کیا...اللہ میں بتا نھیں سکتی" پھر مجھے اپنے گلے لگائیں گیں ...اور کھیں گی ":تم تو بلکل میرے لیے میری بیٹی جیسی ہو... تمھیں پتا ھے میں اس بار تمھارے لیے کیا لائی ہوں...ایسا کچھ لائی ہوں جو تم سوچ بھی نھیں سکتیں ...چلو میں خود ھی بتادیتی ہوں ...گورا کرنے کی کریم...بس رات کو لگا کر سوجانا..اور دیکھنا کیسے چار پانچ ہفتوں میں تم گوری گوری ہوجاؤ گی "

پری اسے نقل اتارتا ہوا دیکھ خوب ہستی ھے...پھر رائما بھی ہسنے لگتی ھے..پری رائما کو ہستے ہوۓ دیکھ ":تم نے تو ہسنا چھوڑ ھی دیا ھے جیسے...اتنے دنوں بعد تمھیں ہستا ہوا دیکھ اچھا لگا.....ایسی ھی ہستی رہا کرو "

رائما تائی سے جان چھوڑانے کا بھانا سوچنے لگتی ھے...وہ چٹکی بجاتے ہوۓ ":ایک کام کرو...میں جاتی ھوں ان سے ملنے...پھر تم آکر مجھ سے کھنا کے میری دوست کا فون آیا ھے "

پری ":ٹھیک ھے اب جاؤ "

رائما ":اللہ ...مجھے بچالے عمیرا تائی سے " وہ دعاگو ھوئی تھی...

رائما نیچے جاتی ھے ... عمیرا تائی صوفے پر بیٹھی چاۓ پی رھی تھی...وہ اسے سامنے سے آتا دیکھ چاۓ کا کپ ٹیبل پر رکھ کر کھڑی ھوجاتی ھیں...اور اس کے گلے لگتی ھیں ...پری سیڑھیوں پر کھڑی ھوتی ھے...

رائما ":اسلام و علیکم "

وہ گلے سے ھٹتے ھوۓ ":وعلیکم اسلام..."

رائما ":کیسی ھیں آپ؟؟" بڑے پیار سے پوچھتے ہوئے

تائی مسکراء کر ":میں تو ٹھیک ھوں... میں تمھیں بتا نھیں سکتی کتنا یاد کیا میں نے تمھیں "

" رائما مسکراتے ھوۓ ":جی

تائی ":تم تو بلکل میرے لیے میری بیٹی جیسی ھو... تمھارے لیے اس بار میں ایک تحفہ " لے کر آئی ھوں.. ایسا تحفہ لائی ھوں جو تم سوچ بھی نھیں سکتیں

رائما پری کو سیڑھیوں کی طرف دیکھتے ھوۓ اشارا کرتی ھے کے دیکھو جو میں نے کھا تھا وھی ...کھ رھی ھیں تائی

...پری مسکراتے ھوۓ":واہ جی" کا اشارا کرتی ھے

تائی رائما کا چھرا دیکھ رھی تھی کے وہ کھیں دیکھ رھی ھے...وہ اس کا چھرہ اپنی جانب " کرتے ھوۓ ":چلو میں خود ھی بتادیتی ھوں... گورا کرنے کی کریم

رائما مسکراتے ہوئے آنکھوں سے پری کو اشارا کرتی ھے کے وہ آجائے...پری رائما کا اشارا ملتے ھی فورا سیڑھیوں سے اتر کر آتی ھے...اور رائما کے پاس آکر کھتی ھے

پری ":آپ کی دوست کا فون آیا ھے...امرین کا..اسے ضروری کام ھے آپ سے...جلدی چلیں...رائما باجی "

رائماتائی کو دیکھ کر ":میں ابھی آتی ھوں ...میری دوست کا فون ھے" کھ کر ان سے اپنا ھاتھ چھڑاتی ھے...ابھی وہ ایک قدم آگے ھی بڑھتی ھے کے تائی پیچھے سے دوبارا ھاتھ پکڑ لیتی ھیں..رائما ان کے ہاتھ پکڑنے پر آنکھیں میچھتے ہوئے--- منہ ان کی جانب مڑ کر":جی ؟؟ "

تائی":ارے .. ھم تو اتنے سالوں بعد ملیں ھیں..پھلے ھم سے بات کرلو...پھر اپنی دوست سے کرلے ناں "...کھ کر اسے اپنے ساتھ بیٹھالیتی ھیں...اور باتیں کرنے لگتی

ھیں...وہ ان کی ھر بات پر بس جی جی کر رھی تھی...کے وھاں عامر آکر بلکل رائما سے لگ کر بیٹھ جاتا ھے..

اس کا بیٹھنا ھوتا ھے کے رائما فورا اسے دیکھتی ھے حیرت بھری نظروں سے....

وہ اسے خود کو حیرت سے دیکھتا ھوا دیکھ بولا تھا "کیا؟؟؟" :عامر مسکراء کر...

رائما اپنے سارے میل کزن سے کافی دور رھتی تھی...اس لیے عامر کا اس کے ....اتنا قریب بیٹھنا اسے عجیب لگ رھا تھا...

رائما فورا کھڑی ھوگی تھی "..مجھے ایک کام ھے ..میں چلتی ھوں" کھ کر وہ فورا اٹھ کر چلی گی تھی...

عامر کو عجیب لگا تھا اس کا اس طرح اٹھ کر چلا جانا...وہ پری سے جو بلکل اس سے لگ کر بیٹھی تھی پوچھتا ھے ":یہ اس طرح کیوں گی؟؟"

پری کندھے اچکا کر لاعلمی کا اظھار کرتے ھوۓ":مجھے نھیں پتا"

پری اور رائما دونوں جیسے ھی کمرے میں داخل ھوتی ھیں...وہ روشنی کو اسکائپ کے ذریعے
اپنے بڑے بھائی جواد جیسے سب

b.b

...کھتے ھیں

b.b

یعنی

big brother

...بات کرتا دیکھتی ھیں

پری ":واہ ...روشنی باجی آپ

b.b

"سے بات کر رھی ھیں

رائما بڑے خوش ھوکر روشنی کے برابر میں بیٹھتے ھوئے،

b.b ”

“ کیسے ھو آپ؟؟؟...

”:پری روشنی کے الٹے سائٹ پر بیٹھتے ھوۓ

b.b

“ کتنے دنوں بعد دیکھ رھی ھوں میں آپ کو...

جواد بھت پریشان تھا روشنی کی اچانک شادی سے...اس نے دادا اور سب گھر والوں سے چھپ کر اسپین میں شادی کر رکھی تھی ...اس کا ایک بیٹا بھی تھا...اور یہ بات صرف اس کی تینوں چھوٹی بھنیں جانتی تھیں...

جواد روشنی سے ”:یہ میں کیا سن رہا ھوں ...تمھاری شادی ھورھی ھے..وہ بھی صرف ایک ھفتے بعد “......

b.b "روشنی بھی پریشان لہجے میں:"یہ فیصلہ بہت اچانک سے ہوا ھے...میں کچھ
نھیں کرسکتی...آپ کے لیے ....مجھے معاف کردیں "

جواد":تم کیوں معافی مانگ رھی ہو...اس میں تمھاری تو کوئی غلطی نھیں...جب کیا میں
نے ھے تو بھروں گا بھی میں "
b.b "پری:"ایسا مت بولیں..پیار کرنا اور شادی کرنا کوئی جرم نھیں ھے... "
رائما ":مگر یہ دادا کی نظر میں جرم ھے...پری" وہ پری سے مخاطب ہوکر بول رھی
تھی...

جواد ":جب سے امی نے مجھے تمھاری شادی کی خبر دی ھے ..میری تو رات کی نیند اڑگی
ھے ... سمجھ ھی نھیں آرھا کروں کیا؟؟" وہ پریشان ہو کر بولا

پری ":اللہ اتنا مت سوچیں ... سب ٹھیک ہوجائے" وہ دلاسہ دے رہی تھی اپنے بڑے بھائی کو "

b.b

آپ آئیں گے ناں... میری شادی میں؟؟؟" روشنی پر امید نظروں سے دیکھتے... ہوئے استفسار کرنے لگے

جواد ":میں تو ضرور آؤں گا... پر میں اپنی فیملی کو لاوں یا نھیں یہ سمجھ نھیں آرھا" وہ بہت الجھا ہوا تھا

روشنی ":ایسا مت بولیں... میری شادی میں اگر آپ بھابھی اور ایان نھیں آئیں گے تو مجھے بلکل اچھا نھیں لگے گا...آپ آجائیں جو ہوگا دیکھا جائے گا" وہ جذباتی ہو کر بول رہی تھی

جواد":اگر میں اپنی فیملی کے ساتھ آیا تو تم سوچ بھی نھیں سکتیں کے کیا ھوگا...دادا مجھے تو جائیدار سے نیکال دیں گے ھی ساتھ ساتھ مجھے ڈر ھے کے وہ میری شادی کی وجہ سے پاپا اور تم لوگوں پر سے بھی اپنا ھاتھ نہ اٹھالیں "

رائما " ڈرنے سے کیا ھوگا؟؟ "

پری چٹکی بجاتے ھوئے:

" idea

آپ ایک کام کریں ...آپ بھابھی کو ساتھ لے کر آئیں اور یھاں سب سے کھیں کے... وہ آپ کی دوست ھیں...پھر بھابھی یھاں سب کے آھستہ آھستہ دل جیت لیں...اور پھر سب کچھ ٹھیک ھوجائے گا "

رائما پری کو دیکھتے ھوئے ":پاگلوں والی باتیں مت کرو تم...اس طرح تو مسئلہ اور بھی خراب ھوجائے گا...اور ایان اس کا کیا ھوگا؟؟ "

روشنی ":رائما پری کی بات مجھے ٹھیک لگ رهی هے "پھر وہ جواد کو دیکھتے هوئے": پھلے آپ بھابھی سے گھر والوں کو ملوالیں...پھر جب بھابھی دادا کا اور باقی سب گھر والوں کا جیت لیں گیں...تو پھر سب کو سب کچھ بتادیں گے "

رائما پریشان هوتے هوئے اپنے سر پر هاتھ رکھ کر ":یہ کیا کھ رهے هو تم لوگ...یہ بلکل ٹھیک نھیں هوگا...دادی کی آنکھیں بھت تیز هیں وہ اڑتی چڑیا کے پر گنے والی شخصیت هیں...اور اگر دادا کو کسی اور سے پتا چل گیا تو...تو سوچا هے آپ لوگوں نے کے کیا هوگا...آج تک پاپا یا کسی نے بھی اس گھر میں دادا کی مرضی کے خلاف کوئی کام نھیں کیا...اگر دادا کسی غلط کام کو ٹھیک کھیں تو سب اسے ٹھیک کھتے هیں...مجھے پتا هے کے دادا کبھی بھی ایک اسپین کی لڑکی کو اپنی بھو کے طور پر قبول نھیں کریں گے...اور پاپا ان کے فیصلے کے خلاف نھیں جائیں گے...دادا اپنے اصولوں کے بھت پکے

ھیں ...وہ سب کو گھر سے باھر نیکال دیں گے...یہ جو معاشرے میں ھماری عزت

ھے وہ صرف دادا کی وجہ سے ھے "

جواد ":بھی سب فکریں تو مجھے تنگ کرتی ھیں...یہ جو اتنی بڑی کمپنی ھے...میرا جو اتنا بڑا نام ھے...سب کچھ دادا کا دیا ھوا ھے...اگر دادا نے سب واپس لے لیا تو" وہ نہایت رنجیدہ لہجے میں گویا ہوا

پری ":آپ اتنی فکر مت کریں...سب اللہ پر چھوڑ دیں...اور بھابھی کو لے کر آجائیں "

روشنی پری کو دیکھتے ھوئے ":اور ایان ....اس کا کیا ھوگا؟؟ "

جواد ":ایان کی فکر مت کرو... میں اسے اس کے ننھیال میں چھوڑ دوں گا.... کچھ دنوں کی تو بات ھے... تمھاری شادی ھونے کے بعد دادا اور سب گھر والوں کو سب کچھ بتادوں گا... پھر جو وہ فیصلہ کریں گے مجھے منظور ھوگا" وہ اپنا ارادہ اپنی بہنوں کو بتانے لگا

" رائما پریشان ھوکر ":مجھے یہ سب ٹھیک نھیں لگ رھا

روسنی رائما کا ھاتھ پکڑ کر بڑے پیار سے اسے سمجھاتے ھوۓ ":میری شادی صرف میرے لیے نھیں... بلکے ھم سب کے لیے بھت اھمیت کی حامل ھے ...اگر بھابھی آئیں تو بھت تماشہ ھوگا جو تم بھی جانتی ھو...اس لیے میری رخصتی کے بعد یہ سب ھو...جب سارے مھمان چلے جائیں تو اچھا ھے... پھر جو بھی دادا کا فیصلہ ھوگا ھم سب اسے قبول کرلیں گے...پر ابھی مھمانوں کے سامنے یہ ساری باتیں ھونا ٹھیک نھیں ھے "

رائما پریشان ہوتے ہوئے "آپ لوگ کھتے ھو تو ٹھیک ھے... پر ابھی بھی میرا دل اس بات کے لیے راضی نھیں ھورھا "

پری مسکراء کر ":ارے یار... بس کرو...اب کوئی مزے دار باتیں کرلیتے ھیں... تھک گی

" ھوں میں یہ ٹینشن والی باتیں سن سن کر

" جواد ":اور میری بھن کو شادی کے لیے کیا تحفہ لاکردوں؟؟

" پری خوش ھوکر ":میں بتاؤں مجھے کیا کیا چاھیے

":رائما مسکراء کر پری کو دیکھتے ہوئے

b.b

روشنی سے پوچھ رہے ھیں کیونکے ان کی شادی ھے... تمھاری نھیں جو تم اتنی لمبی.... لسٹ بھیجو گی

b.b

" کو

....یہ سن کر روشنی اور جواد مسکرانے لگے تھے

....

رائما اور پری دادا کے کمرے میں جاتی هیں..ان سے اجازت لینے کے وہ اسکول سے چھٹیاں لیں سکتی هیں...دادا اجازت دیتے هیں اسکول میں درخواست جمع کروانے کی...پری شکریہ ادا کر کے چلی جاتی هے...رائما رک کر دادا سے باتیں کرنے لگتی هے...پھر جب وہ کمرے سے باهر نیکلتی هے تو اس کے سامنے دادی کھڑی هوتی هیں..وہ رائما کو چپل پهن کر گھر میں گھومتا هوا دیکھ غصہ کرنا شروع کردیتی هیں...رائما ان کی آنکھیں دیکھ کر هی سمجھ جاتی هے کے اب وہ ڈانٹ کھانے والی هے...دادی رائما کے پاس چلتی هوئی آتی هے...اور غصے والی نگاہ سے گھورتے هوئے پوچھتی هیں": تمھیں کسی نے تمیز نهیں سکھائی لڑکی...چپل پهن کر گھر میں گھوم رهی هو "

رائما چپ هوکر دادی کی ڈانٹ کھانے لگتی هے...اسی وقت وهاں واصف آجاتا هے...دادی کو رائما کو ڈانٹتا هوا دیکھ...واصف دادی کے برابر میں آکر کھڑا هوجاتا هے ...یہ معلوم کرنے کے لیے کے دادی کیوں چیخ چیک کر ڈاٹ رهی هیں...

دادی ":منہ میں زبان نھیں ھے تمھارے.؟؟...تمھاری ماں نے تمھیں سر پر چڑھا کر رکھا ھے "

رائما جب ایک بار نظر اٹھاتی ھے تو وہ واصف کو دادی کے برابر میں کھڑا دیکھتی ھے اسے شرمندگی ھونے لگتی ھے...وہ واپس نظریں جھکا لیتی ھے...اسی لمحے ایک خوبصورت سہ لڑکا گھر میں داخل ھوا تھا...وہ پیچھے سے گزر رہا تھا خاموشی سے..کے اس کی نظر دادی پر پڑی ..وہ تجسس کے مارے روکا تھا کے آخر دادی کسے سنا رھی ھیں..وہ وھیں کھڑا ھوکر دیکھنے لگتا ھے..پھلے تو اسے وہ شخص نظر نھیں آرھا ھوتا جیسے دادی ڈانٹ رھی تھیں...کیونکے وہ بلکل دادی کی سیدھ میں کھڑا تھا...وہ خوبصورت لڑکا ":یہ دادی کسے ڈانٹ رھی ھیں؟؟ "...پھر دادی ڈانٹتے ڈانٹتے تھوڑا سہ اپنی جگہ سے ھٹتی ھیں تو وہ left کی سائٹ ھوں" وہ لڑکا ":ابھی بھی نظر نھیں آرھا..دادی بس تھوڑا سہ اور پیچھے سے دلی ھی دل بول رھا تھا...

رائما کی نظر واصف کے جوتوں پر پڑتی ہے...واصف بھی گھر میں جوتے پھن کر گھوم رہا تھا..وہ یہ دیکھ دل ھی دل کڑنے لگتی ھے...

وہ لڑکا ابھی بھی کھڑا تھا کے بس دیکھ لے کون ھے جیسے دادی ڈانٹ رھی ھیں اتنی بری طرح...دادی تھوڑا سہ ہٹیں تو واصف اس لڑکے کے سامنے آگیا تھا":..حد ھے ..دادی ہٹیں سامنے سے تو واصف آگیا..پر شاید میں جانتا ھوں یہ کون ھے جیسے دادی ڈانٹ رھی ھیں" سوچ کر وہ جانے لگا تھا اپنا بیگ اٹھاۓ...کے اچانک واصف سامنے سے ہٹا...اور اب اس خوبصورت لڑکے کو رائما نظر آئی...جو نظریں جھکاۓ کھڑی تھی ..پھلے تو وہ اسے دیکھ مسکراء دیا":مجھے پتا تھا...یہ رائما...یہ آج بھی دادی سے ویسے ھی ڈانٹ کھاتی ھے جیسے بچپن میں"..کھ کر جانے ھی لگا تھا کے پھر اسے محسوس ھوا کے وہ رو رھی ھے...بس اسکی جھکی جھکی نظریں اور ان سے نیکلتے ھوۓ آنسوں اسکے قدم روک دیتے ھیں....وہ جاتے جاتے روک کر پلٹ کر اسے دور سے دیکھتا ھے":...یہ تو رو رھی ھے..دادی بھی ناں"...اس کے دل میں ھمدردی پیدا ھوئی تھی اس کے لیے...

دادا کو اندر ساری آوازیں جارھی تھیں...وہ وھیں سے چیختے ھیں ":یہ شور کیسا
ھے ؟....کس کو ڈانٹ رھی ھو حجن؟؟ "
دادی جواب دیتے ھوۓ ":آپ کی لاڈلی پوتی کو...حاجی صاحب "
پھر وہ رائما سے ":اگر معافی مانگ لوگی تو زبان گز نھیں جاۓ گی تمھاری "...کھ کر کمرے
میں چلی جاتی ھیں...

دادی کے جانے کے بعد واصف اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگتا ھے ...پھر اس کے
پاس آکر ":کیوں ڈانٹ رھی تھیں تمھیں دادی؟؟ "

رائما اس سے بھت شرمندہ ھوتی ھے ..وہ نھیں چاھتی کے اس کے سامنے روۓ
اس لیے تیزی سے بھاگنے لگتی ھے سیڑھیوں کی طرف ....سیڑھیوں کے پاس ھی وہ...
لڑکا کھڑا تھا...رائما کا بھاگتے ھوۓ دوبٹا سر سے اتر گیا تھا...وہ لڑکا اسے اپنی جانب آتا

ھوا دیکھتا ھے بھاگتے ھوئے...اس سے پھلے وہ کچھ کھے وہ روتی ھوئی اس کے برابر سے گزر جاتی ھے....وہ لڑکا مڑ کر اسے تیزی سے جاتا ھوا دیکھتا ھے...وہ ابھی اسے دیکھنے میں مگن تھا کے پیچھے سے واصف کھتا ھے ":جعفر...؟؟؟...تم کب آئے؟؟؟"

جعفر واصف کی آواز سن واصف کی طرف متوجہ ھوا تھا ":...بس ابھی.."

واصف ":تو یھاں کیوں کھڑے ھو؟؟"

جعفر ":ایسے ھی..میں ذرا اپنا بیگ رکھ کر آتا ھوں..کمرے میں..او۔کے"

رائما اپنے کمرے میں آکر بیڈ پر بیٹھ کر اپنے گلے سے دوپٹا اٹھاکر پھینک دیتی ھے غصے میں...پھر اپنے ایک ھاتھ سے چوڑیاں اتار کر زمین پر زور سے پھینکتی ھے تو ساری چوڑیاں ٹوٹ کر بھکر جاتی ھیں...رائما پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ھے...اسی وقت پری نھاء کر واش روم سے نیکلتی ھے...اسے روتا ھوا دیکھ ":مجھے تو پھلے ھی پتا تھا کے دادا تمھیں ڈرائیور انکل کی بیمار بیٹی کے لیے پیسے نھیں دینے والے...پر اس میں رونے کی کیا بات ھے...چلو...چھوڑو یہ رونا دھونا...اور اٹھ کر نھاء دھو کر تیار ھوجاؤ"

"...رائما اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے": تم جاؤ...میں تیار ہو جاؤں گی

پری اپنے بال ڈرائے مشین سے سوکھاتے ہوئے": یار ...ہو جاؤ...ابھی ویسے بھی اسد بھائی آنے والے ھیں "

..رائما آنکھیں بند کر کے بستر پر لیٹ جاتی ھے

پری": کیا؟؟...اٹھو تیار ہو جاؤ "

رائما کو اس کا باربار اصرار کرنا غصہ دلاتا ھے..وہ غصے سے پری پر چیختے ہوئے، " تمھیں مسئلہ کیا ھے؟؟....مجھے تیار ھونا ہوگا تو ہو جاؤں گی...مجھے اسد میں کوئی انٹرس نہیں ھے اور نہ ھی اسے مجھ میں ھے ...اب تم میرا دماغ خراب مت کرو...اور جاؤ یہاں سے "

پری کی نظر زمین پر پڑتی ھے تو اسے ٹوٹی چوڑیاں نظر آتی ھیں...پری بڑے پیار سے رائما سے بولی " دادا نے کچھ کھ دیا کیا؟؟"

رائما اپنے آنسوں صاف کرتے ھوئے ": تم مجھے اکیلا چھوڑ دو...اور معاف کرو مجھے "

پری اس کا ھاتھ پیار سے پکڑتے ھوئے ": تم رو مت....میں جارھی ھوں ... تم آرام کرلو ...بس" کھ کر چلی جاتی ھے

رائما اپنی ڈائری میں لکھتی ھے ": سمجھ نھیں آتا کیا کھوں؟؟....اپنی بے بسی پر روں یا اپنی دادی کی بدنصیبی پر ماتم کروں....دادی کی تو عادت ھے مجھے بات بے بات ڈانٹنا...اور سب کی عادت ھے تماشہ دیکھنا...گھر میں سب چپل پھن کر گھومتے ھیں پر دادی کو تو صرف میری ھی چپل نظر آتی ھے..مجھے سمجھ نھیں آتا جو پیار نھیں کرتا اسے ڈانٹنے یا غصہ کرنے کا حق کس نے دیا...دل تو چاھتا ھے کے پوچھوں ان سے جاکر....کے آخر چاھتی کیا ھیں...اگر میں اتنی بری لگتی ھوں تو زھر دے کر مار کیوں

نھیں دیتیں... ھر روز تھوڑا تھوڑا زھر کیوں دے رھی ھیں... کیوں ھر روز مجھے تکلیف میں مبتلا کرتی ھیں... چاھتی کیا ھیں آخر... ویسے تو اتنی عقل مند بنتی ھیں پھر اتنی سی بات کیوں نھیں سمجھتیں کے یہ سب خدا کی مرضی ھے... میں نے کچھ نھیں کیا ھے... یہ رنگ مجھے میرے خدا نے دیا ھے... میں خود تو نھیں لائی ناں... یہ بات کیوں نھیں سمجھتیں "

واصف اپنے موبائل پر گانے سن رھا تھا کے پری اس کے برابر میں آکر بیٹھتی ھے... واصف پری کو دیکھتی ھی گانے بند کردیتا ھے اور پری سے استفسار کرتا ھے": " تمھیں پتا ھے... دادی رائما کو کیوں ڈانٹ رھی تھیں؟؟

پری اس کی بات پر تعجب سے ": نھیں تو... کیوں ... دادی نے رائما کو ڈانٹا ھے کیا؟؟ "

واصف پری کی طرف دیکھتے ھوئے، " ھاں... اور وہ بھی ایسا ویسا " واصف کے چہرے کے تاثر بتا رہے تھے کہ دادی نے ٹھیک ٹھاک ذلیل کیا ہے رائما کو

" پری ": پر کیوں؟؟؟

واصف، " یہ تو مجھے نھیں پتا... پر ٹھیک ٹھاک کلاس لی دادی نے رائما کی.. آخر میں تو رائما کا منہ رونے جیسا ھوگیا تھا... میں نے پوچھا بھی.... پر اس نے کچھ بتایا ھی نھیں... بیچاری ... آج بھی دادی ویسے ھی ڈانٹ رھی تھیں جیسے ھم جب اس گھر میں رھتے تھے تب ڈانٹتی تھیں اتنے سال ھوگئے پر کچھ نھیں بدلا" کھ کر مسکرانے لگتا ھے....

...پری کے لھجے میں واصف کو مسکراتا دیکھ غصہ آجاتا ھے

" پری ": تم مسکراء کیوں رھے ھو... تم میری بھن کا مزاق اڑا رھے ھو

واصف مسکراء کر ": نھیں یار... تم تو برا مان گییں.... میرے کھنے کا وہ مطلب نھیں تھا "

........پری اسکی ایک نھیں سنتی اور وھاں سے اٹھ کر چلی جاتی ھے۔

....

“ سارے مہمان آچکے تھے...بڑی پھوپھو کنول سے ":ارے چائے تو پلا دو

“ کنول ":بس بن ھی رھی ھے سب کے لیے

پھر روشنی چائے لے کر آتی ھے ٹرے میں...سب کو چائے دیتی ھے...کنول ایک کپ

“ چائے کا اٹھا کر ٹرے سے جانے لگتی ھے...روشنی پیچھے سے ":کنول

“ کنول پیچھے مڑ کر ":ھاں

روشنی ":تم چائے پی رھی ھو وہ بھی شام کے وقت...تم تو چائے نھیں پیتیں"...اس کے لہجے میں تعجب تھا

کنول یہ بات سن کر روشنی سے آنکھیں چوراتے ھوئے ":وہ ...اسد کو دینے جارھی ھوں
“

“ روشنی حیران ھوکر ":اسد کے لیے؟

“ کنول ":ھاں...کیوں وہ چائے نھیں پیتا شام کی؟؟

“ روشنی ":ھاں پیتا ھے

“ کنول ":تو میں جاؤ ں؟؟

روشنی ":ھاں" اسے کنول کا اسد کے لیے چائے لے کر جانا عجیب لگتا ھے...پھر وہ
... کچن میں اور چائے لینے جاتی ھے

کچن میں رائما":لاؤں...میں اور چائے نیکال دوں؟؟...اورکتنے لوگ رہ گئے ھیں؟؟
وہ چائے نکالتے ہوئے پوچھنے لگی"
روشنی کا ذھن تو ابھی بھی کنول پر اٹکا ھوا تھا...رائما اسے کھویا کھویا دیکھ ...اس کا ھاتھ
" ھلاتے ھوئے":روشنی کھاں کھوئی ھوئی ھو؟؟؟
" روشنی چوک کر ":ھاں
" رائما اپنی بات دوھراتے ھوئے ":چائے اور دوں؟؟
" روشنی":ھاں...چھ کپ اور دے دو
" رائما کپ میں چائے ڈالتے ھوئے ":کیا سوچ رھی تھیں تم؟؟
" روشنی":نھیں کچھ نھیں

رائما":اچھا" کھ کر ایک کپ میں چائے چھانے لگتی ھے...روشنی اسے کام میں مشغول ھوتا دیکھ بے صبروں کی طرح خود بول اٹھتی ھے ":تم پوچھو تو صحیح کے بات کیا ھوئی ھے "

رائما اسے دیکھ ":کیوں؟...میں کیوں پوچھوں؟؟ "

روشنی ":کیونکے میں پریشان ھوں...اور تم میری بھن ھو..تمھیں چاھیے کے مجھے فارس کرو...پر تم تو اپنی اس ناک کی وجہ سے کچھ پوچھ ھی نھیں رھیں "

رائما حیرت سے بڑی بڑی آنکھیں کر کے":اس میں میری ناک کھاں سے آگئی؟؟ "

روشنی رائما کی ناک پکڑتے ھوئے "یہ ھے ھی اتنی بڑی اور کھڑی کے ھر چیز کے بیچ میں آجاتی ھے "

رائما اس کی بات سن مسکراتے ہوئے اس کا ھاتھ اپنی ناک سے ھٹاکر":اب تمھاری ناک اتنی بڑی نھیں تو اس میں میری کیا غلطی" کھ کر چائے کا کپ ٹرے میں رکھنے لگتی ھے...

روشنی بےتکلف ھوکر مزاق میں کھ دیتی ھے":ناک چھوٹی ھے تو کیا...خدا نے تمھیں اگر اتنی اچھی آنکھیں اور ناک نقشہ دیا ھے تو مجھے رنگ دیا ھے"

بس یہ کھنا ھوتا ھے کے رائما کے ھاتھ کپکاپا جاتے ھیں...اور اس کے ھاتھ میں جو چائے کا کپ تھا وہ ھاتھ کے کپکاپا جانے کے سبب---جائے اسی کے ھاتھ پر گر جاتی ھے..وہ زور سے چیختی ھے":اللہ"

روشنی گھبراکر":رائما...یہ کیا کیا تم نے؟؟" اور جلدی سے رائما کا ھاتھ پکڑ کر نل کے پاس لے جاتی ھے...اور نل کھول کر رائما کے ھاتھوں کو پانی میں دھونے لگتی ھے...

روشنی ":اللہ...یہ کیا کیا تم نے..میں تو مزاق کر رھی تھی... تم مزاق بھی نھیں سمجھتی ...ھو...پاگل ھو کیا تم؟؟" کھ کر برف لینے جلدی سے فریج کی طرف جاتی ھے

رائما اپنے دل میں ":پانی کاش میرے دل میں لگی آگ بھی بوجا پاتا..پتا نھیں تکلیف زیادہ کھاں ھورھی ھے...ان ھاتھوں میں یا اس دل میں "

روشنی رائما کو اپنے ھاتھوں کو گھورتا ھوا دیکھ ":کیا سوچ رھی ھو....تکلیف بھت زیادہ ھورھی ھے کیا؟؟ "

رائما روشنی سے، "نھیں ...کچھ نھیں" روشنی برف کپڑے میں لپیٹ کر رائما کو دیتی ھے

" رائما یہ لگالو

رائما":جزاک اللہ..."

" روشنی ": پاگل .. میں مزاق کر رهی تھی

رائما برف هاتھوں پر ملتے هوئے ": مسکرانا چاهتی هوں... پر مسکراهٹ آ نهیں رهی " وه نہایت رنجیدہ ہو کر کھتی ہے

روشنی کی آنکھوں میں آنسوں آجاتے هیں... روشنی کو اپنے بچپن میں هوا واقعہ یاد آجاتا ھے...

رائما ایک دن اسکول میں روشنی کے پاس روتی هوئی آتی ھے... روشنی رائما کو روتا هوا}

" دیکھ ": کیا هوا؟؟... کسی نے مارا تمھیں؟؟

" رائما روتے هوئے ": نهیں ... کسی نے نهیں مارا

روشنی اس کے آنسوں صاف کرتے هوئے ": پھر رو کیوں رهی هو؟؟؟ کسی نے کچھ کھا تم سے؟؟ "

رائما روتے هوئے ": هاں ... کلاس میں سب مجھے کلو, کلو کھتے هیں... کوئی میرا نام نهیں لیتا... سب مجھے کلو کھ کر مخاطب کرتے هیں... اور سارے کلاس کے بچے مجھ سے کھتے

ھیں کے ": تم ھسوں ... کیونکے جب تم ھستی ھو.... تو صرف تمھارے دانت نظر آتے ھیں "

روشنی رائما کو دلاسہ دیتے ھوۓ ": تم انھیں یہ محسوس ھونے دیتی ھو کے تمھیں برا لگتا ھے... اس لیے وہ سب تمھیں چڑانے کے لیے اور کھتے ھیں ایک کام کرو... اب جب بھی تمھیں کوئی کچھ بھی کھے تو مسکراء دیا کرو ...وہ تمھارا جواب سمجھ نھیں پائیں گے.... کچھ دنوں تک تو وہ چپ نھیں ھوں گے پر پھر جب دیکھیں گے کے تمھیں تو کوئی فرق نھیں پڑھ رھا تو خود ھی چپ ھو جائیں گے... تم جب جب ان کی باتوں پر مسکراؤ ں گی وہ تب تب تمھیں رولانے کی کوشش کریں گے پر تم رونا مت ... بس مسکراتی رھنا... دیکھنا ایک دن وہ سب ھار جائیں گے... اور تم جیت جاؤ گی "{

کنول چائے کا کپ اسد کے کمرے میں لے کر جاتی ھے...اسد بیگ سے کپڑے نیکال رہا ھوتا ھے...کنول، "یہ لیں...میں آپ کے لیے چائے لائی ھوں" وہ بڑے پیار سے دیتے ہوئے بولی

...اسد ":او... شکریہ "کھ کر چائے کا کپ کنول کے ھاتھ سے لے لیتا ھے

" کنول ":نیچے آکر سب کے ساتھ بیٹھ جائیں

" اسد ":ھاں ...میں بس اپنے کپڑے وغیرہ سیٹ کر کے آرھا ھوں

کنول ":ٹھیک ھے" کھ کر کمرے سے باھر آجاتی ھے----

سب بیٹھ کر خوب باتیں کر رھے تھے...رائما کی امی ":امیما تم نے بنائے شادی کے " کپڑے ؟؟

امیما چائے کا کپ میز پر رکھتے ھوئے ":کھاں چاچی...میں نے سوچا سب کے ساتھ " بناؤں گی

پری ":ھاں .. ھم سب بلکل ایک جیسے سوٹ پھنیں گے" اس پر واصف مزاق اڑاتے ھوۓ":ایک جیسے کپڑے مت پھننا ...ورنہ" وہ تھوڑا تجسسی انداز میں کھتا ھوا خاموش ھوگیا۔ --

" پری واصف کے اس جواب پر بڑی دلچسپی لیتے ھوۓ پوچھتی ھے":کیوں؟؟

واصف ":اس لیۓ کیونکے تم لوگ ویسے بھی ایک جیسی نظر آتی ھو...اور ایک جیسے کپڑے پھن لوگی تو میں کیسے پھچان پاؤں گا کے پری کون ھے اور امیما کون" کھ کر ... خوب ھستا ھے

امیما اس کی بات پر منہ چڑاتے ھوۓ، "مجھے پتا تھا یہ ایسی ھی کوئی فضول بات کرۓ گا..."

" عامر روشنی سے ":ناچ گانا تو ھوگا ناں؟؟...مایو مھندی میں...یا وہ بھی نھیں؟؟

مںھاج اس پر ":ارے ضرور ھوگا...اگر یہ بھی نھیں کریں گے تو کیسے لگے گا کے یہ شادی کا گھر ھے "

عامر خوش ہوکر ": تو پھر ٹھیک ہے آج چھت پر محفل جماتے ہیں...اور سوچیں گے کے کون کیا کیا کرے گا "

واصف عامر کے کندھے پر پُرجوش ہوکر ہاتھ رکھ کر ": ہاں بھائی یہ ٹھیک سوچا آپ نے "

عامر واصف کو گھور کر دیکھتا ہے اور آنکھوں کے اشارے سے کہتا ہے کے کندھے سے ہاتھ ہٹاؤ...واصف فورا ہاتھ ہٹاتے ہوئے ": سوری "

عامر ": جاؤ ... تم رات کی پارٹی کا انتظام کرو "

رائما اپنے پاپا کو فون ملاتی ہے ": اسلام وعلیکم "

پاپا ": وعلیکم اسلام "

رائما ": وہ پاپا میں نے آپ کو یاد دلانے کے لیے فون کیا تھا کے آپ اپنی دوائیں لے آئیں...اور ڈاکٹر سے کہیں کے وہ آپ کو دو ہفتوں کی دوائی دے "

پاپا ": اچھا کیا بیٹا جو یاد دلا دیا... میں تو کام میں بھول ھی گیا تھا... ایک کام کرو
" رائما... جعفر کو آفس بھیج دو... اس سے کھنا کے دادا بولا رھے ھیں

"... رائما ": پاپا مجھے نھیں پتا کے وہ آئے ھیں یا نھیں.... میں نے انھیں دیکھا نھیں

پاپا ": اچھا... ابھی تک نھیں آیا... چلو جیسے ھی آئے ... اسے کھنا کے دادا کو اس سے
" ضروری بات کرنی ھے... آفس آجائے

" رائما ": ٹھیک ھے جیسے ھی وہ آئیں گے میں ان سے بول دوں گی

رات کے وقت رائما کھانا کھانے کے بعد اپنے پاپا کے لیے دودھ لے کر جاتی ھے ...پاپا
دودھ کا گلاس لے کر ": جعفر نے اچھا نھیں کیا " ...وہ ان کے برابر میں بیٹھتے
" ھوئے ": کیوں کیا، کیا جعفر نے ؟؟؟

“ پاپا ”:وھی جو سالوں پھلے اس کے باپ نے کیا تھا دھوکا
اس پر رائما کی امی ناراض ھوتے ھوۓ ”:ان کی فطرت بن گی ھے دھوکا دینے کی... مجھے تو پھلے ھی جعفر کی نیت پر شک تھا “

“ رائما”:ایسا کیا کیا اس نے؟؟؟
پاپا دوکھی ھوکر ”:بیٹا کیا بتاؤں ...تمھارے دادا سے ایک سال پھلے جعفر نے 10 کرڑور روپے مانگے تھے ...کھ رھا تھا کے اپنا خود کا بزنس کرنا چاھتا ھوں... تمھارے دادا دینے کو تیار نہ تھے... کیونکے انھیں یاد تھا کے صدیق بھائی نے بھی یھی حرکت کی تھی ...پر وہ ضد کرتا رھا.. آخر کار تمھارے دادا مان گۓ ...اسے پیسے دے دیۓ... پر اب پتا چلا اس نے کوئی بزنس شروع کیا ھی نھیں... بلکے ان پیسوں کی اس نے اپنے لیۓ ایک کار خریدی ھے “

رائما یہ سنتے ھی منہ پر ھاتھ رکھ لیتی ھے ":اللہ...اتنا بڑا دھوکا...وہ بھی اپنے ھی دادا سے..توبہ ...توبہ "

امی کڑتے ھوئے":ضرورت ھی کیا تھی اس پر اعتبار کرنے کی "

رائما کے والد ":اچھا ھوا میں اس کی باتوں میں نھیں آیا "

رائما ":کیوں وہ آپ سے بھی کچھ مانگ رھا تھا؟؟ "

امی ":ھاں...کہ رھا تھا چاچا میں نے دادا سے جو پیسے لیے ھیں وہ کم ھیں ...کیا آپ میری تھوڑی مدد کردیں گے...میں بعد میں واپس کردوں گا "

رائما ":اچھا ھوا پاپا جان....آپ نے نھیں دیئے...اچھا چلیں یہ بات چھوڑیں .....یہ بتائیں

b.b

" کب آرہے ھیں؟؟؟

" امی بھت خوش ھوکر ":انشاء اللہ کل

" رائما یہ سن خوش ھوکر":واقعی؟؟

" امی: "ھاں

کنول کمرے میں آجاتی ھے ...رائما کو دیکھتے ھوئے: " تم یہاں کیا کر رھی
" ھو؟؟...سب اوپر چھت پر ھیں تم بھی چلو...میں تمھیں لینے آئی ھوں

" رائما ":اچھا تم جاؤ...میں آرھی ھوں
......کنول ":ٹھیک ھے جلدی آجاؤ" کھ کر چلی جاتی ھے

" رائما کی امی ":جاؤ...تم بھی اپنی عمر کے بچوں کے ساتھ رھنا سیکھو

رائما ":اچھا" کھ کر وہ چلی جاتی ھے...اس کے جانے کے بعد اس کے والد ،، "رائما عمر سے پھلے ھی بڑی ھوگئی... بچوں والی تو کوئی بات کرتی ھی نھیں... بھت ذھین ھے ماشاء اللہ...اگر لڑکا ھوتی تو ضرور بھت کامیاب بزنس مین بنتی "

اس کی والدہ ":ٹھیک کھا آپ نے" ان کی بات کی تائید کرتے ہوئے

رائما اوپر چھت پر پھنچتی ھے تو دیکھتی ھے کے گانے چل رھے ھیں اور عامر اور بڑی تائی ڈانس کر رھے ھیں...رائما کے چھرے پر مسکراھٹ آجاتی ھے...کیونکے اس کی تائی تھوڑی سی موٹی ھیں اور اس پر جب وہ دو تین ٹھمکے لگا رھی ھیں اور اپنی کمر مٹکارھی ھیں تو واقعی بھت پیاری لگ رھی ھیں...

واصف رائما کو دور کھڑا ھوا دیکھ اشارا کرتا ھے... تم بھی آجاؤ....رائما پھر اندر آکر کنول کے برابر میں بیٹھ جاتی ھے...سب اس ڈانس پر خوب تالیاں بجارھے ھوتے ھیں...واصف ":بڑی امی زبردست" کھ کر خوب سٹیاں بجاتا ھے...

بڑی امی تھک کر بیٹھ جاتی ھیں سب فارس کر رھے تھے کے تھوڑا اور کرلیں ....پر وہ کھتی ھیں":میں تھک گی...اب تم نوجوان لوگ کچھ کر کے دیکھاؤ...میری طرح "

واصف سب کے بیچ میں کھڑا ھوجاتا ھے اور اپنے ھاتھ میں ایک پانی کی بوتل مائک کی طرح پکڑ کر کھتا ھے":چلیں اب ٹائم ھے جوڑیاں بناکر ڈانس کرنے کا...تو پھلی جوڑی ھے ..جو مایوں والے دن سب کے سامنے ڈانس کرے گی عامر بھائی اور پری کی "
....اس پر سب خوب تالیاں بجاتے ھیں

واصف":دوسری ٹیم یعنی جوڑی ھے" اس پر کنول دل ھی دل میں دعاگو ھوتی ھے "کاش واصف بولے اسد اور کنول کی" مگر واصف کھتا ھے":واصف اور کنول کی":
کنول کا یہ سن کر منہ اتر جاتا ھے...وہاں سب کو منہ بسور کر دیکھتی ہے

واصف ": تیسری جوڑی ھے اسد اور امیما کی "

یہ سن کر پری واصف سے ": ارے رائما کا جوڑی دار کون ھے یہ بتاؤ "

رائما بے دلی سے ": نھیں... مجھے ڈانس نھیں کرنا "

پری رائما کو دیکھتے ھوۓ ": پر؟؟؟.. کیوں؟؟ "

رائما ": نھیں پری... میرا دل نھیں چاہ رھا... اور ویسے بھی مجھے ڈانس کرنا نھیں آتا " وہ بے دلی سے کہہ کر جان چھڑا رہی تھی

رائما کی بات سن واصف ": اصل میں مجھ سے کسی نے گزارش کرئی تھی کے میں کچھ بھی ھوجاۓ ... رائما کو اسی کا جوڑیدار بناؤ ں.... اس لیے میں نے ایسا ھی کیا.. تو رائما کا جوڑیدار ھے "

رائما تجسس سے اپنے دل میں ": ایسا کون ھوسکتا ھے جو میرے ساتھ ڈانس کرنا چاھتا ھے "

واصف ":نام ھے جعفر....تالیاں" یہ سن کر سب تالیاں بجاتے ھیں...رائما حیران ...ھوکر سامنے جعفر کو دیکھنے لگتی ھے... جعفر اسے مسکراء کر دیکھتا ھے

پھر سب اپنی اپنی جوڑیاں بنا کر ڈانس کی تیاری کرنے میں لگ جاتے ھیں...رائما جانے " لگتی ھے ...تو جعفر اس کا راستہ روکتے ہوۓ ":کھاں جارھی ھو؟؟

رائما ":مجھے نیند آرھی ھے ...میں سونے جارھی ھوں" بیزاری سے کہتے ہوئے --

" جعفر حیرت سے ":تو تم میرے ساتھ تیاری نھیں کرو گی

رائما": نھیں ...میں صبح سے کام کر کر کے تھک چکی ھوں ...اب یہ ڈانس وانس مجھ سے نھیں ھوگا... میں جارھی ھوں" کھ کر ابھی ایک قدم ھی چلتی ھے کے جعفر پھر " اس کا راستہ روک کر":یار ...یہ کیا کھ رھی ھو تم؟؟

رائما اس کے راستہ روکنے کے سبب اپنا ھاتھ فولٹ کر کے بڑے بھرم سے کھتی "..ھے":راستہ چھوڑو.. میرا

"جعفر": پر؟؟

"رائما": چھوڑو راستہ

جعفر اس کے راستے سے دو قدم ھٹ کر کھڑا ھوتا ھے ...وہ جانے لگتی ھے تو جعفر پیچھے سے "یار..پر میری بات تو سنو" مگر وہ پیچھے پلٹ کر نھیں دیکھتی..

رائما کمرے میں آکر ڈائری نیکالتی ھے اور لکھتی ھے": جعفر میرے ساتھ ڈانس کرنا چاھتا ھے یہ بات کچھ سمجھ نھیں آئی.. بچپن میں تو مجھ سے بات کرنا بھی پسند نھیں کرتا تھا... بچپن میں مجھے سب سے زیادہ کلو, کلو کھنے والا آج اچانک سے آکر میرے ساتھ ڈانس کرنا چاہ رہا ھے... عجیب...

مجھے پتا ھے کالے کو کالا کھنا برا نھیں...اور نہ ھی غلط ھے...پر کالے کو صرف کالا کھنا...یہ غلط ھے.... عجیب بات ھے جب گورے کو گورا کھا جائے تو وہ اسے اپنی تعریف سمجھتا ھے مگر جب کالے کو کالا بلایا جاتا ھے تو وہ اسے اپنی بے عزتی محسوس کرتا ھے..آخر کیوں ایک گورا گورے ھونے میں عزت محسوس کرتا ھے اور کالا

عیب....شاید اس کی وجہ مجھے معلوم ھے کیونکے گورے کو لوگ عش عش کی نگاہ سے دیکھتے ھیں اور کالے کو ایک عجیب حقارت سے "................

..................-------------------

دوسرے دن رائما اپنے پاپا کے کپڑے استری کر رھی تھی ...اسی وقت ماہ رخ آجاتا ھے...ماہ رخ اسے استری کرتا ھوا دیکھ":رائما ... تم نھیں جارھی ھو بازار؟؟"

رائما اپنا نام سن چڑتے ھوۓ":کتنی بار کھوں مجھے رائما مت بولا کرو...اور ھاں میں نھیں جارھی...امی میرے لیے بھی کپڑے لے آئیں گیں...مجھے بازار جانا اور دھوپ میں پھرنا پسند نھیں ھے "

ماہ رخ ":اچھا ...اگر میں آپ کے لیے کوئی سوٹ پسند کر کے لاؤں تو کیا آپ اسے پھنو گی؟؟" وہ نہایت محبت سے دیکھتے ہوئے بولا

..رائما اس کے سوال پر حیرت سے اس کے چھرے کو تکتنے لگتی ھے

“ ماہ رخ الجھ کر ”:کیا؟؟ ...ایسے کیوں گھور رہی ہو؟؟

رائما”:کیونکے تم مجھے حیران کردیتے ہو...اتنے سے ہو تم ...اور باتیں تو ایسی کرتے ہو کے جیسے کوئی بڑا لڑکا کر رہا ہو“ وہ صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے بولی

ماہ رخ اس کی بات سن اداس ہوکر ”:کاش میں بڑا لڑکا ہوتا... جعفر بھائی جتنا...تو کل میں آپ کے ساتھ جوڑی بنواتا...اور پھر ہم دونوں ساتھ ڈانس کرتے...کتنا مزا آتا “ اس کے چہرے سے ہی جھلک رہا تھا کہ وہ بڑی خواہش رکھتا ہے رائما کے ساتھ ڈانس کرنے کی

رائما اس کی بات سن صاف منع کرنے لگی ”:ماہ رخ ...میں کوئی جعفر کے ساتھ ڈانس نہیں کرنے والی..اور تم مجھے اب کام کرنے دو “..

ماہ رخ ”:سارے کام آپ ہی کیوں کرتی ہو؟؟؟...اتنے سارے لوگ ہیں گھر میں“ وہ بھولے پن سے پوچھا بیٹھا

رائما ": ماہ رخ ...یار...مجھے تنگ مت کرو" ....ماہ رخ وہ سوال کر بیٹھا تھا جس کا جواب رائما کے پاس تھا ہی نہیں تو وہ چڑھ کر اسے ٹالنے لگی ---

.....................-

رائما چائے لے کر دادا کے کمرے میں جارھی تھی...کے جعفر اچانک سے آکر اس کا راستہ روکتے ھوئے ": کھاں ھو صبح سے؟؟؟" وہ ائبرو اچکاتے ہوئے

": رائما اپنے دل میں ": کیا یہ ھر بار کالی بلی کی طرح راستہ کاٹ جاتا ھے" منہ بسور کر میں کام کر رھی تھی" کھ کر اس کے برابر سے جانے لگتی ھے..جب وہ چائے دے کر آجاتی ھے تو جعفر فورا اسکے سامنے کھڑا ھوجاتا ھے...رائما سیدھے ھاتھ کی جانب قدم بڑھاتی ھے تو جعفر وھاں سے بھی راستہ روک لیتا ھے ": رائما چلو... سب اوپر ھیں... سب تیاری کر رھے ھیں سوائے ھمارے "

رائما بے رخی سے اس کی جانب دیکھ کر ":مجھے بھت کام ھیں ... کتنی بار بتاؤں "کھ کر

": اب الٹے ھاتھ کی جانب قدم بڑھاتی ھے تو جعفر وھاں سے بھی اس کا راستہ روک کر

" اگر تم ایسا ھی کرتی رھیں تو پھر ھم پرفارمنس کیسے کریں گے؟؟

"...رائما جھنجھلاکر ":اف...راستہ چھوڑو

جعفر کو اس کا جھنجھلانا ناگوار گزرتا ھے وہ راستے سے خود ھٹ کر ":جائیں میڈم" ...طنز

کرتے ہوئے کہتا ہے ...رائما اس کے سامنے ھی اپنے کمرے کی جانب چلی جاتی

ھے...

تھوڑی دیر بعد پری کمرے میں آتی ھے...رائما کو غصہ آرھا تھا ...وہ تکیہ اٹھاکر زمین پر

" پھینک دیتی ھے..پری ":کیا ھوا؟؟ غصہ کیوں نظر آرھی ھو؟؟؟

رائما غصے کے مارے دانت پیستے ہوئے "سمجھ نھیں آرھا جعفر میرے پیچھے کیوں پڑا ھے...دماغ خراب کر رھا ھے میرا "

پری جوابا خود بھی جعفر سے ناراضگی کا اظہار کرتی ہے ":میں خود جعفر بھائی پر بھت غصہ ھوں "

رائما ":تم کیوں غصہ ھو ؟؟" وہ حیرت سے پوچھتے ہوئے

پری ":کیونکے وہ کباب میں ھڈی بن گئے...میں اور روشنی باجی دونوں چاھتے تھے کے آپ کی اور اسد بھائی کی جوڑی بنے "

رائما اس کی بات سن اپنے سر پر ھاتھ مارتے ھوے بے زاری سے "اف...تم اور روشنی ناں ...پاگل ھو...کیا کیا سوچتی رھتی ھو "

پری اس کا ھاتھ پکڑ مسکراتی ھے ":اس میں پاگل والی کیا بات ھے...امی بھی یہی چاھتی ھیں...اور اسد بھائی ھیں بھی تو کتنے خوبصورت, حسین و جمیل...پڑھے لکھے... سلجھے ہوئے دماغ کے مالک"...وہ اسد کی تعریف میں قصیدے پڑنا شروع ہو چکی تھی ---وہ رائما کو شوخ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے چھیڑ رہی تھی

رائما اسد کی تعریفیں سن بے زاری سے ":بس کردو" کھ کر اپنا ھاتھ اس سے چھوڑاتی ھے...

پری ":مجھے تو لگا تھا تم یہ بات سن کر شرماؤ گی...پر تم تو منہ بیگاڑ رھی ھو" وہ حیرت سے گویا ہوئی

رائما طنزیہ مسکراتے ہوئے":مجھے تمھاری بات بلکل فضول لگ رہی ھے..جب کوئی واقعی شرمانے کی بات ہوگی تو میں شرما لوں گی...او۔کے" ۔..............

..................-------

b.b":رات کے کھانے کے بعد سب اٹھ کر جا رھے تھے کے ماہ رخ شور مچاتا ھے آگئے" یہ سنتے ھی سب کے چہرے کھل اٹھتے ھیں...رائما, روشنی اور b.b....آگئے پری تیزی سے دروازے کی طرف بھاگتی ھیں...ان کے گھر میں داخل ہوتے ھی سب ...ان سے گلے ملنے لگتے ھیں..تو پری بچوں کی طرح ان کے سینے سے جا کر لگ جاتی ھے

جواد اپنے دادا سے ":وہ میں اپنے ساتھ شادی میں شرکت کرنے کے لیئے دوست لے کر آیا ہوں...بلا لوں اسے اندر؟؟؟ "

دادا کندھے پر ھاتھ رکھتے ہوئے ":یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ھے...بلا لو "

پھر سب کی نظریں دروازے پر ہوتی ہیں ..سب یہ دیکھ حیران رہ جاتے ہیں کے ایک خوبصورت سی انگریز دیکھنے والی لڑکی گھر میں داخل ہوتی ہے...سب حیرت زادہ تھے مگر ...کوئی کچھ نہیں کہتا

"دادا حیرت سے ":یہ تمہاری دوست ہے؟؟

"جواد":جی دادا

دادا ":جاؤ ...روشنی انہیں اندر لے جاؤ...یہ تھک گی ہوں گی" دادا روشنی سے مخاطب ہو کر جواد کی دوست کو لے جانے کا کہہ رہے تھے

روشنی کے اس لڑکی کو لے جانے کے بعد دادا":تم تھک گئے ہو گے...تم بھی آرام کرلو..پھر بات ہوتی ہے" کہ کر چلے جاتے ہیں---جواد کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہہ کر چلے جاتے ہیں

...تھوڑی دیر بعد رائما پری سے ":اب تم بھی ہٹ جاؤ

b.b

کو آرام کرنے دو“ وہ ٹوکنے والے انداز میں بولی

":پری بڑی محبت سے

b.b

“ بس دل کر رہا ہے آپ کے پاس ہی رہوں

امی":ارے پاس تو ہو تم اپنے بھائی کے...اب ہٹ جاؤ...اسے منہ ہاتھ دھو کر

“ فریش ہونے دو...وہ تھک گیا ہوگا

پری ہٹے اس سے پہلے جواد مسکراتے ہوئے":امی چھوڑیں...مجھے بھی سکون مل رہا

“ ہے...آنکھیں تھک گی تھیں آپ سب کو دیکھنے کے لیے

رائما:"b.b...ہوتے وہ پریشان ہوتے ''دادا کا چہرہ دیکھ کر مجھے کچھ صحیح اثار نظر نہیں آئے''
ہوئے بولی

امی":ویسے وہ لڑکی ہے کون؟؟؟'' وہ تفتیشی افسران کی طرح تفتیش کرنا شروع ہوچکی
تھیں

'' جواد سنجیدگی سے":آپ کی بہو
اس کا یہ کہنا تھا کے سب کی آنکھیں پھٹی تھیں..امی حیرت سے "کیا؟؟'' جواد نے
مانو ان کے سر پر زوردار بم پھوڑا تھا
جواد ان کے ریکشن پر مسکراتے ہوئے":مزاق کر رہا ہوں...بتایا تو ہے نیچے ..میری
دوست ہے'' اس نے سچ کو مذاق کا رنگ دے دیا تھا

امی یہ سن سک کا سانس لیتے ہوئے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بولیں ؛ "تم نے تو میری جان ھی نیکال دی تھی..."

رائما اور پری ایک زبان ہوکر ":ھماری بھی" بھلے ہی والدہ نہ جانتی ہوں لیکن وہ دونوں جانتی تھیں کہ یہ بات سچ ہے --

امی ":نام کیا ھے؟؟" وہ لڑکی کا نام پوچھ رہی تھیں

جواد ":میرا نام جواد ھے" وہ بھولے پن سے گویا ہوا

" امی اس کے سر پر دھپ لگاکر ":تمھارا نھیں پاگل...اس لڑکی کا
" جواد ":عریج
امی نام سن ":نام توپیارا ھے" انھیں نام سنتے ہی پسند آگیا تھا

رائما":امی نام ھی نھیں لڑکی بھی پیاری ھے...ھے ناں؟؟" وہ اپنی ماں کا دل ٹاٹول رہی تھی --

امی ":ھاں...پر اتنی بھی نھیں..ھماری پاکستانی لڑکیاں زیادہ اچھی اورپیاری ھوتی ھیں وہ منہ بسور بولیں"

رائما ان کی بات سن نفی میں گردن ہلاتے ہوئے جھنجھلا کر بولی
اف...اف....پاکستانیوں کبھی تو سچ بول لیا کرو" یہ سن پری زور زور سے ھسنے لگتی": ...ھے

امی ":اچھا چلو بھت مزاق کرلیا....اب باھر چلو" وہ کمرے کا دروازہ کھولتے ھوئے بولی ...تھیں

"رائما": آپ جائیں ... ہم آرہے ھیں

امی کے جانے کے بعد رائما:

b.b

مجھے ڈر لگ رہا ھے...دادا نے تو بھابھی کو دیکھنے کے بعد آپ سے ٹھیک طرح بات....

بھی نھیں کی..."

پری": ڈرو مت.... سب اچھا ھوگا" وہ پوزیٹیو سوچ رکھنے والی تھی اسی لیے لاپروائی سے

دلاسہ دیتے ہوئے بولی

جواد": اپنی بھابھی کا خیال رکھنا" وہ ملتجی انداز میں گویا ہوا

"رائما": آپ بے فکر ہو جائیں ... ہم بھابھی کا پورا خیال رکھے گے

کہہ کر مسکراتی ہوئی چلی گئی...............-

----------------------..........

کنول منهاج سے "b.b :تم مجھے یہ بتاؤ کے وہ لڑکی جو تمھیں... وہ کے ساتھ آئی هے
کیسی لگ رهی هے؟؟؟ "

اس سے پهلے منهاج کچھ بولے عامر کهتا هے":ارے منهاج سے کیا پوچھ رهی هو... مجھ سے پوچھو کے کیسی لگی هے ...تو میں بتاؤں گا کے بهت پیاری سی لگی هے دل کو "
وہ شوخی سے بولا

کنول منہ بسور کر ":عامر... شرم کرو "

عامر مسکراتے هوۓ":اس میں شرم کی کیا بات هے؟؟ "

واصف":هاں شرم والی بات تو نهیں هے یہ...ویسے بھی مجھے بھی بهت اچھی لگی "
واصف بھی لاپرواهی سے اپنے دل کی چھپی هوئی بات کا اظهار کرتے هوئے گویا هوا --

"کنول طنز کرتے ہوئے اسد سے": تم بھی بتادو.... تمھیں کیسی لگی؟؟
"اسد کو کنول کے لہجے سے ہی معلوم ہورہا تھا کے وہ جل رہی ہے ..واصف اس پر
"یار کنول...اچھی چیز ہمیشہ سب کو اچھی ہی لگتی ہے...ہے ناں اسد؟؟

اسد یہ سن مسکراء دیتا ہے...کنول اس پر کڑتے ہوئے": تم سارے لڑکے ایک جیسے
"ہوتے ہو

جعفر کنول کو اسد سے باتیں کرتا دیکھ برے برے منہ بنارہا تھا..واصف جعفر کے
"کندھے پر ہاتھ زور سے مارتے ہوئے": تم برے برے منہ کیوں بنارہے ہو؟؟؟

جعفر چڑتے ھوۓ": کیونکے مجھے یہ بے فالتوہ کا مزاق اچھا نھیں لگ رھا...اور عامر تمھیں دادا بلا رھے ھیں.... کل صبح جھیز لینے جانا ھے منھاج اور روشنی کا ...اس سلسلے میں تم سے بات کرنا چاھتے ھیں "

عامر تھکے تھکے انداز میں ": یار...یہ دادا تو جان نیکال لیں گے بچے کی.... ایک کام کرو اسد تم بھی میرے ساتھ چلو کل "

واصف ": میں بھی چلوں؟؟ "

عامر ": اگر تم ھمارے ساتھ جاؤ گے ...تو گھر کا سارا کام کون دیکھے گا "

منھاج واصف سے مخاطب ھوکر ": تم ھمارے ساتھ چلنا ... کل ھمیں پارلر جاکر بات کرنی ھے "

کنول ": میں بتادوں منھاج... میں وھیں سے تیار ھوں گی جھاں سے تم دونوں ھوگی " وہ جتاتے ہوئے بولی

واصف اس پر مزاق اڑاتے ہوۓ ": کنول تم پارلر جاکر کیا کرو گی...پارلر والے میک اپ کرتے ھیں...چڑیلوں کو نھیں بدلتے" اس پر سب خوب ھستے ھیں...

کنول اس بات پر واصف کو کوشن اٹھاکر مارتی ھے...

جعفر ": ٹھیک ھے تم عامر یھاں بیٹھے رھو اور میں جاکر دادا سے کھ دیتا ھوں کے تم یھاں باتوں میں مصروف ھو "

عامر یہ سن فورا کھڑا ھوجاتا ھے ":... تم تو برا مان گئے... جاتو رھا ھوں میں "

منھاج ": روکو.. عامر.... میں بھی چلتی ھوں" کہتے ہوئے اس کے پیچھے آئی تھی ---

رائما اپنے کمرے میں آتی ھے تو اسے اپنے کمرے کی لائٹ اون نظر آتی ھے...وہ اندر داخل ھوتی ھے تو جعفر کو اپنے بیڈ پر بیٹھا دیکھ چوکتی ھے...

رائما": تم میرے کمرے میں کیا کر رھے ہو؟؟"   وہ ائبرو اچکائے حیرت سے پوچھ رہی تھی --

جعفر": تمھارا انتظار"   وہ بڑے پیار سے بولا

" رائما الجھ کر": پر کیوں؟؟

" جعفر ": یہ بتانے کی ضرورت تو نھیں ... تم جانتی ھو کیوں

رائما اس کی بات سن سمجھ جاتی ھے اس کے کمرے میں آکر انتظار کرنے کی وجہ کیا ھے.. وہ اسے نظرانداز کر ...اپنا کمرہ سیٹ کرنے لگتی ھے... جعفر اسے کام کرتا دیکھ سمجھ گیا تھا وہ اسے اگنور کر رھی ھے...

" جعفر": آخر مسئلہ کیا ھے تمھارا؟؟... تم کیوں نھیں کررھی ھو میرے ساتھ ڈانس؟؟
وہ غصے میں پوچھ رھا تھا... اب رائما کے صبر کا باندھ بھی ٹوٹ جاتا ھے .. وہ غصے میں
پاس آکر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ھوئے ": آخر کیوں کرنا چاھتے ھو میرے ساتھ
ڈانس؟؟؟" وہ تفتیشی انداز میں پوچھنے لگی

جعفر": صرف ڈانس ھی تو کرنا چاھتا ھوں... اس میں مسئلہ کیا ھے؟؟... سب کر رھے
ھیں... صرف تم ھی ھو جو نخرے دیکھا رھی ھو" وہ غصے سے جھنجھلا کر کہہ رہا تھا --

رائما اکڑ کر": ھاں دیکھا رھی ھوں نخرے.. بس سن لیا... اب جاؤ" جعفر کو یہ سن
بھت غصہ آجاتا ھے مگر وہ خود پر قابو کرتا ھے... اور تھوڑی دیر وھیں خاموش کھڑا رھتا
... ھے... رائما اسے اگنور کر ---- دوبارا اپنا کام کرنے لگتی ھے

جعفر رائما کے پاس آکر بڑے دیھمے سے ": مجھے تمھاری مدد چاھیے" وہ التجائی انداز میں گویا ہوا

رائما یہ سن ": اب آیا اونٹ پھاڑ کے نیچے... مجھے پتا تھا کے ضرور تمھیں کوئی کام ھے مجھ سے.... بولو" وہ بے نیازی سے دونوں ہاتھ فولٹ کرتے ہوئے بولی --

" جعفر بھولا سہ چھرہ بناکر ": میں کنول کو پسند کرتا ھوں

رائما یہ سن الجھی تھی ": تو؟؟... تم کنول کو پسند کرتے ھو اس میں, میں تمھاری کیا مدد " کرسکتی ھوں؟؟

جعفر ": تمھارا کزن ھے ناں اسد... جب سے وہ آیا ھے کنول نے مجھ سے ٹھیک طرح بات بھی نھیں کی ھے... بس اسد, اسد کر رھی ھے... پر مجھے پتا ھے کے وہ مجھے پسند

کرتی ھے..اور وہ صرف مجھے جلانے کے لیے دوستی بڑھا رھی ھے...اس لیے میں چاھتا ھوں کے میں تمھارے ساتھ ڈانس کروں....وقت گزاروں تا کے وہ بھی جیلس ھو..ویسے بھی اگر تمھاری جیسی لڑکی کے ساتھ دیکھنے پر بھی وہ جیلس ھوگی...تو "....رائما کو اس کی یہ بات بھت ناگوار گزرتی ھے...وہ اس کی بات کاٹتے ھوۓ " میری جیسی لڑکی مطلب؟؟؟ "

" جعفر اپنی زبان دانتوں میں دبا کر ...اپنے دل میں":یہ میرے منہ سے کیا نیکل گیا پھر وہ بات بنانے کی کوشش کرتے ھوۓ":وہ میرے کھنے کا مطلب وہ نھیں تھا جو تم سمجھ رھی ھو...میرے کھنے کا مطلب تھا کے...کے "

رائما غصے سے":میں اچھی طرح جانتی ھوں ...تمھارے کھنے کا کیا مطلب تھا...اب تم یھاں سے چلے جاؤ " جعفر بھت کوشش کرتا ھے کے بات بن جاۓ....پر رائما اس کی

ایک نہیں سنتی...اور اسے کمرے سے نیکال کر دروازہ بند کردیتی ہے...رائما کا دل بہت افسردہ ہوجاتا ہے جعفر کی بات پر...وہ اپنی ڈائری میں لکھتی ہے---

--------------------------------.

ماہ رخ اور روشنی لیپ ٹائپ لے کر آتے ہیں گارڈن میں ...روشنی پریشان لہجے میں ":رائما " تم اسے ٹھیک کردو گی... مجھ سے غلطی سے یہ پاس ورڈ لگ گیا ہے

رائما اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے ":لاؤ....میں دیکھتی ہوں کے میں ٹھیک کرسکتی ہوں یا نہیں "...وہ کوشش کرتی ہے پر اس سے ٹھیک نہیں ہوتا...اسی وقت منہاج آجاتی ہے ...

منہاج روشنی سے ":آجاؤ...کپڑے آگئے ہیں...دیکھ لو تمھیں کون کون سے پسند " ہیں...اور جیولری بھی دیکھ لو

روشنی رائما سے، " تم ٹھیک کرو... میں آتی ھوں" کہہ کر منہاج کے ساتھ چلی جاتی ہے

ماہ رخ رونا سہ چھرہ بناکر خود کو ملامت کرتا ھے": سب میری غلطی ھے... نہ میں اسے چھیڑتا اور نہ یہ خراب ھوتا "

رائما": یہ مجھ سے تو ٹھیک نھیں ھورھا... اسد کا ھے ...اسی کو دیکھا دو جاکر... ھوسکتا ھے کے وہ خود ھی ٹھیک کرلے" رائما کافی کوشش کر چکی تھی لیکن کامیاب نہ ہونے کی صورت میں ماہرخ کو لیپ ٹاپ دیتے ہوئے بولی --

ماہ رخ ": رائما تم کوشش تو کرو.... ھوسکتا ھے ٹھیک ھوجائے" وہ ڈر رھا تھا اسد سے رائما پھر کوشش کرنے لگتی ھے.... ابھی وہ کوشش کر رھی تھی کے اسد آجاتا...

ھے...اسے دیکھ وہ سیدھی کھڑی ھوجاتی ھے...ماہ رخ ڈر کے مارے رائما کے پیچھے چھپ جاتا ھے...

اسد ":میرا لیپ ٹائپ تمھارے پاس کیا کر رھا ھے؟؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگا

رائما ":وہ یہ ھینگ ھوگیا ھے...باربار پاس ورٹ ڈالنے کی وجہ سے...اب ٹھیک پاسورٹ بھی کام نھیں کرے گا....اس لیے ٹھیک کرنے کی کوشش کر رھی ھوں" اس نے دھیمے لہجے میں جواب دیا--

اسد کو یہ بات سن بھت غصہ آجاتا ھے..وہ رائما کے ھاتھ سے اپنا لیپ ٹائپ چھین لیتا ھے...اس کا یوں چھینا رائما کو بھت ناگوار گزرتا ھے..اسد پھر خود کوشش کرتا ھے پر وہ ھینگ ھوچکا تھا...اسد اپنا غصہ رائما پر اتارتے ھوئے، "تم جانتی ھو تم نے کیا کیا ھے؟؟....تم کوئی بچی ھو جو تم نے یہ حرکت کی....تمھیں اتنی بھی تمیز نھیں ھے کے

کسی کی چیز بغیر پوچھے استعمال نھیں کرتے "...اسد اونچی آواز میں خوب سنا کر وھاں سے چلا جاتا ھے...اس کی ڈانٹ سن وہ وھیں بیٹھ کر رونے لگتی ھے...اسد کی ڈانٹ اسے کانٹوں پر لوٹا گئی تھی ----

ماہ رخ اس کے آنسوں پونچھتا ھے اپنے چھوٹے چھوٹے ھاتھوں سے ":...مجھے معاف کردیں...میری وجہ سے آپ کو ڈانٹ پڑی"....شرمسار ہوتے ہوئے رائما کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا

رائما": نھیں..کوئی بات نھیں...میرا تو نصیب ھی ایسا ھے...کے اونٹ پر بیٹھی ھوں تو بھی کتا کاٹ جائے" کھ کر وھاں سے چلی جاتی ھے...ماہ رخ یہ بات جاکر روشنی کے کان میں بتادیتا ھے....

روشنی اسد کے کمرے میں جاکر ": تم نے رائما کو ڈانٹا ھے؟؟ " وہ کھاجانے والی نگاہ سے گھورتے ھوئے استفسار کر رھی تھی...

اسد نے روشنی کو اتنا غصہ کبھی نھیں دیکھا تھا ": وہ ..وہ " اس کی زبان لڑکھڑائی تھی...

" روشنی ": تمھیں پھلے معلوم کرنا چاھیے تھا کے تمھارا لیپ ٹاپ کس سے خراب ھوا تھا پھر وہ پوری بات اسد کو بتاتی ھے...

اسد ": سوری ...مجھے پتا نھیں تھا کے وہ ماہ رخ کو بچا رھی تھی " وہ روشنی سے معافی مانگتے ہوئے بولا

روشنی اس کی بات سن کر منہ بسور کر وھاں سے چلی جاتی ھے---بغیر اس کی بات کا کوئی جواب دیئے----

--،-----------------------------

رائما کمرے میں بیٹھی روتے ہوئے ڈائری لکھ رہی تھی":آخر میرے ساتھ ایسا کیوں ھوتا ھے...پہلے تو وہ غلام طہ میرے ساتھ ٹائم پاس کر رہا تھا..پھر وہ جعفر کا بچہ صرف کنول کو جیلس کرنے کی خاطر میرا استعمال کرنا چاہتا تھا...اور اب اسد مجھے میرے ھی گھر میں مھمان بن کر آنے کے باوجود بغیر کچھ جانے مجھے ڈانٹ کر چلا گیا... سمجھتا کیا ھے خود کو....کھتا ھے تمھیں تمیز نھیں...جیسے خود کو تو بھت ھے....اب مجھے ایک بات تو سمجھ آگئی ھے کے ھر لڑکا ایک جیسا ھوتا ھے...سب صرف خوبصورتی کے دیوانے ھوتے ھیں "

کنول پری سے خوش ہوتے ہوئے ":چلو پری... بڑی امی شاپینگ کر کے آگئیں ہیں... جلدی چلو "

سب جو کپڑے آئے تھے وہ دیکھنے لگتے ہیں...امیما کی نظر ایک نہایت ہی خوبصورت لباس پر پڑتی ہے جو دیکھنے سے ہی پتا چل رہا ہوتا ہے کے بہت مہنگا اور قیمتی ہے...

امیما ":سبحان اللہ...یہ سوٹ کس کا ہے؟؟ "

رائما کی امی امیما کے ہاتھ سے سوٹ لیتے ہوئے ":رائما کا "
یہ سن ساری لڑکیاں حیران ہوتی ہیں...رائما بھی حیران نظروں سے اپنی ماں کو تکتی ہے...

کنول احتجاج کرتے ہوئے ":یہ رائما کا ہے؟؟؟ یہ تو بہت مہنگا معلوم ہوتا ہے "

رائما کی والدہ مسکراتے ہوئے ": ہاں تو.... آخر دولھن کی بھن کا سوٹ ھے... قیمتی تو ہوگا "

امیما ناراضگی والے لھجے سے ": پر ھم سب بھی تو دولھن کی بھنیں ھیں... ھمارے سوٹ ایسے کیوں نھیں ھیں... ھم سب نے ڈیسائٹ کیا تھا کے ھم سب ایک جیسے سوٹ پھنیں گے تو پھر "

اس پر رائما کی سب سے چھوٹی پھوپھو کھتی ھیں ": اللہ... اتنی سی بات پر کیوں اچھل رھی ھو تم سب.... ارے رائما کے لیے تمھارے جیسا سوٹ لاتے کالے رنگ کا تو نظر کھاں آتی... اس لیے رائما کے لیے یہ ھلکے رنگ کا سوٹ لائے ھیں... تم لوگ تو جو پھنو گی اچھی ھی لگو گی... سارا مسئلہ تو رائما کا ھے " وہ منہ بگاڑتے ہوئے سب سے کھنے لگیں۔

--

رائما کو یہ بات بہت دلخرش لگی تھی...اس کا چھرہ مرجھاگیا تھا یہ بات سن....آنکھیں بھر آئی تھیں لیکن اس نے اپنے جذبات پر فوری قابو پایا--

کنول ":تو رائما کا ولیمے کا سوٹ بھی ہم سب سے الگ ھے کیا؟؟" وہ تجسس سے پوچھنے لگی

پھوپھو":ھاں" کھ کر ایک ھلکا ھرے رنگ کا سوٹ نیکالتی ھیں... جیس میں سفید رنگ کا باریک سہ کام ھوا ھوتا ھے.... سب کو وہ سوٹ بھی بہت خوبصورت لگتا ھے...پر ... رائما اس سوٹ کو دیکھ کر کچھ نھیں بولتی

رائما لائٹ بند کر کے اکیلے کمرے میں بیٹھی ھوئی تھی...کے روشنی آکر لائٹ اون کرتی ھے":.... تم یھاں اکیلے کیا کر رھی ھو؟؟ ...سب باھر اتنا مزا کر رھے ھیں...اور تم یھاں بیٹھی ھو....چلو باھر چلو "

رائما کی آنکھیں لال تھیں ..وہ نظریں اٹھاکر اسے دیکھ کر ":میرا دل نھیں چاہ رہا... کل تمھاری مایوں ھے... تم مجھے چھوڑ کر جانے والی ھو ...یہ سوچ کر دل بھت اداس ھورھا ھے" وہ روہانسا آواز میں بولی --

..روشنی کو اس کی آواز بھری بھری معلوم ھوتی ھے...وہ دروازہ بند کردیتی ھے

" رائما":دروازہ کیوں بند کیا؟؟

روشنی ":کیونکے تمھارے ساتھ تھوڑا وقت گزارنا چاھتی ھوں" کھ کر اسکے برابر میں بیٹھ گی تھی..."رائما اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ کر اپنی آنکھیں بند کر لیتی ھے...روشنی، مجھے معلوم ھے تم کیوں اداس ھو...کاش میں تمھارے لیے کچھ کر کرپاتی" وہ نہایت رنجیدہ لہجے میں بولی

رائما اس کی بات سن اپنی بے بسی پر مسکراتے ہوئے "کاش میں اپنے لیے کچھ کر پاتی" --------

----

دوسرے دن صبح سے ہی سب تیاریوں میں لگے ہوتے ھیں...رائما گزر رھی ہوتی ھے صحن سے کے پری اسے پیچھے سے آواز دیتی ھے...پری کی آواز پر رائما مڑ کر اسے دیکھتی ھے...پری اشارہ کرتی ھے..اپنے پاس آنے کا...رائما جب اس کے پاس جاتی ھے تو پری اسے اپنے ھاتھ میں پکڑی ہوئی ٹوکری رائما کو پکڑا دیتی ھے...جو پھولوں سے بھری ہوتی ھے...

رائما": پری ...مجھے اور بھی بھت کام ھیں اس ٹوکری کا کیا کروں" وہ جھلملاتے ہوئے پوچھنے لگی

پری مسکراتے ہوۓ ":اوپر دیکھو" اس کی آواز سے شوخی جھلک رہی تھی

...رائما جب اوپر دیکھتی ھے تو اسد سیڑھیوں پر چڑ کر پھولوں کی لڑئیاں لگا رھا تھا

پری شرارت سے ":اب تو تم سمجھ ھی گی ھوگی... تمھیں کیوں پکڑایا ھے" کھ کر مسکراتی ھوئی چلی جاتی ھے...رائما پیچھے سے پری کو آوازیں بھی دیتی ھے...پر پری سنتی ھی نھیں ھے...

اسد جب نیچے پھول کی لڑئی مانگنے کے لیے دیکھتا ھے تو اسے رائما نظر آتی ھے..وہ ھاتھ بڑھاتا ھے لڑئی لینے کے لیے ...رائما اس کی آنکھوں میں دیکھتے ھوۓ لڑئی اس کو پکڑاتی ھے..اسد لڑئی لگاتے ھوۓ دل میں سوچتا ھے":ابھی ٹھیک موقع ھے...معافی مانگ لیتا ھوں...روشنی بھی ناراض ھے...جب رائما مجھے معاف کردے گی تو روشنی بھی کردے گی" ابھی وہ یہ سوچ کر کھنے لگتا ھے ":رائما" یہ کھ کر پھول کی لڑئی لگانے میں

مصروف رہتا ھے اور پوری بات بولتا ھے ":مجھے معاف کردو...مجھے تم سے اس طرح بات نھیں کرنی چاھیے تھی" یہ کھ کر جیسے ھی وہ نیچے دیکھتا ھے اسے رائما کی جگہ کنول نظر آتی ھے...اسد کنول کو دیکھ کر پریشان لھجے میں بولتا ھے ":تم???"

کنول ":ھاں ... میں ...اور تم مجھ سے معافی کیوں مانگ رھے ھو" اس نے نام نھیں سنا تھا رائما کا ---فقط معافی کے الفاظ سنے تھے

اسد": نھیں ... کچھ نھیں" اس نے لاپروائی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اس کی نگاہیں رائما کو ڈھونڈ رہی تھیں- --"یہ اچانک کہاں چلی گئی ??"سوچتے ہوئے پھر سے واپس کام کرنے میں مصروف ہوگیا --

" پری رائما کو صحن میں صوفے پر بیٹھا دیکھ ":تم یہاں کیا کر رھی ھو??

رائما ":وہ کنول نے کھا کے وہ پکڑ لے گی پھولوں کی ٹوکری ...آخر اس کی بھن کی بھی شادی ھے" وہ واقعی کنول کی چالاکی سمجھ نہ سکی تھی

پری ":تم اتنی بے وقوف ھو...وہ کنول تو شھد کی مکھی کی طرح اسد بھائی سے چپک گی ھے...اگر اسے کام کرنا ھے تو کچن میں بھت کام ھیں...پر اسے کام نھیں کرنا...اسے تو صرف اسد بھائی کے پاس رھنا ھے" --اس نے اپنے سر پر دھپ مارتے ہوئے --رائما کو دیکھ غصے سے کھا---

" رائما بھولاسہ چھرہ بناکر ":میں کنول کی طرح نھیں بن سکتی

پری جھنجھلا کر غصے سے دانت پیستے ھوۓ":تم تو کچھ بھی نھیں کرسکتیں" کھ کر پاؤں پٹختی ہوئی چلی جاتی ھے------

----

سب پارلر جارھے ھوتے ھیں...رائما سے پھوپھو ":تم ایک کام کرو..گھر پر روکو... ھم سب جارھے ھیں...جب ھم آجائیں گے تو تم چلی جانا...ٹھیک ھے "

رائما":ٹھیک ھے پھوپھو" اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

روشنی رائما کو گھر پر دیکھ کر ":تم نھیں گیں" ؟؟

رائما":نھیں ...پھوپھو مجھے تمھارے اور منھاج کے لیے گھر پر چھوڑ کر گیں ھیں..."

روشنی خوش ھوتے ھوۓ":اچھا کیا...ایک کام کرو...ادھر آکر بیٹھو" کھ کر اسے اپنے ساتھ بیٹھا لیتی ھے...رائما اس کا چھرہ خوش دیکھ کر...اور اچھا اخلاق دیکھ کر سمجھ جاتی ھے کے ضرور کوئی بات ھے...

روشنی ":پتا ھے... غلام کا فون آیا تھا...وہ سب کل صبح آرھے ھیں...اور "...کھ کر ...شرمانے لگتی ھے

" رائما": تم شرماء کیوں رھی ھو...کچھ ھوا ھے کیا؟؟؟

روشنی شرماتے ھوئے": وہ غلام کھ رھے تھے...کے وہ میرے ساتھ گھومنے جانا چاھتے ھیں...نکاح کے بعد... منھاج اور عبداللہ بھی جارھے ھیں...تو مجھے تم سے پوچھنا تھا کے میں ھاں کردوں" وہ رائما کی رائے لیتے ہوئے

رائما": یار... میں کیا کھوں...نکاح کے بعد تم میاں بیوی بن جاؤ گے...تو تمھیں میری اجازت کی کیا ضرورت ...پر دادا" وہ کہتے کہتے رک گئی تھی -- لیکن اس کا پریشان چہرہ روشنی کو پوری بات جو وہ کہنے میں ہچکچاہ رہی تھی-- سمجھا چکا تھا --

روشنی اپنے سر پر ھاتھ رکھتے ھوئے ":ابھی تو "

رائما ":تم کیا چاھتی ھو...یہ بولو" وہ اس کے دل کی بات جاننا چاہتی تھی

روشنی رائما کے ھاتھ پکڑتے ھوئے ":میں چاھتی ھوں...پر.."

رائما ":اگر تم چاھتی ھو...تو ...پھر پر ...ور ..چھوڑو...میں تمھارے ساتھ ھوں" رائما نے ہاتھ پکڑ کر اس کا ساتھ دینے کا وعدہ کر لیا تھا

منھاج وھاں آکر روشنی سے ":یار ...کنول بھی جانے کی بول رھی ھے...ورنہ یہ کھ کر پارلر گی ھے کے سب کو بتادے گی...اگر میں اس کو ساتھ لے کر نھیں گی" منہاج کا

چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ کنول کو لے جانے کے لیے بالکل بھی راضی نہیں ہے -- لیکن کنول کی دھمکیوں سے ڈر کر اسے لے جانا پڑے گا

روشنی اطمینان والے لھجے سے ":چلو..کوئی بات نھیں تم اسے لے چلو...میں رائما کو لے کر جاؤں گی "

رائما اس پر احتجاج کرتے ھوئے ":نھیں بابا...مجھے کباب میں ھڈی بنے کا کوئی شوق نھیں ھے" اس نے صاف منع کردیا تھا

"...روشنی ":رائما میں اکیلے نھیں جانا چاھتی

" رائما ":تم اکیلی کھاں ھو ....منھاج اور کنول بھی تو ھیں

روشنی ":مجھے پتا ھے...پر تم میری بھن ھو...جیسے کنول منھاج کی ھے...میں تمھارے ساتھ جانا چاھتی ھوں...اور بس میں نے کھ دیا...اب اور بحث مت کرو" --اس نے زبردستی رائما کو اپنے ساتھ اس پلین میں شامل کر لیا تھا---

---

عریچ اپنے کمرے میں ھوتی ھے کے اچانک اسے محسوس ھوتا ھے کے کوئی کمرے میں داخل ھوا ھے وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی ھے تو اسے کوئی نظر نہیں آتا ... جیسے ھی وہ اپنا منہ آگے کرتی ھے..جواد اسے ڈرا دیتا ھے ":بھو "

عریچ کے منہ سے بے ساختہ نیکلتا ھے ":اللہ "

..جواد عریچ کو ڈرتا ھوا دیکھ خوب زور سے ھسنے لگتا ھے

عریج ": تم نے ھم کو ڈرا دیا" وہ دل پر ہاتھ رکھ کر گھبراتے ہوئے بولی

جواد ھستے ھوئے بیڈ پر بیٹھ کر ": تمھارا مطلب میں نے تمھیں ڈرا دیا... ٹھیک" اس کی اردو ٹھیک کرتے ہوئے بولا

عریج ناراض ھوکر ": جاؤ... ھم کو تم سے بات نھیں کرتا" وہ منہ موڑ کر ناراض ہوتے ہوئے گویا ہوئی--

جواد": کیوں ...کیوں نھیں کرنا" وہ اسے مسکراتے ہوئے اپنی جانب موڑ کر پوچھنے لگا --

عریج": تم ھم کو یھاں لاکر بھول گیا ھیں" وہ خفگی سے بولی

جواد اس کی اردو کے الفاظ ٹھیک کرتے ہوئے ": بھول گیا) ھے.(.--------). ھیں
" نھیں (

" عریج چڑ کر ": میرا غلطی مت نیکالو

جواد مسکراتے ہوئے ": لڑکیاں اپنے لیے) میری (استعمال کرتی ھیں) میرا (نھیں " وہ
بہت پیار سے کہہ رہا تھا

عریج غصے سے ": میں کچھ بھی بھولوں... تمھیں اس سے کوئی مطلب نھیں ہونا چاھیے.... تم بھت برا ھو... تم نے ھم کو دھوکہ دی ھے...اک بار بھی تم ھم سے ملنے نھیں آئے.... جب سے ھم یھاں آیا ھے " اس کی نظروں میں صرف خفگی ہی خفگی نظر آ رہی تھی جواد کو

عریچ کو غصے میں دیکھ کر جواد اسے اپنے برابر میں بڑے پیار سے بیٹھاتا ھے ": پہلی بات) بھولوں (نھیں) بولوں (ھوتا ھے...اور دوسری بات یار.... میں خود پریشان ھوں...جب سے یہاں آیا ھوں دادا نے مجھ سے ٹھیک طرح بات نھیں کی ھے...میں نے پاپا سے بات کرنے کی کوشش کرئی پر بول ھی نھیں سکا...اور تمھیں کیوں لگ رھا ھے کے میں تمھیں بھول گیا ھوں... تم میری وائف ھو...اور میں نے تمھیں پھلے ھی سب کچھ سمجھا دیا تھا...اب تم ناراض ھوگی...توکیسے چلے گا...میں اپنی طرف سے پوری کوشش کر رھا ھوں...بس تم مجھ پر یقین رکھو... تھوڑا سہ وقت دو مجھے "

عریچ اس کی بات سن شرمندہ ھوکر ": ھم کو معاف کردو... تم کو پتا ھے کل حیدر کا فون آیا تھا...وہ بتارھا تھا کے ایان بھت رو رھا ھے... ھمارے بغیر اس کو کچھ نھیں لگتا اچھا... حیدر کے لیے اسے سمبھالنا مشکل ھوتا جارھی ھے دن بہ دن.... کچھ کرو...ایان کے لیے تم.... میرا بے بی رو رو کے ھلکان ھوئی جار ھی ھے" کھ کر عریچ رونے لگتی

ھے....جواد اسے گلے سے لگا لیتا ھے ":سب ٹھیک ھوجاۓ گا...یہ سب میں ایان کے لیے ھی تو کر رہا ھوں" وہ اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہنے لگا

اسی وقت کمرے میں رائما داخل ھوتی ھے...وہ کمرے کا ماحول دیکھ ہڑبڑا کر جانے لگتی ھے... عریج اسے جاتا دیکھ فورا جواد کے گلے سے ھٹ کر بیٹھ جاتی ھے...اور آواز دیتی ھے ":رائما کھاں جارھا ھو تم؟؟"

"رائما":میں غلطی سے آگی تھی...مجھے نھیں پتا تھا کے جواد بھائی آپ کے ساتھ ھیں ...وہ نظریں نیچے کیے جھیپ کر بولی تھی

"عریج": نھیں ...کوئی بات نھیں...آؤ

:جواد کھڑے ھوکر جانے لگتا ھے...رائما

b.b

".مجھے آپ سے اجازت لینی تھی...میں بھابھی کو اپنے ساتھ لے جاؤں؟؟؟...

جواد":میری طرف سے تو اجازت ھے...اور اپنی بھابھی سے پوچھ لو" کھ کر چلا جاتا ھے...

" رائما ":بھابھی چلیں گی؟؟؟

" عریج ":ھاں ...ھم چلے گے

" رائما اس کی اردو سن مسکراتے ھوۓ "آپ کا مطلب ...آپ چلیں گی

" عریج ":وہچ ...تو بولا میں نے

رائما) ":وہیچ (نھیں)وھی" (وہ غلطی درست کرتے ہوئے --

عریچ ":اف رائما...میرا غلطی مت نیکالو...اردو میں...میرا اردو تھوڑا کمزور ھیں" وہ جھنجھلا کر بولی تھیں

"رائما اس پر مزید مسکراتے ھوۓ) ":ھیں (نھیں) ھے (

" عریچ جھنجھلاتے ھوۓ":وو...وہ ھی کھا میں نے

ھیں بھابھی" اسے پیار آرہا تھا ان cuteرائما مسکراتے ھوۓ "آپ بھت کیوٹ کی ٹوٹی پھوٹی اردو سن--------

----

مایوں مھندی دونوں تقریبات بھت دوھم دھام سے ھوتی ھیں...پھر لڑکے والے بھی آجاتے ھیں...وہ دن بھی آجاتا ھے جو ایک لڑکا لڑکی کی زندگی کا یادگار دن ھوتا ھے...یعنی نکاح کا... مسجد میں نکاح ھوتا ھے... مھمانوں کو جوس پلایا جاتا ھے...پھر نکاح کے دوسرے دن رائما، روشنی، مھناج اور کنول پارلر کے بھانے گھومنے جانے کے لیے اپنی امی سے اجازت لینے آتی ھیں...

" امی": تم چاروں لڑکیاں اکیلے کیسے جاؤ گی؟؟

کنول": بڑی امی چار لڑکیاں اکیلے کیسے ھوسکتی ھیں" وہ ٹھنڈی کومیڈی کرتے ہوئے۔۔جسے سن روشنی اور منہاج مسکراتی ہیں

عامر کی امی ": کنول کل ھی نکاح ھوا ھے... لڑکے والے کھیں دور نھیں سامنے والے علاقے کے ھوٹل میں روکے ھوئے ھیں.. اگر انھوں نے چاروں کو اکیلا جاتا ھوا دیکھا تو کیا سوچیں گے ... ھمارے بارے میں..."

رائما کی امی اسد اور عامر سے جو وھیں قریب میں بیٹھ کر مھمانوں کی لسٹ بنا رھے تھے ": ایک کام کرو ... اسد اور عامر تم دونوں جاؤ .. ان کے ساتھ"

وہ چاروں یہ بات سن کر ایک دوسرے کے چھرے پریشان ھوکر دیکھنے لگتی ھیں...

عامر ": چاچی میں نھیں جاسکتا... مجھے کھانے کا انتظام سمبھالنا ھے کل کے لیے ... ایک کام کرو اسد تم میری کار لے جاؤ" کھ کر چابی نیکال کر اسد کو دیتا ھے...

روشنی چہرے پر مسنوئی مسکراھٹ سجاکر ":امی ھم اکیلے چلیں جایں گے...اسد کو پریشان کرنے کی کیا ضرورت ھے" وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسد ان کے ساتھ جائے

اسد ":اس میں پریشان ھونے والی کیا بات ھے...چلو میں آپ سب کو چھوڑ دیتا ھوں ...کھ کر چابی کو اپنی انگلی سے گھوماتے ھوۓ باھر چلا جاتا ھے"

" رائما گھبراکر":اب کیا ھوگا روشنی؟؟

کنول پورے اعتماد سے ":پریشان مت ھو...اسد کو میں منالوں گی.....چلو" کہتے ہوئے باہر کی جانب چل دیتی ہے --

اسد اپنے ساتھ والا دروازہ کھولتا ھے کار کا...روشنی اور منھاج پیچھے والی سیٹوں پر جاکر بیٹھ جاتی ھیں...جب رائما آتی ھے تو اسد کار کا دروازہ کھولے انتظار کر رھا ھوتا ھے کے کوئی اس کی برابر والی سیٹ پر بیٹھ جاۓ...پر رائما نیچے نظریں کر کے پیچھے روشنی کے برابر

میں جاکر بیٹھ جاتی ھے... کنول آکر مسکراتی ھے...اسد بھی اسے دیکھ کر مسکرانے لگتا ھے...وہ آکر فرنٹ والی سیٹ پر اسد کے ساتھ بیٹھتی ھے

سفر میں کنول اسد کو سب کچھ بتادیتی ھے...پھلے تو اسد نھیں مانتا پر پھر ان تینوں کے بے حد اصرار پر مان جاتا ھے...رائما خاموش بیٹھی ان کی باتیں سن رھی تھی...پھر اسد کار ساحل سمندر پر لے جاتا ھے جھاں کا ان کا پروگرام تھا...وھاں پھلے سے ھی غلام طه اور عبداللہ انتظار کر رھے ھوتے ھیں...

اسد": میں انھیں لے تو آیا ھوں...پر یہ میری ذمھداری ھیں اس لیے آپ چاھیں یا نہ چاھیں ...آپ سب کو میرے سامنے ھی رھنا پڑے گا "

اس پر غلام طه ": تم فکر مت کرو" کھ کر روشنی کا ھاتھ پکڑ کر اسے لے جاتا ھے... منھاج اور عبداللہ بھی چلے جاتے ھیں..اب کنول اسد اور رائما بچتے ھیں

اسد ”:اب ھم یھاں آھی گئے ھیں تو تھوڑا مزا ھی لے لیتے ھیں “...کنول سمندر کے پانی میں جانے لگتی ھے جبکے رائما وھیں کنارے پر بیٹھ جاتی ھے...اسد وھیں تھوڑی دیر کھڑا رھتا ھے اس کے پاس...پھر وہ رائما کو پانی سے اتنا دور بیٹھا دیکھ حیرت سے پوچھتا ھے ”:تم پانی میں نھیں جاؤ گی؟؟ “

وہ کوئی جواب نھیں دیتی...اور ریت پر انگلی سے اپنا نام لکھنے لگتی ھے..--رائما ابھی تک بھولی نھیں تھی اسد کا خود کو ڈانٹنا --

اسد اسے دیکھ ”:اتنی دور آئی...اور پانی میں اپنے پاؤں تک نہ ڈالو تو پھر کیا فائدہ آنے کا “...کھ کر چلا جاتا ھے

رائما اس ساحل سمندر کے کنارے سکون سے بیٹھ جاتی ھے... ٹھنڈی ھوا چل رھی تھی ... جس کی وجہ سے رائما کو سردی محسوس ھونے لگتی ھے... سردی کے ساتھ ساتھ ایک عجیب سی خوشی اس کے دل میں محسوس ھورھی تھی ...وہ اپنے دل میں ":

کاش میرے پاس میری ڈائری ھوتی.. تو میں اس احساس کو قید کرلیتی اپنے پاس... یہ پانی کی لھریں جب بنتی ھیں تو کتنی خوبصورت آواز پیدا ھوتی ھے... دل چاھتا ھے بس اسے سنتے رھو.... اور جب اس ریت پر اپنا نام لکھتی ھوں اور لھریں اسے مٹاجاتیں ھیں تو مجھے کوئی دوکھ نھیں ھوتا.... بلکے ایسا لگتا ھے کے یہ مجھے ایک موقع دے رھی ھیں تاکے میں اپنا آپ اور اچھا کرسکوں.... سمبھال سکوں خود کو.... تاکے اگلی لھر میرا نام چاہ کر بھی مٹا نہ سکے...

یہ سورج بھی کتنا حسین لگ رھا ھے... ایسا لگ رھا ھے جیسے اس کا اس سمندر کا کوئی بھت گھرا رشتہ ھے.... سورج ویسے کتنی آگ برساتا ھے... پر یھاں اس سمندر پر چلنے والی ھواؤں نے اسے بھی ٹھنڈا کردیا ھے.... اللہ... کتنا حسین ھے یہ سب.... بس ان سب میں ایک چیز کی کمی ھے... وہ ھے گرما گرم چائے کی...

“ کاش میرے پاس چائے کا کپ ہوتا تو لطف اور بھی دوبلا ہوجاتا

رائما کی نظر کنول پر پڑتی ھے اس کے چھرے سے محسوس ہورھا ھوتا ھے کے جیسے اس سے چلا نھیں جارھا...کے اچانک اسد رائما اس کے پاس آکر بے صبروں کی طرح بولنے لگتا ھے ”:تم کیسی دوست ہو...تمھاری دوست وھاں تکلیف میں ھے...اور تم یھاں بیٹھی ہو“ رائما اس کی بات سن اسے تعجب سے دیکھنے لگتی ھے...اسد کو غصہ آنے لگا تھا”:...جاؤ“ وہ دوبارا اسے کھ رھا تھا...

رائما اسد کو عجیب نگاھوں سے دیکھنے لگتی ھے...کیونکے اسد کے چھرے پر ایک عجیب سی تکلیف محسوس ہورھی تھی...ایسا لگ رھا تھا تکلیف کنول کو ہورھی ھے ترڑپ اسد رھا ھے...

رائما کو پانی میں جانا بلکل پسند نہ تھا...وہ اپنے دل میں ”:میں پانی میں کیسے جاؤں؟؟؟ “

ابھی وہ سوچ ھی رھی تھی کے اسد بھاگتا ھوا ھیرو کی طرح سمندر میں جاتا ھے...کنول آرام آرام سے چلتی ھوئی آرھی ھوتی ھے...اسد پھلے تو کنول کی طرف ھاتھ بڑھاتا ھے کے وہ اس کا ھاتھ پکڑ لے....پر پھر وھاں کوئی بچہ کھڑا ھوتا ھے...اسد اس بچے سے کھتا ھے کے ان کا ھاتھ پکڑ کر انھیں کنارے تک لے چلو....رائما یہ سارا نظارا دور سے بیٹھ کر ...دیکھ رھی ھوتی ھے...جب کنول کنارے پر پھنچ جاتی ھے تو اسد چلا جاتا ھے

رائما کنول سے ":کیا ھوا؟؟ "

کنول ":سینڈل ٹوٹ گی ..اور پھر پاؤں میں کانٹے چبنے لگے" پھر وہ بڑے تجسس سے ":اسد تم سے کیا کھ رھا تھا...جب میں پانی میں تھی؟؟ "

رائما منہ بسور کر ":کچھ خاص نھیں... تمھارے لیے ڈانٹ رھا تھا" یہ سن کنول کا چھرہ کھل اٹھتا ھے...وہ دوبارا تصدیق کرنے کے لیے پوچھتی ھے ":سچ وہ میرے خاطر تمھیں ڈانٹ رھا تھا؟؟؟ "

رائما اسے خوش ھوتا دیکھ ":اس میں خوش ھونے والی کیا بات ھے؟؟" کھ کر برا سہ منہ بناکر وھاں سے اٹھ کر چلی جاتی ھے...پھر سب رات کا کھانا ھوٹل میں کھاتے ھیں...اور خوشی خوشی گھر لوٹتے ھیں... سوائے رائما کے---

روشنی کے چھرے سے خوشی جھلک رھی تھی...وہ پری کو ایک ایک بات وھاں کی بتارھی تھی ...تو پری رائما سے ":تم بھی تو کچھ بتاؤ مجھے... تم نے کیا کیا کیا؟؟؟...وھاں اس پر رائما اداس ھوکر اسد اور کنول کا پورا واقعہ سناتی ھے...روشنی یہ سن کر ماننے کو تیار ھی نھیں ھورھی تھی کے اسد نے اسے کنول کی خاطر ڈانٹا":اس نے صرف تم سے کھا

ہوگا.. تمھیں ایسا لگ رہا ہوگا کے وہ تمھیں ڈانٹ رہا ھے...وہ تو اتنا اچھا ھے ...سب ...سے اتنے پیار سے بات کرتا ھے "...پری بھی روشنی کی بات سے اتفاق کرتی ھے

اس پر رائما غصے سے ":میں پاگل نھیں ھوں...جو سامنے والے کی بات کھنے کا لھجہ پھچان نہ سکوں....اس نے مجھے ڈانٹا...اور کنول کی خاطر ھی ڈانٹا ھے "..پھر وہ روہانسا آواز میں ":میں نے کنول سے تھوڑی کھا تھا کے سمندر میں جاؤ..نہ میری وجہ سے اس کی سینڈل ٹوٹی...اگر تم اس وقت اسد کا چھرہ دیکھتی تو تمھیں بھی لگتا جیسے کانٹے کنول کو چب رھے ھیں اور تکلیف اسد کو ھورھی ھے...کتنی بے چینی دیکھی ھے میں نے اس کے چھرے پر....کے بس اس کا بس نھیں چل رہا تھا وہ خود اس کا ھاتھ پکڑ کر اسے بچالیتا....وہ مجھے ایسے ڈانٹ رہا تھا جیسے میں کنول کی گارڈ ھوں...آخر کیوں جاتی ...میں کنول کی خاطر پانی میں؟؟

اسد کو تو ھیرو بنے کا شوق آرھا تھا..ھیرو کی طرح پانی میں جا پھنچا اس کو بچانے کے لیے....خود تو ھیرو بن گیا...اور وہ کنول اس کو اتنی خوشی ھورھی تھی یہ سن کر کے اسد

نے مجھے اس کی خاطر ڈانٹا ...میڈم ھیروین بن کر خوش ہورہی تھیں... میں ایک انسان ہوں...اور ہر انسان کی ایک سلف ریسپیکٹ ہوتی ہے....اور مجھے بلکل اچھا نہیں لگے گا کے کوئی مجھے صرف اپنی ھیروین کی خاطر ڈانٹے ...کیونکے میں نے اس کی ھیروین کا ٹھیکا نہیں لے رکھا" وہ بھری بھری آواز میں گویا ہوئی

پری یہ سن کر غصے میں آجاتی ہے...وہ رائما پر اپنا غصہ اتارتے ہوئے ": میں نے تم سے کہا تھا کے وہ کنول اسد بھائی سے شہد کی مکھی کی طرح چپکی ہوئی ہے...اب دیکھا " کیا ہوا

اس پر رائما ": مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا...مجھے فرق پڑتا ہے تو صرف اس بات سے کے کوئی مجھے بے فالتوہ نہیں ڈانٹ سکتا" اب اس کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے تھے --

روشنی ": مجھے تو ابھی بھی یقین نھیں آرھا...اسد نے ایسا کیا تمھارے ساتھ... تم تو اس کی کزن ھو ..اس نے کزن ھونے تک کا خیال نھیں کیا" -روشنی منہ بسور بے یقینی سے بولی---اسے کافی دکھ ہوا تھا اسد کا رویہ رائما کے ساتھ برا دیکھ- ---

----

روشنی کی رخصتی کی رات آجاتی ھے...روشنی دولھن بنے کمرے میں بیٹھی ھوتی ھے...رائما کمرے میں داخل ھوتی ھے تو روشنی کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر وہ اس کے برابر میں ...اسے چپ کرانے کے لیے بیٹھ جاتی ھے

" روشنی ": یقین نھیں آرھا...آج میں اس گھر سے رخصت ھوجاؤ گی
روشنی کی آنکھوں سے بھتے ھوۓ آنسوں کو بڑی محبت سے صاف کرتے ھوۓ ---رائما بولتی ہے ": ھاں...یہ تو ھے...آج سے یہ کمرا صرف میرا ھوگا...مجھے تو خود یقین نھیں آرھا ..اب صرف اس کمرے میں میری حکومت ھوگی...کوئی اس کمرے کو گندا کرنے والا نھیں ھوگا...اور نہ ھی کوئی میری چیزیں اٹھاکر اِدھر اُدھر رکھے گا..اور نہ ھی مجھے کوئی ٹوکا

کرے گا...کے سوجاؤ رائما ...کتنا پڑھو گی" یہ سن کر روشنی کے چہرے پر مسکراہٹ ...آجاتی ھے

" وہ مسکراتے ھوئے ": تم تو بھت خوش لگ رھی ھو میرے جانے سے

رائما اداس تھی مگر اس کے سامنے تبسم سے کام لیتے ھوئے ": ھاں................تو کیا اگر کوئی میرے ساتھ شام میں چائے پینے والا نھیں رھے گا.......تو کیا...اگر کوئی میرے ساتھ باتیں کرنے والا نھیں رھے گا......تو کیا ....کوئی میرے ساتھ رونے والا ".... نھیں ھوگا

روشنی ": اللہ...یہ سب کتنا مشکل ھے...ایک عجیب سی گھبراھٹ ھے دل کو" اس کی بات سن دکھی ہو گئی تھی پر وہ نہیں چاہتی تھی کہ رائما روئے --اس لیے اپنے دل کی کیفیت بتا کر اس کا ذہن بٹانے لگی---

رائما ":اللہ ... گھبراو مت... سب اچھا ھی ہوگا....ویسے بھی تم اکیلے کھاں جا رھی ھو... ھم سب جا تو رھے ھیں تمھارے ساتھ...اور ولیمہ کر کے لوٹے گئے....تو فکر مت کرو "
وہ ہمت بڑھاتے ہوئے بولی

پری کمرے میں داخل ھوتے ھوۓ ":ارے یار... تم دونوں کی تو باتیں ھی ختم نھیں ھوتیں...روشنی باجی آپ کو یاد ھے کے پارلر والی نے منع کیا تھا رونے سے...پھر آپ کیوں رو رو کر اپنا میک اپ خراب کر رھی ھیں...نیچے سب تیار ھو گئے ھیں.."

رائما اپنے سر پر زور سے ھاتھ مارتے ھوۓ":میں بھول کیسے گئ ....میں تو امی کا دوپٹا لینے آئی تھی...اور یھاں آکر تم سے باتوں میں لگ گئ.... تم پری کے ساتھ نیچے جاؤ....میں آتی ھوں"

دعوت کے اندر....

رائما کی امی اسے اپنے رشتے کی خالہ سے ملواتے ہوئے :"یہ ھے میری چھوٹی دوسرے نمبر والی بیٹی...رائما "

اس پر خالہ برا سہ منہ بناکر بے اختیار کھ اُٹھتی ھیں :"یہ تمھاری بیٹی ھے ؟؟....یہ تو بلکل تمھاری بیٹی نھیں لگتی ....کس پر گی ھے یہ؟؟...تمھاری بڑی والی بیٹی تو بھت خوبصورت ھے"...ان کا اس طرح بے تکلف انداز سے کھنا رائما کے دل کو چبتا ھے...پر وہ اس پر جوابا مسکراتی ھے...

اس کی والدہ ایک بار شرمندہ نظروں سے اس کی جانب دیکھتی ھیں...اور پھر بات بدلنے کی کوشش کرتی ھیں..

پری رائما کا ھاتھ پکڑتے ہوئے ":میرے ساتھ چلو... میرے اسکول کی میڈم آئی ہوئی ہیں... ان کی بھت خواھش ھے میری بڑی بھن کو دیکھنے کی... چلو "

رائما اس کی بات سن ھچکچانے لگتی ھے... وہ پری کو باربار منع بھی کرتی ھے... پر پری اسے زبردستی اپنی میڈم کے سامنے لے جاتی ھے... پری میڈم سے مخاطب ہوکر ": میڈم... یہ ھے میری بڑی بھن رائما "

پری جب اسے میڈم سے ملواتی ھے تو اس کے چھرے پر بھولی سی مسکراھٹ ہوتی ھے.... لیکن میڈم رائما کے رنگ کو دیکھ عجیب سی نظروں سے پوچھتی ھیں":یہ ھے رائما؟؟؟ "

پری اور رائما دونوں ان کی آنکھوں میں عجیب سی حقارت کو دیکھ کر سمجھ جاتی ھیں کے ان کو حیرت ہورھی ھے کے پری جیسی خوبصورت اور حسین لڑکی کی بھن ایسی

ھے....پری کے چھرے سے مسکراھٹ غائب ھوجاتی ھے":....ھاں ...یہ ھے رائما "

...میڈم":ھوں" کھ کر بھانا بناکر وھاں سے چلی جاتی ھیں

" پری اس سے شرمندہ لھجے میں ":مجھے معاف کردو

رائما اس کے کندھے پر پیار سے ھاتھ رکھ کر":اس میں تمھاری کیا غلطی" اصل میں تو اس کا دل کافی چوٹ کھایا تھا...اور وہ اب اپنی درد بھری آنکھوں کو چپ نھیں ....کراپاتی....اس کی آنکھوں سے آنسوں جھلکنے لگتے ھیں

واصف وھیں کھڑا تھا ...وہ اس کی آنکھوں سے آنسوں جھلکتے ھوۓ دیکھ سب کے " سامنے ":رائما تم رو رھی ھو؟؟؟

...رائما آنسوں صاف کر نفی میں گردن ھلاتی ھے

واصف ": پر مجھے ایسا کیوں لگ رہا ھے کے تم رو رھی ھو" وہ رائما کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھنے لگا

رائما ": نھیں بابا... میں نھیں رو رھی" کھ کر تیزی سے وھاں سے چلی جاتی ھے-----

----

دعوت میں جعفر اور عامر کھڑے خوب باتیں کر رہے تھے...کے جعفر کو سامنے سے اسٹیج پر سے پری اشارے کرتی ھے...اسے دور ھونے کی وجہ سے اشارے سمجھ نھیں آرھے تھے...وہ پری سے اشارے میں کھتا ھے کے ":روکو میں وھیں آرھا ھوں" کھ کر وہ جیسے ھی عامر کی کلائی پکڑ کر بغیر اس کی جانب دیکھے چلنے لگتا ھے ...اسے محسوس ھوتا ھے..کے جس کی اس نے کلائی پکڑئی ھے وہ تو ریشم کی مانند نرم و ملائم ھے..وہ

سمجھ گیا تھا کے غلطی سے اس نے کسی اور کا ھاتھ پکڑ لیا ھے...وہ فورا پیچھے مڑا تھا دیکھنے..رائما اسے کھا جانے والی نگاہ سے گھور کر دیکھ رھی تھی":...کیا بدتمیزی ھے یہ؟؟ کھ کر اس نے اپنا ھاتھ چھڑوایا تھا...وہ تو خود حقاء بقاء تھا کے عامر کی جگہ رائما " کب اس کے برابر میں آکر کھڑی ھوئی":...سوری ..مجھے لگا عامر ھے "..وہ جلدی سے اسے صفائی دے رھا تھا...مگر اس کے چھرے کے تاثر بتا رھے تھے کے اس نے یقین نھیں کیا...وہ غصے سے گھورتے ھوۓ چلی گی تھی... جعفر اس کے جانے کے بعد اپنا ھاتھ دیکھنے لگا تھا..اس کے ھاتھوں کا لمس ابھی بھی اسے اپنے ھاتھوں میں محسوس ھورھا تھا...وہ کھویا کھویا سہ تھا کے پری آکر":کب سے بلا رھی ھوں...اور آپ یھاں اپنا ھاتھ دیکھنے میں لگیں ھوۓ ھیں..چلیں" وہ جعفر کا دوسرا ھاتھ پکڑ کر کھینچتے ھوۓ لے گی تھی....

رات کو جب رائما اپنے کمرے میں آتی ھے تو وہ آئینے کے سامنے آکر چپ چاپ کھڑی ھوکر اپنا آپ دیکھنے لگتی ھے .... تھوڑی دیر خاموش کھڑی رھتی ھے ... پھلے اپنی آنکھوں

کو دیکھتی ھے جو جھیل کی طرح گھری ھیں...پھر اپنے بالوں کو ھاتھ لگا کر دیکھتی ھے

لمبے لمبے گھنے سیاہ چمک دار ...پھر اپنی ناک پر غور کرنے لگتی ھے ...ناک سوئے کی...

طرح کھڑی...پھر اپنے ھونٹوں کو دیکھتی ھے پتلے ...پھر اپنے قد پر نظر ڈالتی ھے

لمبا...دوبلی پتلی ...رائما اپنے آپ سے سوال کرتی ھے ":آخر صرف رنگ ھی تو نھیں ھے

میرے پاس...باقی تو سب کچھ ھے...پھر کیوں میں روشنی کی چھوٹی بھن اور پری کی بڑی

.... بھن نھیں لگتی....آخر کیا خرابی ھے مجھ میں....اتنا تیار ھوئی ...پارلر گی

اتنا خوبصورت سوٹ پھن کر جیولری پھن کر اترا رھی تھی ...یہ سوچ رھی

... تھی کے آج میں بھی اچھی لگ رھی ھوں...شاید آج غلط فھمی کا شکار ھوگی تھی میں

بھول گی تھی کے کالی لڑکی کبھی خوبصورت نھیں لگ سکتی.... خوبصورت

...لگنے کا حق ھی نھیں ھے اس کے پاس

جب کوئی بھی لڑکی تیار ھوتی ھے تو صرف یہ چاھتی ھے کے کوئی بس ایک

صرف ایک حرف تعریف کا بول دے....پر لوگ تعریف کرنا تو دور اتنا برا سہ منہ بنا کر دیکھ

رھے تھے جیسے پتا نھیں کیا دیکھ لیا ھو "....کھ کر زور زور سے رونے لگتی ھے ...اپنی

ھاتھوں کی چوڑیاں اتار کر پھینک دیتی ھے...اپنا چھرہ دونوں ھاتھوں سے رگڑنے لگتی ھے ...اپنے ھاتھوں کے رنگ کو کھورتےنے لگتی ھے

پھر خود سے مخاطب ھوکر ": کاش ... کاش میں اپنے آپ کو اس رنگ سے آزاد کرسکتی"......اس کا رنگ اسے نہایت کرب میں مبتلا کر رہا تھا ---لوگوں کی نظروں کی حقارت نے اس کے ننھے سے دل پر بڑے گھرلئے زخم ڈاھے تھے----وہ روتے روتے کب سو گئی اسے خود خبر نہ ہوئی ---

----

صبح جب رائما کی امی کمرے میں آتی ھیں تو وہ اسے زمین پر سوتا ھوا دیکھ لیتی ھیں...پھر وہ نیچے پڑی ٹوٹی ھوئی چوڑیاں بھی دیکھتی ھیں...وہ سب سمجھ جاتی ھیں...وہ اسے بڑے پیار سے اٹھاتی ھیں": اٹھو ...رائما ...چلو اٹھو بیٹا "

رائما اٹھ کر اپنی امی کو دیکھ ...اپنے چھرے پر ھاتھ مسلتے ھوئے ":امی آپ...مجھے پتا ھی نھیں چلا...کے میں رات کو یھاں کیسے سوگی...شاید میں بھت تھک گی تھی ناں اس ...لیے" وہ اپنی ھچکچاھٹ دور کرنے کے لیے کھ رھی تھی

امی ":میں نے تو کچھ پوچھا ھی نھیں" وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی

" رائما ":وہ آپ پوچھتی اس لیے ...میں نے پھلے ھی بتادیا

امی ":اچھا چلو...تیار ھوجاؤ...سب تیار ھورھے ھیں...سامان رکھ لو ..جو جو لینا " ھے...پانچ بجے کی فلائیٹ ھے

رائما ":جی امی" کھ کر اثبات میں سر ہلاتی ہے --

رائما اپنے دونوں ھاتھوں میں سامان سے بھرے بیگ اٹھا کر خود سیڑھیوں سے نیچے لا رھی تھی... جعفر کھانے کی میز کے پاس کھڑا دیکھ رہا تھا..وہ آدھی سیڑھیاں سامان سمیت اترنے کے بعد تھک کر سانس لینے کھڑی ہوگی تھی... جعفر اپنے دل میں": کیا مجھے اس کی مدد کرنی چاھیے؟؟... ھم........ نھیں.... میں اس کی مدد کیوں کروں ...اس نے کی میری مدد جو میں اس کی کروں... پر ".....وہ ابھی سوچ ھی رہا تھا کے واصف اچانک سے بھاگتا ھوا اس کے پاس پھنچا تھا": لاؤ مجھے دو...اتنا سارا سامان تمھیں اٹھانے کی کیا ضرورت تھی "...وہ رائما کو دیکھ فکر مند ہو کر بولا

" رائما": نھیں .... میں خود اٹھالوں گی

"...واصف": ارے دو مجھے

جعفر وھیں سے کھڑے کھڑے بلند آواز سے ":چھوڑ دو واصف ...جب وہ کھ رھی ھے وہ اٹھا لے گی "...پھر دل میں کرتے ھوئے":اکڑ کتنی ھے اس میں ...مدد کی ضرورت " ھے ...پر مانگ نھیں رھی...کیا ھوجائے گا اگر مدد مانگ لے گی ھماری

رائما اس کی بات سن ":میں واقعی خود کرسکتی ھوں..مجھے مدد کی ضرورت نھیں "...اسے وھیں سے گھور کر دیکھتے ھوئے جواب دیتی ہے --

اس پر جعفر طنزیہ مسکراتا ھے...جب اسے دوبارا دونوں بھاری بیگ اٹھاتا ھوا دیکھتا ھے...

واصف ":اف ...میں کھ رھا ھوں ناں ...مجھے دے دو "...کھ کر زبردستی اس کے دونوں " ھاتھوں سے سامان سے بھرے بیگ لے لیتا ھے":...چلو...جاکر گاڑی میں بیٹھو ....اس نے کھا تو وہ مسکراء کر شکریہ ادا کر کے چلی گی تھی جعفر کے سامنے سے گزر کر

" جعفر اسے پیچھے سے آواز دیتے ہوئے": میڈم روکیں
کھ کر اس کے پاس چلتا ھوا آیا تھا "..اگر مدد مانگ لیتیں تو زبان نھیں گھس جاتی آپ کی
..وہ طنزیہ مسکراتے ہوئے کھ رہا تھا"

رائما اس پر جواباً طنزیہ مسکراء کر": اگر بغیر مانگے مدد کر دیتے تو انا نھیں گھس جاتی تمھاری
یہ سن کر جعفر کے تن بدن میں آگ لگی تھی ...وہ اس کی تپانے کے لیے اپنا.. "
کیمرہ جو گلے میں ڈالا ھوا تھا ....اپنے گلے سے اتار کر اس کے گلے میں ڈالتے ہوئے": یہ
کنول کو دیے دینا...کھنا جعفر نے بھیجا ھے پکڑ لے" ...اب یہ سن رائما کے مرچیں
لگیں تھیں...وہ کھنے کے بعد ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر تیزی سے سیڑھیاں چڑ گیا
"...تھا...رائما کیمرہ کی ڈوری گلے سے اتارتے ہوئے": میں نوکر نھیں ھوں تمھاری

جعفر جاتے جاتے بغیر پیچھے مڑے ہاتھ ہلاتے ہوئے کھتا ھے": کنول کو دے دینا رائما
مانو جلے پر نمک چھڑک رہا ہو---"

رائما یہ سن جھنجھلاتے ہوئے ": میں ...نوکر "...وہ بولتی اس سے پہلے وہ آنکھوں سے ...اوجھل ہوگیا تھا

" واصف ان دونوں کی لڑائی دیکھ ": حد ھے ... بچوں کی طرح لڑ رہے ھیں دونوں

...دعوت ولیمہ کرنے کے بعد سب اپنے اپنے گھر لوٹ جاتے ھیں

" پری ": اللہ... کتنی خاموشی لگ رھی ھے گھر میں

" رائما ": ھاں...یہ تو ھے ...گھر خالی خالی سہ لگ رھا ھے

دادا ":اب سب سوجاؤ.... کل سب اپنی وهی پورانی زندگی شروع کریں گے "

رائما کے پاپا ":شکر هے خدا کا... سب کچھ ٹھیک سے هوگیا.. ایک بیٹی تو اپنے گھر کی هوگئ وہ شکر ادا کرتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں گویا ہوئے ---"

پری اداس هوتے هوۓ جواد کے گلے لگ کر ":چاچا چاچی تو تھوڑے دن روک جاتے... نهیں وہ بھی سب کے ساتھ چلے گئے "

رائما دادا سے ڈرتے هوۓ بولتی هے ":دادا مجھے ایک ضروری بات کرنی هے وہ بھی ابھی "

دادا اور باقی سب اس کی جانب متوجہ هوۓ تھے--اس کی بات سننے کے لئے---

دادا ":بولو" --رائما کی جانب منہ کر--

رائما": دادا جان... عریچ کا ایک بیٹا ھے ایان" بس اس کا اتنا کھنا تھا کے جواد عریچ اور پری اسے حیرت سے دیکھنے لگتے ھیں...

" دادا حیران ھوکر ": کیا عریچ شادی شدہ ھے؟؟

رائما ": جی یہ شادی شدہ ھے...اور اس کا ایک بیٹا بھی ھے...اصل میں ناں...بات دراصل یہ ھے کے عریچ کا شوھر

b.b

کا بھت اچھا دوست ھے...اور وہ کسی وجہ سے شادی میں نھیں آسکے...تو انھوں نے عریچ بھابھی کو یھاں بھیج دیا..تاکے

b.b

کو برا نہ لگے...کے ان کی بھن کی شادی میں ان کے سب سے اچھے دوست نے شرکت نھیں کی.... عریچ بھابھی پھلی بار پاکستان آرھی تھیں اس لیے اپنے بیٹے کو

ساتھ نھیں لائیں...پر اب وہ یھاں کچھ ھفتے اور قیام کریں گی کیونکے ان کے شوھر کو جو کام تھا وہ ابھی کچھ ھفتے اور چلے گا....تو

b.b

نے ان سے کھ دیا کے عریج بھابھی ھمارے گھر میں آرام سے رہ لیں گی...وہ فکر نہ کریں...تو میں سوچ رھی تھی کیوں ناں ھم عریج بھابھی کے بیٹے کو بھی یھاں بلالیں "

اس نے ڈرتے ڈرتے اپنی رائے دی تھی --

رائما کی امی ":تم سچ کھ رھی ھو؟؟...پر جواد نے مجھے کچھ کیوں نھیں بتایا" اس پر جواد فورا بوکھلاھٹ سے کھتا ھے ":امی میں آپ کو بتانا چاھتا تھا پر موقع نھیں ملا "

اس پر رائما کے والد کو یاد آتا ھے کے ھاں جواد ان سے کچھ دنوں سے کچھ بولنا تو چاہ رھا ھے...پر ڈر رھا تھا...وہ بڑے پیار اور شفقت سے عریج کے سر پر ھاتھ رکھتے ھوئے": بیٹا اس میں پوچھنے والی کیا بات ھے....جواد کے دوست کی بیوی ھو...ھمارے لیے تو

ھماری بیٹی جیسی ھو... تم اپنے بیٹے کو یھاں بے فکر ھوکر بلالو...اور تمھارا جب تک دل چاھے یھاں رھو...جواد کے دوست کی بیوی کی حیثیت سے نھیں...بلکے میری بیٹی کے رشتے سے... ٹھیک ھے "

عریج یہ سن خوشی سے ": جی پاپا "

رائما کی امی ھلکے سے احتجاج کرتے ھوۓ ": پر "

اس پر دادا ": خالد اگر فیصلہ سنا چکا ھے تو اب کوئی بحث نھیں ھوگی " پھر عریج سے مخاطب ھوکر ": بیٹا.... تم ھمارے گھر میں مھمان ھو....اور ھم پاکستانی مھمان نوازی میں کبھی کوئی کمی نھیں آنے دیتے.... تمھیں چاھیے تھا کے تم ایان کو ساتھ ھی لے آتیں...پر چلو....اب بلوالو " کھہ کر چلے جاتے ھیں

سب بڑھوں کے اپنے اپنے کمرے میں جانے کے بعد جواد رائما سے غصے میں ":تم نے کیا سوچ کر ایان کی بات کی؟؟؟"

رائما ":میں نے بھابھی کو روتے ہوئے دیکھا تھا...اور بھابھی نے مجھے بتایا تھا کے ایان بھی اپنے ننھیال میں خوش نھیں رہ رہا...اس لیے میں صرف گھر آنے کا انتظار کر رھی تھی...تاکے دادا سے بات کرسکوں"

جواد":پر پھر بھی رائما...مجھے تو اعتماد میں لے لیتیں ...دادا سے بات کرنے سے پھلے وہ تھوڑا ناراضگی ظاہر کر رہا تھا"

اس پر عریچ رائما کے چھرے پر پیار سے ھاتھ رکھتے ہوئے، "مجھے فرق نھیں پڑتا کے تم نے کیا کیا....بس میں اتنا جانتی ھوں تمھاری وجہ سے اب میرا ایان میرے پاس آجائے گا...خدا تمھیں بھت خوشیاں دے ...یہ ایک ماں کی دعا ھے"

عریج کی صحیح اردو دیکھ پری بڑی حیرت سے اسے دیکھنے لگتی ھے.... عریج ":کیا؟؟... تم
" ھم کو ایسے کیوں دیکھ رہا ھے؟؟

پری خوش ھوکر ":بھابھی ابھی جب آپ نے رائما سے اردو میں بات کی تو کوئی غلطی
نھیں کی... میں یہ دیکھ کر حیران ھورھی ھوں" وہ اپنی حیرانی کی وجہ بتاتی ہے

" عریج یہ سن خوش ھوکر ":سچ.... ھم نے سب ٹھیک کھا؟؟

" پری ":ھاں" پھر برا سہ منہ بناکر ":پر اب نھیں کھ رھیں
یہ سن چاروں ھستے ھیں------

عریج خوشی کے مارے رات ھی کو فون کرتی ھے حیدر کو...

حیدر پریشان ھوکر " :اتنی رات کو عریج کا فون" پھر کال ریسو کرتے ھوئے ":سب خیرت تو ھے؟؟ "

حیدر عریج کا اکلوتا بھائی ھے.....جو دماغ کا بھت بڑا ڈاکٹر ھے...

عریج:

"yeah....all is fine"

حیدر ":تو پھر اتنی رات کو فون؟؟؟ "

عریج:

because i can't wait....i tell u a good news“

اس کے لہجے سے ہی مسرت جھلک رہی تھی

“ حیدر اسے انگلیش پر ٹوکتے ہوئے”:تم نے تو کہا تھا اب تم اردو بولنا سیکھ گی ہو

عریج:

oh....sorry....

بھول گیا تھا میں“ وہ اپنے سر پر خود ہی دھپ لگاتے ہوئے ۔۔

حیدر ”:ایسی کیا بات ھے....کھیں تمھارے پاکستانی سسرالیوں نے تمھیں اپنا تو نھیں لیا؟؟“ وہ اندازہ لگاتے ہوئے گویا ہوا

عریج ": نھیں.... پر میری نند رائما کی وجہ سے ایان اب ھمارے پاس آسکتی ھے...یھاں ...کسی کو کوئی شیکایت نھیں" پھر وہ پوری بات حیدر کو بتاتی ھے

حیدر ساری بات سن کر ": مبارک ھو...اب تمھیں ایان کی جودائی تو نھیں سھنے پڑے گی...ماننا پڑے گا تمھاری نند کو... بھت بھادری کا کام کیا اس نے...پر مجھے کل بھت ضروری کام ھے...میں ایان کو پرسو لے آؤں گا تمھارے پاس... ٹھیک ھے "

عریج ": ایسا مت کھو... مجھ سے اور برداشت نھیں ھوتی... میں اپنے بے۔بی کو اپنی گود میں بیٹھانا چاھتی ھوں... سینے سے لگا کر اسے چومنا چاھتی ھوں.... تم کل ھی اسے لے آؤ" وہ منتی انداز میں گویا ہوئی ۔۔اس کی آواز سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اداس ہو گئی ہے یہ سن کر ۔۔

حیدر ": کل ... کل کیسے ...اچھا چلو.. میں کچھ کرتا ھوں...

پر پکا نھیں کھ سکتا.. میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا صرف تمھارے خاطر..
" ٹھیک ھے...

عریج کی آواز سے ھی اداسی محسوس ھوجاتی ھے ...وہ یہ بات سن کر ...کے ایک دو دن اسے ابھی اور صبر کرنا پڑے گا سوچ کر کھنے لگتی ھے": چلو ٹھیک ھے.... جھاں اتنا صبر " کیا ھے وھاں ایک دن اور صحیح

حیدر نھایت ھی خوبصورت ... حسین و جمیل لڑکا ھے.... جس کی آنکھیں بھوری رنگ کی ھیں...بادلوں جیسے گھنے بال.... برف کی طرح سفید رنگ ...دوبلا پلا..قد لمبا ....ناک کھڑی ... سی...اور جس طرح ناک کھڑی اسی طرح غصہ بھی کھڑا... نھایت ذھین و ھوشیار

وہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر سوچنے لگتا ھے کے آخر کیا کرے ":میں نھیں چاھتا کے عریج اب ایک دن بھی ایان سے دور رھے... میں ایک کام کرتا ھوں ... صبح کی فلائیٹ سے

پاکستان جاتا ھوں...اور وھاں صرف ایک یا دو گھنٹے بیٹھ کر واپس آجاؤں گا...ھاں یہ ٹھیک رھے گا" اس نے پکا عزم کرلیا تھا کہ وہ پاکستان جائے گا-------

----

دوسرے دن دادی کے گھر میں ناموجود ھونے کی خوشی میں رائما اپنی امی سے":دادی کے لیے یہ ھوا پانی تبدیل کرنا اچھا ھو یا نہ ھو ...پر میرے لیے تو بھت اچھا ھے...پری ایسا دن باربار نھیں آئے گا...ایک کام کرؤ اوپر سے جاکر ڈیگ لے کر آؤ....اور میں جاکر دادی کی پازیب پھن کر اور تیار ھو کر آتی ھوں" اس نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا --آج رائما کی آنکھوں میں شوخی جھلک رہی تھی

اس پر عریج رائما کو مسکراء کر دیکھنے لگتی ھے اس نے اسطرح رائما کو باتیں کرتا ھوا ھستا ھوا پھلے دیکھا ھی نھیں تھا ....

رائما کی امی ":ارے وہ پازیب تو صندوق میں ھوگی ...مت پھنو ..ورنہ تم پر بھت غصہ کریں گی تمھاری دادی" تنبیہ کر رہی تھی پہلے سے ہی

رائما ":اللہ...امی کچھ نھیں ھوتا...پھر دادی کون سہ گھر پر ھیں...میں پھنے کے بعد سمبھال کر رکھ دو گی...آپ فکر نہ کریں...انھیں تو پتا بھی نھیں چلے گا "

اس پر پری ":ھاں مما...مان جائیں ناں "

امی سخت تاکید کرتے ھوۓ ":اچھا ٹھیک ھے....پر دیھان سے...اور کوئی چیز ادھر اُدھر نھیں ھونی چاھیے... سمجھیں تم دونوں "

اس پر رائما اور پری دونوں خوش ہونے لگتے ہیں... تھوڑی دیر بعد عریج صحن میں بیٹھی ہوتی ہے... کے پری وہاں آکر ڈیگ کے بٹن پر ہاتھ رکھ کر کھتی ہے اوپر دیکھتے ہوئے ":

" شروع کردوں ... تیار ہو

" رائما کی اوپر سے آواز آتی ہے ": نھیں ابھی رکو

" پھر تھوڑی دیر بعد آواز آتی ہے ": چلو شروع کرو

عریج سیڑھیوں کی طرف دیکھنے لگتی ہے... رائما سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آرہی ہوتی ہے... عریج اسے بڑی حیرت سے دیکھ رہی ہوتی ہے... رائما ھلکے نیلے رنگ کی کلیوں والی سادھی سی فراک اور نیچھے چوڑی دار پاجامہ اور دوپٹا کو کمر پر باندھ کر.... بال کھلے... ہونٹوں پر ھلکی سی لیپ اسٹک لگی دونوں ہاتوں کی کلائیوں میں چوڑیاں کانوں میں جھومکی اور پاؤں میں اپنی دادی کی پازیب .... اس کی پازیب کی آواز پورے گھر میں گونج رہی ہوتی ہے....

‘‘ رائما نیچے آکر پری سے ’’: تم نے گانا کیوں نھیں شروع کیا؟؟

‘‘ پری ’’: میں سوچ رھی تھی کے کون سہ گانا لگاؤں... تم بولو...وھی لگادوں گی

عریج کے برابر میں رائما کی امی بھی آکر بیٹھ جاتیں ھیں اور کھنے لگتی ھیں ’’: ابھی برابر والے گھر سے دعوت آئی ھے...رائما تم میرے ساتھ چلنا ‘‘

‘‘ رائما ’’: امی آپ بتائیں میں کون سے گانے پر ڈانس کروں؟؟

رائما کی امی ’’: وہ گانا ھے ناں ... ملو نہ تم تو ھم گھبرائیں ... ملو تو آنکھ چرائیں ... ھمیں کیا ھوگیا ھے... ھمیں کیا ھوگیا ھے ‘‘ وہ مسکراتے ہوئے گانا بتانے لگیں

پری ”ھائے....اتنا پرانا گانا"....وہ منہ بسور کر کھتی ہے -،-"نھیں...میں اپنی مرضی ...سے چلا دیتی ھوں "...کھ کر گانا شروع کرتی ھے

...رائما بیچ صحن میں جاکر کھڑی ھوجاتی ھے اور پھر گانا چلتا ھے

او بے خبر....او بے قدر
بے تابیاں بے چینیاں ھیں جھاں
میری نظر ڈھونڈے تجھے تو کھاں
آ تجھ کو میں آنکھوں کا کاجل بنالوں

....

اس گانے پر رائما اتنا زبردست ڈانس کرتی ھے کے رائما کی امی پری عرییچ صرف رائما کو ھی دیکھ رھے ھوتے ھیں رائما کی پازیب کی چھنکار پورے گھر میں گونج رھی ھوتی ھے....اس

کی آنکھوں میں ایک عجیب سی مستی چھائی ہوئی تھی... جیسے دیکھ کر عریج حیرت کے گوتے کھارھی تھی...

عریج ":میں ایک ھفتے سے یہاں ھوں... میں نے ایک ایسی لڑکی کو دیکھا جو صرف کام کام اور کام کرتی رھی... اپنی خود کی بھن کی شادی میں اس نے ویڈیو نھیں بن وائی ...ڈانس نھیں کیا... جب کے جعفر نے بھت کوشش کی کروانے کی ... ھر وقت چھرے پر اداسی چھائی نظر آئی ....اور آج وھی لڑکی اتنی حسین لگ رھی ھے مسکراتی ہوئی... اور اپنی چھوٹی بھن سے کھ رھی ھے کے گانا چلاؤ مجھے ناچنا ھے... یہ تو وہ نھیں ھے... ھاں... یہ رائما نھیں ھے" عریج حیرت سے بول رہی تھی ---

رائما کی امی ":یہ رائما کبھی کبھی ھی نظر آتی ھے... میں تو خود اسے سالوں بعد اتنا ھستا مسکراتا دیکھ رھی ھوں... خدا کرے اس کی مسکراھٹ کو کسی کی نظر نہ لگے "

“ رائما چلتی ھوئی آکر اپنی امی کا ھاتھ پکڑ کر ”:چلیں امی آپ بھی ڈانس کریں....چلیں

“...رائما کی امی ”:پاگل ھوگئی ھو کیا....اس عمر میں ناچ گانا میرے بس کی بات نھیں

رائما”:اللہ اب آپ کوئی اتنی بوڑھی بھی نھیں ھوئی ھیں...کم از کم آپ تائی امی سے زیادہ ھی ٹھومکے لگالیں گی...چلیں “اور زبردستی ھاتھ پکڑ کر لے جاتی ھے... عریج کو پری لے کر آتی ھے...اور پھر عریج بھی ڈانس کرتی ھے-----

----

امی ”:چلو رائما ...میرے ساتھ“ وہ تیار کھڑی تھیں

“ رائما ”:اچھا...بس آرھی ھوں...یہ پایل رکھ کر آتی ھوں

امی ":او....ایک کام کرو...یھاں رکھ دو .....واپس آکر رکھ دینا" وہ جلدی مچاتے ہوئے کھنے لگیں---

وہ وھیں صوفے پر اپنی پازیب اتار کر رکھ دیتی ھے...اور اپنی امی کے ساتھ چلی جاتی ھے...اس کی امی آگے آگے اور وہ پیچھے پیچھے چل رھی ھوتی ھے...امی پری کو تاکید کرتی ھیں کے عریج کو گھر میں اکیلا نہ چھوڑے...پری ھاں میں ھاں ملاتی ھے...رائما کی امی دروازے سے باھر آکر ابھی آگے دو قدم ھی چلتی ھیں رائما اپنے گھر کا مین دروازہ بند کر کے دوپٹا ٹھیک کرتے ھوۓ گھر سے نیکلتی ھے اسی وقت حیدر کی کار وھاں آکر روکتی ھے....

حیدر کی کار کے آگے سے رائما گزرتی ھے ... لیکن وہ اسے دیکھ نھیں پاتا کیونکے اس کا چھرہ دوپٹے سے ڈھکا ھوتا ھے...پر وہ اپنے ذھن میں سوچتا ھے کے ضرور یہ لڑکی عریج کی کوئی سسرالیوں میں سے ھے.... تبھی یہ عریج کے گھر سے نیکلی ھے....

پری ":بھابھی میں سونے جارھی ھوں...آپ بھی اکیلے کیا کریں گی میرے ساتھ آکر آرام کرلیں "

عریج ":پتا نھیں کیوں پر میرا دل کھ رھا ھے کے ایان آیا ھے دروازے پر "

پری ":ایان خود تھوڑی آسکتا ...وہ بچہ ھے حیدر بھائی لائیں گے تبھی تو آے گا" وہ سمجھاتے ہوئے بولی

عریج ":ھاں ... تم ٹھیک کھ رھی ھو....اچھا تم آرام کرلو....میں ھوں نیچے صحن میں..."

پری ":ٹھیک ھے" کھ کر اپنے کمرے میں چلی جاتی ھے...

دوسری طرف حیدر ایان کو گود میں لیے دروازے پر کھڑا ہوکر کھتا ھے ":ایڈریس تو یھی دیا ھے عریچ نے...چلو بیل بجاتا ھوں" پھر بیل بجاتا ھے...

عریچ دروازہ کھولنے آتی ھے تو...حیدر کو اور اس کی گود میں ایان کو دیکھ کر خوشی کے مارے پاگل سی ھوجاتی ھے...وہ فورا ایان کو اپنی آغوش میں لے لیتی ھے....اس کے ھاتھوں کو اور چھرے کو چومنے لگتی ھے...

" حیدر بڑے پیار سے مسکراتے ھوۓ":او ...میری عریچ ...اب رونا شروع مت کردینا پھر عریچ اس کے گلے لگتی ھے...اسے اندر لے کر آتی ھے اور لاکر ٹی ۔وی لان میں صوفے پر بیٹھاتی ھے.... تھوڑی دیر بیٹھ کر وہ دونوں باتیں کرتے ھیں...ھر عریچ کو یاد آتا ھے کے اس نے حیدر کو کچھ کھلایا پیلایا ھی نھیں...

" حیدر سے عریچ ":کیا لاؤں تمھارے لیے ؟؟؟ٹھنڈا یا گرم ؟؟؟

حیدر اس کی اردو سے متاثر ھوکر ":واہ... تم تو بھت اچھی اردو بول رھی ھو "

عریج ":ظاھر سی بات ھے اتنے ھفتوں سے اردو بولنے والوں کے بیچ رہ رھی ھوں...اردو تو بولنا آےَ گی ھی "

حیدر ":اچھا گرم ھی پلانا ھے تو چاےَ پلادو... سر میں درد ھورھا ھے..ھلکا سہ" وہ اپنی روشن پیشانی مسلتے ہوئے بولا

عریج ":میں بس ابھی لاتی ھوں" وہ اٹھ کر کچن میں جاتی ھے تو حیدر پورے گھر پر نظریں دوڑانے لگتا ھے....اس کے بلکل برابر میں رائما کی پازیب رکھی تھی...جب اس کی نظر ان پر پڑتی ھے تو وہ ایک پازیب اٹھاکر دیکھنے لگتا ھے ...اسی وقت عریج آجاتی ھے ":یہ رائما کی ھے "

حیدر یہ سن ":میں صرف دیکھ رھا تھا...رائما تمھاری نند ناں؟؟ "

عریج ": ھاں... اگر تم ایک گھنٹہ پھلے آتے تو تم رائما کو دیکھ لیتے وہ کتنا زبردست ڈانس کرتی ھے... اتنی پیاری لگتی ھے وہ ناچتے ھوئے... اوپر سے اس کی مسکراھٹ ... فدا کردے کسی کو بھی اس پر" وہ حیدر کو قصیدے سنانے لگی تھی رائما کے

حیدر رائما کی تعریفوں سے متاثر ھوکر ": اچھا... پر یہ وھی ھے ناں... جس کے بارے میں تم نے کھا تھا کے وہ جواد کی بھن نھیں لگتی.... صرف اپنے رنگ کی وجہ سے..."

عریج ": ھاں یہ وھی ھے... پر صرف رنگ ھی سب کچھ نھیں ھوتا... آج صرف اسی کی وجہ سے ایان میری گود میں ھے "

حیدر گھر کی خاموشی دیکھ ": گھر میں کوئی نظر کیوں نھیں آرھا؟؟ "

"عریج ":وہ سب گئے ہوئے ہیں... میری چھوٹی نند گھر میں ہے پر وہ سو رہی ہے

حیدر":او... ہم" پھر وہ تھوڑی دیر کے لیے اس پازیب کو اچھی طرح دیکھنے لگتا ہے.... پھر اسے وہ نیلے رنگ کے کپڑوں والی یاد آتی ہے.... حیدر اپنے دل میں سوچنے لگتا ہے":ہوسکتا ہے وہ نیلی فراک والی ہی رائما ہو" وہ اسی تجسس میں عریج سے استفسار کرتا ہے":کیا رائما نیلی فراک پہنی ہوئی ہے..."

"عریج چوک کر ":پر تمھیں کیسے پتا؟؟؟
حیدر":وہ میں نے دیکھا تھا اسے باھر جاتے ہوئے" تو عریج خوش ہوکر":تو کیا تم نے رائما کو دیکھ لیا؟؟"

حیدر": نھیں ... میں نے صرف اس کے کپڑے دیکھے تھے" پھر اپنے دل میں": کاش وہ دوپٹا بیچ میں نہ آتا تو میں رائما کو دیکھ پاتا.... عریچ جس لڑکی کا ھر وقت ذکر کرتی ھے وہ لڑکی ھے کیسی"

" پھر عریچ ": ایک کام کرو... میں تمھارا کمرا تمھیں دیکھا دیتی ھوں ... تھوڑی دیر آرام کرلو

حیدر اس کی بات سن گھڑی دیکھتے ھوئے ": آرام کرنے کا وقت نھیں ھے میرے پاس... میں صرف ایان کی خاطر آیا ھوں.... اب مجھے چلنا چاھیے.... مجھے ایک دو کام اور کرنے ھیں پاکستان میں..."

عریچ اس کی یہ بات سن ": اللہ.... حیدر تم کتنے اچھے ھو.... تم تو ھیرو کی طرح ھو.... سب کی مدد کرنے والے "

حیدر اس کی تعریفیں کلمات سن جھیپ کر ":بس کرؤ.... تم مجھے شرمندہ کر رھی ھو... بھن ھو تم میری.... تمھارے لیے اتنا تو کرھی سکتا ھوں "

ایان رونے لگتا ھے .... حیدر اسے پیار سے دیکھ کر ":لگتا ھے اسے پتا چل گیا ھے کے یہ اور ماموں اب دور ھونے جارھے ھیں...لاؤ ں ...مجھے دے دو اسے..."

عریج ":یہ لو....جب تک میں اس کے لیے دودھ بناکر لاتی ھوں "

عریج ایان کو اس کی گود میں دے کر جانے لگتی ھے... حیدر پیچھے سے ":ایک گلاس ٹھنڈا پانی بھی لے آنا... " وہ اثبات میں سر ھلاکر چلی جاتی ھے

ایان روئے جارہا تھا.... حیدر اسے چپ کرانے کے لیئے رائما کی پازیب بجاکر اسے دیکھاتا ھے...وہ پازیب کی آواز سن چپ ھوجاتا ھے...اور اس پازیب کو ھاتھ میں لے کر کھیلنے لگتا ھے...وہ اسے کھیلتا ھوا دیکھ مسکراتا ھے...پھر ایان کو سینے سے لگا لیتا ھے

عریج وھاں آکر ": لاؤ... میں اسے دودھ پلادوں "

حیدر ": میں جارہا ھوں.... تھوڑی دیر اسے میرے سینے سے لگا رھنے دو.... جب میں چلا جاؤں تو اسے پلا دینا...ویسے بھی یہ چپ ھے اور کھیل رہا ھے "

عریج ": اچھا یہ لو.... تم پانی تو پی لو "

حیدر آدھا پانی پی کر آدھا چھوڑ دیتا ھے....

عریج مسکراء کر ٹوکتے ہوئے ": تمھاری عادت کب جائے گی؟؟.... ھمیشہ آدھا پانی پیتے ھو...آدھا چھوڑ دیتے ھو "

حیدر ": تم پی لینا...ویسے بھی پیار بڑھتا ھے" کھ کر مسکراتا ھے...

عریج اسے دروازے تک چھوڑنے آتی ھے.... حیدر کی گود میں ایان ھوتا ھے....اور ایان کے ھاتھوں میں رائما کی پازیب....

عریج ": اب کیا ایان کو ساتھ لے جانے کا ارادہ ھے؟؟؟ "

حیدر یہ سن ": کاش ...لے جاسکتا" کھنے کے بعد ایان کو پیار کرتا ھے اور اسے اپنے سینے سے ھٹاتا ھے... جس وقت حیدر ایان کو سینے سے ھٹارھا تھا اسی لمحے ایان کے ھاتھ سے پازیب حیدر کے سینے کے سائٹ پر کوٹ کے اندر والی جیب میں چلی جاتی ھے ...حیدر کو یہ محسوس بھی نھیں ھوتا....وہ اسے عریج کی گود میں پکڑا کر جانے لگتا

ھے....کے اسے یاد آتا ھے کے وہ عریج کو تحفے دینا تو بھول ھی گیا...جو وہ لایا تھا...وہ ...کار سے تحفے نیکال کر عریج کو دیتا ھے...اور پھر الوداع لیتا ھے

رائما گھر واپس آکر وھیں بیٹھتی ھے جھاں کچھ دیر پھلے حیدر بیٹھا تھا....وہ گلاس میں پانی رکھا دیکھ خود کو روک نھیں پاتی اور گلاس اٹھا لیتی ھے....عریج اسے گلاس اٹھاتا دیکھ کھنے ھی والی ھوتی ھے کے یہ حیدر کا جھوٹا پانی ھے..مگر وہ کچھ کھ سکے اس سے پھلے رائما حیدر کا جھوٹا پانی منہ لگا کر پی لیتی ھے....یھاں تک کے گلاس میں پانی کی ایک بوندھ بھی ....باقی نھیں رھتی

عریج پریشان ھوکر ":یہ کیا کیا تم نے؟؟...یہ حیدر کا جھوٹا پانی تھا... تم نے سارا پی لیا "

اسی وقت پری سیڑھیوں سے اتر کر آتی ھے...اور عریچ کی بات سن مزاق میں بولتی ھے ":اچھا ھوا اب محبت ھوجاۓ گی رائما کو حیدر سے... کیونکے اس نے جھوٹا جو پی لیا ھے "

اس پر والدہ ":یہ کیا بدتمیزی ھے پری؟؟" وہ پری کو آنکھیں دکھاتے ہوئے بولیں

" رائما منہ بسور کر":کیا ؟؟...میں نے کسی کا جھوٹا پانی پی لیا؟؟

" پری ":تم تو ایسے منہ بنارھی ھو...جیسے اب واقعی تمھیں ان سے محبت ھوجاۓ گی

" والدہ اس پر غصے سے ":پری

پری هستے هوۓ ":میں تو مزاق کر رهی هوں امی...آپ بھی ناں...مزاق بھی نهیں سمجھتی هیں "

" رائما اس پر سنجیدگی سے ":پر....مجھے تو یہ بھی نهیں پتا کے حیدر دیکھتا کیسا هے

" والده اب غصے سے رائما کو دیکھ ":رائما تم بھی
"...اس پر وه مسکراتے هوۓ ":میں مزاق کر رهی تھی

" والده ":یہ حیدر هے کون؟؟

عریچ ان کے سوال پر انھیں بتاتی هے کے حیدر اس کا بھائی هے...جو ایان کو چھوڑنے آیا تھا...ایان آیا هے یہ سن پری اور رائما کے چهرے کھل اٹھتے هیں..وه ایان کو دیکھنے کے لیے تیزی سے کمرے کی جانب بھاگتی هیں....-

رائما اسکول کی چھٹی کے بعد جب اسکول سے نیکلتی ھے تو سامنے ھی ایک سفید رنگ کی کرولا کار کھڑی ھوتی ھے...وہ کار میں جعفر کو بیٹھا دیکھتی ھے...وہ حیران ھوکر": جعفر یھاں...اُو...اللہ...ابھی ان لوگوں کو گئے ھوئے دن ھی کتنے ھوئے ھیں جو یہ لوگ واپس آگئے...ضرور پوری فیملی آئی ھوگی...اب دادی کی کمی تائی امی پوری کردیں گی"...پھر دل ھی دل روتے ھوئے": اللہ"....

"رائما کی دوست پیچھے سے": کیا ھوا ؟؟...رک کیوں گئی چلو

رائما چلتے ھوئے جاتی ھے اور جعفر کی کار کے سائیڈ والے حصے کے پاس جاکر کھڑی ھوجاتی ھے... جعفر بڑے اسٹائل سے کار سے نیکلتا ھے...وہ جامنی رنگ کی شرٹ اور اس پر جامنی ھی رنگ کا کوٹ, سفید رنگ کی پینٹ, کالے رنگ کا چشمہ, سیدھے ھاتھ کی کلائی میں ٹویوٹا گھڑی پھنا ھوا تھا...

"رائما اسے دیکھ منہ بسور کر": تم یھاں؟؟

جعفر بھی منہ بسور کر جواب دیتے ہوۓ ":تمھیں لینے آیا ہوں...چلو بیٹھو کار میں "

رائما": پر تم مجھے لینے کیوں آۓ ہو؟؟؟" وہ ائیبرو اچکاتے ہوئے استفسار کر رہی تھی

جعفر بے زاری سے ":کیونکے دادا نے کہا ہے...اب چلو "

رائما": اچھا روکو... میں اندر انفارم کر کے آتی ہوں "

جعفر": ٹھیک ہے" اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

رائما جب اسکول میں جاتی ہے تو اس کی ساری دوستیں اسے چھیڑتے ہوۓ ":وہ لڑکا کون ہے؟؟؟"

رائما برا سہ منہ بناکر ":کزن ہے میرا "

دوستوں میں سے ایک ":تمھارا کزن" اس کے کھنے سے ھی پتا چل رہا تھا کے وہ بڑی حیرت سے پوچھ رھی ھے "...کتنا خوبصورت....بلکل ھیرو سہ لگ رہا ھے ..لمبا قد...گھری گھری آنکھیں ...گورا رنگ"...دوستیں تو مانو فدا ہوئے جا رہی تھیں ---اس کی ایک جھلک دیکھتے ہی

رائما ":تم نے اس کی آنکھیں کب دیکھیں؟؟...وہ تو چشمہ لگایا ھوا ھے" وہ حیران ہو کر پوچھنے لگی

دوست ":جب تم اندر آرھی تھیں...تو اس نے چشمہ اتارا تھا" وہ جان و دل سے فدا ہوتے ہوئے بولی

" رائما اس کی تعریفیں سن بے زار ھورھی تھی":..اچھا میں چلتی ھوں

اس پر سب اسے چھیڑتے ہوئے":اُو....اُو...اُو"....کی آوازیں نیکالتے ھیں...ایک دوست ":نام تو بتادو ھیرو کا "

رائما برا سہ منہ بناکر ":کوئی ھیرو وھیرو نھیں ھے وہ....اس کا نام جعفر ھے "

دوست نام پر فدا ھوتے ہوئے":نام بھی تو ھیرو جیسا ھے "

پھر ھورن کی آواز آتی ھے ...رائما کی دوستیں ":تمھارا ھیرو تمھیں بلا رھا ھے" کھ کر سب ...خوب ھسنیں لگتی ھیں

رائما یہ سن غصے سے ":کوئی ھیرو نھیں ھے وہ میرا" کھ کر کار میں جاکر بیٹھ جاتی ھے...جعفر کار چلانا شروع کرتا ھے...

رائما ایک بار بھی اس کی جانب نھیں دیکھتی... بس اپنی نظریں کھڑکی سے باھر کی جانب رکھتی ھے...

جعفر اسے تنگ کرنے اور اپنی بڑھائی بیان کرنے کی نیت سے کھتا ھے ":تمھاری ساری دوستیں مجھے ھی دیکھیے جارھی تھیں...لگتا ھے انھوں نے مجھ جیسا حسین لڑکا پھلے کبھی دیکھا ھی نھیں"...گویا وہ اپنی شان میں خود ہی قصیدے پڑھ رہا تھا

رائما اس بات پر جعفر کو دیکھتے ھوۓ بڑے پیار سے کھتی ھے ":ھاں..وہ میری دوستوں کو ناں مداری کا بندر بھی بھت حسین لگتا ھے ...وہ تو اسے بھی بڑے شوق سے دیکھتیں ھیں...پھر تم تو انسان ھو... تمھیں شوق سے دیکھ لیا توکون سی بڑی بات ھے ... اس نے بڑے پیارپیار سے ذلیل کر ڈالا تھا "

جعفر کو یہ جواب بھت ھی ناگوار گرزتا ھے":... تم مجھے بندر سے ملا رھی ھو؟؟" وہ تیمور چڑھائے پوچھنے لگا

رائما مسکراتے ھوۓ": ملا رھی ھوں ... نھیں نھیں.... میرے کھنے کا مطلب یہ نھیں تھا میں تو" کھنے کے بعد کھڑکی کی طرف منہ کر کے مسکرانے لگتی ھے..--آدھی بات.. ادھوری چھوڑ کر وہ جعفر کی تپا رہی تھی -- جعفر کا دل چاھا حشر کر دے رائما کا---

" جعفر غصے سے دانت پیستے ھوۓ": تم.... تم

رائما اس کا چھرہ غصے سے لال ھوتا دیکھ آبرو اچکا کر": کیا ؟؟ تم ؟؟" وہ اکڑ کر پوچھنے لگی تھی

وہ غصہ آجانے کے باوجود کچھ نھیں بولتا...رائما اپنے دل میں ":ھٹ گی....اچھا ھوا...اب کم ازکم دماغ تو نھیں کھائے گا "

جعفر اپنے دل میں کڑتے ھوئے":دل چاھتا ھے خون کردوں اس لڑکی کا....دادا بھی ....ناں...کھاں پھنسا دیا" -

****

" جواد آفس میں ھوتا ھے...وہ خالد صاحب سے " ابو...کام ختم ھوگیا؟؟

" خالد صاحب":ھاں...چلو ساتھ ھی چلتے ھیں

جواد کار چلاتے ھوئے":ابو...مجھے آپ سے بھت ضروری بات کرنی ھے...پر سمجھ نھیں آرھا کیسے کروں ..اور پتا نھیں میری بات سن کر آپ میرے بارے میں کیا سوچیں

گے...پر میں مجبور تھا...اور مجھے یہ پورا یقین ھے کے آپ میری مجبوری کو ضرور سمجھیں گے“ وہ انھیں پر امید نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

“ خالد صاحب پریشان ھوکر ”:ایسی کیا بات ھے؟؟

جواد کار ایک ریسٹورینٹ کے آگے پارک کرتے ھوۓ ”:چلیں آرام سے بیٹھ کر بات کرتیں ھیں “

خالد صاحب”:پر ...بات تو گھر چل کر بھی ھو سکتی ھے...پھر؟؟؟“ وہ فکر مند ہو کر بولے تھے

جواد ان کا ھاتھ تھامتے ھوئے": نھیں گھر پر نھیں...آپ چلیں میرے ساتھ" پھر وہ ریسٹوریںنٹ میں کھانا اوڈر کرتا ھے...کھانا کھانے کے بعد وہ ساری باتیں اپنے والد کو بتادیتا ھے...

خالد صاحب پرسکون ھوکر اس کی ساری باتیں سنتے ھیں..پھر بڑی محبت و شفقت سے اس کے ھاتھ پر اپنا ھاتھ رکھتے ھوئے، "تمھیں یہ ساری باتیں مجھے پھلے ھی بتادینی چاھیے تھیں....میں یہ تو نھیں کھوں گا کے تم نے ٹھیک کیا...پر اگر تم مجھے بتادیتے تو میں تمھاری مدد کرسکتا تھا"

جواد ": مجھے معاف کردیں ابو....میں ڈر گیا تھا...مجھے لگا پتا نھیں آپ مجھے یا میرے ساتھ ھونے والے واقعے کو یا جو میرا ردِ عمل تھا اسے سمجھ پائیں گے بھی یا نھیں"

خالد صاحب ":مجھے تو اتنی خوشی ہو رہی ہے... پر دوکھ بھی... خوشی اس بات کی کے میرا پوتا ایان میرے ساتھ میرے گھر پر رہ رہا ھے اتنے دنوں سے اور دوکھ اس بات کا کے میں اپنے ھی پوتے کو نھیں پھچان سکا.... میں دادا بنے کے اتنے خوبصورت احساس سے محروم رہا"   ------وہ افسردگی سے گویا ہوئے

**********__________************

کچھ دنوں بعد اسپین میں حیدر لیپ ٹائپ میں کام کر رہا تھا...اس کے پیچھے اس کی بی۔جانی یعنی اس کی آیا الماری سیٹ کر رھی تھیں...بی۔جانی کے ھاتھ وہ پایل لگ جاتی ھے جو ایان کے ھاتھوں سے حیدر کے کوٹ کی جیب میں گر گیٔ تھی...وہ اسے دیکھنے کے بعد حیدر سے مخاطب ھوکر بڑے تجسس سے پوچھتی ھیں":حیدر بیٹا یہ پایل کس کی ھے جسے تم نے اپنے سینے سے لگا رکھا ھے؟؟؟"

"حیدر یہ سن حیرت سے پیچھے مڑ کر بی۔جانی سے کھتا ھے ":کون سی پایل؟؟

بی۔جانی اسے پایل دیکھاتے ہوئے": یہ پایل..ہے تو خوبصورت ....کس کے پاؤں کی ...ہے؟؟؟" وہ آئیبرو اچکا کر بڑے تجسس سے استفسار کر رہی تھیں

حیدر کھڑا ہوکر بی۔جانی کے پاس آتا ہے..ان سے پایل لے کر بغور دیکھتا ہے...پھر اسے ...یاد آتا ہے":ارے یہ تو "....وہ کہتے کہتے رو کا تھا

...بی۔جانی اسے شرارت سے چھیڑتے ہوئے": یہ تو کون؟؟" کہ کر مسکرائی تھیں

حیدر ان سے پایل لیتے ہوئے":وہ میری پیشنڈ کی ہے...وہ کلینک میں بھول گیئں تھیں...جب آئیں گی تو میں انھیں واپس کردوں گا" کہ کر اپنی شرٹ کی جیب میں ...ڈال لیتا ہے...اور پھر واپس جاکر لیپ ٹاپ پر کام کرنے لگتا ہے

بی۔جانی حیدر کو چھیڑتے ہوئے ":ویسے دیکھنا کھیں یہ پازیب کی چھنک دل میں ناں اتر جائے ... سینے سے تو تم پھلے ھی لگا کر رکھ چکے ھو"

وہ یہ سن ":بی۔جانی .... ایسا کچھ نھیں ھے" جب وہ کام کر کے چلی جاتی ھیں تب حیدر جیب سے پایل نیکال کر دیکھنے لگتا ھے ":یہ تو رائما کی پایل ھے... اگر واقعی بی۔جانی ٹھیک کھ رھی ھیں تو اس پازیب کی چھنک اگر دل میں اتر جائے تو مجھے شاید کوئی غم نہ ھو... یہ پازیب ایک زندہ دل لڑکی کی ھے... اور مجھے زندہ دل لوگ بھت پسند ھیں... مجھے عریج کو بتا دینا چاھیے کے یہ پازیب غلطی سے میرے پاس آگی ھے" پھر وہ اس پایل کو ھلکا سہ حرکت دیتا ھے ... جس سے پایل کی چھن چھن کی آواز آتی ھے اور وہ اسے سن کر عریج کی رائما کے متعلق کھی باتیں یاد کرتا ھے... کے وہ کھ رھی تھی کے ابھی تھوڑی دیر پھلے رائما اسی پایل کو پھن کر ناچ رھی تھی... اس کی پایل کی چھنک سے پورا گھر گونج رھا تھا... یہ باتیں یاد کر کے وہ مسکراء رھا تھا----------

********_____________*************

حیدر اور عریج اسکائپ پر باتیں کر رہے تھے کے حیدر کو پازیب کی یاد آتی ھے ..وہ عریج کو بتانے لگتا ھے کے ایک پازیب غلطی سے اس کے پاس آگئی ھے...مگر وہ بولے اس سے پہلے عریج افسردہ لہجے میں اسے بتاتی ھے کے آج رائما کو دادی نے خوب ڈانٹا ھے

" حیدر ":کیوں؟؟...

عریج اسے بتاتی ھے کے رائما نے جو پازیب صندوق سے نیکالی تھی وہ دراصل دادی کی تھی...اور پتا نھیں کیسے ایک پازیب گھر ھی گھر میں سے غائب ھوگئی ھے...رائما نے اسے بھت ڈھونڈا مگر وہ پورے گھر میں کھیں ملی ھی نھیں ...دادی نے غصے میں آکر آج ...اسے پورا دن بھوکا رھنے کی سزا دی ھے

حیدر یہ سن بھت ندامت و شرمندگی محسوس کرتا ھے...کے اس کی وجہ سے رائما پورے دن بھوکی رھے گی...وہ احتجاجاً پوچھتا ھے ":کوئی دادی کو رائما کو اتنی بڑی سزا دینے پر " کچھ نھیں کھ رھا؟؟

عرج": نھیں...یھاں صرف دادا, دادی کی چلتی ھے... میں نے ایک بات نوٹ کی ھے کے دادی رائما سے کچھ خفاء خفاء رھتی ھیں... پری بھی غلطیاں کرتی ھے مجھ سے بھی ھوجاتیں ھیں ...دادای ھمیں تو کچھ نھیں کھتیں... پر رائما کے لیے وہ بھت سخت ھیں... ھر بات پر اس بیچاری کو ڈانٹتی رھتی ھیں ...مجھے بلکل اچھا نھیں لگتا" وہ افسردہ لہجے میں گویا ہوئی

عریج کو رائما کی تعریفیں کرتا دیکھ حیدر کے دل میں کوئی عجیب سہ جذبہ پیدا ھوجاتا ھے جس سے وہ خود ناآشناء تھا....اسے رائما سے ھمدردی ھورھی تھی اور دادی سے... ....نفرت

" بی۔جانی بڑے پیار سے حیدر سے ": حیدر ...چلو کھانا کھالو

وہ یہ سن خود کو ملامت کرتے ہوئے ":تیری وجہ سے رائما کو اتنی ڈانٹ پڑی ...وہ بیچاری بے قصور ہوتے ہوئے بھی پورے دن بھوکی رہی..پتا نہیں اس نے ابھی کچھ کھایا ہوگا یا نہیں....اور تم جس کی وجہ سے سب کچھ ہوا ہے آرام سے گرما گرم کھانے سے لطف اٹھانے اور پیٹ بھرنے جا رہے ہو...سزا تو تمہیں ملنی چاہیے ....رائما کو نہیں "

بی-جانی ":چلو ...حیدر ..کیا سوچ رہے ہو کھڑے کھڑے...کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے" وہ اسے جواب دیتا ہوا نہ پا کر دوبارہ کہنے لگیں

حیدر ":مجھے بھوک نہیں ہے "

بی-جانی ":پر کیوں؟؟ ...یہ وقت تو تمہارے کھانا کھانے کا ہے..."

حیدر":بس نہیں ہے" کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ جاتا ہے...کمرے میں جاکر لیمپ بند کر کے بستر پر لیٹ کر رائما کے بارے میں سوچنے لگتا ہے...پھر وہ اٹھتا ہے اور اپنی شرٹ تلاش کرنے لگتا ہے ...جس میں اس نے پایل رکھی تھی...آنکھوں کو...

قرار ملا تھا جب وہ پازیب پیلے رنگ کی شرٹ سے ملی ...وہ اپنے ھاتھ میں لے کر کھڑی کی جانب آتا ھے...چاند کو دیکھتے ھوئے سوچوں میں گُم سہ ھوجاتا ھے------مانا دیکھا نہیں تھا اسے)رائما(--پر عجیب سے احساس میں گرفتار کر لیا تھا اس نے ---اس پائل کی چھنک سے دل کو اپنے جگڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا حیدر---

*********_______**********

جعفر رائما کے گھر رہ رہا تھا سزا کے طور پر...جو دادا نے اسے دی تھی...وہ اپنے کمرے میں لیٹا ھوا تھا کے اس کے دل میں کنول کا خیال آتا ھے...خیال آتے ھی وہ فورا اٹھ ...کر بیٹھ جاتا ھے ....اپنے تکیے کے نیچے سے موبائل نیکالتا ھے کنول کو فون ملاتا ھے

کنول اپنے کمرے میں صوفے پر آرام سے لیٹ کر ڈائجسٹ پڑھ رھی تھی....کے اسے ٹیبل پر فون بجتا ھوا سنائی دیتا ھے...وہ ڈائجسٹ رکھ کر آتی ھے صوفے پر...اور موبائل ...اٹھا کر دیکھتی ھے تو جعفر کا فون آرھا ھوتا ھے

...کنول ”: جعفر کا فون ....اتنی رات کو“ سوچنے کے بعد فون اٹھاتی ھے

“ جعفر ”:کھاں ہو ؟؟...کب سے فون ملا رھا ھوں

“ کنول ”: وہ میں لیٹی ھوئی تھی...کوئی خاص کام ھے کیا ؟؟...جو اتنی رات کو فون کیا

“ جعفر ”:کیوں... میں آپ کو فون صرف کام کے لیے ھی کرسکتا ھوں

کنول ”: نھیں ایسی بات نھیں ھے...پر اتنی رات کو“ اس کے لہجے سے ہی پتہ چل رہا تھاکہ وہ تعجب میں ہے --

جعفر ”: میں لیٹا ھوا تھا نیند نھیں آرھی تھی ...دل میں آپ کا خیال آیا تو سوچا آپ سے بات کرلوں“ ساری بات صاف صاف بیان کر دی تھی

“ کنول مسکراء کر ”:اچھا

"جعفر": تو سنائیں سب کچھ کیسا چل رہا ھے؟؟

"کنول": کچھ خاص نھیں ...بس گزر رھی ھے زندگی

جعفر بڑا خوش ھوکر": تمھیں پتا ھے میں کھاں سے بات کر رہا ھوں؟؟" جعفر کو دادا نے سزا دی تھی ان سے دھوکا کرنے کی...اسے لاھور سے بلواکر اپنے ساتھ رکھ لیا تھا کام پر...دادا نے اس کے موبائل سے اس کے سارے بیگڑے ھوئے دوستوں کے نمبر تک اپنے سامنے ڈیلیٹ کروا دیئے تھے... لیکن اس کے باوجود وہ خوش تھا...کیونکے ....سزا کے طور پر ھی صحیح اسے دادا کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملنے والا تھا

کنول اس کی بات سن زور سے ھستے ھوئے، "کیا آپ منہ کے علاوہ بھی کھیں سے بات کرتے ھیں"

" جعفر ":میرا مطلب تھا کس جگہ سے

" کنول ":کس جگہ سے ؟؟

" جعفر ":دادا کے گھر سے

" کنول تعجب سے ":تم وھاں ھو...پر کیوں؟؟

جعفر ":دادا نے بلایا ھے مجھے...اب میں جب تک ان کا سارا بزنس نھیں سمبھال لیتا

" اور ایک کامیاب بزنس مین نھیں بن جاتا تب تک میں ان کے ساتھ ھی رھوں گا...

کنول یہ سن خوش ھوکر":واہ...یہ تو بھت اچھی خبر ھے...کیونکے دادا کے ساتھ رھنے کا موقع ھر کسی کو نھیں ملتا... تم تو بھت لکی ھو" پھر کنول کے فون پر کوئی اور کال آرھی تھی...کنول جعفر سے ":وہ اسد کا فون آرھا ھے...میں تم سے بعد میں بات کرتی ھوں...ٹھیک ھے" جعفر اس سے پھلے کچھ بول سکے کنول فون کاٹ دیتی ھے...

اسے غصہ آنے لگتا ھے ":یہ اسد کا بچا اتنی رات کو کنول کو کیوں فون کر رھا ھے...آخر اسے کیا کام ھے کنول سے" ابھی وہ یہ سوچ ھی رھا تھا کے اس کے کمرے کا دروازہ بجتا ھے

" جعفر ":کون؟؟؟

" رائما کی آواز آتی ھے، "میں رائما...آجاؤں؟؟

جعفر اسے اجازت دیتا ھے کمرے میں آنے کی....رائما دودھ کا گلاس ھاتھ میں لیے ھوتی ھے...

جعفر ":یہ کیا ھے؟؟" منہ بگاڑ تے ہوئے رائما کو دیکھ پوچھتا ہے

رائما ":نظر نھیں آرھا دودھ ھے" --- جتنا جعفر نے منہ بسور کر سوال کیا تھا اتنا ہی منہ بسور کر جواب دیا تھا رائما نے

جعفر ": تم سیدھی بات کا سیدھا جواب نہیں دے سکتیں" اس کے لہجے سے غصہ جھلک رہا تھا...وہ اسد کا غصہ اس پر نیکال رہا تھا...وہ بھی اپنے نام کی رائما تھی غصے کا جواب بڑے پیار سے دیتی ھے طنزیہ مسکراتے ھوئے ": دینے کو تو دے سکتی... ھوں ....پر... میں انسان کو اس کی حیثیت کے مطابق ھی دینا پسند کرتی ھوں" کھ کر ...دودھ کا گلاس بیڈ کے سائڈ والے ٹیبل پر رکھ کر جانے لگتی ھے

" جعفر ": تمھارا کزن اسد کنول کو اتنی رات کو فون کیوں کر رہا ھے؟؟
رائما کو یہ سن حیرانی ھوتی ھے...پر وہ اسکے سامنے اپنی حیرت ظاھر نھیں ھونے دیتی ": ...مجھے کیا پتا ... تم اسد سے پوچھو...یا اپنی پیاری سی کزن و محبوبہ کنول سے " کھ کر کمرے سے باھر آجاتی ھے... جعفر غصہ کے مارے منہ ھی منہ میں بڑبڑاتا رھتا ھے...

رائما اپنے دل میں کھنے لگتی ھے ":ارے واہ جی...اسد نے اب روشنی کی جگہ کنول کو دے دی ھے...میرے ماموں کا بیٹا ھوکر بات کنول سے کر رھا ھے... عجیب" -

دوسرے دن جواد آفس میں ھوتا ھے کے اسے عریج کا فون آتا ھے...جواد کو اس کی آواز ھی بتارھی تھی کے وہ رو رھی ھے....

عریج ":میں دنیا کی پہلی ایسی بیوی ھوں گی جس کی سانس اس سے کھ رھی ھے کے اپنے شوھر کے لیے لڑکی پسند کرلو...مجھے اتنی ساری لڑکیوں کی تصویر بھی دیکھائی ...کیا تم شادی کرنے والے ھو؟؟؟ "

جواد":پاگل ھوگی ھو کیا؟؟....میں کوئی شادی نھیں کرنے والا....اور تم رونا بند کرؤ....میں گھر آکر بات کرتا ھوں" وہ عریج کی بات سن کر پریشان ہو گیا تھا --

... جعفر اسے پریشان دیکھ کر پریشانی کی وجہ پوچھتا ھے ...جواد اسے ساری بات بتادیتا ھے

جعفر ":یا خدا......!!! یہ کیا، کیا تم نے؟؟.... تم نے دادا کو دھوکا دیا ھے.... میں نے تو صرف پیسوں میں دیا تھا تو مجھے اتنی بڑی سزا ملی... تمھارے ساتھ تو پتا نھیں کیا کریں گے... پر تم ایک کام کرؤ.... ساری بات دادا کو خود جاکر بتادو.... پھر جو ھوگا دیکھا جائے گا.... کھیں ایسا نہ ھو کے انھیں کسی اور سے اس کے بارے میں پتا چل جائے..... تم سمجھ رھے ھو ناں.... میں کیا کھ رھا ھوں" وہ بھائی بن کر مشورہ دے رہا تھا ---

جواد ":ھاں .. میں بھی یھی سوچ رھا ھوں.... شکریہ... تم بھت اچھے لڑکے ھو... میں تمھارے بارے میں غلط رائے رکھتا تھا "

جعفر یہ سن مسکراء کر ":کوئی بات نھیں "

رات کو کھانا کھانے کے بعد جواد سب سے کھتا ھے کے ":مجھے ضروری بات کرنی ھے آپ سب سے "

دادا ":ھاں کھو "

جواد ":میں آپ سب کو شروع سے بتاتا ھوں کے ھوا کیا تھا...تاکے میں سمجھا سکوں کے میں کتنا بے بس تھا..."

دادی ":یہ کیا کھ رھے ھو تم؟؟....کیا بتانا چاھتے ھو؟؟؟ "

جواد ":میں جب لندن پڑھنے گیا تھا تب میری ملاقات وھاں عریچ سے ھوئی تھی... میں اور عریچ اچھے دوست بن گئے تھے....پھر ھمیں پتا ھی نھیں چلا کے کب ھم ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے....پر میں نے اپنے جذبات عریچ سے چھپاکر رکھے....پھر میں پاکستان آگیا.... عریچ کو بھولنے کی بھت کوشش کی پر بھول نہ سکا....میں امی کو یہ بات بتانا چاھتا تھا پر میں جانتا تھا کے ان کا جواب کیا ھوگا اس لیے چپ رھا

میں نے اپنے جذبات کا گلا گھونٹ دیا ...پر پھر اسپین میں میری دوبارا ملاقات عریج سے ہوئی ....پر اس بار عریج بہت الگ سی لگی....مجھے بعد میں پتا چلا کے عریج کے والدین کا ایک کار ایکسیڈینٹ میں انتقال ہوگیا ھے....وہ اپنی بی۔جانی کے ساتھ اکیلے رہ رہی ھے ...اس کا بھائی اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے لیے لندن گیا ہوا ھے.... عریج بہت غمزادہ تھی....اسے میری ضرورت تھی...مجھے لگا کے ....آپ لوگوں کو بتا کر بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا...آپ لوگ میری بات نہیں سمجھیں گے اس لیے میں نے اسپین میں ہی عریج سے شادی کرلی "

یہ سن دادا دادی کے ہوش اڑے تھے...اور جواد کی ماں کا منہ شاکٹ کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا تھا...وہ مارے حیرت کے دوبارا پوچھتی ھیں، "کیا کہا تم نے؟؟ ...تم نے عریج سے شادی کرلی "

جواد نظریں جھکاکر ":جی امی" وہ یہ سنتے ھی اس کے گال پر ایک زور دار تھپڑ مارتی ھیں...

"...جواد روھانسہ آواز میں ":امی .. میں اپنے دل کے ھاتھوں مجبور تھا

وہ روتے ھوئے، "تو اب ھم سے کیا چاھتے ھو؟؟ ....بولو" ان کی آواز سے ان کا غم و غصہ ظاھر ھورھا تھا...

...جواد ":مجھے معاف کردیں امی" وہ روتے ھوئے ان کا ھاتھ پکڑتے ھوئے بولا تھا

"...خالد صاحب":مجھے جواد نے پھلے ھی سب کچھ بتادیا تھا

" دادا ":تو تم نے اسے معاف کردیا؟؟؟...کیونکے یہ میرے سے زیادہ تمھارا مجرم ھے

خالد صاحب ": جی ابو..... میں نے معاف کردیا..... کیونکے میرے پوتے کو میری محبت کی ضرورت ھے.. دادا ھوں میں اس کا "

دادا یہ سن ": اگر خالد نے تمھیں معاف کردیا ھے ایان کی خاطر... تو میں بھی تمھیں معاف کرتا ھوں ... صرف اور صرف اپنے پرپوتے کی خاطر " وہ جتاتے ہوئے بولے

یہ سنتے ھی جواد، عریج، رائما، جعفر اور پری سب کے چھرے خوشی سے کھل اٹھتے ھیں.... رائما عریج سے اور عریج پری کے گلے لگتے ھیں ...

دادا ": پر..... تم نے غلطی کی ھے... اور اس کی سزا تمھیں ضرور ملے گی... اور تمھاری سزا یہ ھے کے اب تم سے اسپین والی فیکڑیاں اور کمپنی کا سارا کنڑول لے لیا جائے گا "

جواد کا یہ سن سر چکرایا تھا..دادا نے تو مانو اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین ھی کھینچ لی تھی ":کیا....آپ ایسا نھیں کرسکتے .... میں نے بھت محنت کی ھے...اس کمپنی کو کھڑا کرنے میں...میں نے دن رات ایک کردیے...دادا آپ مجھے کوئی اور سزا دے دیں....پر یہ نھیں" وہ پاؤں پکڑ کر رو رھا تھا":....دادا...ایسا نہ کریں...یہ سزا میرے لیے لیے بھت بڑی ھے "

دادا اسے روتا ھوا دیکھ اپنے ھاتھوں سے اسے اٹھاتے ھیں":..تم نے غلطی کی.... تمھیں اس کی سزا ضرور ملے گی" پھر وہ جعفر کو دیکھ کر":تمھارے بعد جعفر کو موقع ملتا یہ سب سمبھالنے کا...مگر یہ تو خود سزا کاٹ رھا ھے....اس لیے اب عامر کو موقع ملے گا... جعفر جاؤ....عامر کو فون کر کے ابھی یھاں بلاؤ" وہ جعفر سے مخاطب ہو کر کہنے لگے

جعفر یہ سن التجائی لھجے میں ":دادا ایک موقع دے دیں....جواد کو...وہ معافی مانگ تو رھا ھے....ایک موقع...پلیز دادا "

رائما اور پری دنوں بھی التجاء کرتے ھیں....کے صرف ایک موقع دے دیا جائے....مگر دادا کھتے ھیں ":جعفر تم سے جو کھا ھے وہ کرو" کھ کر چلے جاتے ھیں... جعفر جواد کو دلاسہ دیتا ھے....جواد اس کے گلے لگ کر ":میں کیا کروں... سمجھ نھیں آرھا....میں نے بھت محنت کی ھے "

جعفر ":کوئی بات نھیں.... تم یھاں رہ کر دوبارا محنت کرو.....سب ٹھیک ھوجائے گا
وہ جواد کو سنبھال رہا تھا اور مسلسل دلاسا دے رہا تھا"
رائما جعفر کا یہ روپ پھلی بار دیکھ رھی تھی...وہ بھت متاثر ھوتی ھے جعفر سے.....

**********____________********

دوسال گزر جاتے ھیں... سب آھستہ آھستہ ٹھیک ھوجاتا ھے...رائما انٹر کے پیپر دے کر ...گھر پر فری ھوتی ھے تو اس کی امی اسے سلائی سیکھنے لگا دیتی ھیں

عریج حیدر سے اسکائپ پر ":رائما کا رزلٹ آگیا ھے...اور ھر بار کی طرح رائما اس بار بھی اے گریٹ لے کر پاس ھوئی ھے..."

حیدر خوش ھوکر ":اچھا...مجھے تو پتا تھا یھی رزلٹ آئے گا...رائما کو میری طرف سے مبارکباد دیجیے گا "

عریج رائما کو پورے گھر میں ڈھونڈ رھی تھی...جب وہ نھیں ملتی تو وہ پریشان ھوجاتی ھے...

عریج اپنی سانس سے ":امی آپ نے رائما کو دیکھا ھے؟؟؟" وہ بتاتی ھیں کے انھوں نے رائما کو پیچھے والے اسٹور میں جاتا دیکھا تھا ...وہ اسٹور جاتی ھے ":رائما تم یہاں ہو...کب سے ڈھونڈ رھی ہوں تمھیں... تم یہاں کیا کر رھی ہو؟؟"

رائما ":وہ بھابھی میں اپنی پرسنل ڈائری رکھنے آئی تھی یہاں.... میں سب سے چھپاکر یہاں رکھتی ھوں اپنی ڈائریاں"...پھر وہ اپنی ڈائریوں کو دیکھتے ھوئے":پوری زندگی ھے میری ان میں"

عریج ":تم مجھے کیوں بتارھی ہو؟؟؟"...وہ تجسس سے پوچھنے لگیں

رائما، "اس لیے بتارھی ھوں تاکے اگر مجھے کچھ ھوجائے ...تو آپ ان سب کو جلا دیں وہ مسکراتے ہوئے بولی"

عریج حیرت سے "کیا؟؟...جلادوں؟؟ "

رائما ": ہاں...ان سب کو جلا دیجیے گا...آپ کا احسان ہوگا مجھ پر "

عریج اور رائما جب اسٹور کے دروازے پر تالا مار کر نیکل رہے ہوتے ہیں...تو عریج کو یاد آتا ہے ": میں تمھیں بتانا تو بھول گی حیدر نے تمھیں مبارکباد دی ہے....پاس ہوجانے پر "

رائما شکوہ کرتے ہوئے ": بھابھی آپ ہر بات حیدر کو کیوں بتادیتی ہیں...خاص طور پر میرے متعلق ہونے والی بات ....یہاں تک کے آپ اس دن اسے یہ تک بتارہی تھیں کے میں کون سے رنگ کی چوڑیاں پھننا زیادہ پسند کرتی ہوں...یہ بھی کوئی بتانے والی بات تھی...آپ بھی ناں "

عریج ": اس میں میری کیا غلطی.... ہم بات کر رہے ہوتے ہیں اس میں اکثر تمھارا ذکر نیکل ہی آتا ہے...اور میں اپنے بھائی کو گھر میں ہونے والی ہر ایک بات بتاتی

ہوں...آخر میرا اس دنیا میں میرے بھائی حیدر کے علاوہ ہے ہی کون" کہنے کے بعد اس کا چہرہ غمگین سہ ہوجاتا ہے....رائما بڑے پیار سے عرتج کے گلے لگ کر ":میں " ہوں ناں ...آپ کی نند

رائما کی ماں اس کی دادی سے ":روشنی کی شادی کو دو سال گزر گئے.....مگر رائما کے لیے کوئی ایک رشتہ بھی نہیں آیا.....جو آتا ہے پری کے لیے آتا ہے...مجھے تو فکر ہونے لگی ہے رائما کی...روشنی کی تو اس عمر میں ہم نے شادی کردی تھی....پر رائما" وہ بہت ...پریشان تھیں

دادی ":تم فکر مت کرؤ....اللہ سب کو جوڑیوں میں بناتا ہے....رائما کا جوڑی دار ضرور ہوگا....اور جب پھول کھلنے ہوں گے تو یوں ہی کھل جائیں گے پتا بھی نہیں چلے " گا...اور بچی پری کی بات تو پہلے رائما کی ہوگی پھر پری کی

رائما کمرے میں آجاتی ھے دادی کے ..وہ اپنی ماں اور دادی کی ساری باتیں سن چکی ھوتی ھے...

دادی ": تمھیں پتا نھیں ھے کمرے میں داخل ھونے سے پہلے اجازت مانگتے ھیں...یوں منہ اٹھا کر نھیں گھس آتے" وہ ڈانٹنے والے لہجے میں گویا ہوئیں

رائما ":وہ میں امی سے پوچھنے آئی تھی کے سالن کا چولھا بند کردوں...یا پکنے دوں" وہ دھیرے سے بولی

" امی": ھاں ...بند کردو

رائما":جی امی" کھ کر چلی جاتی ھے...

رائما اپنی ڈائری میں ":میں کیا کروں ...امی اتنی فکر مند ھیں میرے لیے.... میری وجہ سے پری کے اتنے اچھے آنے والے رشتے بھی لوٹا دیے جا رھے ھیں... میں پری کی شادی میں سب سے بڑی رکاوٹ بنی ھوئی ھوں...

پتا ھے ایک بار ھم سب بیٹھے ھوئے تھے...اسد کی شادی کی بات نیکلی تو اس پر میری خالا جو اسد کی پھوپھو ھیں انھوں نے کھا ":میں تو اپنے اسد کے لیے چاند جیسی لڑکی ڈھونڈ کر لاؤں گی... جیسے جو دیکھے پسند کر لے" میں اس وقت ان کے بلکل سامنے بیٹھی ھوئی تھی ان کی یہ بات میرے دل کو لگی ...میرا دل بے چین سہ ھوگیا... میں نے جب عشاء کی نماز پڑھی.... تو آنکھوں سے آنسوں روا ھوگئے یہ سوچ کر کے اگر ھر لڑکے کی پھوپھو یہ ھی کھنے لگی تو میرا کیا ھوگا...

یہ رنگ تو کسی دوکان پر بھی نھیں ملتا ...ورنہ میں اپنی زندگی کی ساری جمع کنجی دے کر اسے خرید لاتی۔"------

******__________________***********

بی۔جانی حیدر کو فون کر کے ”:بیٹا آج کھانے میں کیا پکاؤں...رات کو کیا کھانا چاھتے ھو؟؟؟ “

حیدر مسکراء کر ”:بی۔جانی اچار گوشت پکائیں“ اس پر وہ حیرت سے ”کیا؟؟---آج پھر اچار گوشت ...چار دن سے تم روز اچار گوشت پکوارھے ھو...ھو کیا گیا ھے تمھیں؟؟ “

حیدر ”:بی۔جانی اب کیا ھوا ھے یہ کس کو خبر ھے...میں تو صرف اتنا جانتا ھوں کے رائما کو اچار گوشت بھت پسند ھے...وہ عریچ سے کھ رھی تھی کے اگر اس کا بس چلے تو وہ پورے ھفتے اچار گوشت کھاۓ.... صبح کے کھانے میں بھی ...اور شام کے کھانے میں بھی...اس لیے مجھے بھی اچار گوشت کھانا ھے...ٹھیک ھے“ محبوب کی ادا کو ادا کرنے میں جو لطف آتا ھے وہ اس سے آشناء ھوگیا تھا...اب رائما کی ھر ادا اس کی ادا بن رھی تھی ...

بی۔جانی ”:کیا... تم ایک ھفتے تک اچار گوشت ھی کھاؤ گے؟؟؟“ وہ حیران ہو کر

“ حیدر اس پر بڑی مسرت سے ”:جی... چلیں رات میں ملاقات ھوتی ھے

بی۔جانی فون رکھنے کے بعد ”:پاگل ھے رائما کے پیچھے...جو بات وہ کھ دے کے مجھے پسند ھے وہ یہ بھی پسند کر لیتا ھے...اور جو وہ کھ دے نہ پسند ھے اسے یہ بھی نہ پسند کرلیتا ھے“ وہ حیران تھی اس کی عاشقی پر

....رات کے وقت بی۔جانی کی زانو پر حیدر سر رکھ کر لیٹا ھوا تھا

“ بی۔جانی ”:جب اتنا پسند کرتے ھو رائما کو تو رشتہ کیوں نھیں بھیج دیتے؟؟

حیدر ”:دل تو میرا بھی چاھتا ھے پر عریچ نے بتایا ھے کے رائما بی.کوم کرنا چاھتی ھے...وہ آگے پڑھنا چاھتی ھے ...اس لیے اب صرف دو سال ھی تو رہ گے ھیں بس.....پھر رائما کے بی۔کوم کرتے ھی میں اس کے لیے رشتہ بھیج دوں گا...ویسے بھی

ابھی اس کی عمر ھی کیا ھے..18 سال کی تو ھے" حیدر کے لیے رائما کی ہر خواہش سر آنکھوں پر تھی --وہ دو سال انتظار کرنے کے لیے تیار تھا--

دوسری طرف رائما کی سھیلی ملنے آتی ھے...رائما کے گھر...رائما اسے اپنے کمرے میں لے جاتی ھے...باتوں ھی باتوں میں رائما اس سے کھتی ھے ":میرا تو کوئی رشتہ بھی نھیں آرھا "

سھیلی جس کا نام امرین ھے بولتی ھے ":پر تم تو کھ رھی تھیں کے تم ابھی آگے پڑھنا چاھتی ھو "

رائما ":ھاں پڑھنا چاھتی ھوں...پر میں یہ بھی چاھتی ھوں کے میرا اچھا سہ رشتہ آجائے...تاکے میری منگنی ھوجائے اور میں پری کے راستے کا کانٹا نہ بنوں...اس بیچاری کے اتنے اچھے اچھے رشتے آرھے ھیں....پر میری وجہ سے سب لوٹا دیئے جاتے ھیں"...وہ روہانسا آواز میں گویا ہوئی

امرین ":او...پر تیرے گھر والے یہ کیوں نھیں کرتے کے جو رشتے پری کے لیے آرھے ھیں انھیں تجھے دیکھا دیں اور بتادیں کے یہ ھماری بڑی بیٹی ھے..."

رائما ":تو جتنا کھ رھی ھے کاش یہ اتنا آسان ھوتا...ایسا کر کے پھلے ھی دیکھ چکے ھیں پر کوئی فائدہ نھیں ھوا...رشتے والے یہ کھ کر چلے گئے کے ھم سوچ کر جواب دیں گے...اور پھر کوئی خبر نھیں آیا" وہ افسردگی سے بتانے لگی

امرین کو رائما کے چھرے پر اداسی اور پریشان صاف ظاھر ھوتی ھوئی نظر آرھی تھی...امرین رائما کو پانی کا بھرا ھوا گلاس دیتے ھوئے":یہ لو....پانی پیو....اور اتنی فکر مت کرؤ....سب ٹھیک ھوجائے گا" وہ پانی پیتے ھوئے دل میں سوچنے لگتی ھے "سمجھ نھیں آتا کے کب ٹھیک ھوگا"

امرین":کھاں کھو گئی؟؟؟" آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے

رائما":یار دادا پڑھنے کی اجازت نھیں دیں گے... ھمارے خاندان کے اصولوں کے خلاف ھے کے لڑکی کو آگے پڑھایا جائے.... صرف لڑکے پڑھ سکتے ھیں... سمجھ نھیں آرھا کیا کروں....دادا سے بات کرنے کی ھمت نھیں ھے مجھ میں تو "

امرین رائما کے کندھے پر ھاتھ رکھ کر اسے دلاسہ دیتی ھے ":یار سب ٹھیک ھوجائے گا....اور ھمت تو تجھے پیدا کرنی پڑے گی...ورنہ گھر بیٹھنا پڑے گا سوچ لو....گھر فالتوہ بیٹھو گی تو تمھیں یھی فکر ستائے گی کے رشتہ نھیں آرھا....پڑھائی کرؤ گی تو کم از کم ان ٹینشنوں سے دور رھو گی "

رائما اس کو دیکھ کر ":کھ تو ٹھیک رھی ھو تم "

امرین ":ویسے سچ بتائو ...کیا چاھتی ھو تم" یہ سوال سن وہ الجھی تھی خودی میں...وہ کھڑے ھوکر اپنے دونوں ھاتھوں کی ھتیلیوں کو چھرے پر ملتے ھوۓ بھت سوچ کر کھتی ھے ":مجھے نھیں پتا....میں خود نھیں جانتی میں کیا چاھتی ھوں....ایک دو بار بھابھی نے بھی پوچھا تھا کے شادی کرنا چاھتی ھو یا پڑھائی ...میں نے ان سے کھ دیا ...پڑھائی...اور میں کھتی بھی کیا....اُو ...اللہ" کھ کر چپ ھوجاتی ھے

امرین کھڑے ھوکر اس سے پوچھتی ھے ":اور میں کھتی بھی کیا....مطلب.....کھ دیتیں میں شادی کرنا چاھتی ھوں ....ھر لڑکی یھی چاھتی ھے اگر تم بھی چاھتی ھو تو اس میں کیا برائی ھے...تم بھی تو لڑکی ھو...تمھارا بھی تو دل ھے کچھ ارمان ھیں"

رائما امرین کی طرف دیکھ افسردہ ھوکر ":میں کھ تو دیتی کے میں شادی کرنا چاھتی ھوں....پر پھر کیا ھوتا...وہ بھی اسی گھر میں رھتی ھیں....انھیں بھی پتا ھے کے میرا

کوئی رشتہ نھیں آیا دو سال سے...کتنا عجیب لگتا ....اس لیے میں نے کھ دیا پڑھائی کرنا چاھتی ھوں..."اور پھر وہ ھر بات اپنے بھائی کو بتاتی ھیں

امرین":اگر دوسال میں تمھارا کوئی رشتہ نھیں آیا تو اس کا مطلب ھرگز یہ نھیں ھے کے آگے بھی نھیں آئے گا" وہ سمجھانے لگی تھی

رائما ":پر مجھے اچھا نھیں لگتا کے وہ میری ھر بات اپنے بھائی کو بتاتی ھیں...وہ یہ تک بتاتی ھیں کے آج رائما نے اس رنگ کا سوٹ پھنا ھے....اسے دادی نے ڈانٹا ھے یا دادا نے...یا امی نے....آج رائما نے یہ پکایا ھے...ابھی رائما یہ کر رھی ھے...یھاں تک کے تم یقین نھیں کروگی انھوں نے اپنے بھائی کو یہ تک بتایا کے پری کا رشتہ آیا ھے کسی بھت امیر خاندان سے....اور گھر والوں نے انھیں رائما کو دیکھایا ھے ...پر انھوں نے منع کردیا اور رات کو رائما رونے لگی اپنی ماں کے گلے لگ کر "

امرین ": اگر تمھیں پسند نھیں ھے تو تم بھابھی کو صاف صاف بول دو کے وہ تمھاری باتیں نہ بتایا کریں اپنے بھائی کو "

رائما منہ بسور کر ": میں نے کھا تھا پر کوئی فائدہ نھیں ہوا... مجھے پتا ھے وہ ضرور مجھ پر ھستا ھوگا... میری باتیں سن کر خوب مزاق اڑاتا ھوگا... پتا ھے بھابھی نے مجھے حیدر سے اسکائپ پر بات کرانے کی بھی بھت کوشش کی... پر میں نے نھیں کی... مجھے پتا ھے وہ بھی اسد کی طرح مجھے حقیر نظروں سے دیکھے گا " رائما کو گمان تھا کہ حیدر بھی ضرور اور لڑکوں کی طرح ہی ہوگا

امرین ": اچھا کیا تم نے... کرنا بھی نھیں کبھی ...وہ تمھارا ضرور مزاق ھی اڑےۓ گا "

********_____________********

کچھ دونوں بعد اسد کی والدہ رائما کے گھر رو کنے آتی ھیں... کیونکے ان کے شوھر کچھ دنوں کے لیے بزنس کے سلسلے میں ملک سے باھر گئے ھوئے تھے ... جب وہ رائما کے گھر پر رھتی ھیں تو وہ رائما کو دیکھ بھت خوش اور مطمئن ھوتی ھیں... جب وہ اپنے گھر واپس جاتی ھیں... تو اپنے شوھر سے رائما کو اپنی بھو بنانے کی خواھش ظاھر کرتی ھیں":... مجھے رائما بھت اچھی لگی... اتنی پیاری بچی ھے... پڑھتی بھی ھے اور ساتھ ساتھ پورے گھر کو بھی سمبھالتی ھے... مجھے تو اسد کے لیے ایسی ھی لڑکی چاھیے تھی... اتنی سگھڑ, سوشیل ...اور تمیزدار لڑکی ھے کے دل خوش ھوگیا

آپ کو پتا ھی ھے میں کتنا بیمار رھتی ھوں اور میرا ایک ھی بیٹا ھے... آج کل کی لڑکیاں تو اپنے شوھروں کو لے کر الگ گھر میں رھنے کا مطالبہ رکھتی ھیں... گھر کے کام تو کچھ آتے جاتے ھیں نھیں... بس آئینے کے سامنے کھڑا کروالو "

اسد کے والد اپنی فائل میں ھی لگے ھوئے تھے ایسا لگ رھا تھا کے انھوں نے کچھ سنا ھی نھیں ...

اسد کی والدہ اپنی بات دوھراتے ھوئے، ”آپ سن رھے ھیں میں کیا کھ رھی
ھوں؟؟؟ “

رافع صاحب ”:اسد سے پوچھ لو...اس کی مرضی کیا ھے“ وہ اپنی فائل میں ھی غور وفکر کرتے ھوئے کھ رھے تھے...

والدہ ”:اسد سے پوچھنے کی کیا ضرورت.....وہ خود کھتا ھے کے امی ایسی بیوی لانا چاھتا ھوں جو خدمت کرے آپ کی “

رافع صاحب ”:پھر بھی اسد سے پوچھ لو“ وہ اب فائل بند کر کے اسد کی والدہ کی جانب متوجہ ھوکر بولے تھے...

اسد کی ماں ":لوجی...اس میں پوچھنے والی کیا بات ھے...ماں ھوں میں اس کی...میں جس سے کھوں گی اسی سے شادی کرے گا...میں تو آپ کی رائے جاننا چاھتی ھوں "

رافع صاحب: "اگر تمھیں ٹھیک لگ رھا ھے تو پھر ٹھیک ھے "

والدہ ":تو پھر ھم کل ھی رشتہ لے کر چلتے ھیں "

رافع صاحب":اسد کو آنے دو...پھر اس کی مرضی معلوم کر کے پھر چلیں گے" وہ جلد بازی نہیں کرنا چاہتے تھے --

والدہ ":اسد کو تو ابھی آنے میں دو ھفتے لگے گیں...اور میں چاھتی ھوں کے جلدی منگنی کردوں...تاکے پھر آپ کی بھن سے کھ دوں کے رائما کو میرے گھر بھیج دے رھنے کے لیے....بعد میں بھی تو اسی نے پورا گھر سمبھالنا ھے تو ابھی سے شروع کردے

سمبھالنا... میں تو بیمار ہوں مجھ سے اب کام نہیں ہوتا....اور یہ نوکروں کے پیچھے بھاگنا بھی ایک عذاب ہے.... میں تو آپ کی بہن کو دیکھ کر آئی ہوں پورے دن بس آرام سے اپنی سانس کے پاس بیٹھی رہتی ہے اور سارے کام رائما کرتی ہے....اگر میری بیٹی ہوتی تو میں بھی آپ کی بہن کی طرح بیٹھ کر آرام کرتی.... ہم اسد سے منگنی کردیں گے تو رائما میری بیٹی بن جاۓ گی "

رافع صاحب ":اگر ایسی بات ہے تمھیں کام ہی کروانا ہے...تو ایسے ہی بول دو ....وہ بھیج دیں گی آخر مامی ہو تم اس کی "

والدہ ":رائما پڑھ رہی ہے اور گھر بھی سمبھال رہی ہے یہ کہہ دیں گی تمھاری بہن صاحبہ میں کہہ رہی ہوں ناں میں نے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے....بس ہم کل ہی.... چلیں گے" وہ پکا عزم کر چکی تھیں رائما کو اپنی بہو بنانے کا --- اسد کے والد ان کی

بات سن اثبات میں سر ہلاتے ھیں----وہ جانتے ہیں ان کے احتجاج کا کوئی فائدہ نہیں --

******______________*****

جعفر کو بھت تیز بخار ھوجاتا ھے...وہ آفس سے جب آتا ھے تو نہ کھانا کھاتا ھے سب کے ساتھ نہ کوئی بات کرتا ھے...سیدھے اپنے کمرے میں چلا جاتا ھے...

رائما کی دادی ":رائما جاکر دیکھو...جعفر آج کھانا کھانے ابھی تک کیوں نھیں آیا" وہ فکر مند ہو کر بولیں

رائما ":جی دادی" کھ کر اس کے کمرے میں جاتی ھے...وہ جعفر کو لیٹا ھوا دیکھ سمجھ جاتی ھے کے ضرور جعفر بیمار ھے....

رائما جعفر کے بیڈ کے پاس آکر غور سے دیکھتی ھے کے جعفر سو رھا ھے یا نھیں.... جعفر سورھا تھا یہ دیکھ ":ویسے تو رات رات بھر کام کرتا ھے...آج اتنی جلدی کیسے سوگیا.... ضرور اس کی طبیعت خراب ھے ورنہ یہ کبھی اتنی جلدی نھیں سوتا "

رائما ھلکے ھلکے قدم آگے بڑھاتی ھے جب وہ بلکل جعفر کے پاس پھنچ جاتی ھے تو وہ اپنا ھاتھ اس کے ماتھے پر رکھتی ھے...اسے اس کا ماتھا جلتا ھوا محسوس ھوتا ھے...رائما فورا اس کا سیدھا ھاتھ پکڑ کر دیکھتی ھے اس کی ھتیلی بھی آگ کی طرح جل رھی تھی":...اللہ اکبر...اس کو تو بھت تیز بخار ھورھا ھے "

وہ تیزی سے بھاگتے ھوئے نیچے آتی ھے...اور دادی دادا اور سب کو بتاتی ھے...جواد ڈاکٹر کو فون کردیتا ھے...

تھوڑی دیر بعد ڈاکڑ آجاتے ھیں..ڈاکڑ جعفر کا چیک اپ کرنے کے بعد بتاتے ھیں کے بخار ھورھا ھے جعفر کو...اور کھتے ھیں کے جعفر کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی 104 پٹیاں رکھی جائیں ...اور جو وہ دوائی دے رھے ھیں وہ کھلائی جائے ....ڈاکڑ کے جانے کے بعد پھلے دادی جعفر کی نظر اتارتی ھیں...سب جعفر کے ارد گرد ھجوم بنائے کھڑے ...ھوتے ھیں

دادی سب سے کھتی ھیں کے سونے جاؤ....ایک گھنٹے تک رائما کی ماں جعفر کے پٹیاں ...بدلتی رھتی ھیں

رائما":امی...آپ کو بھت نیند آرھی ھے...آپ ایک کام کریں آپ جائیں...میں ھوں ....یھاں جعفر کے پاس" وہ اپنی والدہ اور جعفر دونوں کے لیے فکر مند ھوکر بولی تھی

" والدہ ":نھیں بیٹا تم جاؤ....سوجاؤ.... تمھیں صبح کالج بھی جانا ھے

رائما":میں جس کے ساتھ کالج جاتی ھوں وہ تو بیمار ھے...اور جواد بھائی کل اکیلے آفس سمبھالیں گے...اس لیے سوچ رھی ھوں کل کی چھٹی کرلوں "

رائما کی والدہ پھلے تو منع کردیتی ھیں پر پھر انھیں نیند کے جھوکے باربار آنے لگتے ھیں ...رات کا ایک بج چکا ھوتا ھے

رائما":لائیں آپ مجھے دیں یہ پٹی ...اور آپ سوجائیں" وہ پٹی ہاتھ میں لیتے ہوئے بولی

والدہ ":تمھیں یھاں اکیلے نھیں چھوڑ سکتی" وہ نیند میں بھی پریشان تھیں کے رائما کو یھاں جعفر کے ساتھ اکیلا کیسے چھوڑ دیں

رائما: " تو پھر آپ سامنے صوفے پر سوجائیں "اس نے رائے دی تھی اپنی والدہ کو دیکھتے ہوئے۔ ۔ وہ ایسا ھی کرتی ھیں...

رائما جعفر کی پٹیاں بدلتی رھتی ھے ھر تھوڑی دیر بعد...

رائما ":اللہ...اس کا بخار تو اترنے کا نام ھی نھیں لے رھا...یا اللہ جعفر کا بخار اتر جائے "

پھر رات کے 3بج جاتے ھیں اور آھستہ آھستہ نیند اسے اپنی آغوش میں بھر لیتی ھے...

جعفر کا بخار اترنا شروع ھوجاتا ھے...جب اس کی آنکھ کھولتی ھے تو وہ دیکھتا ھے ..رائما بلکل اس کے برابر میں بیڈ کے سرھانے سے سر لگائے بیٹھی بیٹھی سو رھی ھے...ایک ھاتھ اس کا جعفر کے ماتھے پر ھے...اور دوسرا ھاتھ نیچے لٹک رھا ھے...

جعفر آرام سے اٹھ کر بیٹھتا ھے اس کا سیدھا ھاتھ پکڑ کر ....جو وہ ماتھے پر رکھ کر بے خبر سو رھی تھی...پھر وقت دیکھنے کے لیے گھڑی کی جانب نظر دوڑاتا ھے ..تو سامنے صوفے پر اپنی چاچی سوتی ھوئی نظر آتی ھیں...وہ گھڑی میں وقت دیکھ حیرت سے "3:30: بج رھے ھیں" ...اس کا سر ابھی بھی ھلکا سہ چکرا رھا تھا...وہ رائما کی جانب دیکھتا ھے جو اسی کی طرح پسینا پسینا ھورھی تھی...اسے بھت احساس ھوتا ھے کے وہ اس کی خاطر بغیر فین کے پوری رات اتنی گرمی میں بیٹھی رھی صرف اس کی خاطر.....اسے احساس ھو رھا تھا کے وہ کتنی اچھی ھے...بغیر کسی غرض کے اُس کی ....اِس قدر خلوص سے بیمارداری کر رھی ھے...جبکے وہ دونوں تو مانوں بچپن سے جانی دشمن ھوں..ذرا سی بھی کسی بات پر دونوں کی نھیں بنتی تھی...پھر بھی اتنی گرمی میں اس کی خاطر بیٹھی تھی...اور بیٹھے بیٹھے ھی سوگی تھی...آج وہ دل کو کچھ الگ الگ سی لگ رھی تھی...اس کے ماتھے پر پسینے چمک رھے تھے جیسے اس نے اپنے برابر میں رکھے رومال کو اٹھاکر صاف کرنا چاھا تھا...

جیسے ھی صاف کرنے کی خاطر ذرا نزدیک آتا ھے اس کی سانسوں کی مھک اسے دیوانا سہ کرنے لگتی ھے...یہ مھک اس کے دل کو بھت بھاتی ھے...اس کی سانسوں کی مھک نے اس کے پورے وجود کو اپنے حصار میں لے لیا تھا....مانو کوئی جادو کیا تھا اس نے....وہ اس کے چھرے کو دیوانوں کی طرح تکنے لگا تھا...ناجانے کیوں آج وہ بھت پیاری لگ رھی تھی سوتے ھوئے....وہ مسکراتے ھوئے اس کے ماتھے پر آنے والا پسینا صاف کرتا ھے....پھر اس کی نظر اس کے لٹکتے ھوئے ھاتھ پر پڑتی ھے...جیسے ھی وہ لٹکا ھوا ھاتھ پکڑتا ھے رائما کی آنکھ کھل جاتی ھے...وہ چوک کر اٹھتی ھے..اور سیدھے ھوکر بیٹھ جاتی ھے": ...تم اٹھ گئے؟؟؟ "

جعفر": تم یھاں کیا کر رھی ھو؟؟؟" وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے استفسار کرنے لگا

رائما": وہ میں پٹی رکھ رھی تھی ...اب تمھارا بخار کیسا ھے؟؟" وہ فکر مند ہو کر پوچھنے لگی

جعفر بھی اس کی فکر کرتے ہوئے": میں ٹھیک ہوں... تم جاؤ...اپنے کمرے میں جاکر سو جاؤ "

رائما ": میں نہیں جا سکتی "

جعفر ": کیوں ؟؟؟؟ "

رائما": کیونکے اگر تمھیں کسی چیز کی ضرورت پڑھ گی تو... میرا یہاں ہونا ضروری ھے.. ویسے کچھ چاھیے تمھیں ؟؟" وہ بڑے پیار سے پوچھنے لگی

جعفر": پانی پیلا دو.. پیاس لگ رھی ھے" وہ دھیرے سے پانی مانگنے لگا

رائما فورا اسے پانی کا گلاس بھر کر دیتی ھے": یہ لو "

جعفر پانی پی کر واپس لیٹ جاتا ھے...اس پر دوائی کا اثر تھا..وہ لیٹتے ھی دوبارا سوگیا تھا...۔

دوسرے دن شام کے وقت اسد کے گھر سے رشتہ آتا ھے...رائما کے والدین بھت خوش ھوتے ھیں...اسد کی ماں رائما کے ھاتھ میں منگنی کی انگوٹھی پھنادیتی ھیں....اور کھتی ھے کے آج سے رائما ان کی بیٹی ھے...

رائما خوش بھی ھوتی ھے اور حیران بھی وہ ڈائری میں لکھتی ھے ":مجھے تو یقین ھی نھیں آرھا ...ایسا لگ رھا ھے جیسے خواب دیکھ رھی ھوں...اسد کا رشتہ آیا ھے...وہ بھی میرے لیے..میں خوش بھی ھوں اور حیران بھی یہ کیسی ملی جھلی کیفیت ھے آج دل کی....میں نے تو کبھی سوچا بھی نھیں تھا کے اسد کا رشتہ میرے لیے آےَ گا....شاید کبھی کبھار ھم لوگوں کو پھچاننے میں غلطی کردیتے ھیں...میں نے اسد کو غلط سمجھا....اگر وہ بھی اور لڑکوں کی طرح ھوتا تو وہ میرے لیے کبھی رشتہ نہ بھیجتا..پتا ھے سب بھت خوش تھے...اور راضی بھی...بس عریچ بھابھی b.b امی ,ابو, دادا, دادی, پری بھت پریشان سی لگ رھی تھیں...جب میں نے ان کو میٹھائی کھلائی تو بھی وہ اداس سی

لگ رھی تھیں... سمجھ نھیں آرھا کیوں.....آج تو میری زندگی کا بھت اھم دن ھے...پری کھ رھی تھی کے اسے پتا تھا کے مامی میرا رشتہ لے کر ضرور آئیں گی...مامی نے کھا ھے کے اسد کے غیر ملک سے آتے ھی ھماری بھاری منگنی کروادیں گی.....اللہ....یہ سب تو ایک حسین خواب کی طرح ھے....ارے میں تو بھول گی ...وہ مجھے تو امرین کو فون کر کے بتانا ھے" اس کی خوشی اس لمحے دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی ---پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے اس کے --

پری جعفر کو میٹھائی کھلانے جاتی ھے... جعفر میٹھائی کی وجہ پوچھتا ھے...پری خوش ھوکر بولتی ھے ":اسد بھائی کا رشتہ آیا تھا رائما کے لیے ....اور سب نے ھاں کردی ....مامی رائما کو انگوٹھی بھی پھنا کر گیں ھیں...ھے ناں خوشی کی خبر "

جعفر کو یہ سنتے ھی ایک جھٹکا سہ لگتا ھے...وہ بھی عجیب سی کیفیت سے دوچار ھوجاتا ھے...اسے ایسا محسوس ھوتا ھے جیسا اس سے پھلے کبھی نھیں ھوا...اسے اپنے اندر کچھ

ٹوٹا ٹوٹا سہ لگنے لگتا ھے...ایسا لگتا ھے مانو کچھ کھو گیا ھو ...اسے اپنا پرانا وقت یاد آتا ھے...کے کس طرح وہ رائما سے ڈانس کرنے کی ضد کر رھا تھا...پھر جو غلطی سے اس کا ھاتھ پکڑ لیا تھا ...تنگ کرنے کے لیے کیمرہ لٹکایا تھا اس کے گلے میں ...پھر وہ جو اسے روز اسکول لینے جاتا ھے...پھر اسکا روز دودھ لے کر آنا...پھر اسے کل رات اس کا اپنے پٹی کرنا اور رات بھر اس کا جاگنا یاد آیا تھا...

وہ ایک لمحے کے لیے کھیں دور یادوں میں کھو گیا تھا...

پری اس کی آنکھوں کو کھویا کھویا دیکھ کر اس کی آنکھوں کے پاس چٹکی بجاتی ھے... جعفر چٹکی کی آواز سن کر ساری یادوں سے باھر آجاتا ھے ...اور بوکھلاھٹ سے بولتا ھے :"

"ھاں ؟؟؟

پری :"کھاں کھو گئے .... میٹھائی تو کھالو" وہ مٹھائی کا ڈبہ اس کی جانب بڑھتے ہوئے آفر کرنے لگی

جعفر ": نھیں مجھے بخار ھے...مجھے یہ میٹھی میٹھائی بھی کڑوی لگے گی" وہ منہ بسور بولا

پری ": اچھا...چلیں کوئی بات نھیں....آپ کے بدلے کا بھی میں کھالیتی ھوں...ویسے بھی مجھے اتنی خوشی ھے کے میں پورا ڈبہ کھا سکتی ھوں" پری مسرت بھرے لہجے میں گویا ہوئی ---

جعفر پری کے جانے کے بعد خود سے سوال کرتا ھے ": مجھے کیا ھوا ھے؟؟.....مجھے یہ خبر سن کر اتنا عجیب کیوں لگ رہا ھے؟؟....میں تو کنول کو پسند کرتا ھوں...رائما کو نھیں...پر ایسا کیوں لگ رہا ھے جیسے کچھ کھوگیا ھے میرا؟؟؟؟؟؟؟؟؟" وہ الجھا تھا خودی کی فیلنگز میں۔ ۔

عریچ کچن میں پریشان کھڑی سوچ رہی تھی ": یہ کیا ہوگیا؟.... میں حیدر سے کیا کہوں گی.... کے وہ جس لڑکی کے خواب سجا رہا ہے وہ اب کسی اور کی ہو چکی ہے "

عریچ یہ سوچنے میں اتنا مگن تھی کے ایان اس کا دوپٹا پکڑ کر دودھ مانگ رہا تھا مگر وہ سن ہی نہیں رہی تھی.... اس کی سانس وہاں آکر": کہاں گم ہو تم؟؟؟ "

عریچ چوک کر": جی؟؟؟؟.... کچھ کہہ رہی ہیں آپ "

سانس ": میں نہیں ایان کہہ رہا ہے... کہاں گم ہو تم؟؟؟ کوئی پریشانی ہے کیا؟؟؟؟ "
عریچ ": نہیں کچھ نہیں " نفی میں گردن ہلاتے ہوئے

عریج حیدر سے اسکائپ پر بات کرتی ھے ....حیدر اس کا چھرہ دیکھ کر ھی سمجھ جاتا ھے ضرور کوئی بات ھے ...وہ فکر مند ھوکر ": تم ٹھیک تو ھو ناں؟؟....اتنی پریشان کیوں لگ رھی ھو؟؟؟ "

عریج کی زبان کپکاپا رھی تھی ":وہو.....وہ "

حیدر ": کیا ؟؟....وہ ....وہ "

عریج نھایت پریشان ھوکر ": سمجھ نھیں آرھا تمھیں کیسے بتاؤں "

حیدر ":ایسا کیا ھوگیا؟....یار صاف بات کرؤ " وہ اسے پریشان ہوتا دیکھ فکرمند ہوا تھا

عریج حیدر کو ساری بات بتادیتی ھے....وہ یہ سنتے ھی شاکٹ رہ گیا تھا....اس پر .... تھوڑی دیر کے لیے سکتے کی کیفیت طاری ھوتی ھے

عریج ":: حیدر..... حیدر" وہ اس کی حالت دیکھ اس کا نام پکارنے لگے گھبرا کر

اس کی آنکھوں سے آنسوں بھنے لگتے ھیں... جس لڑکی کو دو سال سے دل میں رکھے ہوئے تھا اس کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا.... جیسے پاگلوں کی طرح چاہ رہا تھا....اس کی اچانک کسی اور کا منگیتر ہوجانا اس سے برداشت نھیں ہورہا ہوتا....وہ عریج سے بھت جذباتی ہوکر کھتا ھے ": تم نے تو کھا تھا کے وہ پڑھنا چاھتی ھے... پھر یہ منگنی کیسے؟؟؟؟.....کیسے کرلی اس نے....وہ میرے ساتھ ایسا کیسے کرسکتی ھے "

اس کے بعد وہ زور زور سے چیخ چیخ کر کھنے لگتا ھے ":وہ نھیں کرسکتی میرے ساتھ ایسا.... نھیں ...وہ میری ھے.... صرف میری "

عریج کوشش کرتی ھے اسے سمجھانے کی...پر وہ اس کی ایک نھیں سنتا.....وہ غصے میں اٹھ کر اپنے سامنے رکھی شیشے کی میز پر لات مار دیتا ھے....اس میز کا کانچ ٹوٹ کر بیکھر جاتا ھے....اس کے بعد وہ اپنے سامنے ٹیبل پر رکھا ھوا سارا سامان اپنے دونوں ھاتھوں کو زور سے مار کر زمین پر گرا دیتا ھے....اپنا موبائل اٹھاکر آئینے پر دے مارتا ھے....اور زور زور چیخنے لگتا ھے...پھر زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر زور زور سے رونے لگتا ھے....اس کا دل کرچی کرچی ہوا تھا۔ ---سارے ارمان مانو بکھر کر رہ گئے تھے۔ ۔

******_____******

رات کو رائما جب جعفر کے کمرے میں جاتی ھے تو جعفر اسے دیکھ اُکھڑے اُکھڑے لھجے میں بولتا ھے ":ابھی تو تمھاری منگنی ھوۓ ایک دن بھی نھیں ھوا ھے اور تم ابھی سے بھولنے لگی ھو..."

" رائما بھولا سہ چھرہ بناکر":کیوں ؟ میں کیا بھولی ھوں؟

“ جعفر منہ پھولاتے ہوئے ”: تم سے تو بات کرنا ھی بے کار ھے

رائما ”: میرا مونڈ آج بہت اچھا ھے اور میں تم سے بات کر کے اسے خراب نھیں کرنا چاھتی ”وہ مسکراتے ہوئے کھنے لگی --

جعفر ”: ھاں..ھاں..اب تو تم یہی کھو گی “ وہ طنزیہ گویا ہوا

راما کو جعفر کا یہ رویہ عجیب لگتا ھے پر وہ سوچتی ھے ”: یہ تو ھے ھی بندر...اس سے تو انسانوں والی حرکتوں کا تصور کرنا بھی بے وقوفی ھے...میں نے تو سوچا تھا کے مبارکباد دے گا--- پر نھیں ....مبارکباد دینا تو دور بے فالتوہ کی بکواس کر رھا ھے “

رائما دوائی ٹیبل پر رکھ کر جانے لگتی ھے..وہ ٹیبل بلکل جعفر کے برابر میں رکھی ہوتی ھے...جعفر رائما کی بات سن دل ھی دل کُڑ رھا ھوتا ھے کے اچانک رائما کا پاوں سیلپ ھوجاتا ھے اور وہ گرنے لگتی ھے

جعفر وھیں صوفے پر بیٹھا ھوا تھا..جیسے ھی وہ رائما کو گرتا ھوا دیکھتا ھے اسے بچانے کے لیے فورا کھڑا ھوکر اسے اپنی باھوں میں تھام لیتا ھے ...

جعفر رائما کی آنکھوں میں جھانکنے لگتا ہے ..جعفر کو پھر وھی مھک آنے لگتی ھے جو اس کے دل کو جکڑ رھی تھی کل رات...یہ مھک اسے دیوانہ بنا رھی تھی...اپنی جانب کھینچ رھی تھی..اس کی سانسوں سے آنے والی مھک اس کے پورے وجود پر جادو کی مانند اثر انداز ھورھی تھی...وہ اسے دیوانوں کی طرح تکنے لگا...

رائما جعفر کی نگاھوں میں کچھ عجیب سی کشش محسوس کرتی ھے....جو اس سے پھلے کبھی نہ ھوئی تھی.... جعفر کے دل میں ایک نیا احساس جنم لے چکا تھا..وہ بس رائما کو دیکھے ...جارھا تھا

رائما":اب ایسے ھی دیکھتے رھو گے کیا؟" اس کی آنکھوں کی تپش رائما کے پورے وجود کو پگھلا رہی تھی۔ --وہ نروس ہوگئی تھی۔ ---پر جعفر تو مانو اس دنیا میں تھا ہی نہیں --بس دیکھے جارھا تھا فدا نظروں سے --تو رائما نے ٹوکا تھا --

جعفر رائما کے یہ کھتے ھی اسے سیدھا کھڑا کر دیتا ھے...اور نیچھے نظریں کر کے کھتا ھے":دیکھ کے چلو ناں" وہ اس سے اپنی فیلنگز چھپارھا ھوتا ھے..اس لیے جھنجھلانے کی اداکاری کرتے ھوۓ کھتا ھے...وہ بھی خاموشی سی وھاں سی چلی جاتی ھے

رائما اپنی ڈائری میں لکھتی ھے":آج جعفر کی نگاھوں میں عجیب سی کشش محسوس کی میں نے..جو اس سے پھلے کبھی نہ کی تھی...وہ کشش بری نھیں تھی کیونکے اگر وہ بری ھوتی تو میں محسوس کرلیتی ...پر وہ کس طرح کی تھی میں نھیں جانتی ...کیونکے محبت والی تو وہ ھو نھیں نسکتی...جعفر جیسا شخص مجھ سے محبت کرے ایسا تو ھو نھیں سکتا..پھر کیا تھا اس کی نگاھوں میں؟" وہ الجھ کر رہ گی تھی

جعفر اپنے دل میں":میں رائما کو ایسے کیوں دیکھ رھا تھا...جیسے اسے پھلی بار دیکھ رھا ھوں.لگتا ھے اس بخار کا اثر دل اور دماغ پر ھورھا ھے" ......وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے گویا ہوا --

********__________********

دوسرے دن دوپھر میں عریج ایان کو اسکول کا ھومورک کرارھی ھوتی ھے..رائما عریج سے ":آج آپ ایان کو کام کرا رھی ھیں...پری کھاں ھے؟ "

عریج ":ایان ضد کر رہا تھا کے آپ کروادیں اس لیے...ورنہ پری ھی کرواتی ھے" وہ اکھڑے اکھڑے لہجے میں گویا ہوئی

رإما ایان کے گال کو چومتے ھوۓ":کیا بات ھے ایان...آج اتنی جلدی ھوم ورک کر رھے ھو"

ایان اپنے گال کو صاف کرتے ھوۓ رائما کو دیکھ کر اپنی توتلی زبان سے کھتا ھے":اپو اب میں بڑھا ھوگیا ھوں..مجھے پیار مت کیا کرو"

رائما یہ سن مسکراتی ھے...پری آکر ایان کو اپنے ساتھ کسی کام سے لاون میں لے جاتی ھے...رائما بھی اٹھ کر جانے لگتی ھے تو عریج پیچھے سے بولتی ھے":رائما روکو..مجھے تم سے بات کرنی ھے" وہ سنجیدگی سے کھنے لگی

“ رائما مڑ کر": جی بھابھی بولیں

عریج پھلے جاکر کمرے کا دروازہ بند کر دیتی ھے..رائما یہ دیکھ الجھ جاتی ھے..پھر وہ رائما کے بلکل سامنے آکر پوچھتی ھے": تم نے ایسا کیوں کیا؟“ اس کی آنکھوں سے ھی غصہ جھلک رہا تھا

“ رائما بھولا سہ چھرہ بناکر": بھابھی میں سمجھی نھیں

“ عریج "تمھیں نھیں پتا کے میں کیا کھ رھی ھوں؟

رائما اپنی بات پر زور دیتے ھوۓ": نھیں میں واقعی نھیں جانتی“ وہ انجان لھجے میں گویا ھوئی

عریج کی آنکھوں میں غم و غصہ جھلک رہا تھا وہ غصے سے کھتی ھے": تمھیں نھیں معلوم میں کیا کھ رھی ھوں.؟؟؟.. تمھیں واقعی نھیں پتا کے کیا ھوا ھے؟؟...واہ رائما..واہ..میرے بھائی کا دل توڑ کر تم نے کسی اور کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دے دیا..اور اب اتنی بھولی بھالی شکل بناکر کھ رھی ھو کے تمھیں نھیں پتا کے کیا ھوا ھے "

" رائما حیران ھوکر": کیا...آپ کے بھائی کا دل توڑا میں نے..کیا کھ رھی ھیں آپ؟؟؟

رائما کو تو کچھ خبر ہی نہ تھی حیدر کی محبت کی۔

عریج": اب ایسے ظاھر مت کرو کے تمھیں کچھ پتا ھی نھیں ھے " وہ سمجھی کہ رائما ناٹک کر رہی ہے انجان بننے کا

رائما پریشان ھوکر": بھابھی آپ کیا کھ رھی ھیں.. مجھے کچھ سمجھ نھیں آرھا.. پلیز صاف صاف بات کریں "

عریج ایک لمبی سانس لیتے ھوے ": اُو.... ٹھیک ھے.. تو کیا تمھیں نھیں پتا تھا کے حیدر تم سے محبت کرتا ھے.. وہ تم سے شادی کرنے کی عارض رکھتا ھے... کیا میں نے تم سے بار بار نھیں پوچھا تھا کے حیدر پوچھ رھا ھے کے تم کیا چاھتی ھو... تم نے کھا کے میں پڑھنا چاھتی ھوں بھابھی... میں نے پھر پوچھا رائما شادی کرنا چاھتی ھو.... تم نے کیا جواب دیا تھا یاد ھے تمھیں ".. وہ رائما پر چیخ کر بولی تھی ": تم نے پھر کھا کے پڑھنا چاھتی ھوں ".. وہ رائما کے دونوں ھاتھوں کو بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑ کر کھتی ھے ": کھا تھا یا نھیں بولو؟؟؟؟ "

رائما حیران و پریشان ھوکر ": بھابھی میں نھیں جانتی تھی کے حیدر یہ سوال کیوں کر رھا ھے.. میرے تو خوابوں خیال میں بھی یہ بات کبھی نھیں آئی... مجھے لگا وہ ایسے ھی پوچھ

رھے ھیں... جیسے سب پوچھتے ھیں.. مجھے کیا پتا تھا کے وہ رشتہ بھیجنے کے لیے بار بار استفسار کر رھے ھیں "

عریچ ": جھوٹ مت بولو رِاما... تم صرف مجھے ٹالنا چاھتی تھیں... اس لیے تم ایسا کھتی تھیں.. جیسے ھی اسد کا رشتہ آیا تمھارے چھرے پر بھار آگئی... تمھیں دیکھ کر ھی پتا چل رھا تھا کے تم کتنی خوش ھو اس رشتے سے "

رِاما اپنی صفائی دیتے ھوۓ ": بھابھی اگر اسد کی جگہ کسی اور کا بھی رشتہ آتا تو بھی میں اتنا ھی خوش ھوتی .. ھر لڑکی کی خواھش ھوتی ھے شادی کرنے کی.. اگر میری خواھش بھی ھے تو اس میں برائی کیا ھے... بولیں "

عریچ ": برائی نھیں ھے.. پر اگر تمھیں حیدر کا رشتہ اپنے لیۓ منظور نہ تھا تو کھ دیتی تم.. میرے بھائی کو رشتوں کی کوئی کمی نھیں ھے " بھابھی یہ کھ کر جانے لگتی

ھیں...رائما پیچھے سے ":بھابھی آپ نے کبھی مجھ سے نھیں کھا کے حیدر میرے لیئے رشتہ لانا چاھتا ھے..اب اس میں میری کیا غلطی "

عریج واپس مڑ کر ":کیا کھا تم نے...میں نے تم سے نھیں کھا...کیا میں نے تم سے نھیں کھا کے حیدر تمھیں دیکھنا چاھتا ھے... تم سے بات کرنا چاھتا ھے...کیا تمھیں نھیں پتا کے ایک لڑکا کسی لڑکی کو دیکھنے کی خواھش کب رکھتا ھے.....کیا وہ تمھارے لیئے تحفے نھیں بھیجتا تھا..تمھاری پسند نہ پسند ھر بات جاننا چاھتا تھا وہ...پاگل ھے وہ تمھارے پیچھے... تم اتنی بے وقوف تو نھیں ھو..جو کبھی سمجھ نہ پائیں...شاید تم کبھی سمجھنا چاھتی ھی نھیں تھیں" وہ شکوے کر کے دروازہ کھول کر باھر چلی جاتی ھے

رائما فورا بھاگتے ھوئے اپنے کمرے میں جاتی ھے..اپنی الماری کھول کر سارے کپڑے ھٹاتی ھے...اسے حیدر کے بھیجے ھوئے سارے تحفے نظر آتے ھیں..وہ انھیں باھر نیکال کر صوفے پر رکھتی ھے...

حیدر نے ان 2 سالوں میں رائما کو چھ تحفے بھیجے تھے پر رائما نے انھیں کبھی کھول کر تک نھیں دیکھے کے ان میں کیا ھے..وہ اسی طرح ایک خوبصورت سے کاغذ میں پیک تھے جیسے حیدر نے بھیجے تھے

رائما پھلا تحفہ کھولتی ھے تو اس میں گھڑی نیکلتی ھے..گھڑی بھت قیمتی معلوم ھوتی ھے اس میں ایک چٹ لگی ھوتی ھے اس میں لکھا ھوا تھا":مجھے پتا ھے آپ وقت کی بھت پابند ھیں اس لیے آپ کو گھڑی بھیج رھا ھوں "

رإما دوسرا تحفہ کھولتی ھے تو اس میں سونے کی پازیب ھوتی ھے...رائما اس پازیب کو دیکھ کر حیران سی رہ جاتی ھے کیونکے وہ پازیب بلکل ھو با ھو ویسی ھی تھی جیسی اس کی دادی کی تھی اس میں بھی ایک چٹ لگی ھوتی ھے ":آپ کی ایک پایل غلطی سے

میرے پاس آئی تھی ..اُس پایل کو اب میں آپ کو واپس نہیں کر سکتا...اس لیے بلکل اسی ڈیزائن کی دوسری بھیج رہا ہوں ..قبول کر لیں "

رائما تیسرا تحفہ کھولتی ہے تو اس میں بڑا نازک سہ لوکٹ نیکلتا ہے ..جس میں ہیرے کا نگ جڑا تھا اور اس کے ساتھ ہاف بالیاں ہوتی ہیں ...اس میں چٹ لگی ہوتی ہے :" یہ عید کا تحفہ ہے آپ کے لیے...اسے عید پر ضرور پہنیے گا مجھے اچھا لگے گا..مجھے لگے گا کے آپ نے میرا تحفہ قبول کر لیا ہے "

رائما چوتھا تحفہ کھولتی ہے تو اس میں کالے رنگ کی جینز کی پینٹ لال رنگ کی ٹیشٹ اور اس پر پہنے کے لیے کالے رنگ کا کوٹ ہوتا ہے...اس میں بھی چٹ لگی تھی اُس پر لکھا تھا ":لگتا ہے آپ کو میرا تحفہ پسند نہیں آیا پچھلی بار کا...اس لیے آپ نے اسے اپنی زینت بنے کا موقع نہیں دیا..اس بار یہ سوٹ بھیج رہا ہوں اور امید کرتا ہوں کے شاید آپ اسے پہن کر اس کی خوبصورتی کو اور چاند چاند لگا دیں گی "......

رائما پانچواں تحفہ کھولتی ھے تو اس میں ایک ڈائری اور ایک قلم نیکلتا ھے ...اس چٹ پر لکھا ھوتا ھے ":مجھے پتا ھے کے آپ نے میرے بھیجے ھوۓ کسی تحفے کو قبول نھیں کیا..اس کی دو وجوھات ھو سکتی ھیں..پھلی آپ کو تحفے پسند نھیں آۓ...دوسری تحفے دینے والا...

اگر تحفے پسند نھیں آۓ تو کوئی بات نھیں..میں اس بار
ڈائری اور قلم بھیج رھا ھوں..مجھے پتا ھے کے آپ کو روز ڈائری لکھنے کی عادت ھے..یہ بھی آپ کو پسند نہ آۓ تو عریچ سے بلاھچکچاھٹ بول دیجیے گا "

راما اپنے آپ سے ":یہ سارے تحفے تو واقعی اس بات کو ثابت کر رھے ھیں کے حیدر مجھے پسند کرتا ھے..ورنہ تحفے تو پری کے لیے بھی حیدر کے آتے تھے....پر اس میں صرف عام سی چیزیں ھوتی تھیں ...اُس میں تو کبھی بھی اس طرح کے قیمتی تحفے نھیں تھے..

پر یہ تو صرف پانچ تحفے ھیں اس بار جو حیدر نے میری سالگرہ پر بھیجا تھا وہ کھا ھے
"..

وہ فورا اٹھ کر الماری میں ڈھونڈنے لگتی ھے ..پھر اسے حیدر کا دیا تحفہ نظر آتا ھے ...وہ اسے لاکر بیڈ پر بیٹھ کر کھولتی ھے تو اس میں سے ایک ٹیپ ریکاڈر نیکلتا ھے ...اس میں ...پھلے سے ایک کیسٹ بھی لگی ھوتی ھے

رائما اپنے آپ سے خود کلام ھو کر":اس میں تو پھلے سے کیسٹ ھے .. شروع کروں.. نھیں پھلے دروازہ بند کرلیتی ھوں اندر سے"

پھر رائما دروازہ بند کر کے اس کا اسٹارٹ کا بٹن دبا دیتی ھے ..کیسٹ کے شروع ھوتے ھی ایک لڑکے کی آواز آتی ھے وہ آواز بھت میٹھی سی اور پیار بھری معلوم ھوتی ھے ......اسلام و علیکم...میں حیدر..پھلے تو رائما تمھیں سالگرہ بھت بھت مبارک ھو":

بھت نروس ھورھا ھوں ..اگر تم یھاں ھوتی

تو دیکھتیں کے میرے ھاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑھ رھے ھیں نروس ھونے کی وجہ سے ماتھے پر پسینہ آرھا ھے ..آکسیجن لینے میں بھی مشکل ھورھی ھے ....پھر ایک لمبی.. ... سانس لینے کی آواز آتی ھے..میں ڈر رھا ھوں تم سے کھنے میں

سچ کھتا ھوں آج سے پھلے یہ کیفیت کبھی نھیں ھوئی..پر یہ پتا ھے کے دوبارا ضرور ھوگی..جب تم اس کا جواب دوگی...رائما ویسے تو یہ بات مجھے تمھارے سامنے ھوکر کھنی چاھیے تھی پر مجھے لگا کے تم اس طرح پتا نھیں کیسے ری۔ ایکٹ کروگی ...اس لیے میں نے سوچا یہ سب سے اچھا طریقہ ھے بولنے کا اور تم تک اپنے دل کی آواز پھچانے ....کے لیے

رائما میں نے اب تک آپ کو جتنے تحفے بھیجے آپ نے ان میں سے ایک بھی قبول نھیں کیا اور نہ ھی مجھے کسی بات کا جواب دیا اس لیے ڈر بھت لگ رھا ھے ..میں آپ سے کھنا چاھتا ھوں کے....کے....میں آپ سے بھت محبت کرتا ھوں...میں

آپ سے کب اور کیسے محبت کرنے لگا یہ میں خود نھیں جانتا .. پھلے جب عریج مجھے آپ

...کے بارے میں بتاتی تھی تو مجھے آپ سے ھمدردی ھوتی تھی

پھر وہ ھمدردی بڑھتی گی ... بڑھتی گی .. یھاں تک کے فکرو محبت میں بدل گی...آپ

یھی سوچ رھی ھوں گی کے میں نے تو کبھی آپ کو دیکھا ھی نھیں پھر محبت کیسے

....ھو سکتی ھے

پر میں آپ کو بتادوں .. میں نے آپ کو صرف

جسمانی آنکھوں سے نھیں دیکھا ...دل کی آنکھوں سے تو جب آپ کے بارے میں سوچتا

...ھوں آپ کو اپنے سامنے پاتا ھوں ....مجھے پتا ھے آپ کیسی دیکھتی ھو

آپ کا رنگ ساؤلا ھے .. قد لمبا ھے.. آنکھیں

بڑی بڑی نشیلی نشیلی سی ھیں .. بال لمبے گھنے ھیں اور آپ اکثر چوٹی باندھ کر رکھتی

ھو.. تیل کی کثرت آپ کے بالوں میں نمایا رھتی ھے.. آنکھوں میں بھر بھر کر کاجل لگا کر

...رکھتی ھو... قمیض شلوار پھنا سب سے زیادہ پسند کرتی ھو

آپ کے ھاتھوں کی کلائیاں چوڑیوں سے بھری رھتی ھیں ...اور جب آپ کو ذرا سہ بھی غصہ آجائے تو ان کی شامت آجاتی ھے ..آپ روتی جاتی ھو اور اپنے ھاتھ سے چوڑیاں اتار کر پھینکتی جاتی ھو..پاؤں میں پایل پھنے کا بھی بھت شوق ھے آپ کو...اس لیے آپ کے پاس جو آپ کی دادی کی خوبصورت سی پایل ھے جو آپ کو سب سے زیادہ پسند ھے...جس کی جوڑی کی ایک پایل میرے پاس ھے...اسے آپ ھمیشہ ...اپنے سیدھے پاؤں میں پھن کر رکھتی ھو

آپ اپنے کانوں میں ھمیشہ سونے کی بالیاں پھنے رھتی ھو...اور ھاں آپ کی ایک عادت ھے وہ ھے آپ کا دوپٹہ --.جس سے ھمیشہ اپنا سر ڈھک کر رکھتی ھو....تو ..کھو....دیکھا ھے ناں...میں نے آپ کو؟؟؟

اب آپ کا فیصلہ ھے کے آپ اس عاشق کو قبول کرو یا نہ کرو....اگر آپ کو میں قبول ھوں تو عریچ کو بتادینا...اور اگر نھیں تو بھی بغیر کسی ھچکچاھٹ کے منع کر دیں ناں ..پر ھاں یہ ضرور کھ دینا کے تمھیں یقین ھے کے میں تمھارا سچا عاشق ھوں ..پھر ...شاید مجھے کوئی غم نہ رھے...پر جواب ضرور دینا میں انتظار کر رھا ھوں"

پھر کیسٹ ختم ہوجاتی ھے..کیسٹ ختم ہوتے ھی پورے کمرے میں خاموشی طاری ہوجاتی ھے...رائما تھوڑی دیر تک تو اپنا سر پکڑ کر بیٹھ جاتی ھے..اسے بھت رنج تھا کے اس نے حیدر کو ھمیشہ غلط سمجھا...خود کو ملامت کر رھی تھی کے کیوں کبھی حیدر کے تحفے کھول کر نھیں دیکھے..کیوں اسے اپنی زندگی میں آنے والے اور لڑکوں کی طرح سمجھتی رھی...وہ خود سے ھم کلام ہوکر ":رائما وہ تم سے محبت کرتا تھا...تم سے ... تمھاری ایک ایک عادت سے ... تمھارے اس وجود سے جسے لوگ حقارت سے دیکھتے ھیں...وہ رشتہ بھیجنا چاھتا تھا..پر تم نے اس کے ساتھ کیا کیا....کاش !کاش...یہ کیسٹ میں نے اپنی سالگرہ والے دن ھی سن لی ہوتی...لوگوں کی نفرتوں نے مجھے اس قدر اندھا کر دیا کے مجھے کبھی تمھاری محبت نظر ھی نھیں آئی...بھابھی ٹھیک غصہ کر کرھی تھی مجھ پر....اگر اب میں بھابھی کو بتاؤں گی کے میں نے یہ کیسٹ پھلے نھیں سنی تھی تو وہ مجھ پر کبھی یقین نھیں کریں گی

یا اللہ.... میں اب کیا کروں..... میری منگنی تو اب اسد سے ہوچکی ھے "...رائما کی آنکھوں میں آنسوں آجاتے ھیں۔...وہ محبتوں کی ترسی ہوئی تھی تو اس سے زیادہ محبت کی قدر کون جانتا تھا

********_______________********

کچھ دنوں بعد عریج اپنی سانس سے اجازت مانگتی ھے..اپنے بھائی کے پاس جانے کی پھلے تو وہ نھیں مانتی پر پھر عریج کے اصرار پر وہ مان جاتی ھیں...

رائما اپنی بھابھی کو اپنا سارا سامان پیک کرتے ہوئے دیکھتی ھے تو پوچھتی ھے": بھابھی آپ کھیں جارھی ھیں "پر وہ کوئی جواب نھیں دیتی ...رائما پھر پوچھتی ھے ...اس پر عریج": میرا بھائی اکیلا ھے اسے میری ضرورت ھے ...اس لیے میں کچھ دنوں کے لیے اسپین جارھی ھوں" وہ غصے سے جواب دیتی ہے --

رائما":ایان کو بھی لے کر جائیں گی؟"   وہ دھمی آواز میں دوسرا سوال کرنے لگی

عریج اثبات میں سر ہلاتی ھے

رات کے وقت جعفر گھر آتا ھے تو وہ عریج ,جواد اور ایان کو کھیں جاتا ھوا دیکھ لیتا ھے...گھر آکر وہ اپنی چاچی سے پوچھتا ھے ":جواد بھابھی اور ایان اتنی رات کو کھاں جارھے ھیں ؟"

چاچی":وہ اسپین جارھے ھیں..کچھ دنوں کے لیے ..اچھا یہ بات چھوڑو..یہ بتاؤ کے تمھارے لیے کھانا لگواوں؟"

جعفر":اچانک سے کیوں؟"

" چاچی ":وہ عریج کا بھائی بیمار ھے اس لیے

" جعفر ":اچھا.. چلیں ٹھیک ھے کھانا لگوادیں...باقی باتیں کھانا کھاتے وقت کر لیں گے

" چاچی زور زور سے پری کو آواز دینے لگتی ھیں...پری ":جی امی...آپ نے بولایا

" امی ":جعفر آگیا ھے کھانا لگاؤ

" پری ":جی امی

" جعفر ":میں ذرا فریش ھوکر آتا ھوں

جعفر جب کھانا کھانے بیٹھتا ھے تو پری اس کا کھانا لگاتی ھے اس کو رائما کا نہ ھونا تعجب لگتا ھے..وہ آخر پری سے پوچھ ھی لیتا ھے ":رائما کھاں ھے؟ روزانہ تو وہ لگاتی ھے

" میرے لیے کھانا.. طبیعت خراب ھے کیا اس کی

“ پری کرسی پر بیٹھتے ہوئے": نھیں وہ چلی گی ھے...آپ کو نھیں پتا کیا؟

جعفر کو لگتا ھے کے رائما بھی عریچ کے ساتھ چلی گی پر پھر وہ سوچتا ھے کے اسے تو رائما کار میں نظر نھیں آئی تھی...وہ پری سے": پر میں نے تو اسے جاتا ھوا نھیں دیکھا..اور اسے کیا ضرورت تھی بھابھی کے بھائی کے لیے جانے کی“ اس کے لہجے میں تھوڑی سختی آگئی تھی پوچھتے ہوئے --مانو جل گیا ہو--

پری": اُو..اُو..وہ بھابھی کے ساتھ نھیں گی "وہ ہونٹ سکڑے ہوئے بولی ."یعنی آپ کو نھیں پتا “

“ جعفر بھویں اچکاتے ھوۓ": کیا نھیں پتا ؟

پری برا سہ منہ بنا کر بتاتے ہوئے": مامی آئیں تھیں اپنی بیٹی کو لینے ..کھنے لگیں کے میرے لیے رائما بھو نھیں میری بیٹی جیسی ھے ..میری طبیعت کچھ دنوں سے خراب رھ رھی ھے آج نھیں تو کل سب رائما کو ھی سمبھالنا ھے اس لیے میں نے سوچا کے اسے اپنے ساتھ لے آؤ...بس میں رائما کو لینے آئی ھوں" کھنے کے بعد ایسے ظاھر کر رھی تھیں جیسے واقعی کتنی بیمار ھوں...امی اور دادی دونوں نے اجازت دے دی.. مجبور ھو کر ... اور آخر دیتے کیوں نھیں ...سانس ھیں وہ رائما کی ھونے والی اور مامی بھی..

ان کے جانے کے بعد دادی کھنے لگیں": اب پتا چلا کے اس نے اتنی جلدی منگنی کیوں کی..جب کے اس کا بیٹا تو ابھی پڑھ رھا ھے "

پری چڑتے ہوئے": مامی تو یھاں رائما سے اتنے کام کروا رھی تھیں ...اپنے گھر لے جا کے رائما کو نوکرانی بنا دیں گی..میرا دعوی ھے یہ..ویسے بھی کھ رھی تھی کے نوکروں کے پیچھے بھاگنا بھی عذاب ھے...ان کی باتوں سے ھی اندازہ ھو رھا تھا کے اب رائما پڑھ نھیں پائے گی...بیچاری "

جعفر کے دل میں رائما کے لیے ہمدردی آتی ھے وہ پری سے ہمدرد والے الفاظ بولتا

ھے ":بیچاری ...اسے تو پڑھنے کا بھت شوق ھے...اس کی پڑھائی کا بھت حرج ھوگا

کھنے کے بعد اپنے دل میں کڑتا ھے ":یار...یہ ٹھیک ھے..پھلے منگنی کی ..پھر رائما کو

بھی اپنے ساتھ لے گییَ...پری ٹھیک کھ رھی ھے اس کے ساتھ ٹھیک نھیں ھورھا..پر

میں کر بھی کیا سکتا ھوں...اب پتا نھیں کب آۓ گی...پری کو ضرور پتا ھوگا پوچھوں اس

سے..نھیں نھیں ...پری کیا سوچے گی کے مجھے رائما کی فکر ھورھی ھے "

پری میز پر چمچہ مارتے ھوۓ":کھاں کھو گئے جناب "

جعفر ":نھیں کچھ نھیں" نفی میں گردن ہلاتے ہوئے

پری ":تو پھر کھانا کھائیں "

جعفر": ھاں" کھ کر کھانا کھانے لگتا ھے

پھر جعفر اپنے کمرے میں جاکر کام کرنا شروع کر دیتا ھے آفس کا.. پر اس کا ذھن بار بار رائما پر جارھا ھوتا ھے وہ فوکس نھیں کر پارھا ھوتا .. تھک ھار کے فائل بند کردیتا ھے.. پھر جاکر بیڈ پر لیٹ جاتا ھے..وہ سمجھتا ھے کے روز کی طرح بستر پر لیٹتے ھی اسے نیند آجائے گی .. پر اس کے دل کو تو بے چینی لگی تھی اس کا دماغ گھوم گھوم کر رائما پر جارھا تھا..وہ سمجھ چکا تھا کے وہ سونے کی ناکام کوشش کر رھا ھے.. پھر بھی وہ ..ضدی بن کر لیٹ کر کروٹے ھی بدلتا رھتا ھے ..آخر کار وہ تھک کر اٹھ کر بیٹھ جاتا ھے

پھر ٹی وی اُون کرتا ھے اور چینل بدلتا رھتا ھے..اس کا دل و دماغ ابھی بھی رائما کے ..بارے میں ھی سوچ رھے تھے

آخر کار وہ تنگ آکر خود سے ہم کلام ہوتا ھے "جعفر تجھے کیا ہوگیا ھے..تو کیوں بار بار رائما کے بارے میں سوچ رہا ھے...رائما کی زندگی ھے..وہ جو چاھے وہ کرے

she do what ever she want to do

مجھے کیا.. منگنی بھی تو اس نے کی ھے تو اب سزا بھی بھگتے...میں نے تھوڑی کہا... تھا منگنی کرنے کو "

پھر آنئیے کے سامنے جاکر کھڑا ہوجاتا ھے...پھلے عجیب عجیب سے چہرے بنانے لگتا ھے..پھر اپنی آنکھیں کھول بند کرتا ھے...پھر اپنے آپ سے ":میں تو بلکل ٹھیک ہوں....پھر یہ بے چینی کیسی.؟؟؟؟..مجھے کیوں فرق پڑھ رہا ھے اس کی منگنی سے؟؟...کیوں فرق پڑھ رہا ھے اس کے جانے سے ..آخر کیوں؟؟ "......

**********_____________**************

اسی طرح دو مھینے گزر جاتے ھیں ...رائما کبھی اپنے گھر اور کبھی اپنی سسرال میں رھتی ھے..پھر ایک دن رائما اپنے گھر میں شیشے کی میز صاف کر رھی تھی کے اچانک فون آتا ھے ...رائما پری سے ": فون آرھا ھے "

پری ٹی وی دیکھنے میں مگن تھی وہ کھتی ھے ": میں نھیں آسکتی تم دیکھ لو "

رائما چلتے ھوۓ جاتی ھے تو فون کی بیل بجنا بند ھوجاتی ھے...رائما یہ دیکھ مڑ کر واپس جانے لگتی ھے کے دوبارا فون کی بیل بجتی ھے رائما فورا فون اٹھالیتی ھے ": ھیلو "

حیدر ": ھیلو "

رائما ": کون بات کرھا ھے ؟ "

" حیدر": پھلے آپ بتائیں

" رائما": فون آپ نے کیا ھے تو آپ بتائیں

" حیدر": میں حیدر

رائما حیدر کا نام سنتے ھی تھوڑی دیر خاموش کھڑی رھتی ھے .. حیدر کوئی جواب نہ پاکر ": ھیلو.. ھیلو

" رائما اپنی خاموشی توڑتے ھوئے": میں بھابھی کو بلا دیتی ھوں

حیدر": رائما" وہ سمجھ گیا تھا کے فون پر بات کرنے والی کوئی اور نھیں رائما ھے

" رائما ": ھاں.. میں رائما

یہ سنتے ھی حیدر کچھ دیر کے لیے چپ ھوجاتا ھے ..پھر بھت محبت سے کھتا ھے
" مبارک ھو آپ کو":

رائما": شکریہ " رائما بھت شرمندہ تھی حیدر سے

" حیدر": میں آپ کو مبارک باد دے رھا ھوں آپ پوچھیں گی نھیں کیوں؟

" رائما اندازہ لگاتے ھوۓ": میری منگنی کی.. میں جانتی ھوں

حیدر": نھیں..اتنا بھی بڑا دل نھیں ھے میرا..اس لیے کیونکے عرشی بتا رھی تھی کے جب سے آپ کی منگنی ھوئی ھے ...آپ خوش رھنے لگی ھو...آپ کے چھرے پر اب ھر

وقت مسکراہٹ رہتی ھے اور یہ سنے کے بعد میں بھی خوش رہنے لگا ھوں .. میں نے محبت کی ھے رائما... سودے بازی نہیں...جو میں آپ سے محبت کے بدلے محبت ...مانگو... لوگوں کو آنکھوں کے ذریعے محبت ھوتی ھے مجھے کانوں کے ذریعے ھوگی آپ کے بارے میں اتنا سنا....اتنا سنا کے آپ دل میں اتر گیئں" جب حیدر یہ باتیں بول رہا ھوتا ھے تو اسے محسوس ھوتا ھے کے حیدر زبان سے نہیں دل سے بول ..رہا ھے ..وہ شرم وساری کی پتلی بنے اس کی بات دل کے کانوں سے سن رہی تھی

حیدر ":آپ کی پسند کو میں نے اپنی پسند بنا لیا اور آپ کی ناپسند کو میں نے اپنے لیے ناپسند کر لیا" وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا

رائما": مجھے بہت دوکھ ھے" اس کی آواز روہانسا ہو گئی تھی

" حیدر ":آپ نے اتنا کہ دیا میرے لیے کافی ھے

رائما": حیدر اگر واقعی تم مجھے اتنی اھمیت و عزت دیتے ھو تو شادی کرلو... بھابھی تمھارے لیے بھت پریشان رھتی ھیں "

حیدر مسکراتے ھوۓ": یاخدا !آج تم نے پھلی بار کچھ مانگا...اور مانگا بھی تو کیا مانگا... تم جان مانگتی بلکے نھیں... تم حکم کرتیں میں دے دیتا...پر شادی " یہ کھ کر وہ خاموشی اختیار کرلیتا ھے

رائما": یہ کیسی محبت ھے حیدر... تم میرے لیے جان دے سکتے ھو مگر خوش نھیں رھ سکتے... میں تمھیں خوش دیکھنا چاھتی ھوں حیدر...اسے تم گزارش سمجھو...یا التجا یا حکم.. تمھاری مرضی ...پر شادی کرلو.. کب تک اکیلے زندگی گزارو گے "

حیدر کا دل مچل جاتا ھے یہ سن کر کے رائما نے اس اسے پھلی بار کوئی فرمائش کی ھے وہ دیوانا اپنی جان سے پیاری کی فرمائش کیسے رد کرے ":اگر آپ کی یھی خواھش ھے تو... " آپ ھی میرے لیے ڈھونڈ لو...جو آپ کو پسند آئے گی میں بھی اسے پسند کرلو گا

" رائما":تو پھر ٹھیک ھے..میں آپ کے لیے لڑکی ڈھونڈنا شروع کردیتی ھوں ...." حیدر":آپ کی مرضی

**********___________************

کچھ دنوں بعد فون آتا ھے کے اسد چھٹیوں میں گھر آرھا ھے اس لیے اُسے لینے ائیرپورٹ رائما کو بھیج دینا..یہ بات سنے کے بعد سب رائما کو چھیڑنے لگتے ھیں ....رائما کا شرم کے مارے منہ لال ھوجاتا ھے ...

رائما کی ہونے والی سانس کچھ جیولری بھجتی ہے تاکے وہ ائیرپورٹ اس جیولری کو پہن کر جائے...اسد کے آنے سے ایک رات پہلے رائما کو خوشی کے مارے نیند ہی نہیں آرہی تھی..بس وہ بے صبروں کی طرح صبح ہونے کا انتظار کر رہی تھی

صبح 11 بجے جعفر بغیر اجازت لیے رائما کے کمرے میں داخل ہوتا ہے...رائما آئینے کے پاس کھڑی آنکھوں میں کاجل لگا رہی ہوتی ہے ..اسے جعفر کا عکس اپنے ساتھ آئینے میں نظر آتا ہے..رائما پیچھے مڑ کر":کیا بدتمیزی ہے..پوچھ کے آنا چاہیے تھا تمہیں "

جعفر رائما کی ناراضگی کو نظرانداز کر اس کے وجود کا سر تا پاؤں جائزہ لیتا ہے..رائما پیچ رنگ کی فراک..اس پر سفید نگوں کا باریک کام ہوا ہوتا ہے..چوڑیدار پاجامہ اور سر پر دوپٹا اڑی مانگ بالوں میں اور چوٹی بنی ہوئی..کانوں میں بڑے بڑے بوندے اور ایک ہاتھ.. میں چوڑیاں...

جعفر رائما کو دیکھ کر ھسنے لگتا ھے..رائما اسے ھستہ ھوا دیکھ ": تم ھس کیوں رھے ھو؟
"

جعفر ": تم ائیرپورٹ جارھی ھو یا شادی میں؟"   وہ طنزیہ کہنے لگا

رائما یہ سن برا سہ منہ بنا کر اسے چڑاتی ھے..پھر اس کو نظر انداز کر اپنا بریس لیٹ پھنے کی کوشش کرتی ھے اپنے ھاتھ میں ...پر اس بریس لیٹ کا لوک کھل ھی نھیں رھا ھوتا
"   جعفر یہ دیکھ ": میں مدد کروں پھنانے میں...

رائما ": ھاں کردو"   اور جاکر اس کے روبرو کھڑی ھوجاتی ھے..پھر اس کے آگے اپنا ھاتھ بڑھاتی ھے کے وہ لوک کھول کر اسے پھنادے......

جعفر اسے پھنانے کی کوشش کرتا ھے پر اس کا لوک کھل ھی نھیں رہا ھوتا ... جعفر جھنجھلا کر ":کس کا ھے یہ بریس لیٹ؟... کھل کے ھی نھیں دے رہا ھے...ایک کام کرو کچھ اور پھن لو...اور چلو "

رائما یہ سن التجائی لھجے میں ": جعفر یہ مجھے مامی نے بھیجا ھے...انھیں اچھا نھیں لگے گا اگر میں اسے نھیں پھنوں گی..ایک بار کوشش اور کرلو" اُس کی التجاء سن وہ مجبور ھوگیا تھا ایک بار پھر کوشش کرنے کے لیے..اوپر سے رائما کا بھولا سہ چھرہ اور اُس کی پراُمید نظریں ":....اچھا بیٹھ کر کھولنے کی کوشش کرتا ھوں "

رائما اور جعفر دونوں بیڈ پر بیٹھ جاتے ھیں ..رائما کا ھاتھ جعفر کے ھاتھ میں ھوتا ھے پھر وہ اپنا منہ نیچے لوک کی طرف جھکاتا ھے...رائما یہ دیکھ ڈر جاتی ھے کے پتا نھیں جعفر اپنا منہ اس کے ھاتھ کی طرف کیوں جھکا رہا ھے ...وہ زور سے بولتی ھے ":جعفر کیا کر رھے ھو؟ "

جعفر اس کے چھرے کے تاثر سے اندازہ لگا لیتا ھے کے وہ کچھ غلط سوچ رھی ھے

اُو.... میڈم.... لوک منہ سے کھولنے کی کوشش کر رھا ھوں" پھر برھمی سے اس کی":
" جانب دیکھتے ھوئے بھویں اچکا کے ": تم کیا سمجھیں کیا کر رھا ھوں میں.. بولو

" رائما اس کا جواب سن شرمندگی چھپاتے ھوے ": کچھ نھیں.... دیر ھورھی ھے... کھولو
وہ بات پلٹ گئی تھی

جعفر ": وھی کر رھا ھوں... تم ھی نھیں کرنے دے رھی ھو" وہ جھنجھلاتے ہوئے بولا

رائما ": اچھا اب چپ رھوں گی پکا.. جلدی کرو ناں" وہ منتی انداز میں گویا ہوئی

جعفر اپنا سر جھکا کر منہ سے لوک کھولنے کی کوشش کر رہا ہوتا ھے..وہ دل میں سوچتا ھے":دیکھو ذرا میرا نصیب...اسد آرہا ھے تو یہ خوش ھے اور اس کے لیے سج سور رہی ھے اور میں..میں اس کی مدد کر رہا ھوں ..واہ جعفر ..واہ" وہ اپنے نصیب پر کڑ رہا تھا

جعفر آخر کار لوک کھولنے میں کامیاب ھوجاتا ھے اور رائما کو اپنے ھاتھ سے بریس لیٹ پھنا دیتا ھے ...رائما اپنے ھاتھ میں بریس لیٹ دیکھ بھت خوش ھوتی ھے اور جعفر کو ...احسان مند نظروں سے مسکراء کر دیکھتی ھے

جعفر رائما کو مسکراتا ھوا دیکھ کھوسہ جاتا ھے ...اس کی آنکھوں سے رائما کا وجود دل میں اتر رہا تھا...اسے ایسا محسوس ھوتا ھے کے اس کے پورے وجود پر مستی سی طاری ھوتی جارھی ھے اور وہ جھوم رہا ھے...اسے ایسا لگتا ھے کے ھر طرف میوزک چل رہا ھے ...جیسے اس گیت کی میٹھی سی آواز پورے کمرے میں بیکھر سی رہی ھے..

اسے لگتا ھے کے خوشی کے مارے اس کا دل گانا گا رہا ھے..وہ رائما کے ساتھ اکیلے کسی خوبصورت سی وادی میں ھے جھاں بادل چھائے ھوئے ھیں موسم بھی اپنی مستی میں بدمست ھے..ھر طرف ھریالی ھی ھریالی ھے ....سامنے جب.. نظر اٹھاؤ تو برف کے گالے سے ڈھکے ھوئے پھاڑ ھیں اور وھاں رائما اپنا دوپٹا ھوا میں لھرا رھی ھے .. جعفر بلکل اس کے پاس کھڑا ھے اور گانا گاہ رھا ھے

کبھی جو بادل برسے
میں دیکھوں تجھے آنکھیں بھر کے
تو لگے مجھے پھلی بارش کی دُعا

جعفر اس کے بالوں کو جو رائما کے چھرے پر آرھے ھیں ھوا کی وجہ سے ..اسے محبت سے اپنے ھاتھوں سے ھٹاتا ھے پھر رائما اسے مسکراء کر دیکھتی ھے اور پھر شرماء کر بھاگنے لگتی ھے.. جعفر کے چھرے پر اس کا دوپٹا جو اُڑ رھا ھوتا ھے آجاتا ھے

تیرے پھلو میں رھ لوں

میں خود کو پاگل کھ لوں

تو غم دے خوشیاں سہ لوں

.....ساتیاں

رائما کا دوپٹا اپنے ھاتھوں سے اپنے چھرے سے ھٹاتا ھے ..تو رائما اس کے سامنے وھاں جاکر ھریالی پر لیٹ جاتی ھے ..تو جعفر بھی اس کے بلکل برابر میں لیٹ جاتا ھے

کوئی نھیں تیرے سواء میرا یھاں

منزلیں ھیں میری تو سب یھاں

مٹادے سبھی آجا فاصلے

میں چاھوں مجھے مجھ سے باٹ لے

ذرا سے مجھ میں تو جھانک لے
کے میں ھوں کیا

رائما اٹھ کر بیٹھتی ھے اور پھر بھاگتے ھوئے وھاں ایک درخت ھوتا ھے اس کے پاس جاکر کھڑی ھوجاتی ھے

پہلے کبھی نہ تونے مجھے غم دیا
پھر مجھے .. کیوں تنھا کر دیا
گزارے تھے جو لمحے پیار کے
ھمیشہ تجھے اپنا مان کے
تو پھر تو نے بدلی کیوں ادا
یہ کیوں کیا

جعفر رائما کو درخت کے پاس کھڑا دیکھ کر دور سے مسکراتا ھے..رائما اسے مسکراتا دیکھ آنکھوں کے اشارے سے پوچھتی ھے ...کے کیا ھوا؟... جعفر مسکراء کر کھتا ھے ... کچھ نھیں---اب جو دل کا حال ہے وہ بیاں کے قابل نہ رہا یہ کیسے بتائے اسے

کبھی جو بادل برسے
میں دیکھوں تجھے آنکھیں بھر کے
تو لگے مجھے پھلی بارش کی دعا

جعفر اپنی تصوری دنیا میں کھویا ھوا ھوتا ھے ..رائما زور سے اس کے کان میں چیخ کر بولتی ھے ":جعفر "

جعفر اپنی تصوراتی دنیا سے باھر آجاتا ھے ...رائما اسے غور سے دیکھ رھی ھوتی ھے... جعفر اسے اپنے وجود کو تکتا ھوا دیکھ ... مسکراء کر کھتا ھے ":ایسے مت دیکھو...مجھے شرم آتی ھے" وہ اپنے خوبصورت چھرے پر دونوں ھاتھ رکھ کر شرمانے کی اداکاری کرنے لگا

رائما یہ سنتے ھی مسکراء دیتی ھے..اور کھتی ھے ":تم کھاں کھوئے ھوئے تھے؟؟؟ اب دیر نھیں ھورھی تمھیں "

جعفر فورا اٹھ کر کھڑا ھوجاتا ھے ":تو تم تیار ھو؟ "

"رائما":تو اتنی دیر سے میں اور کیا کھ رھی ھوں --چلو

جعفر چڑتے ھوئے ":چلو" پھر اداس چھرہ بناکر ":میں تو سکون سے خواب بھی نھیں دے سکتا "

رائما جعفر کا اداس چھرہ دیکھ": تمھیں جتنے خواب دیکھنیے ھیں بعد میں دیکھ لینا...پر ابھی چلو "

رائما نیچے اتر کر آتی ھے تو اس کی ماں اسے مسکراء کر دیکھ رھی ھوتی ھیں ..رائما اپنی امی سے": میں ٹھیک تو لگ رھی ھوں ناں؟ "

امی ": بھت پیاری لگ رھی ھو...کسی کی نظر نہ لگ جاۓ "

جعفر رائما کے برابر میں آکر کھڑا ھوتا ھے اور کھتا ھے": چاچی اب نظر اتارنے مت بیٹھ جائیے گا.. بھت دیر ھورھی ھے..چلو رائما "

جعفر اور رائما ایک ساتھ جاتے ھیں..رائما کار میں آگے والی سیٹ پر بیٹھی شیشے سے باھر دیکھ کر مسکراء رھی ھوتی ھے... جعفر رائما سے ":تمھیں اسد سے محبت ھے؟ "

رائما باھر دیکھتے ھوئے ھی جواب دیتی ھے ":وہ میرا منگیتر ھے "

جعفر رائما کو دیکھتے ھوئے سوالیہ نظروں سے ":اس کا مطلب محبت ھے؟ "

رائما ":ایک لڑکی کو اپنے منگیتر سے ..بلکے اس کے نام سے بھی الفت ھوتی ھے "

جعفر ":اس کا رشتہ تمھارے لیے آیا..تمھارے گھر والوں نے ھاں کردی تو تمھیں بھی وہ پسند آگیا..مجھے تو سوچ کر بھی عجیب لگ رھا ھے..مطلب تمھاری اپنی خود کی کوئی پسند نھیں ھے "

رائما جعفر کی طرف اپنا چھرہ کر لیتی ھے اور کھتی ھے":ایسا کچھ نھیں ھے ..مجھے بھی وہ ٹھیک لگتا ھے "

جعفر":صرف ٹھیک لگتا ھے اس لیے تمھیں اس سے الفت ھے...بس ...اور تم اس سے کچھ نھیں چاھتیں "

رائما":اس کے پاس اچھا گھر ھے ..نیک و شریف والدین ھیں ..وہ خود پڑھا لکھا ھے.. سلجھے ھوۓ دماغ کا مالک ھے..یہ سب خصوصیات جس میں بھی ھوں گی کوئی بھی لڑکی اسے خود بہ خود پسند کرے گی" وہ اپنا موقف بیان کرتے ہوئے

جعفر اپنے دل میں":اس موضوع پر بات کرنا بلکل بے کار ھے..رائما سوائے اسد کی تعریفوں کے اور کچھ نھیں بولے گی اور اسد کی تعریفیں سنے کا مجھے کوئی شوق نھیں ھورھا...ایک کام کرتا ھوں موضوع بدل لیتا ھوں "

جعفر": اچھا یہ بتاؤ... تمھاری بھی تو کوئی خواھش ھوگی ..یا صرف شادی کرنا ھی تمھاری خواھش ھے" وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا

رائما": شادی کرنا تو ھر لڑکی کا ارمان ھوتا ھے..ایک اچھا محبت کرنے والا شوھر مل جائے تو زندگی بھت حسین لگنے لگتی ھے...پر..ھاں میری بھی خواھشات ھیں..میں چاھتی ھوں کے اسد شادی کے بعد مجھے پڑھنے کی اجازت دے ...تاکے میں پڑھ لکھ کر کچھ بن سکوں" وہ اپنی خواہشات کا اظھار کر رہی تھی

" جعفر": تمھیں لگتا ھے کے وہ تمھیں اجازت دے گا آگے پڑھنے کی؟

رائما": ھاں...مجھے لگتا ھے .. کیونکے جو خود پڑھا لکھا ھے وہ پڑھائی کی اھمیت کو سمجھتا ھو گا...اس بات کا یقین ھے مجھے"

جعفر گاڑی سگنل پر رکتے ہوئے":اگر اس نے نہ پڑھنے دیا تو؟؟ "وہ ابرو اچکاتے اچکاتے ہوئے

رائما":اللہ نہ کرے...ایسا تو مت کھو...مامی کی کوئی بیٹی نھیں ھے ..وہ مجھے اپنی بیٹی مانتی ھیں اور ھمارے ننھیال میں لڑکیوں کو پڑھنے کی پوری پوری اجازت ھے "

جعفر سگنل گرین ھوتے دیکھ گاڑی چلاتے ہوئے":میں خوبصورت ھوں..ھے ناں؟؟ "

رائما":سچ بولوں یا جھوٹ؟" وہ سوچتے ہوئے استفسار کرنے لگی

جعفر منہ بناتے ہوئے ذرا سوچ کر ":چلو..جھوٹ ھی بول دو "

رائما جعفر کو غور سے دیکھتے ہوئے دل میں ": خوبصورت؟؟؟.... ھاں میں نے تو کبھی نوٹس کیا ھی نھیں کے جعفر کیسا دیکھتا ھے... ھُم... ھاں.. یہ تو واقعی ھیڈسم ھے.. ٹول ھے.. بلکل جینٹل مین لگتا ھے... ٹھیک کھ رھی تھیں میری دوستیں.. یہ تو بلکل ھیرو جیسا دیکھتا ھے... لیکن میں اس بندر کی تعریف کیوں کروں "... پھر ایک گھری سانس لیتے ہوئے": ھُم "

جعفر ": اب بولو بھی" بے صبر ہو کر پوچھنے لگا

رائما": بس ٹھیک ٹھاک ھو" وہ چھرے کے زاویے بگاڑتے ہوئے آنکھیں چھوٹی کرتی ہوئی بولی

جعفر مسکراتے ہوئے": بس ... ٹھیک ٹھاک.. چلو چلے گا... میں پڑھا لکھا ھوں.. اسد تو پڑھ رھا ھے ... دادا کا سایہ کھلاتا ھوں پورے آفس میں "

“ رائما”:تو یہ سب تم مجھے کیوں بتا رھے ھو

جعفر رائما کو دیکھ کر بڑے پیار سے ”:اگر میں تم سے کھوں کے میں تمھاری ساری خواھشات پوری کرسکتا ھوں...بھلے ھی اس کے لیے مجھے سب سے لڑنا ھی کیوں نہ پڑے...تو کیا تم مجھ سے شادی کرلو گی؟؟؟“ جعفر یہ سوال پورے دل سے پوچھ رھا تھا...رائما اس بات پر حیرت کے مارے جعفر کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگتی ھے

جعفر اس کے چھرے کے تاثرات سے اندازہ لگا لیتا ھے کے اس کا جواب کیا ھے..پھر اپنے دل میں ”:لگتا ھے سوال کچھ زیادہ ھی پرسنل ھوگیا“یہ سوچ مسکرانے لگتا ھے ”:...یار...میں تو مزاق کر رھا تھا...تم بھی ناں“ وہ صرف اپنی ھچکچاھٹ مٹانے کے لیے ایسا کھتا ھے تاکے رائما اسے پھٹی پھٹی نگاھوں سے دیکھنا بند کرے..رائما بلکل خاموش ھوجاتی ھے...اور واپس کھڑکی سے باھر دیکھنے لگتی ھے

جعفر اپنے دل میں ":لگتا ھے رائما کو برا لگ گیا...یار دیکھو ذرا... جعفر تیرے ساتھ تو وہ مزاق میں بھی شادی نھیں کرنا چاھتی ...اصل زندگی میں تو بھت دور کی بات ھے.... جا بیٹا..جس دریا میں تو کودا ھے اس کا کنارا تجھ سے بھت دور ھے... "

دونوں ائیرپورٹ پھنچ جاتے ھیں...ائیرپورٹ کے اندر بھت رش ھوتا ھے لوگوں کا....رائما رش دیکھ گھبرا جاتی ھے ...وہ جعفر سے ":یھاں اتنا رش کیوں ھو ھورھا ھے ؟ "

جعفر ":پاکستان کی کرکٹ ٹیم آئی ھے اس لیے...ان کے فین ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے آۓ ھوۓ ھیں اور کوشش کر رھے ھیں کے کسی طرح انھیں دیکھ لیں...میرا بھی دل چاھ رھا ھے ایسا موقع باربار نھیں ملتا "

رائما":اگر ھم ان کو دیکھنے کے لیے روکے تو کھیں دیر نہ ھوجائے" وہ پریشان ہو کر کہنے لگی

" جعفر اپنے ھاتھ کی کلائی میں بندھی ھوئی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ھوئے":ھاں...چلو

جعفر آگے آگے چل رھا ھوتا ھے اور رائما اس کے پیچھے پیچھے...لوگوں کے ھجوم کی وجہ سے رائما پیچھے رہ جاتی ھے ..اور جعفر تھوڑا آگے نیکل آتا ھے.......وہ پیچھے مڑ کر دیکھتا ھے تو رائما کو نہ پاکر فکر مند ھوتا ھے...وہ پریشان نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگتا ھے..اتنے میں کوئی پیچھے سے اس کے کندے پر ھاتھ رکھتا ھے .. جعفر فورا پیچھے مڑ کر دیکھتا ھے ..اسے یہ دیکھ کر سکون ملتا ھے کے وہ کندے پر ھاتھ رکھنے والا اور کوئی نھیں رائما ھے... جعفر رائما کو دیکھ سکھ کی سانس لیتا ھے":... تم نے تو میری جان ھی نیکال دی تھی "

رائما": وہ رش اتنا تھا اس لیے"   جعفر رائما کا ھاتھ پکڑ لیتا ھے... رائما کا پھلی بار کسی نے ھاتھ پکڑا تھا... وہ حیرت سے جعفر کو دیکھتی ھے ... جعفر ھاتھ پکڑ کر چلنے لگتا ھے آگے آگے... رائما صرف اس کے ھاتھ میں اپنا ھاتھ دیکھ پیچھے پیچھے چل رھی تھی... جعفر اپنے دل میں": کاش یہ ھاتھ ھمیشہ میرے ھاتھ میں رھے"   پھر مسکراتا ھے

"   جعفر کو رائما کی مامی اور ماما نظر آجاتے ھیں ... رائما جعفر سے": روک کیوں گئے ... چلو

"   جعفر": تم جاؤ

"   رائما": تم بھی چلو ناں

"   جعفر": نھیں تم جاؤ... میں باھر گاڑی میں تمھارا انتظار کروں گا

رائما": میں جاؤں؟؟؟"   وہ بہت پیار سے پوچھتی ہے

جعفر": ھاں جاؤ" وہ اجازت تو دے رہا تھا پر رائما کا ھاتھ نھیں چھوڑ رہا تھا ...رائما اپنی آنکھوں کے اشارے سے نیچھے کی طرف دیکھتی ھے ..ھاتھ کی جانب.. جعفر اسے اشارا کرتا دیکھ نیچھے دیکھتا ھے پر اسے سمجھ نھیں آتا کے رائما اس سے کیا کھ رھی ھے.... جعفر": کیا؟ "

رائما پھر سے استفسار کرتی ھے": میں جاؤں؟ "

جعفر جھنجھلا کر": کھ تو رہا ھوں جاؤ "

رائما بڑے پیار سے مسکراتے ھوۓ": ھاتھ چھوڑو گے تو جاوں گی ناں "

جعفر": تم جاؤ "

رائما": تم بھی چلو ناں "

جعفر": نھیں تم جاؤ... میں باھر گاڑی میں تمھارا انتظار کروں گا "

رائما":میں جاؤں" وہ پیار سے پوچھتی ہے

جعفر":ھاں جاؤ" وہ اجازت تو دے رھا تھا پر رائما کا ھاتھ نھیں چھوڑ رھا تھا ...رائما اپنی آنکھوں کے اشارے سے نیچھے کی طرف دیکھتی ھے ..ھاتھ کی جانب.. جعفر اسے اشارا کرتا دیکھ نیچھے دیکھتا ھے پر اسے اسے سمجھ نھیں آتا کے رائما اس سے کیا کھ رھی ھے..... جعفر":کیا؟"

رائما پھر سے استفسار کرتی ھے":میں جاؤں؟"

جعفر جھنجھلا کر":کھ تو رھا ھوں جاؤ"

رائما بڑے پیار سے مسکراتے ھوئے":ھاتھ چھوڑو گے تو جاوں گی ناں"

جعفر یہ سنتے ھی ھاتھ چھوڑ دیتا ھے..رائما اس کی اس حرکت پر مسکرانے لگتی ھے..اور ... خوشی خوشی جعفر سے دور اور اپنی منزل کی طرف قدم بڑھانے لگتی ھے

جعفر رائما کو خود سے دور جاتا دیکھ اداس ہوجاتا ھے...اپنے دل میں ":رائما کو تو اس کی منزل مل چکی ھے... جعفر "

رائما اپنی مامی سے جاکر ملتی ھے..مامی بتاتی ھیں کے فلائیٹ لینڈ ہوچکی ھے...رائما بے صبری نگاھوں سے اس دروازے کو دیکھنے لگتی ھے جس سے اسد آئے گا...اس کے چھرے پر مسکراھٹ اور دل میں گھبراھٹ ھورھی ھے..کیفیت کا عالم تو یہ ھے کے نظریں دروازے پر ٹیکی ھیں.....اور دل میں ھل چل سی مچی ھے...عالم بے چینی میں وہ اپنے آپ سے کھتی ھے ":اسد کو بچپن سے دیکھا ھے...پر آج دیکھنے کی بے چینی اور بے صبری کچھ اور ھی ھے....ویسے تو تم کتنی بار آئے میرے گھر...اور میں تمھارے گھر پر آج اس دل کی کیفیت کچھ اور ھی ھے....یہ نظریں تو بےتابی سے تمھارا ھی رستہ...دیکھ رھی ھیں... سمجھ ھی نھیں آیا کے تم کب میری زندگی میں ایک روشن چراغ کی طرح بن گئے "

پھر ان نظروں کی بے قراری کو قرار آتا ھے اور اسد رائما کی آنکھوں کو نظر آجاتا ھے....اسد کی ایک جھلک دیکھتے ھی رائما کا دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ھے....وہ مارے حیاء اپنی نظریں جھکالیتی ھے...اسد بھی سب سے پہلے رائما کو ھی دیکھتا ھے..

پر اسد کے دیکھنے میں اور رائما کے دیکھنے میں بھت فرق ھوتا ھے...اس کی نظروں میں نہ کوئی محبت ھوتی ھے اور نہ بے تابی..بلکے وہ تو رائما کو دیکھ کر بھی اندیکھا کر دیتا ھے اور سب سے پہلے خوشی خوشی آکر اپنی ماں سے ملتا ھے پھر اپنی والد سے..رائما چپ چاپ نیچے نظریں کر کے کھڑی رھتی ھے..وہ انتظار میں تھی کے اسد اس سے بھی کچھ کھے..پر اسد رائما کو دیکھنے کے باوجود بھی سلام تک نھیں کرتا...

جب وہ لوگ ائیرپورٹ سے باھر آتے ھیں تو رائما اپنی مامی سے":اچھا مامی میں چلتی ھوں "

" مامی":ایسے کیسے..ھمارے ساتھ گھر چلو

رائما نظریں جھکائے ":مامی بتایا تو تھا دادی نے کھا ھے کے جب تک وہ آئے ہوئے ھیں
" میں آپ کے گھر نھیں آسکتی

مامی":آپ کا گھر..یہ کیا کھ رھی ھو...وہ تمھارا بھی گھر ھے..ویسے اپنی دادی کو میری
" طرف سے شکریہ کھنا کے انھوں نے میرے کھنے پر تمھیں یھاں بھیجا

" رائما":جی مامی...میں جاؤ ں
" مامی":روکو
" پھر وہ اسد سے کھتی ھیں کے جاؤ رائما کو گاڑی تک چھوڑ کر آؤ
;" اسد":جی امی

وہ اور رائما ایک ساتھ چلتے ھیں ...رائما کے دل کو ایک آس ھوتی ھے...کے شاید اب
اسد کوئی بات کرے...پر اسد اچانک سے اپنی چلنے کی اسپیڈ بڑھا دیتا ھے..اور آگے

آگے چلنے لگتا ھے اور کچھ نھیں بولتا... جعفر کار کے باھر کھڑا انتظار کر رھا ھوتا ھے..وہ اسد اور رائما کو ایک ساتھ آتا دیکھ دل میں سوچتا ھے": یہ میرے دل کو اتنا برا کیوں لگ رھا ھے رائما کا اسد کے ساتھ ھونا....جب منگیتر اسد کی ھے تو قدم سے قدم ملا کر بھی تو اسد کے ساتھ چلے گی "

اسد آکر جعفر سے ھاتھ ملاتا ھے ..رائما چپ چاپ کھڑی رھتی ھے..اسد تھوڑی دیر جعفر سے باتیں کرنے کے بعد چلا جاتا ھے..رائما اسے جاتا دیکھنے لگتی ھے حسرت بھری نظروں سے...پر وہ بے خبر تھی کے جعفر اسے اسد کو دیکھتے ھوۓ دیکھنے لگتا ھے...جبکے اس کی نگاھوں کی حسرت رائما کی نگاھوں کی حسرت سے کھیں زیادہ تھی

آخر کار جعفر سے برداشت نھیں ھوتا رائما کا اسد کو دیکھتے رھنا وہ چڑ کر کھتا ھے": چلیں...یا اسد کو ھی دیکھتے رھو گی" رائما جعفر کو کوئی جواب نھیں دیتی اور جاکر کار میں بیٹھ جاتی ھے...

“ جعفر اور رائما واپس آنے لگتے ھیں .. جعفر”:اور کیا ھوا؟
رائما اس کی سوال کو سنے کے باوجود کوئی جواب نھیں دیتی
جعفر”: کچھ ھوا ھے کیا؟ ”وہ محسوس کرچکا تھا کے رائما کے چھرے پر اب وہ چمک نھیں ھے جو جاتے وقت تھی ..اس کے چھرے کی خوبصورت سی مسکراھٹ بھی غائب تھی ...

“ رائما پھر کوئی جواب نھیں دیتی.. جعفر”:بولو ....ناں

مگر رائما اپنی خاموشی نھیں توڑتی...آخر کار جعفر چڑتے ھوۓ بولتا ھے”:تمھارا ڈرائیور نھیں ھوں میں..جو تم مجھ سے کوئی بات نھیں کر رھی ھو...اگر ایسا رویہ رکھو گی تو آئندہ کبھی تمھیں کھیں جانا ھوگا تو اپنے

b.b

سے کھنا.. کیونکے میں تو اب تمھاری مدد نھیں کرنے والا "...وہ غصے میں ڈرائیف کرتے ہوۓ ":ایک تو میڈم کا ڈرائیور بنو ...اوپر سے میڈم کے نخرے بھی سھو "

رائما منہ بسور کر ":کوئی نخرے نھیں کر رھی میں ...بس دل نھیں چاھ رھا میرا بات کرنے کا..اور تم میرے کزن ھو...تو اتنا تو تمھیں سھنا پڑے گا "

جعفر اپنے دل میں ":چلو شکر..کچھ بولی تو "

جعفر ":کزن ھوں .. ھونے والا شوھر نھیں جو سھنا پڑے گا "

رائما یہ بات سن کر غصے سے ":تم ..پھر سے شروع ھوگئے... تم ایسی عجیب سی باتیں کرتے ھو اس لیے میرا دل نھیں چاھتا تم سے بات کرنے کا "

جعفر": تو پھر کیسی باتیں کروں.. خود بتادو.. ویسے بھی اگر میں پوچھوں گا کے تم اداس کیوں لگ رھی ھو.. تو کون سہ تم مجھے بتادو گی "

رائما": اگر تم پوچھتے اور ھمدرد بن کر پوچھتے تو میں ضرور بتا دیتی "

جعفر": تو پھر ٹھیک ھے" کھ کر کار روک دیتا ھے

رائما": کار کیوں روک دی؟" وہ حیرت سے اسے دیکھ پوچھنے لگی

جعفر رائما کی طرف دیکھ کر بڑی ھمدردی سے پوچھتا ھے": کیا ھوا ھے؟" تم اداس کیوں ھو؟ "

رائما": پتا نھیں "

“ جعفر ”:اب یہ کیسا جواب ھے ..پتا نھیں

“ رائما اداس لھجے میں ”:واقعی سچ کھ رھی ھوں...مجھے نھیں پتا

جعفر ”:چلو کوئی بات نھیں ..میں تمھیں گول گپے کھلاتا ھوں..وہ بھی چٹ پٹے والے کھا کے تم ساری اداسی بھول جاؤ گی“ وہ شوخی نگاہوں سے اسے دیکھ والا...

رائما ”:نھیں گھر چلتے ھیں“ وہ بے زاری سے بولی

جعفر رائما کی ایک نھیں سنتا اور کار جاکر گول گپے والے کے ٹھیلے پر روکتا ھے ..گاڑی سے اتر کر دو پلیٹیں بنواتا ھے...اور گاڑی میں آکر بیٹھتا ھوا ایک پلیٹ رائما کے ھاتھ میں دیتا ھے...رائما پلیٹ پکڑ لیتی ھے..دونوں ایک ساتھ پھلا گول گپے کو منہ میں رکھتے ھیں اور دونوں کو ھی ایک ساتھ زبردست مرچیں لگ جاتیں ھیں....جعفر فورا پانی کی

بوتل اٹھا کر منہ لگا کر پی لیتا ھے...رائما کو بھی بہت مرچیں لگ رھی ھوتی ھیں اس
...لیے وہ جعفر کے منہ سے لگی پانی کی بوتل چھین لیتی ھے
اور بغیر کچھ سوچے سمجھے اس بوتل کو منہ
..سے لگا لیتی ھے

جعفر":ارے..یہ میرا جھوٹا پانی ھے" وہ اسے یاد دلا رہا ہوتا ہے

رائما کو اس وقت بہت مرچیں لگ رھی ھوتی ھیں اس لیے وہ جعفر کی بات کا جواب تک نھیں دیتی اور جعفر کے لبوں سے لگی پانی کی بوتل کو اپنے لبوں سے لگائے رکھتی ھے... جعفر رائما کو چھیڑتے ھوئے کھنے لگتا ھے":چلو پی لو...پیار بڑھ جائے گا ھمارا"

یہ سنتے ھی رائما بوتل فورا منہ سے ھٹا کر جعفر کو غصے والی نگاھوں سے دیکھنے لگتی ھے

جعفر مسکراء کر ":جھوٹ نھیں بول رھا ..سب یھی کھتے ھیں.. جھوٹا پینے سے پیار بڑھتا ھے" اس کی آنکھوں میں عجیب سی شرارت ناچ رہی تھی

رائما خفگی سے بولتی ھے ":تمھیں ھو کیا گیا ھے جعفر؟ اتنی عجیب عجیب باتیں کیوں کرنے لگے ھو "

" جعفر ":کون سی عجیب بات کی میں نے...سب یھی کھتے ھیں

" رائما ":تمھیں کچھ چاھیے کیا؟

" جعفر اپنے دل میں ":یھی تو سمجھ نھیں آرھا کے کیا چاھتا ھوں

رائما کو محسوس ھوتا ھے کے جعفر کچھ بول رھا ھے ..رائما فورا پوچھتی ھے ":کیا کھا تم نے؟ "

جعفر اپنے دل میں ":لو...انھیں تو میرے دل کی آواز بھی سنائی دیتی ھے" پھر
" مسکراء کر رائما کی جانب دیکھتے ھوۓ": نھیں کچھ نھیں

رائما یہ بات اپنی ڈائری میں لکھتی ھے کے ":جعفر کی نہ صرف نگاھوں میں بلکے باتوں میں بھی بھت فرق آگیا ھے..پتا نھیں وہ ھر وقت عجیب عجیب باتیں کیوں کرتا رھتا ھے ..جعفر نے آج مجھے حیران کردیا...اسے کیسے پتا چلا کے میں بھت اداس ھوں..میں نے تو اسے نھیں بتایا...پر ھاں ھوں میں اداس..وہ بھی اسد کی وجہ سے
ایسا لگ رھا تھا کے اسے کوئی فرق ھی نھیں پڑھ رھا تھا
میرے وھاں ھونے یا نہ ھونے سے..میں اتنا تیار ھوئی اور اس نے ایک بار بھی میری طرف نھیں دیکھا"

*******___****

کچھ دنوں بعد پری رائما کی الماری میں دوپٹا ڈھونڈ رھی تھی ...اسے دوپٹا تو نھیں ملتا اپنا مگر حیدر کے دیئے تحفے اور چٹیں مل جاتیں ھیں ...پھلے تو پری کے دل میں خیال آتا ھے کے وہ چٹیں پڑھ لے ..پر پھر اسے خیال آتا ھے کے ": نھیں کسی کے پرسنل خط پڑھنا ٹھیک نھیں" یہ سوچ کر وہ چٹیں تو وھیں رکھ دیتی ھے پر تحفے نیکال کر دیکھنے لگتی ھے...

اسے پھلا تحفہ کھولتے ھی پازیب ملتی ھیں ..اسے پازیب بھت خوبصورت لگتی ھیں وہ فورا انھیں نیکال کر اپنے پاؤں میں پھن لیتی ھے

پری رائما کے پاس آکر کچن میں کھڑی ھوتی ھے تو رائما کو چھن چھن کی آواز سنائی دیتی ھے ..رائما اِدھر اُدھر دیکھنے لگتی ھے کے یہ پازیب کی آواز کھاں سے آرھی ھے

پری رائما سے ": یہ دیکھو" پری اپنے پاؤں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے

" رائما": کیا دیکھوں؟

" پری اپنی شلوار کا پائنچہ اوپر کرتے ھوئے": میری پایل... کتنی خوبصورت ھے

" رائما حیران ھوکر": تمھیں یہ کھاں سے ملی

" پری خوش ھوکر": تمھاری الماری سے

" رائما": اتارو اسے

" پری": مجھے یہ بھت اچھی لگ رھی ھے میں نھیں اتار رھی

" رائما": میں نے کھا ناں اتار دو

پری ضد پر اتر آتی ھے کے وہ اب اس پایل کو نھیں اتارے گی...رائما باربار اصرار کر رھی تھی کے وہ اس پازیب کو اتار دے..اتنے میں پری اپنی والدہ کے پاس بھاگ کر چلی جاتی ھے اور بچوں کی طرح ان سے سفارش کرواتی ھے..

رائما اپنی ماں کو منع کرتی ھے ..مگر اس کی والدہ کھتی ھیں":دے دو...چھوٹی بھن ھے تمھاری ...اسے اچھی لگ رھی ھے... تمھیں میں دوسری دلادوں گی "

رائما چاھتے ھوےَ بھی وہ پازیب پری سے واپس نھیں لے پاتی "...یہ تو حیدر کی دی ھوئی پایل تھی..مجھے انھیں حیدر کو واپس کرنا تھا...پر پری تو انھیں اپنے پاوں سے اتارنے کو ھی تیار نھیں ھے۔"

*****___________**********

رائما کی امی اپنے شوھر سے":جعفر اچھا لڑکا ھے ناں "

خالد صاحب":ھاں اس میں تو کوئی شک کی بات نھیں ھے..بڑا ھی پیارا اور نیک بچا ھے...اور محنتی بھی اتنا ھے کے اپنی محنت و ایمانداری سے اس نے سب کا دل جیت

لیا ھے خاص طور پر ابو کا ..ابو کا دل ھر کوئی نھیں جیت سکتا..مگر جعفر نے ان کا دل اپنی محنت و لگن سے جیت لیا ھے "

رائما کی والدہ ":سچ پوچھو تو جب ابا نے اسے بلایا تھا یھاں ... سزا کے طور پر تو مجھے لگا تھا کے ابا یہ کیا کر رھے ھیں ..سانپ کو دودھ پلا رھے ھیں..ارے جس کے باپ نے دھوکا کیا ...بلکے جس لڑکے نے خود دھوکا دیا ...اسے اپنے آفس میں کیوں رکھ رھے ھیں پر اب یقین ھوگیا ھے ابا نے ھیرے کو پرکھ لیا تھا ...اور ھیرے کی قدر جوھری ھی... جانتا ھے "

" خالد صاحب ":ابو ایسے ھی پاکستان کے امیر ترین آدمیوں میں نھیں آتے

رائما کی والدہ ":ھاں..یہ ٹھیک کھ رھے ھیں آپ...پر میرے دل میں اب جعفر کو دیکھ دیکھ کر ایک خواھش اٹھنے لگی ھے "

خالد صاحب":وہ کیا؟"   وہ ابرو اچکاتے ہوئے

رائما کی والدہ":روشنی اپنے گھر خوش آباد ھے..اللہ کے کرم سے رائما کا رشتہ بھی اتنے اچھے گھر میں ھوگیا ھے...اب پری رہ گی ھے... جعفر اور پری کی جوڑی بھی اچھی رہے گی...بس بھابھی مانگ لیں پری کا رشتہ...مانا بھابھی ذرا تیز مزاج کی ھیں پر آخر کب تک کریں گی ظلم و ستم ...اب تو ان کا رویہ کافی حد تک ٹھیک ھوگیا ھے اپنی بڑی بھو کے ساتھ بھی...ویسے بھی ابا تو جعفر کو اب لاھور بھیجنے کے حق میں ھیں ھی نھیں...وہ اسے اپنے پاس کراچی میں ھی رکھیں گے "

خالد صاحب نفی میں گردن ھلاتے ھوۓ":کھچڑی پکانا بند کرو... بھابھی تم سے کتنا جلتی ھیں یہ بات کسی سے چھپی ھوئی نھیں ھے..وہ مانگ ھی نہ لیں پری کا رشتہ "...یہ سنتے ھی وہ برا سہ منہ بناکر کھتی ھیں":یہ تو ٹھیک ھے...پر جوڑے تو آسمانوں پر بنتے

ان کی آنکھیں چمکی تھیں یہ کہتے ہوئے ...ان کے اس ریکشن پر خالد صاحب

"یعنی آپ چاھتی ھیں کے بس بھابھی رشتہ لے کر آجائیں":

اس پر وہ مسکراتے ہوئے":ھیرا لڑکا ھے...اتنی سی عمر میں اتنا کامیاب ھے....گھر کا بچہ ھے...ھوجائے تو اس سے اچھی کیا بات ھے..پر مجھے بھی بھابھی سے کوئی امید نھیں ھے"

*******___________*********

ایک سال بعد اسد اپنے گھر آیا ھوا تھا...اسد اور اس کے والدین ناشتے کی میز پر ناشتہ کرنے کے ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رھے تھے ..پھر ان باتوں میں رائما کا ذکر نیکلتا ھے...اسد کی ماں":تم جب یھاں نھیں ھوتے تب رائما میرا بیٹیوں کی طرح خیال کرتی ھے"

اسد منہ بسور کر بڑے دل خراش لہجے میں بولتا ھے ": وہ آپ کا خیال کرتی ھے ... خدمت کرتی ھے آپ لوگوں کی اسی لیے میں نے اس سے منگنی رکھ رکھی ھے... ورنہ اس کا اور میرا کوئی جوڑ ھے بھلا... اگر آپ مجھے اپنا واسطہ نہ دیتیں تو یہ منگنی کب کی ٹوٹ چکی ھوتی "

اسد کی ماں بڑے پیار و محبت سے بولتی ھیں ": تم اس کے رنگ کی وجہ سے ایسا بول رھے ھو... پر تم نھیں جانتے اس ایک سال میں وہ میرے لیے میری بیٹی سے بھی بڑھ کر بن چکی ھے "

اسد جھنجھلا کر بے زاری کا اظہار کرتے ھوئے ": جانتا ھوں... پر اب پیلیز دوبارا شروع مت کیجیے گا... اس کی تعریفیں کرنا... آپ کو پتا ھے میں نے کسی کو نھیں بتایا کے میری منگنی ھوئی وی ھے ... ورنہ دیکھنے کی ضد کرتے.. میں رائما کو ان سے نھیں ملوا سکتا "

اسد کی ماں ":بیٹا انسان اپنی صورت سے نہیں سیرت سے جانا جاتا ھے..وہ سیرت کی بہت پیاری بچی ھے...میرے دل سے تو ھر وقت اس کے لیے دعا ھی نیکلتی ھے "

اسد ":امی آپ بھی کھاں کتابی باتیں لے کر بیٹھ گیں...اب لوگ صرف صورت دیکھتے ھیں اور جس طرح کی رائما کی صورت ھے اس سے تو ھمارے گھر کے نوکر بھی شادی نہ کریں "

اسد کا یہ آخری جملا اسد کی والدہ کو بہت ناگوار گزرتا ھے ":تم صرف صورت پر مر رھے ھو..پر ایک وقت آتا ھے جب انسان کو خوبصورتی کی نھیں خوبسیرتی کی ضرورت پڑتی ھے جوانی تو انسان ھر جگہ گزار لیتا ھے پر یہ بوڑھاپا...صرف ایک اچھا ھمسفر مانگتا ھے....جو اس وقت تمھارا ساتھ دے سکے...پر یہ نیک سیرت بیویاں ھر کسی کو نھیں ملتیں "

اسد ”:امی آپ دیکھیے گا جب ھماری شادی ھوگی ناں تو لوگ کھ رھے ھوں گے کے سلماء کو پوری دنیا میں یھی ایک لڑکی ملی تھی اپنے اکلوتے بیٹے کے لیے“ حقارت سے کہتے ہوئے ناشتے کی ٹیبل سے اٹھ کر چلا جاتا ھے...

اسد کی ماں پریشان ھوتے ھوئے اپنی شوھر سے ”:مجھے اس کے ارادے اچھے نھیں لگ رھے...اس کی باتیں بتارھی ھیں کے یہ رائما کو خوش نھیں رکھے گا..یا اللہ ..سب اچھا کردے “

رائما کی خدمت, محبت اور خلوص نے سلماء بیگم کا دل جیت لیا تھا انھیں بھت دوکھ ھوا تھا اسد کی باتیں سن۔...

***********__________*********

رائما نھاء کر نیکلتی ھے... سونے کے لیے اپنے بستر پر لیٹ ھی رھی ھوتی ھے کے اسے پیاس کا احساس ستاتا ھے.. وہ اپنے کمرے میں رکھا جگ دیکھتی ھے وہ بھی روزانہ کی طرح خالی ھوتا ھے .. رائما کو آج شدت سے روشنی کی یاد ستاتی ھے جو ھمیشہ کمرے کے پانی کا جگ بھر کر رکھتی تھی ":...اُو..نو...پانی پینے کے لیے کچن میں جانا ھوگا..ارے یار..."

اس کے بال گیلے ھوتے ھیں اس لیے وہ انھیں بغیر باندھے ھی کچن میں اپنے نائٹ ڈریس میں پھنچ جاتی ھے پانی پینے..

کچن میں وہ گلاس بھرتی ھے پانی سے .. پھر کرسی پر پینے کے لیے بیٹھتی ھے.. ابھی ایک ھی گُٹ گلے سے اتارتی ھی ھے کے جعفر وھاں آجاتا ھے... رائما اپنا دوپٹا تک کمرے میں چھوڑ آئی تھی کیونکے اس کی نظر میں تو آدھی رات ھوچکی تھی اور اس کے گھر کے شیڈویل کے مطابق تو سب سو چکے تھے... وہ جعفر کو دیکھ بھوکھلائی تھی...

دوسری طرف جعفر وہ رائما کو پھلی بار کھلے بالوں میں دیکھ رہا تھا...اُس کے بال گیلے معلوم ھورھے تھے اور اس کا چھرہ نکھرہ نکھرہ..اوپر سے اس کا ڈھیلا ڈھلا سہ نائٹ ڈریس ..دوپٹا نہ ھونے کی وجہ سے اس کے چھرے پر جو شرمساری جھلک رھی تھی وہ اسے بھت بھ رھی تھی..وہ اسے اس طرح دیکھ مسکرانے لگا...آج اُس کا دل اجازت ....ھی نھیں دے رہا تھا کے رائما پر سے نظر ھٹانے کی

رائما اپنی ھچکچاھٹ کی وجہ سے دو تین منٹ تو صرف خاموش رھتی ھے... لیکن جب اسے مسکراتا دیکھتی ھے تو غصے سے بولتی ھے": تم سوتے نھیں ھو کیا؟ اتنی رات کو یھاں کیا کر رھے ھو؟ "

پھر کرسی سے اٹھتے ھوئے منہ ھی منہ بڑ بڑاتی ھے": جنوں کی طرح پوری رات جاگتا ھے .. شاید" وہ نھیں جانتی کے جعفر اس کا منہ ھی منہ بڑ بڑانا سن چکا ھے

جعفر کی نگاہ رائما کے ھونٹوں پر پڑتی ھے....جو پانی پینے کے سبب گیلے تھے.انھیں دیکھ جعفر کو بھی پیاس کا احساس ھوا ...مگر وہ پیاس رائما کے بچے ھوۓ پانی کی تھی...کیونکے وہ پانی رائما کے خوبصورت ھونٹوں سے مس ھوا تھا...رائما پانی کا گلاس ساتھ لے کر جانے لگتی ھے....تو جعفر راستہ روک لیتا ھے..اس کے بلکل سامنے آکر ...کھڑا ھوجاتا ھے

رائما اسے اپنا راستہ روکتے ھوۓ دیکھ ":کیا؟" وہ ہلکا سہ گھبرا جاتی ہے
" جعفر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ھوۓ": مجھے پانی پینا ھے

رائما کو جعفر کی نگاھوں میں کشش محسوس ھوتی ھے..اس کی نگاھوں سے آج رومانس ٹپک رہا تھا...رائما اسے خود کے وجود کو اس طرح تکنے کے سبب نروس ھوجاتی ھے":...میں لادیتی ھوں.. تمھیں" وہ کھ کر اس کے لیۓ دوسرے گلاس میں پانی لینے کی نیت سے

پلٹی تھی...ابھی وہ ایک قدم ہی آگے بڑھاتی ہے..کے جعفر پیچھے سے کہتا ہے":مجھے نہیں پینا.."

رائما یہ سن پلٹتی ہے جعفر کی جانب ..وہ سہمے سہمے لہجے سے":پر ابھی تو تم نے کہا کے تمھیں پانی پینا ہے"

جعفر اس کے قریب آکر اس کے ہاتھ سے اس کا پیا ہوا پانی کا گلاس لیتے ہوئے":یہ پینا چاہتا ہوں میں"

رائما":پر یہ تو میرا جھوٹا ہے.."

جعفر":تبھی تو چاہیے" کہ کر سارا پانی ایک سانس میں پی جاتا ہے..

رائما ":اس حرکت کا کیا مطلب ھے؟" وہ الجھی نگاھوں سے اس سے استفسار کر رھی تھی

وہ گلاس میز پر رکھ اسے دیکھ مسکراء کر اس کے سیدھے کان کی جانب جھکتا ھے ..وہ سھمی تھی اس لیے ھلکا سہ پیچھے ھونے کی کوشش کرتی ھے ":بال باندھ لو...کھیں یہ جن مزید عاشق نہ ھو جائے ..اور یہ جان لو ...میں نے آج جان لیا ھے کے مجھے کیا چاھیے "..کھ کر مسکراتا ھوا چلا جاتا ھے

رائما خود سے ":یہ کیا کھ کر گیا ابھی..میں سمجھی نھیں...اسے ھو کیا گیا ھے...؟؟؟" پھر خالی پانی کے گلاس کو دیکھنے لگتی ھے ":..سکون سے پانی بھی پینے نھیں دیا" وہ جھنجھلا کر کھنے لگی.....

*********___________*********

عریج خوشی خوشی رائما کے پاس آکر کھتی ھے": تم نے جس لڑکی کا فوٹو حیدر کو بھیجا تھا اسے وہ لڑکی پسند آگی ھے..اور وہ اس سے شادی کرنے کے لیے تیار ھے..."

" رائما خوش ھوکر": حیدر نے خود کھا آپ سے

عریج ": ھاں...پر یہ تو بتاؤ..کے کس کا فوٹو بھیجا تھا تم نے" وہ تجسس سے پوچھنے لگیں

" رائما مسکراتے ھوۓ": پری کا

" عریج حیرت سے": کیا؟ تم نے پری کی تصویر بھیجی تھی حیدر کو

رائما": جی بھابھی.. مجھے لگتا ھے حیدر کے لیے پری سے اچھی اور کوئی لڑکی ھو ھی نھیں سکتی.. پری بھت زندہ دل لڑکی ھے... آپ دیکھیے گا وہ حیدر کو مجبور کردے گی خوش رھنے کے لیے "

عریچ خوش ھوکر": تم ٹھیک کھ رھی ھو... پری تو بھت اچھی رھے گی حیدر کے لیے.. میرے دماغ میں یہ خیال کبھی کیوں نھیں آیا "

رائما": کیونکے آپ نے میرے نظریے سے کبھی دیکھا ھی نھیں... حیدر کے ماں باپ کا انتقال حادثاتی طور پر ھوا.. دونوں کے ایک ساتھ دنیا سے چلے جانے کی وجہ سے حیدر بھت اکیلا ھوگیا.. پھر اس کی بھن یعنی آپ کی بھی شادی ھوگئ ...آپ کو تو

b.b

مل گئے اور ایان بھی..مگر حیدر..وہ بیچارا تو تنھا رہ گیا...وہ اپنا درد و غم کسے بیان کرتا...اس لیے وہ اسے اکیلے ھی برداشت کرتا رہا...جو انسان خود تکلیفوں سے گزرتا ...ھے..اسے دوسرے کی تکلیف کا احساس ھوتا ھے
بس یھی وجہ ھے کے حیدر کو میری تکلیف کا احساس ھونے لگا...کھیں
ناں کھیں وہ اسی ڈور کی وجہ سے مجھ سے منسلک ھوا ھے...پر میں چاھتی ھوں وہ دوبارا "اپنی زندگی کو خوشیوں کی طرف لے جائے

عریج":تو پھر میں آج ھی امی سے حیدر کے لیے پری کا رشتہ مانگتی ھوں" وہ رائما کی بات سن کر خوش ہوتے ہوئے بولیں

عریج حیدر کے لیے پری کا ھاتھ مانگتی ھے...کیونکے لڑکے کے بارے میں جواد پھلے سے ھی ساری معلومات رکھتا ھے ..اس لیے وہ راضی ھوجاتا ھے..اور باقی سب بڑے بھی اس رشتے کے لیے ھاں کر دیتے ھیں

پھر کچھ دونوں بعد حیدر اور پری کی منگنی بڑے پیمانے پر ھوتی ھے...جس میں تمام عزیزوں اقارب کو دعوت دی جاتی ھے...حیدر منگنی سے ایک رات پھلے ھی کراچی پھنچ ...جاتا ھے..اور ھوٹل میں ٹھرتا ھے

منگنی والے دن راما کی امی":ارے بھئیا یھاں تو تم نے پھول لگاۓ ھی نھیں "

رائما اپنی والدہ کے پاس آکر":امی میں یھاں سجاوٹ دیکھتی ھوں ..آپ پاپا کو فون کر کے یاد دلا دیں کے میٹھائی کتنے کلو کی لانی ھے "

پری اسی وقت آکر اپنی امی سے":امی دیکھیں" یہ کھ کر انھیں دو سینڈیلیں دیکھا کر میں یہ والی پھنوں یا یہ والی...بولیں": "

امی":دونوں ھی اچھی ھیں...جو دل چاھے پھن لو" وہ لاپروائی سے بولیں

جعفر وھاں آکر": چاچی آپ کو دادی بلا رھی ھیں"

چاچی ": جعفر بیٹا تم نے سب کو فون کر کے کھ دیا ناں کے ھم گھر سے 8 بجے نیکل جائیں گے..اس لیے وقت کا خیال رکھیں... بھئ لڑکوں والوں کی طرف سے تو صرف جواد اور عریج ھی ھیں وہ تو تیار ھوکر وقت پر پھنچ جائیں گے..کھیں ھمیں دیر نہ ھوجائے"

جعفر":آپ فکر نہ کریں...میں نے سب سے بول دیا ھے"
پری اور رائما کی امی کے جانے کے بعد جعفر رائما کے پاس آکر مسکراتے ھوئے": تم یھاں کیا کر رھی ھو؟"

رائما ": کام کر رھی ھوں..اور کیا" وہ اسے سرسری سہ دیکھتے ہوئے
جعفر ایک قدم رائما کی جانب بڑھاتے ھوئے": کیا کام کر رھی ھو تم؟"

رائما جعفر کے قریب آکر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھتی ھے": تمھیں نظر نھیں آرھا... سجاوٹ کروا رھی ھوں" وہ طزیہ منہ بسور بولی

جعفر صرف اسے چھیڑنے کے لیے": بھت بڑا کام کر رھی ھیں آپ تو ..میڈم" رائما اور جعفر بھت قریب قریب کھڑے ھوتے ھیں..کے اچانک سے اوپر سے ایک پھولوں کی مالا رائما اور جعفر کے گلے پر آکر گرتی ھے...دونوں ھی اس سے چوک کر اوپر کی جانب دیکھتے ھیں...اوپر جو آدمی پھول کی مالا سجاوٹ کے لیے استعمال کر رھا تھا وہ اس سے غلطی سے گرئی تھی...

جعفر رائما سے مسکراتے ھوئے": دیکھ لو... تم اور میں ایک ھی ڈوری سے بند گئے ھیں "

رائما ":کوئی نھیں..وہ غلطی سے گرئی ھے..اور ھم کوئی ایک ڈوری سے نھیں بندھے وے

وہ جھلاتے ہوئے"

جعفر رائما کے اور نزدیک آکر آنکھوں میں رومانس لیے ":یہ تو آپ کو لگتا ھے..ورنہ یہ

پھول تمھارے ساتھ مجھے ھی کیوں چنتے ؟"

رائما اس کی آنکھوں کے رومانس اور اس کی نزدیکی کے سبب جو اس کی گرم سانسیں رائما

کے گالوں کو چھو رھی تھیں ان سے نروس ھوگی تھی:..وہ دیھمے سے کھتی ھے":یہ غلطی

سے ھوا ھے..خوش فھمی میں مبتلا ھونے کی ضرورت نھیں ھے"

جعفر":آپ کچھ بھی کھو...سچ تو یھی ھے"

رائما کو اس کا اپنے اس قدر نزدیک آکر باتیں کرنا اچھا نھیں لگتا ..لگلے ھی لمحے وہ غصے والی نگاہ سے دیکھتے ھوئے": اچھا "..کھ کر ایک قدم پیچھے لیتی ھے ": تو پھر تم اس مالا کی ڈوری کو پکڑے رھو... میں جارھی ھوں" کھ کر اس مالا کو اپنے گلے سے اتار کر چلی جاتی ھے...اسی وقت کنول وھاں آکر ": تم یہ مالا پھنے کیوں کھڑے ھو؟"

جعفر ": وہ ...اوپر سے گر گی تھی" کھ کر جانے لگتا ھے...کنول پیچھے سے ": ارے مالا کھاں لے جارھے ھو...اسے تو اتار جاؤ"

...جعفر ": اُو..معاف کرنا" کھ کر وہ مالا کنول کے ھاتھ میں پکڑا کر چلا جاتا ھے

حیدر جب ھول میں داخل ھوتا ھے...تو اس کی ساری سالیاں اس پر پھول برساتی ھیں...جن میں سے ایک رائما بھی ھوتی ھے.. حیدر رائما کو پھلی نظر دیکھتے ھی پھچان جاتا ھے..رائما نے بھی آج پھلی بار اسے دیکھا تھا..ابھی وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ ھی

رہے ہوتے ہیں..کے جعفر رائما کے بلکل برابر میں آکر کھڑا ہوجاتا ہے اور اسے "چھیڑتے ہوئے کہتا ہے": تھوڑے پھول ہم پر بھی ڈال دو

رائما جعفر کے کان میں ہلکے سے کہتی ہے": پہلے اس قابل تو بنو" کہہ کر پھولوں کی پلیٹ جعفر کے ہاتھ میں پکڑا کر غصے سے چلی جاتی ہے

حیدر جعفر کو ہی رائما کا منگیتر سمجھتا ہے..اسے برا لگتا ہے..وہ نظریں جھکالیتا ہے..اور وہاں سے گزر جاتا ہے

پھر انگوٹھی پہنانے کی رسم ہوتی ہے ..پہلے حیدر پری کو انگوٹھی پہناتا ہے پھر پری حیدر کو...

پھر تھوڑی دیر بعد سارے لڑکوں اور لڑکیوں کا مقابلہ ہوتا ہے ...

لڑکوں کی ٹیم میں ، جعفر، اسد، جواد، عامر، واصف، غلام طہٰ اور عبداللہ ہوتے ھیں

اور لڑکیوں کی ٹیم میں رائما، روشنی، منھاج، کنول، اُمیما، عریج، اور امرین ہوتی ھیں

ماہ رخ دونوں ٹیموں کے بیچ کا ممبر ھوتا ھے... پری سب سے کھتی ھے کے": منگنی میری ھے اس لیے گیم بھی میری مرضی کا ھوگا... پھلا گیم یہ ھے کے لڑکوں کی ٹیم میں سے ایک لڑکا آئے گا اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی جائے گی.. پھر لڑکیوں کی ٹیم میں سے کوئی سی بھی ایک لڑکی آکر اس لڑکے کے سامنے کھڑی ھوجائے گی .. پھر لڑکی اپنے دونوں ھاتھ آگے کرے گی .. اس لڑکے کو صرف ھاتھ پکڑ کر بتانا ھے کے وہ لڑکی کون ھے.. چلو .. چلو... شروع کرتے ھیں..
اور لڑکوں کی ٹیم میں سے سب سے پھلے آئے گے

b.b"

جواد مسکراء کر اپنی جگہ سے کھڑا ھوتا ھے اور اسٹیج کے بیچ میں آکر کھڑا ھوجاتا ھے..پری
" پٹی باندھتی ھے...جواد":ارے ارے..کچھ نظر نھیں آرھا

" پری ":یھی تو گیم ھے کے آپ عریج بھابھی کو کتنا پھچانتے ھو

سب لڑکیاں آپس میں مشورہ کر کے منھاج کو بھیجتی ھیں

جواد ھاتھ پکڑ کر ":یار ..یہ ھی بتا دو کے لڑکی دیکھتی کیسی ھے" پیچھے سے واصف کی
" آواز آتی ھے ":ھرنی جیسی چال والی

" پری واصف کو گھور کر آنکھیں دیکھاتے ھوۓ":چپ رھو..چیٹنگ مت کرو

جواد":ھرنی جیسی چال تو....تو...تو روشنی کی ھے" سب لڑکیاں خوب شور مچاتی ھیں جواد جب پٹی اتارتا ھے تو منھاج کو دیکھ کر ":ارے.. تم بھی تو ھرنی جیسی چال والی ھو.. "

پری ":لڑکوں کا گول انڈا اور لڑکیوں کا ایک نمبر.. "

ماہ رخ":اب میں بتاتا ھوں کے کون آئے گا..اب آرھے ھیں اسد بھائی "اسد بھی بیچ میں آکر کھڑا ھوجاتا ھے ...اسد اپنے دل میں ":ضرور رائما کو بھیجیں گے یہ لوگ" پری اس کی آنکھوں پر پٹی باندھتی ھے ..لڑکیاں اس بار روشنی کو بھیجتی ھیں ...روشنی کا ھاتھ پکڑتے ھی اسد بغیر کچھ سوچے بول دیتا ھے ":رائما "پھر لڑکیاں خوب شور مچانے لگتی ھیں...اسد پٹی اتار کر دیکھتا ھے تو روشنی مسکراء کر اسے کھتی ھے":اتنی آسانی سے ھاتھ نھیں دیں گے تمھیں رائما کا" کھ کر اپنی ٹیم میں جاکر بیٹھ جاتی ھے

پری ":چلیں جی...لڑکیوں کے ہوگئے دو نمبر ...اور لڑکوں کے ہیں زیرو "پری پھر ذرا سوچ کر ":چلو اب ہم بلاتے ہیں لڑکوں کی ٹیم میں نسے جعفر بھائی کو "

پھر جعفر آکر بیچ میں کھڑا ہوجاتا ہے ...عامر پیچھے سے ":یار جیت کر آنا...لڑکوں کی عزت کا سوال ہے " .....واصف بھی حوصلہ افزائی کرتے ہوۓ":ہاں...جعفر بھائی ان لڑکیوں کو دیکھا دو ہم کسی سے کم نہیں " اس پر کنول جواب دیتی ہے ":جاؤ جاؤ...ہم سے تم لوگ جیت نہیں سکتے... "

جعفر کی آنکھوں پر پٹی باندھی جاتی ہے..اس بار اُمیما رائما سے کہتی ہے ":جاؤ ... "

رائما":میں نہیں جارہی..کسی اور کو بھیج دو "

اُمیما":جاؤ..تم جاؤ "

پری بھی آنکھوں سے اشارا کرتی ہے..رائما جاکر جعفر کے سامنے کھڑی ہوجاتی ہے...رائما کا کھڑا ہونا ہوتا ہے..کے جعفر کو اس کی مہک سے محسوس ہوجاتا ہے کے رائما آئی

ھے.... جعفر کے ھونٹوں کو جمبش ھوتی ھے اور رائما اس کے ھونٹوں کو ھلتا ھوا دیکھ پڑھ لیتی ھے کے وہ بول رھا ھے ":رائما "

رائما اپنے دل میں ":اسے کیسے پتا چلا کے میں آئی ھوں...ابھی تو اس نے میرا ھاتھ بھی نھیں پکڑا ھے" رائما اپنا ھاتھ آگے بڑھاتی ھے...اور جعفر اس کا ھاتھ پکڑ کر کھتا ھے ... ھلکے سے ":کیا وقت آیا ھے... ھمارے تو نصیب ھی کھل گئے ھیں...آج آپ خود ھمیں اپنا ھاتھ پکڑنے کی اجازت دے رھی ھیں "

پری ":یہ جعفر بھائی کیا کھ رھے ھیں؟ "

جعفر ھاتھ پکڑے ھوئے ": محسوس کر رھا ھوں کے کون ھے "

پری ": جلدی کریں... سارا وقت آپ ھی لیں گے کیا؟ "

جعفر ":سوچ رھا ھوں "

رائما اپنے دل میں ": جھوٹا.. جانتا ھے کے میں ھوں... بس ھاتھ پکڑ کر کھڑا ھے.. پتا نھیں سمجھتا کیا ھے اپنے آپ کو " وہ دل میں کڑتے ہوئے

" جعفر مسکراتے ھوۓ ": رائما... رائما ھے یہ

" واصف ": اُو.. جیت گئے .. جیت گئے

لڑکوں کی ٹیم میں اس بار بھت شور مچتا ھے .... جعفر پٹی اتار کر رائما کو مسکراتے ھوۓ دیکھتا ھے... ماہ رخ گیٹار لے کر آتا ھے اور جعفر کو پکڑا کر کھتا ھے ": یہ ھے آپ کے

" جیتنے کا انعام

" پری ": چلیں جعفر بھائی .. کوئی اچھا سہ گانا سنائیں

جعفر ": مجھے گانا نھیں آتا.. مگر گیٹار اچھا بجالیتا ھوں " سب خوب اصرار کرتے ھیں.. تو وہ گیٹار بجانا شروع کرتا ھے .. گیٹار کی دھن پورے ماحول پر چھا جاتی ھے... رائما جعفر کے

سامنے بیٹھی ہوتی ھے..جواد اٹھ کر آتا ھے اور عریج کے آگے ھاتھ بڑھاتا ھے .. عریج ...مسکراتے ھوئے ھاتھ میں ھاتھ دے دیتی ھے

..حیدر پری کو دیکھتا رھتا ھے کے وہ کتنی خوش مزاج لڑکی ھے

کنول رائما سے ":رائما تم گانا گاؤ "

رائما": نھیں میں نھیں" وہ فورا منع کردیتی ہے

کنول ": کبھی تو کسی بات کے لیے ھاں کیا کرو..چلو جعفر کے برابر میں جاکر بیٹھو..وہ گیٹار بجا رھا ھے تم گانا گاؤ..جاؤ "

رائما اٹھ کر جاتی ھے اور جعفر کے برابر میں بیٹھ جاتی ھے... جعفر رائما کو اپنے برابر میں بیٹھا دیکھ خوش ھوتا ھے..اس کی خوشی اس کے چھرے پر نمایا ھوتی ھے..واصف اٹھ کر ..جاتا ھے اور امرین سے ڈانس کرنے کی پوچھتا ھے...امرین ھاں کردیتی ھے

" واصف رائما سے ":رائما کوئی اچھا سہ گانا سنا دو

..جعفر گیٹار بجاتا ھے اور رائما گانا گانا شروع کرتی ھے

":رائما جعفر کو دیکھتے ھوۓ

کھتے ھیں خدا نے اس جھاں میں سبھی کے لیۓ
کسی ناں کسی کو ھے بنایا ھر کسی کے لیۓ

جعفر مسکراء کر رائما کو دیکھتے ھوۓ سوچنے لگتا ھے کے وہ اور رائما ڈانس کر رھے ھیں..اور وھاں کوئی نھیں ھے..رائما نے جعفر کے کندھے پر اپنا سیدھا ھاتھ رکھا ھے اور جعفر نے اپنا سیدھا ھاتھ رائما کی کمر پر اور الٹا ھاتھ دونوں نے ایک دوسرے کا ..پکڑا ھوا ھے

پھلے تھیں سیاہ راتیں آیا تو صبح لے کے
خاما خاسی زندگی میں جینے کی وجہ لے کے

کھویا تھا سمندروں میں تنہا سفینا میرا

ساحلوں پہ لایا ھے تو جانے کس طرح لے کے

کچھ تو ھے تجھ سے رابطہ

کیسے ھم جانے ھمیں کیا پتا

پھر جعفر رائما کی شھادت کی انگلی سے پکڑ کر اسے پورے ھول میں گول گول گھوماتا ھے...رائما اپنا الٹا ھاتھ اپنی کمر کے پیچھے باندھ لیتی ھے اور جعفر اپنا الٹا ھاتھ اپنی کمر کے پیچھے...دونوں کے چھرے پر مسکراھٹ ھوتی ھے...

مھربانی جاتے جاتے مجھ پہ کرگیا

گزرتا سہ لمحہ ایک دامن بھر گیا

تیرا نظارا ملا ..روشن ستارا ملا

تقدیر کا جیسے کوئی اشارا ملا

روٹھی ہوئی خواہشوں میں تھوڑی سی صلح لے کے

آیا تھا خاموشیوں میں باتوں کی وجہ لے کے

کھویا تھا سمندروں میں تنہا سفینا میرا

ساحلوں پہ لایا ھے تو جانے کس طرح لے کے

رائما خاموش ھوجاتی ھے اور اس کے خاموش ھوتے ھی خوب تالیاں بجنے لگتی ھیں.. جعفر ان تالیوں کی گونج کے سبب اپنی تصوراتی دنیا سی باھر آتا ھے..اسد یہ سب دیکھ رھا ھوتا ھے..

جب سب کھانا کھا رھے ھوتے ھیں تو اسد رائما کے پاس آتا ھے..اور دل جلے انداز میں کھتا ھے ":جعفر فورا تمھیں پھچان گیا" رائما یہ سنتے ھی اسد کو دیکھنے لگتی ھے ": بھت پسند ھے لگتا ھے تمھیں.. تبھی پوری محفل میں تم ساتھ ساتھ رھے ھو" کھنے کے بعد

وھاں سے چلا جاتا ھے..رائما کا یہ سن کر خون کھول جاتا ھے..اسے جعفر پر بھت غصہ ..آرھا ھوتا ھے

پری اور جعفر ایک ساتھ کھانا کھارھے ھوتے ھیں ...جعفر پری سے ":اسپینی گھوڑا بھت غصے والا نیکلے گا ..دیکھ لینا "

پری جعفر کی بات سن اسے گھور کر دیکھتے ھوۓ": تم حیدر کو اسپینی گھوڑا کھ رھے ھو؟ "

جعفر ":اسپین کا ھے تو اسپینی ھی تو ھوگا...پاکستانی کوئی ھوجاۓ گا" کھ کر ھسنے لگتا ...ھے

پری چڑتے ھوۓ":کوئی نھیں ...اسے اسپینی گھوڑا مت کھو...ورنہ "

جعفر پری کو بڑی بڑی آنکھیں دیکھا کر":ورنہ کیا "

پری ناراض ھوتے ھوۓ":ورنہ میں تم سے بات نھیں کرو گی "

جعفر ":اچھا ناراض کیوں ھوتی ھو..اب میں اسے کبھی بھی اسپینی گھوڑا نھیں کھو گا "

پری ناراضگی والی نظروں سے ":پھر سے" کھ کر منہ بسور کر وھاں سے اٹھ کر روشنی کے پاس چلی جاتی ھے

رات کو سب گھر واپس آجاتے ھیں..رائما اپنے کمرے میں اداس ھوکر ڈائری لکھ رھی ھوتی ھے":اسد کی بھی سمجھ نھیں آتی ..وہ تو کبھی بھی میری طرف دیکھتا تک نھیں ھے..اور آج اچانک اسے جلن ھونے لگی ..وہ بھی کس سے... جعفر سے..یہ مرد ذات ھی عجیب ھے...جس چیز کو ایک بار ان کے نام کردیا جاۓ اس کا کسی دوسرے کے ساتھ بات کرنا بھی انھیں گوارا نھیں رھتا اور خود چاھے کسی کے ساتھ بھی ھس بول لیں...اگر ایک طرح سے دیکھا جاۓ تو مجھے آج ایک بات تو پتا چلی کے اسے فرق پڑتا ھے جب میں کسی سے بات کرتی ھوں..

جب نئی نئی میری منگنی ھوئی تھی تو کتنے خواب تھے میری آنکھوں میں..پر اس نے وہ سارے توڑ دیۓ

آنکھوں میں غرور ایسے بیٹھے رھے حضور ...جیسے جانتے نھیں..پوری محفل میں وہ کنول کے اور منھاج کے ساتھ رھا ..میں نے تو کچھ نھیں کھا...شاید اس لیے کیونکے مجھے اس سے کوئی امید ھی نھیں ھے...اسد کی نگاھوں میں مجھے وھی حقارت نظر آتی ھے جو پھلے نظر آتی تھی..

پر چلو..کوئی بات نھیں ..آج کم سے کم کوئی میرے رشتے کے لیے پریشان تو نھیں ھے...ورنہ امی اور پاپا دونوں کتنے پریشان تھے اوپر سے دادی کا طنز وہ بھی تو اس روکھی سوکھی منگنی کے بعد خاموش ھوگیا ھے..تمام عزیزوں اقارب کے سوالات بھی بند ھوگئے ھیں..اس لیے مجھے یہ رشتہ منظور ھے...

اب کوئی مجھ سے یہ سوال نھیں کرتا کے تمھارا رشتہ آیا؟ ....جس سے مجھے تکلیف ھو..ایک انسان کی حقارت و طنز ھزاروں لوگوں کی حقارت و طنز یہ لھجے سے بھتر ھیں...مجھے اسد کی یہ بے روکھی بھی قبول ھے..

پر جعفر ....

اسے کیا ہوگیا ھے.. ھر وقت عجیب عجیب سی

باتیں کرتا رھتا ھے...اسے پوری دنیا میں فلرٹ کرنے کے لیے صرف میں ھی ملی ھوں

" کیا؟؟؟؟؟

کنول کمرے میں داخل ھوتی ھے وہ رائما کو ڈائری لکھتا ھوا دیکھ کھتی ھے": تم یھاں ڈائری

لکھ رھی ھو...اور وھاں نیچھے دادی تمھیں کب سے بلا رھی ھیں.. تم نے ان کی دوائیاں

" کھاں رکھی ھیں

رائما یہ سنتے ھی پریشان ھوکر": اللہ..دادی تو مجھے بھت ڈانٹنے والی ھیں" کھ کر کنول

کے ساتھ چل پڑتی ھے...دوائی دادی کو دے کر جب رائما واپس آرھی ھوتی ھے...تو

اس کا گزر جعفر کے کمرے کے آگے سے ھوتا ھے .....اسے آوازیں آتی ھیں...ان

آوازوں میں اسے اپنا نام محسوس ھوتا ھے.. جیسے اس کے متعلق کوئی بات چل رھی

...ھو..وہ جعفر کے دروازے پر چپک کر کان دیوار سے لگا کر باتیں سنے لگتی ھے

اندر .. جعفر اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر لیٹا ہوا ہوتا ہے..وہ اپنی ماں سے کہتا ہے":اگر مما میں آپ سے کہوں کے مجھے کوئی لڑکی پسند آگی ہے تو آپ کیا کہیں گی؟"

مما":میں پوچھوں گی کے وہ لڑکی دیکھتی کیسی ہے... ہماری ذات کی ہے یا کسی اور.. ہم جتنی امیر ہے یا نہیں اور بہت سارے سوال"

جعفر":اور اگر میں کہوں کے لڑکی بلکل رائما کی طرح دیکھتی ہے..امیر بھی ہماری طرح ہے ..ہماری ذات کی ہے تو"

مما":جعفر...یہ کیا کہہ رہے ہو تم" ان کے لہجے سے ہی معلوم ہو رہا تھا کے وہ شاکٹ ہوی ہیں..

جعفر فورا اٹھ کر بیٹھ جاتا ھے اور اپنی ماں کا ھاتھ پکڑ کر بولتا ھے": سچ کھ رھا ھوں میں "

امی ڈانٹتے ھوئے": جعفر بچوں والی باتیں مت کرو..وہ لڑکی جس کے بارے میں تم کھ رھے ھو اگر وہ رائما ھی ھے تو تمھیں پتا ھونا چاھیے کے اس کی منگنی ھوچکی ھے اور تمھاری پسند کو کیا ھوگیا ھے ؟؟؟؟ "

جعفر الجھ کر": پسند کو کیا ھوگیا ھے مطلب؟؟ "

مما": مطلب یہ کے..وہ کالی ھے اور تم کتنے گورے ..دودھ کی طرح..اس کا اور تمھارا کوئی جوڑ نھیں بنتا..اور پھر مجھے تو سمجھ نھیں آرھا کے تمھاری پسند تو اتنی اچھی ھوا کرتی تھی اسے کیا ھوگیا ھے..رائما" ان کے لھجے میں حقارت تھی ":رائما پسند آئی ھے تمھیں اگر تم کھتے کے پری پسند آئی ھے تو میں شاید مان بھی جاتی ..پر رائما... "

جعفر": پر مما.. رائما بھت اچھی لڑکی ھے".. اس کے لھجے سے ھی رائما کے لیے پیار جھلک رھا تھا-----

مما": جعفر تم پاگل ھوگئے ھو... تم لاڈلے ھو اس کا مطلب یہ نھیں ھے کے تم بچوں کی طرح کچھ بھی مانگو گے اور ھم تمھیں دلادیں گے.. اب تم بڑے ھوگئے ھو" وہ سخت مخالفت والے انداز میں بولیں---

جعفر اپنی ماں سے بڑے جذباتی انداز سے بولتا ھے": مگر امی.. مجھے وہ واقعی اچھی لگتی ھے" ان کا ھاتھ پکڑ

جعفر کی ماں ھاتھ چھوڑاتے ھوۓ": آج تم پر یہ محبت کا بخار چڑ رھا ھے ... کل کو شادی ھو جاۓ گی.. اور یہ بخار بھی اتر جاۓ گا پھر جب تم اپنے دوستوں کی اور اپنے سارے کزنوں کی خوبصورت بیویاں دیکھو گے تو تمھیں شرم آۓ گی اپنی کویل

.. جیسی بیوی کو سب سے ملواتے ہوئے...اور ویسے بھی ہم بحث کر ھی کیوں رہے ھیں
اس کی منگنی ہوچکی ھے... سمجھے ..اب میں امید کرتی ہوں کے تم دوبارا اس بات کا ذکر
اپنی زبان پر نھیں لاؤ گے "

جعفر اپنی ماں سے":اسد بھی تو کتنا خوبصورت ھے پر اس کی ماں نے تو کردی منگنی رائما
سے...کیا اسد کی ماں اپنے بیٹے سے محبت نھیں کرتی ..دراصل بات یہ ھے کے "
اس سے پھلے جعفر کچھ بولے اس کی ماں بات بیچ میں کانٹتے ہوئے":یہ بات تو تم چھوڑ
ھی دو...سب جانتے ھیں کے اسد اور رائما کی منگنی کے پیچھے وجہ کیا ھے..اس کی بیمار
ماں...اس کی ماں نے تو اپنی خدمت کروانے کے لیے رائما کو پسند کیا ھے...اور یہ بات
سب جانتے ھیں...کل ہم واپس جارھے ھیں اس لیے یہ بات یھاں ختم کردو...اب
اس بات کا ذکر دوبارا نھیں کرنا" یہ کھ کر وہ کمرے سے باھر جانے لگتی ھیں..رائما
...بلکل دیوار سے لگ جاتی ھے...اس کی تائی وھاں سے چلی جاتی ھیں

رائما کو بھت غصہ آتا ھے..وہ اپنے دل میں":اس کی وجہ سے پھلے اسد ناراض ھوا..اب تائی امی بھی...تائی امی تو یہ بات دادی کو ضرور بتائیں گی کے جعفر ایسا کھ رھا تھا اور وہ بھی خوب مرچی مصالحہ لگا کر..یہ شخص آخر چاھتا کیا ھے..مجھے اب اس سے خود بات کرنی چاھیے" یہ سوچ کر وہ کمرے میں داخل ھوجاتی ھے..جعفر اپنے بیڈ پر اپنا کوٹ اتار کر رکھتا ھے اور جیسے ھی پیچھے مڑتا ھے ..رائما غصے سے آکر اس کا کالر پکڑ لیتی ھے... جعفر اچانک سے رائما کو اپنا کالر پکڑتا دیکھ حیران ھوکر پوچھتا ھے":کیا ھوا ؟؟؟؟ "

رائما کی آواز بھری بھری معلوم ھوتی ھے وہ غصے سے بولتی ھے..اس کی آنکھوں میں جھانکتے ھوئے":یہ تو تم بتاؤ....بات کیا ھے ؟؟؟ آخر کیا مسئلہ ھے تمھارے ساتھ ؟؟؟ "

" جعفر رائما کو غصے میں دیکھ بڑی نرمی سے کھتا ھے":میرا کالر چھوڑو

" رائما": نہیں .. پھلے میرے سوال کا جواب دو

جعفر دوسری طرف منہ کرتے ہوئے": یار کوئی آجائے گا...دروازہ بھی کھلا ھے چھوڑو کالر "

رائما": میں نے کھا جواب دو" وہ جواب سنے بغیر نہیں جانے والی تھی آج---
جعفر رائما کو بڑے پیار سے دیکھتے ہوئے": دیکھو تم اس وقت بھت غصے میں ہو.. ہم صبح بات کریں گے..ٹھیک ھے...اب میرا کالر چھوڑ دو "

رائما پر جعفر کی کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا وہ اسی غصے میں دوبارا بولتی ھے ": آخر تم چاھتے کیا ہو؟؟؟ کیا بیگاڑا ھے میں نے تمھارا ... کبھی کھتے ہو کے اچھا ھے محبت بڑھ جائے گی... کبھی کھتے ہو کے ھم ایک ڈوری سے بندھے ھیں.. کبھی صرف میری آھٹ سے پھچان جاتے ہو کے میں آئی ہوں...اور اب تم نے تائی امی سے کھ دیا کے تمھیں

مجھ جیسی لڑکی سے شادی کرنی ھے... تم مجھے صاف صاف کھو تم کیا چاھتے

ھو... بولو.... اب چپ کیوں کھڑے ھو؟؟؟؟ "

جعفر رائما کے دونوں ھاتھ جس سے وہ کالر پکڑی ھوئی ھوتی ھے... ان پر اپنے دونوں ھاتھوں کی ہتھلیاں رکھ کر بڑی محبت سے رائما کو دیکھنے لگتا ھے... اس کی آنکھوں کی الفت رائما کو اپنی طرف کھینچھتی ھے... اس ایک لمحے میں رائما جعفر کی آنکھوں میں وہ محبت و عزت اپنے لیے دیکھتی ھے جو اس نے اس سے پھلے کبھی کسی کی آنکھوں میں نھیں دیکھی ... اسے ایسا محسوس ھوتا ھے کے جعفر کی آنکھوں سے الفت و محبت کا دریا نیکل رھا ھے جو رائما کی آنکھوں سے ھوتے ھوۓ اس کے دل میں اتر رھا ھے.. جعفر کی آنکھیں اس کے پورے وجود کو جھنجھوڑ رھی ھیں .. جعفر کچھ بولتا نھیں ھے پھر بھی رائما کو اس کے حال دل کا علم ہوجاتا ھے کے وہ یہ سب کچھ کیوں کر رھا ھے... رائما کی آنکھوں سے آنسوں بھنے لگتے ھیں... جعفر کی آنکھوں میں بھی آنسوں آجاتے ھیں... وہ اس کی آنکھوں کی محبت میں محو ھوکر رہ گی تھی... وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں

ھی کھوۓ ھوتے ھیں کے اتنے میں روشنی کمرے کے سامنے سے گزر رھی ھوتی ھے اس کی نظر پڑتی ھے اور وہ دیکھتی ھے کے رائما جعفر کا کالر پکڑے کھڑی ہے۔۔۔وہ.... سوچتی ہے کے شاید اب ان دونوں میں سے کوئی کچھ بولے..پر وہ دونوں اس قدر کھوۓ ھوۓ ھوتے ھیں کے انھیں روشنی کی موجودگی کا علم تک نھیں ھوتا....

روشنی پریشان ھوکر کمرے میں آتی ھے اور زور سے بولتی ھے ":یہ کیا کر رھے ھو تم دونوں "

بس یہ کھنا ھوتا ھے کے رائما اپنے حواس میں لوٹتی ھے...وہ پیچھے مڑ کر روشنی کو دیکھتی ھے..روشنی کی آنکھیں اس سے سوال کر رھی ھوتی ھیں کے وہ جعفر کے کمرے میں کیا کر رھی ھے...رائما بغیر کچھ بولے فورا وھاں سے آنسوں صاف کرتے ھوۓ بھاگ جاتی ھے...

روشنی جعفر کو دیکھتی ھے تو وہ اوپر دیکھنے لگتا ھے اور اپنے پورے منہ پر ھاتھ پھیر لیتا ھے..روشنی جعفر کو بھی روتا دیکھ پریشان ھوکر بولتی ھے ": تم اور رائما رو کیوں رھے ھو؟ "

جعفر ": نھیں وہ" جعفر کا دماغ اس وقت کام ھی نھیں کر رھا ھوتا...اسے سمجھ ھی نھیں آتا کے وہ روشنی کو کیا جواب دے

روشنی ": نھیں ..وہ ...اس کا کیا مطلب ھے؟" وہ الجھ کر پوچھنے لگی

جعفر روشنی کے سوالوں سے بچنے کے لیے اپنا کوٹ اٹھاتا ھے اور بغیر کچھ بولے کمرے سے باھر چلا چلاجاتا ھے

روشنی اپنے آپ سے ": آخر یہ چل کیا رہا ھے... یہ دونوں رو کیوں رہے تھے... ضرور اس جعفر نے کچھ کیا ہوگا... پر سب تو کہتے ھیں کے یہ بدل گیا ھے... اگر یہ بدل گیا ھے.. تو پھر رائما کے رونے کی وجہ کیا ھے "

رائما اپنے کمرے میں آکر اپنے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر لیتی ھے.. رائما اپنی ڈائری اٹھا کر زمین پر بیٹھ کر لکھتی ھے ": جعفر نے تائی امی کو کیوں بولا؟ آخر کیوں؟؟ وہ چپ بھی تو رہ سکتا ھے... تائی امی کبھی بھی میرے لیے ھاں نھیں کریں گی... اور آخر کریں بھی کیوں.. انھیں کون سہ کوئی بیماری لاحق ھے.. جس میں انھیں میری ضرورت ھے... مجھے ڈر تو اس بات کا ھے کے وہ دادی کو ضرور بتائیں گی

اور دادی یہ سن کر کیسا ری-ایکٹ کریں گی مجھے نھیں پتا... ویسے کیا

جعفر پاگل ھوگیا ھے؟؟؟؟؟؟ جو اس کو مجھ جیسی لڑکی بقول اس کی ماں کے کویل جیسی لڑکی سے محبت ھو گی ھے... اسے محبت ھوئی چلو پھر ٹھیک ھے.. یہ مجھے اس کی آنکھوں میں دیکھ.. کیا ھورھا تھا.. جیسے اس کی آنکھوں سے مجھ پر نشہ چڑ رہا ھو... وہ مجھے

اپنی محبت کے سحر میں جکڑ رہا تھا....ایسا تو پہلے کبھی نہیں ہوا...اور آگے کبھی ہوگا
...بھی نہیں...کیونکے مجھے یاد رکھنا چاھیے کے میں اسد کی امانت ہوں
پر جعفر کا دل مجھ پر آیا ھے دماغ نہیں...پر سنا ھے
محبت تو دماغ پر غالب آجاتی ھے...پر تائی امی صحیح کھ رھی تھیں کے اسے پوری دنیا
میں میں ھی ملی تھی محبت کرنے کے لیے
میں تو پہلے ھی اس سے دور رھتی تھی ..اب اور دور
رھوں گی...کھیں اس کے قریب جانے سے مجھے بھی اس سے محبت نہ ہوجائے...اللہ
نہ کرے...جب محبت نہیں ھے...تو اس زندگی میں اتنے غم لاحق ھیں...اگر ھوئی تو
شاید میں تو تڑب تڑب کر ھی دم توڑ دوں گی..اب میں جعفر سے کوئی بات نہیں کروں گی
"

دوسری طرف جعفر کار لے کر نیکلتا ھے...وہ کلفٹن جاکر کار روک دیتا ھے...اور وھاں
سمندر پر جاکر کنارے پر کھڑا ھوجاتا ھے..تھوڑی دیر تک اسے کچھ سمجھ نہیں آرھا

ہوتا...اس کی آنکھوں کے آگے رائما کا چہرہ گھوم رہا ہوتا ہے...پھر اسے اپنی ماں کی باتیں یاد آتی ہیں...

پھر جعفر اپنے آپ سے کہنے لگتا ہے":اگر سوچ سمجھ کر کرتا تو رائما تم سے کبھی پیار نہ کرتا...پر میں کیا کروں اس دل پر میرا زور نہیں چلتا...مجھے تو خود خبر نہیں ہوئی ...کے کب تم میری آنکھوں کے راستے میرے دل میں اتر گئیں....
مجھے تمہارے کردار سے محبت ہے...مجھے تمہاری عادت سے
محبت ہے...مجھے تمہاری مسکراہٹ سے محبت ہے..مجھے تمہاری ایک ایک چیز سے محبت ہے...اور میں خود نہیں جانتا کیوں...اگر میں جانتا تو تمہارے سوالوں کا میرے پاس کوئی جواب ہوتا....پر جن سوالوں کے جوابات میرے پاس نہیں میں تمہیں وہ کیسے دوں
بس میں تو اتنا جانتا ہوں کے جب سے تمہاری منگنی ہوئی ہے اس رات سے
مجھے کبھی چین کی نیند نہیں آئی....جب جب تم اپنے ہونے والے سسرال جاتی ہو

تب تب میرا دل جلتا ھے...جب کوئی تمھارا نام اس اسد کے ساتھ ملاتا ھے..تب میرا دل کرتا ھے کے اسے مار دوں یا خود مر جاؤ ں

امی کھتی ھیں تم کالی ھو..پر مجھے تو تمھارے اس رنگ میں بھی کوئی برائی نظر نھیں آتی ...اور آئے بھی کیوں...کالا رنگ کوئی عیب تو نھیں..میرے لیے تو تم اس سمندر سے اٹھنے والی ٹھنڈی ھوا کی طرح ھو...جس کا صرف ایک جھوکا پورے جسم کو تازگی بخشتا ھے...اسی طرح تمھارا صرف ایک دیدار میرے دل کو سکون دے دیتا ھے اور مجھے نھیں لگتا کے وہ دن کبھی بھی آئے گا جب مجھے رائما کو کسی سے ملواتے ھوئے شرم محسوس ھوگی" ----

*******__________*************

دوسرے دن جعفر آفس جارھا ھوتا ھے... جعفر پری سے کھتا ھے":میں جارھا ھوں...امی ابو جب جارھے ھوں تو مجھے فون کردے ناں..میں آجاؤ ں گا" پری اثبات میں سر ھلا دیتی ھے...

جعفر اپنے والدین کو لاھور واپسی پر ائیرپورٹ تک چھوڑنے جاتا ھے.. جعفر کی ماں جاتے وقت ":اپنا خیال رکھنا..اور میری بات پر ضرور غور کرنا... تمھیں سمجھ میں آئے گا کے میں کتنا ٹھیک کھ رھی تھی "

جعفر ":آپ بھی میرے جذبات نھیں سمجھ رھیں...رائما بھی نھیں سمجھ رھی...آپ دونوں میری زندگی میں بھت اھمیت کی حامل ھیں... میں نہ اسے چھوڑوں گا نہ آپ کو " اس نے صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا --

جعفر کی والدہ ": تم پاگل ھو گئے ھو..بے وقوفوں والی باتیں کر رھے ھو...ایک بار تم آئینہ دیکھو..پھر اسے اپنے ساتھ کھڑا کر کے آئینے میں دیکھو.. تمھیں سمجھ خود آجائے گا کے میں تمھیں کیا سمجھا رھی ھوں "

جعفر تھوڑا سوچ کر": ٹھیک ھے.. میں کروں گا... پھر آپ کے مطابق مجھے عقل آجائے گی... پھر میں جو بھی فیصلہ کروں گا کیا آپ اس میں میرا ساتھ دیں گی؟؟ "

جعفر کی ماں بڑے پیار سے اس کے گالوں پر اپنا سیدھے ھاتھ کی ھتیلی سے پیار کرتے ہوئے کھتی ھیں": ھاں... دوں گی ساتھ "

جعفر کی والدہ اپنے دل میں": جب تم آئینے میں اس کا اور اپنا عکس دیکھو گے تو تمھیں عقل خود بہ خود آجائے گی.. کے تم کتنے خوبصورت ھو... اور وہ کوئلے کی طرح کالی "

جعفر مسکراتے ہوئے انھیں الوداع کرتا ھے.. گھر آکر دیکھتا ھے کے رائما اور پری تیار ہوئے کھڑے ھیں

جعفر ": کھیں جا رھی ھو تم دونوں ؟ ؟؟؟"رائما کوئی جواب نھیں دیتی

پری ":میں آپ کا ھی انتظار کر رھی تھی جعفر بھائی" جعفر) بھائی (کا لفظ سن کر ھی سمجھ جاتا ھے کے پری کو اس سے کوئی کام ھے ":کوئی کام ھے مجھ سے؟؟" وہ مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے

پری بڑے احترام سے ":جی جعفر بھائی وہ ھمیں جیولری شاپ پر جانا تھا ابھی...پلیز ھمیں لے چلیں صرف 10 منٹ کا کام ھے" وہ التجائی لہجے میں۔ --فنی جائزہ لیجے میں گویا ہوئی

جعفر پری کی ناک زور سے پکڑتے ھوۓ ":تم جب مجھے اتنا مکھن لگا رھی ھو تو اتنا تو کرنا پڑے گا" کھ کر اپنی کار کا آگے کا دروازہ کھولتا ھے...پری خود سے پیچھے کا دروازہ کھولتی ھے ...

" جعفر ":آگے بیٹھ جاؤ..میرے ساتھ

" پری ":نھیں ..میں صرف اپنے حیدر کے ساتھ بیٹھوگی فرنٹ سیٹ پر

جعفر پری کو چھیڑتے ہوئے": اُو.. اسپینی گھوڑے کے ساتھ" کہ کر مسکراتا ھے

" پری منہ پھولا کر ": اسپینی گھوڑا مت کہو اسے

جعفر مسکراتے ہوئے": چلو بیٹھو.. دیر ہورہی ھے مجھے" پھر جعفر رائما کے بارے میں سوچنے لگتا ھے "پتا نہیں میڈم میرے ساتھ بیٹھیں گی یا نہیں.. نہیں بیٹھی تو خود ھاتھ پکڑ کر بیٹھا لوں گا.. ویسے بھی اس رات کے بعد سے جب بھی میں آتا ہوں مجھے دیکھ کر بھاگ جاتی ھے.. جیسے میں انسان نہیں جن ہوں... آخر کب تک بھاگنے کا ارادہ ھے میڈم کا مجھ سے.. کیا ھاتھ پکڑ کر بیٹھانا ٹھیک ہوگا.. کہیں زبردستی تو نہیں کر رہا میں رائما کے ساتھ.... تو پھر میں کیا کروں ؟؟؟... مجھے انتظار کرنا چاھیے کے رائما خود سے میری جانب ایک قدم بڑھائے... صرف ایک قدم بڑھا دو میری جانب ... باقی میں خود دیکھ لوں گا ابھی وہ دروازہ پکڑے کھڑا رائما کو پرامید نظروں سے دیکھ ہوتا ھے کے رائما آکر چپ " چاپ آگے والی سیٹ پر بیٹھ جاتی ھے.. جعفر یہ دیکھ بہت خوش ہوتا ھے... اس کا چہرہ کھل اٹھتا ھے... وہ مسکراتے ہوئے دروازہ بند کرنے لگتا ھے کے اس کی نظر رائما کے

دوپٹے پر پڑتی ھے....جو باھر لٹک رھا تھا... جعفر نیچے جھکتا ھے ..رائما اچانک جعفر کو نیچے جھکتے ھوئے دیکھ غور سے دیکھنے لگتی ھے.. جعفر دوپٹا اٹھاتا ھے...اور رائما کے ھاتھ میں دیتا ھے ..رائما اس کی آنکھوں میں دیکھتی ھے...تو اس کی آنکھوں میں اسے اپنے لیے عزت نظر آتی ھے...رائما فورا اپنی نظریں جھکا لیتی ھے.... جعفر دروازہ بند کر کے کار میں آکر بیٹھتا ھے...پورے راستے جعفر اور پری باتیں کرتے رھتے ھیں...اور رائما ان ...دونوں کی بحث)تو تو میں میں (سن مسکراء رھی ھوتی ھے

جیولری شاپ پر پھنچ کر رائما اور پری دونوں جیولری وغیرہ دیکھنے لگتی ھیں... جعفر بھی ایسے ھی وقت گزاری کی نیت سے اِدھر اُدھر دیکھ رھا ھوتا ھے...رائما کو ایک بھت خوبصورت انگوٹھی پسند آتی ھے...وہ جیولری شاپ والے سے کھتی ھے":اسے دیکھائیں ...وہ انگوٹھی نیکال کر دیکھاتا ھے اور رائما سے اس انگوٹھی کی تعریفیں کرنے لگتا ھے "

رائما کو وہ انگوٹھی بھت پسند آتی ھے...جب وہ اس کی قیمت پوچھتی ھے...تو وہ بتاتا ھے کے ": دو لاکھ" رائما اس کی قیمت سن انگوٹھی واپس رکھ دیتی ھے...اور دوسری دیکھنے لگتی ھے....

" پری رائما کے پاس آکر ": یہ دیکھو..یہ اچھا لگ رھا ھے ناں نیکلس

رائما ": ھاں..اچھا لگ رھا ھے" وہ مسکراتے ہوئے اپنی رائے دیتی ہے

پری ": تو پھر ٹھیک ھے..میں یہ لے لیتی ھوں" وہ خوش ہو کر بولی

رائما ": ھاں..لے لو" کھ کر مسکراتی ھے....

پری ": چلو..جعفر بھائی "..اس کے پاس آکر- --

جعفر ": تم دونوں چلو .. میں آتا ھوں" ان دونوں کے جانے کے بعد جعفر وہ انگوٹھی جو رائما کو بھت پسند آئی تھی.. خرید لیتا ھے..اور مسکراتے ھوئے اسے اپنی جیب میں ڈال کر جیولری شاپ سے باھر آجاتا ھے------

********______________***********

جعفر کو اس کی ماں کی بات یاد آتی ھے آئینے والی ... جعفر رائما کے کمرے میں جاتا ھے..رائما عشاء کی نماز پڑھ رھی ھوتی ھے..وہ سفید رنگ کا دوپٹا اڑے نماز پڑھ رھی تھی... جعفر اسے نماز پڑھتا دیکھ جانے لگتا ھے...کے اسی وقت رائما قیام میں کھڑی ھوجاتی ھے...قیام میں کھڑے ھوتے ھی اس کا عکس آئینے میں نظر آنے لگتا ھے... جعفر رائما کا عکس آئینے میں دیکھ کمرے میں آجاتا ھے...رائما نماز میں مشغول ھوتی ھے...اسے کمرے میں جعفر کی موجودگی کا ذرا سہ بھی احساس نھیں ھوتا

جعفر خود بھی آئینے کے سامنے کھڑا ہوجاتا ھے ...اب آئینے میں دونوں کا عکس نظر آنے لگتا ھے...

جعفر اپنی ماں کی بات یاد کرتا ھے)...کے تم دونوں میں کتنا فرق ھے ... (جعفر اپنے آپ سے ":واقعی رائما اور مجھ میں تو بھت فرق ھے...وہ تو روز نماز پڑھتی ھے..اور میں...دن میں ایک بار بھی نھیں....اس کی نماز میں کتنا خشوع و خضوع ھے...وہ کتنی عاجزی سے اللہ کے خضور سجدہ کر رھی ھے...وہ اتنی نماز میں مشغول ھے کے اسے میرے یھاں ھونے کی بھی خبر نھیں...اس کا چھرہ کتنا نورانی ھے...اس کے دوپٹے کی طرح اس کا دل بھی صاف ھے...وہ تو کوئی خوبصورتی و نورانیت کا مجسمہ لگ رھی ھے "
پھر اپنے آپ کو دیکھ ":میرا تو صرف چھرہ ھی خوبصورت
ھے...جو لوگوں کو نظر آتا ھے پر اصل خوبصورتی تو وہ ھوتی ھے جو رائما کے پاس ھے...رائما کا دل خوبصورت ھے...وہ مڑ کر رائما کے چھرے کو تکنے لگتا ھے...

چاند کی ھلکی ھلکی سی روشنی رائما کے چھرے پر پڑھ رھی تھی...رائما جنت کی حور جیسی معلوم ھو رھی تھی...رائما سجدے میں جاتی ھے تو جعفر اس کی جانماز کے برابر میں بیٹھ جاتا ھے...

رائما سجدے سے اللہ اکبر کھتی اٹھتی ھے تو جعفر اسے دیوانوں کی طرح دیکھ رھا تھا..اور سوچنے لگتا ھے": تمھارا یہ روپ اس قدر حسین ھے کے میرے دل میں گھر کر رھا ھے..میرے دل کی گھرائیوں میں اتر رھی ھو تم...میں آج تک سیراب کے پیچھے بھاگ رھا تھا..پر آج تمھارا یہ روپ دیکھ کر مجھے لگتاھے تم وھی ھو...جس کے ساتھ میں اپنی پوری زندگی گزارنا چاھتا ھوں...پر......کیا تم میرے ساتھ زندگی گزارنا چاھو گی????? "
یہ خیال آتے ھی جعفر اٹھ کر چلا جاتا ھے

رائما سلام پھیر کر دیکھتی ھے کے جعفر جارھا ھے پھر سوچتی ھے": جعفر کیوں آیا تھا؟ "

*********_________________***********

حیدر اپنے کمرے میں بیٹھا پایل ایک ھاتھ میں پکڑے سوچوں میں گم ھوتا ھے ": تم بلکل ویسی ھی تھیں جیسا میں نے تمھارا تصور بنایا تھا... پر میری بد نصیبی دیکھو.. میں تمھیں دیکھ کر نظریں جھکانے پر مجبور تھا.. تم جیسا کھو گی میں ویسا ھی کروں گا.. کیونکے میرے لیے صرف تمھاری خوشی اھمیت رکھتی ھے... اگر رائما تمھاری خوشی اسی میں ھے تو میں بھی اس حالت میں خوش رھنا سیکھ لوں گا "

حیدر کے اصرار پر عریج سب گھر کے بڑوں سے بات کرتی ھے.. اور یہ فیصلہ سب کی رضامندی سے ھوتا ھے کے پری اور حیدر کی شادی ایک مھینے کے بعد 28 تاریخ کو کردی جائے... اس فیصلے پر پری کی خوشی کا ٹھیکانا نھیں رھتا----

********____________********

اسد کنول کو فون کرتا ھے اور کھتا ھے کے وہ اس سے ملنا چاھتا ھے..جب کنول اس کے بتائے ھوئے پتے پر پھنچتی ھے تو اسد اس کا وھاں کھڑا انتظار کر رھا ھوتا ھے...

کنول ": تم نے مجھے ملنے کیوں بلایا ھے؟ اب ھمارے بیچ سب ختم ھو چکا ھے"...وہ سخت لہجے میں گویا ہوئی

اسد کنول کا ھاتھ پکڑ کر ": مجھے پتا ھے تم ناراض ھو مجھ سے...پر یار...میں تمھیں کیسے یقین دلاوں کے میں مجبور ھوں "

کنول اپنا ھاتھ اسد سے بے رخی سے چھوڑاتے ھوئے ": تم مجھے سمجھتے کیا ھو؟ بولو...ایسی ویسی لڑکی نھیں ھوں میں... سمجھے...میں یھاں تمھاری جھوٹی باتیں سنے نھیں آئی ..صرف تمھاری کچھ یادیں ھیں میرے پاس وہ واپس تمھارے منہ پر مارنے آئی ھوں "

اسد بڑے نرم انداز سے ":دیکھو تمھارا غصہ کرنا.. میرے ساتھ اس طرح بات کرنا سب جائز ھے.. میں ھوں اس قابل.. پر ایک بار صرف اک بار میری بات سن لو...پھر جو تمھارا فیصلہ ھوگا مجھے منظور ھوگا" وہ نہایت معصومانہ چہرہ بنا کر التجاء کرنے لگا

کنول ادھر اُدھر دیکھتے ھوۓ ایسے بولتی ھے جیسے اسے کوئی فرق نھیں پڑتا کے اب اسد کچھ بھی بولے ":ھاں بولو..ذرا جلدی کرو.... ھر بار کی طرح جھوٹ بول کر آنا پڑا ھے تم سے ملنے "

اسد کی آنکھوں میں آنسوں آجاتے ھیں وہ بڑی محبت سے کھتا ھے کنول کو دیکھ کر ":کنول میں سچ کھتا ھوں یار..رائما سے میری منگنی صرف میری امی کی وجہ سے ھوئی ھے...مجھے اس میں کوئی دلچسپی نھیں ھے... تمھاری قسم کھا کر کھتا ھوں..میں نے صرف تم سے اور صرف تم سے محبت کی ھے..کنول اگر تم مجھ سے ناراض رھوگی... مجھ سے بات نھیں کرو گی تو میں مر جاوں گا یار "

کنول اسد کو نفرت سے دیکھتے ھوۓ بولتی ھے ":تم کتنے جھوٹے ھو....اگر تمھیں میری جدائی میں مرنا ھی ھوتا تو تم کب کے مرچکے ھوتے...ابھی تک زندہ میرے سامنے کھڑے نہ ھوتے...تمھاری کسی بات کا مجھے کوئی یقین نھیں ھے... سمجھے...اتنے سالوں سے تمھاری محبت خاموش کیوں تھی ذرا بتانے کا کش کرو گے...جب سے تمھاری اور رائما کی منگنی کی بات ھوئی تب میں نے دو ھفتوں تک تمھیں کتنے ایس ایم ایس کیے فون کیۓ ھر طرح سے تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر تم نے کوئی جواب نھیں دیا...اب... اچانک پری کی منگنی میں تمھیں یاد آرھا ھے کے تمھاری کوئی کنول نام کی محبت بھی تھی.."

اسد اپنے دل میں ":پھنس گیا...اب کیا کھوں...اس وقت مجھے امی نے صرف اتنا بتایا تھا کے انھوں نے میری منگنی پھوپھو کے گھر کی ھے..پر یہ نھیں بتایا تھا کے کس سے کی ھے..مجھے تو لگتا تھا میری منگنی پری سے ھوئی ھے..اس لیے تمھیں چھوڑ دیا..پر

بعد میں امی سے ایک دن باتوں ھی باتوں میں پتا چلا کے میری منگنی پری سے نھیں رائما سے ھوئی ھے..اس وقت میرے پاؤں کے نیچھے سے جیسے کسی نے زمین نیکال لی ھو...پر پھر وھاں میری اتنی گل فرینڈز بن گییں کے تم کبھی یاد ھی نھیں آئیں...اب جب کراچی آیا اور تم سے منگنی میں ملا تو یاد آیا کے تم بھی ھو "

کنول چڑتے ھوئے ":کھاں کھوگئے ؟؟؟ سوچ رھے ھو گے کے اب کیا بھانا بناوں..ھے ناں "

اسد ":یار تمھیں کیوں لگتا ھے کے میں جھوٹ بول رھا ھوں...دیکھو ابھی پورے تین سال باقی ھیں رائما اور میری شادی میں...ابھی تو صرف منگنی ھوئی ھے شادی نھیں...تین سالوں میں تم خود دیکھنا کے میں یہ منگنی توڑ دوں گا...مجھے صرف تم پسند ھو " وہ بے چارگی والا چھرہ بناکر-----اسے اپنی میٹھی میٹھی باتوں میں پھنسا رہا تھا- --

کنول کو تھوڑا یقین آنے لگتا ھے اسد کی باتوں پر ":...اگر تمھیں منگنی توڑنی ھی ھے...تو ابھی توڑ دو...تین سال گزرنے کا انتظار کیوں کر رھے ھو؟ "

اسد": تمھیں تو پتا ھے میری امی بیمار ھیں ..دل کی مریض ھیں کوئی کام نھیں کر سکتیں تین سالوں تک رائما کو ان کی خدمت کرنے دو...ویسے بھی میں کون سہ یھاں.. ھوں...جب میں پڑھ کر آوں گا...تو رائما سے منگنی توڑ کر تم سے کر لوں گا "

یہ کھنے کے بعد اسد اپنی آنکھوں میں جھوٹی آنسوں لے آتا ھے اور کھتا ھے": تم میرا یقین کرو یا نہ کرو...میں صرف تم سے اور صرف تم سے ھی شادی کروں گا..."

کنول کو اس کی جھوٹی اور فریبی باتو پر یقین آجاتا ھے": تم سچ کھ رھے ھو ناں؟" وہ پرامید نظروں سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے استفسار کرتی ہے

اسد ":میں تم سے جھوٹ بول سکتا ھوں" -----وہ آنکھوں میں رومانیت لیے پوچھنے لگا

*********____________************

کچھ دنوں بعد جعفر اور دادا ایک ساتھ گھر آتے ھیں...دادا گھر آکر سب کو جعفر کی ایک ڈیل جو اتنے دنوں سے نھیں ھوپارھی تھی اس کے بارے میں بتاتے ھیں":آج جعفر نے میرا سر فخر سے اونچا کر دیا..وہ ڈیل جس کے لیے اتنی ساری کمپنیاں لڑ رھی تھیں جس کے لیے جواد نے بھی کوشش کی ..مگر ناکام ھوا..وہ ڈیل جعفر نے اپنی قابلیت سے اپنے نام کرلی...اربوں کی ڈیل ھے...اس ڈیل کے بعد ھماری کمپنی آسمانوں کی بلندیوں تک پھنچ جاۓ گی "

سب جعفر کی کامیابی پر بھت خوش ھوتے ھیں ..رائما کی خوشی کا تو ٹھیکانا ھی نھیں ھوتا یہ تعریفیں دادا کے منہ سے سن....دادی جعفر کی بلائیں لیتے ھوۓ بولتی ھیں":نظر نہ لگے میرے پوتے کو کسی کی" پھر رائما سے کھتی ھیں ":جاؤ..پانی لاؤ

رائما دادی کے کھنے پر گلاس لاتی ھے..دادی سر پر دوپٹا اوڑھ پانی کا گلاس لے کر جعفر کی نظر اتارنے لگتی ھیں.. جعفر مسکراتے ھوۓ":مجھے کس کی نظر لگے گی ..میری بھولی دادی"

رائما کی امی پیار سے ":ارے اتار لینے دو..پتا نھیں چلتا کب کس کی بری نظر لگ جاۓ"

عریج ھستے ھوۓ بولتی ھے":ویسے بھی میں نے آج تک دادی کو سوائی ایان کے کسی کی نظر اتارتے نھیں دیکھا"

پری ":آپ سب ایسے ھی باتیں کرتے رھیں گے یا کوئی منہ بھی میٹھا کروائے گا" رائما مسکراتے ہوئے ":میں ابھی لاتی ھوں "کھ کر چلی جاتی ھے ..

دادی کے نظر اتارنے کے بعد جواد خوش ھوکر جعفر کے گلے لگتا ھے ..اور کھتا ھے ":تم میرے لیے میرے چھوٹے بھائی سے بڑھ کر ھو...اللہ تمھیں اور زیادہ کامیابیاں عطا کرے "

رائما میٹھائی لاکر اپنے ھاتھ سے پھلے دادا کو کھلاتی ھے...اس کی خوشی اس کے چھرے سے جھلک رھی ھوتی ھے... جعفر رائما کو اس قدر خوش دیکھ بھت خوش ھوتا ھے...رائما سب کو اپنے ھاتھ سے میٹھائی کھلارھی ھوتی ھے.. جعفر انتظار کر رھا ھوتا ھے کے اس کی باری کب آئے گی جب رائما اسے اپنے ھاتھ سے میٹھائی کھلائے گی..پر وہ یھی غور کر رھا ھوتا ھے کے رائما تقریبا سب کو کھلا چکی ھے سوائے اس کے..آخر کار وہ بول اٹھتا ھے ":مجھے بھی گلاب جامن بھت پسند ھے...مجھے بھی کھلادیں میڈم" وہ رائما کو

دیکھتے ہوئے بولتا ہے جو اس کے برابر میں بیٹھے ایان تک کو میٹھائی کھلا کر اسے نظرانداز کر ...وہاں سے کچن کی جانب جانے کی نیت سے مڑی تھی

رائما اس کی بات سن پیچھے مڑ کر پورا میٹھائی کا ڈبا اس کے سامنے میز پر رکھ کر چلی جاتی ہے... جعفر جل جاتا ہے رائما کے اس رویے پر

تھوڑی دیر بعد رائما کچن میں کھڑی ہوتی ہے پری اس کے برابر میں کھڑی کھانا پکانا سیکھ رہی ہوتی ہے.. جعفر کچن میں آتا ہے اور پری سے کہتا ہے ":رائما سے کہو.. میرے لیے چائے بنادے "

رائما یہ سنتے ہی پری سے ":جعفر سے کہو.. خود کہے...ابھی اتنا کامیاب نہیں ہوا کے ہم غریبوں سے بات کرنا چھوڑ دے "

پری مسکراتے ھوئے جعفر سے ":سن تو لیا ھوگا آپ نے "

جعفر پری کو مخاطب کر کے کھتا ھے ":ان سے کھ دو...اتنے دنوں سے میں تو ان سے بات کر رھا ھوں یہ ھی ھم غریبوں کی طرف نظر عنایت نھیں فرماتیں "

رائما پری سے مخاطب ھوکر ":اگر چائے بنوانی ھے تو خود کھے ورنہ میں نھیں بناؤ گی..بول دو انھیں "

پری جعفر کی جانب متوجہ ھوکر ":سن لیا آپ نے میڈم کیا کھ رھی ھیں..اب اگر آپ کو چائے چاھیے تو خود بولیں "

جعفر ناراض ھوتے ھوئے ":چھوڑ دو ..بول دو ان سے نھیں چاھیے چائے "

رائما خفگی سے جعفر کو گھور کر دیکھتے ہوئے پری سے کھتی ھے": ان سے کھو اپنی اکڑ اپنی جیب میں رکھیں... چائے نھیں پینی تو نہ پییں ..ویسے بھی سر میں درد میرے نھیں ھوتا "

پری اس سے پھلے جعفر تک رائما کی کھی ہوئی بات پھنچائے ... جعفر رائما کو غصے سے دیکھتے ھوئے پاؤں پٹک کر وھاں سے چلا جاتا ھے ..

رائما چائے پکاتی ھے ...اور پری کے ھاتھ جعفر کے لیے بھیجتی ھے ...اور اسے منع کرتی ھے کے وہ جعفر کو نہ بتائے کے یہ چائے کس نے بنائی ھے ...پری رائما سے تو کچھ نھیں کھتی ..پر دل میں بولتی ھے": لو یہ بات بھی کوئی چھپانے والی ھے ..وہ تو صرف اس چائے کا رنگ دیکھ کر ھی سمجھ جائے گا کے یہ تم نے بنائی ھے "

پری جعفر کو چائے دیتے ہوئے ": سر میں درد ھوجاتا ھے ..پر پھر بھی اکڑ دیکھا کر آگئے اسے "

جعفر چائے کا کپ مسکراتے ہوئے لیتا ھے اور کھتا ھے ":کیونکے مجھے پتا تھا کے وہ چائے ضرور بنا کر بھیجے گی "

" پری مسکراتے ہوئے": بڑا یقین ھے اس پر

جعفر ":وہ تو ھے" وہ بھرم سے کہتا ہے ---اس کی بات سن پری خوب ھسنے لگتی ھے-----

*******__________*********

پری کی مھندی کا دن آتا ھے سب مھمان آئے ہوئے ہوتے ھیں... ساری لڑکیاں اپنے ھاتھوں کو مھندی سے سجا رھی ھوتی ھیں.. جبکے رائما اِدھر اُدھر سارے کام کرتی پھر رھی

تھی...رائما کی امی": تم بھی مھندی لگوالو...روشنی کی بار پر بھی تم نے نھیں لگوائی تھی..اب تو لگوالو..."

رائما بڑی بے رخی سے بولتی ھے اپنے ھاتھوں کو دیکھتے ھوۓ": مھندی تو لگوانا چاھتی ھوں...پر پھر دل میں خواھش اٹھتی ھے کے میرے ھاتھوں میں بھی مھندی اتنی ھی حسین لگے ... جتنی ان سب لڑکیوں کے ھاتھوں میں لگتی ھے...اور جب ایسا نھیں ھوتا تو دل دوکھتا ھے" پھر رائما اپنے ھاتھوں کو دیکھ کر طزیہ مسکراھٹ سے کھتی ھے": یاد ھے جب میں نے بچپن میں مھندی لگوائی تھی تو دادی نے کیا کھا تھا...کھا تھا تیرے ھاتھوں پر تو مھندی نظر بھی نھیں آرھی ...کنول کے ھاتھوں پر تو قیامت ڈاھ رھی ھے..اور یہ سن کر چاچی کتنا ھس رھی تھیں....ایسا لگتا ھے جیسے آج بھی ان کی ھسی میرے کانوں میں گونج رھی ھو" کھ کر جانے لگتی ھے... جعفر یہ ساری باتیں سن لیتا ھے...

رائما پری کے برابر میں بیٹھی پری کی مھندی بڑے حسرت بھری نگاھوں سے دیکھنے لگتی ھے... جعفر رائما کے بلکل برابر میں آکر بیٹھ جاتا ھے... رائما جعفر کو اپنے برابر میں بیٹھتا ھوا دیکھ فورا کھڑی ھوجاتی ھے... وہ ایک قدم چلتی ھے کے اس کا ھاتھ پیچھے سے جعفر پکڑ لیتا ھے... رائما ھاتھ پکڑنے پر چوکتی ھے.. وہ مڑ کر ": ھاتھ چھوڑو "

جعفر بھت پیار سے ": مھندی لگوالو "

رائما جعفر کی بات سن حیرت سے اس کی جانب دیکھتی ھے.. پر اس کے لھجے کی مٹھاس کے سبب وہ غصہ بھی نھیں کرپاتی .. وہ صرف اپنا ھاتھ چھوڑانے کی کوشش کرتے ھوئے ": ھاتھ چھوڑو.. مجھے نھیں لگوانی "

جعفر کھڑا ھوکر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ھوئے ": کیوں نھیں لگوانی؟؟؟ "

رائما اپنا ھاتھ چھوڑانے کی کوشش کرتی ھے مگر جعفر اپنی گرفت اور مضبوط کر لیتا ھے..جب رائما دیکھتی ھے کے سب انھیں ھی دیکھ رھے ھیں...تو وہ اپنے لھجے کو سخت کر لیتی ھے":کیا بدتمیزی ھے؟؟؟ سب دیکھ رھے ھیں چھوڑو ھاتھ "

جعفر اس کا ھاتھ اپنی جانب کھینچ کر ":دیکھ رھے ھیں تو دیکھنے دو... تم مھندی لگواؤ...بیٹھو" رائما اس کے کھینچنے کے سبب اس کے قریب آجاتی ھے مگر اب بھی دونوں میں ایک قدم کا فاصلہ ھوتا ھے..رائما جوابا جعفر کو غصے سے گھور کر دیکھتی ھے

"...ان دونوں کی بحث دیکھ پھوپھو":رائما جب جعفر اتنی ضد کر رھا ھے..تو لگوالو مھندی

رائما":مجھے مھندی اچھی نھیں لگتی..پھوپھو..آپ ھی سمجھائیں اسے.. مجھ سے ضد نہ کرے" وہ جھنجھلا کر بولی

جعفر یہ سنتے ہی رائما کا ہاتھ خود چھوڑ دیتا ہے..رائما وہاں سے چلی جاتی ہے..جعفر اپنے دل میں ":آج تو میں یہ حق نہیں رکھتا کے تمھارا ہاتھ پکڑ کر زبردستی مھندی لگا یا لگوا سکوں...پر ایک دن آۓ گا رائما ... تم دیکھنا..جب میں سب کے سامنے تمھارا ہاتھ پکڑ کر مھندی لگواؤں گا..دیکھ لے ناں تم

رائما اپنے کمرے میں جاکر رونے لگتی ہے ":کیوں کر رہے ہو؟؟ ...جعفر...آخر کیوں میری زندگی سے کھیل رہے ہو؟؟..کیوں میری اتنی فکر کرتے ہو؟؟؟کیوں تمھارے نزدیک میری ہر چیز کی اتنی اہمیت ہے

جعفر اور پری چھت پر کھڑے رات کی تاریکی میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں..پری ...بات تو کیا کر رہی ہوتی ہے اصل میں جعفر کا مزاق اڑا رہی تھی

پری ھستے ھوئے": تم کب تک اس طرح کرتے رھو گے؟؟؟ وہ بھت ضدی ھوچکی ھے.. تمھارے ھاتھ پکڑ لینے سے تمھیں کیا لگا تھا کے وہ مھندی لگوا لے گی"

جعفر پری سے چیڑتے ھوئے": اب ھسنا بند کرو"... پھر پرامید ھوکر": تم دیکھنا ایک دن وہ ضرور مھندی لگوائے گی...وہ بھی صرف میرے لیے" پری یہ سن اور زور سے ھسنے لگتی ھے

پری": تم اسے کیوں نھیں کھ دیتے کے کتنی محبت کرتے ھو اس سے...کب تک اس طرح چپ رھو گے.. ابھی تو میں ھوں جو تمھارا ساتھ دیتی ھوں .. مگر اب تو میری بھی شادی ھو رھی ھے... جعفر مجھے ڈر ھے ..ڈر ھے کھیں تم چپ رھے یہ سوچ کر کے وہ خود بولے ..اور اس نے بھی کچھ نہ بولا اسی انتظار میں تو..."

جعفر یہ سن اداس ھوکر بولتا ھے ”یار جب بولنا.. برا ھی بولنا.. کبھی تو اچھا بول لیا کرو...مجھے یقین ھے میری محبت کا اثر اس پر ضرور ھوگا

مگر دھیرے دھیرے....

اس کے سر چڑھ بولے گی میری محبت

مگر دھیرے دھیرے

میں بس اس وقت کا انتظار کر رھا ھوں ..جب وہ خود آکر مجھ سے کھے کے وہ اس منگنی کو توڑ دینا چاھتی ھے...وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ھے جانتا ھوں میں...کیونکے

کون کھتا ھے محبت کی زبان ھوتی ھے

محبت تو وہ ھے جو آنکھوں سے بیان ھوتی ھے

اور اس کی محبت کی گواھی ھر روز اس کی آنکھیں مجھے دیتی ھیں“

"پری ": تم تو

جعفر": کیا تم تو؟؟"ابرو اچکاتے ہوئے

پری ":وہ کبھی نھیں بولے گی لکھ لو میری بات... کھیں ایسا نہ ہو کے تم انتظار کرتے ھی رہ جاؤ...اور اسد بھائی آکر اسے ڈولی میں بیٹھا کر لے بھی جائیں"

جعفر کو یہ سن غصہ آجاتا ھے": ایسا کبھی بھی نھیں ہونے دوں گا میں...جب تک میں خاموش ھوں تب تک ھے یہ منگنی...جس دن رائما نے آکر کھ دیا ناں....اس دن میں کسی کی پرواہ نھیں کروں گا...اور توڑ دوں گا یہ نام کی منگنی..اپنی رائما اپنے نام کرلوں گا..وہ صرف میری ھے" وہ بھرم سے گویا ہوا--

پری ":اللہ کا شکر ھے مجھے کبھی کسی سے محبت نھیں ہوئی ...کتنا مشکل ھوتا ھے یہ محبت کرنا..اُف "وہ اپنی پیشانی سے مصنوعی پسینہ صاف کرتے ہوئے بولی

جعفر مسکراتے ھوۓ ": محبت تو اک جذبہ ھے... کسی کو اپنے آپ سے زیادہ چاھنے کا.. کسی کی لیے کچھ کرنے کا.. کسی کی خاطر اپنی جان تک دے دینے کا...اور اس کی خاطر کسی کی جان تک لے لینے کا... محبت تو بھت حسین ھوتی ھے...بس یھی بات تو رائما کو سمجھانی ھے "کھ کر مسکراتے ھوۓ جانے لگتا ھے

پری پیچھے سے ":کھاں جارھے ھو؟؟ مسکراتے ھوۓ "وہ تجسس سے پوچھنے لگی

"جعفر ":آکر بتاوں گا

رائما صحن سے اپنے کمرے کی جانب جارهی هوتی هے کے اچانک اسے اپنا هاتھ انجانی گرفت میں محسوس هوتا هے..اس سے پهلے وہ دیکھے کے اس کا هاتھ کس نے پکڑا هے وہ شخص اسے اپنی جانب زور سے کھینچتا هے..رائما چاہ کر بھی خود کو سمبھال نهیں پاتی اور اس شخص کی جانب کھینچی چلی جاتی هے..وہ گھبرا گی تھی اس هونے والے اچانک حملے سے ..وہ اپنی آنکھیں بند کرلیتی هے..یہ سب صرف دو تین لمحوں میں هوتا هے...آگلے هی لمحے وہ جب آنکھیں کھلتی هی تو وہ اپنے سامنے جعفر کو دیکھ سکون کا سانس لیتی هے..لیکن پھر اسے محسوس هوتا هے کے جعفر کے یوں اچانک کھینچنے کے سبب وہ آکر اس کے سینے سے لگی هے...

رائما دوسرے هی لمحے اس کی نزدیکی کو محسوس کر نروس هوجاتی هے....جعفر اسے دیوانوں کی طرح دیکھ رها هوتا هے...رائما اس کی نزدیکی سے زیادہ اس کی آنکھوں سے

نروس ہوتی ہے..وہ فورا پیچھے ہٹ کر کھڑی ہوتی ہے... جعفر صرف اسے مسکراء .. مسکراء کر دیکھ رہا ہوتا ہے

رائما تھوڑی دیر خاموش رہتی ہے سہم کر..مگر پھر وہ جعفر کو دیکھ کر ":یہ کیا بدتمیزی تھی؟؟ "وہ اپنے اندر ہمت جمع کر کے بولی تھی

جعفر":صرف ایک سوال "...یہ کہ کر اس کے چہرے کے نزدیک جھکتے ہوئے

رائما ":کیا؟؟"تھوڑا سہ پیچھے کی جانب گرتے ہوئے...

" جعفر":چلوگی یا اٹھاکر لے جاؤں؟؟؟

..رائما اس کی بات پر ا لجھی تھی اسے سمجھ نہیں آیا تھا کے جعفر کیا کہ رہا ہے

"کیا مطلب؟؟":

" جعفر ": کار میں خود جاکر بیٹھو گی یا اٹھا کر لے جاؤں ؟؟؟

"رائما": پر کیوں ؟

".. جعفر ": جتنا پوچھا ھے اس کا جواب دو فقط

رائما": کھاں لے کے جاؤ گے اتنی رات میں؟؟؟" وہ پریشان ھوکر پوچھتی ھے

جعفر اس کے سوال کو نظرانداز کرتے ھوئے": اٹھاکر لے جاؤں.. شاید یھی جواب "ھے تمھارا

وہ اس قدر بھرم سے کھتا ھے کے رائما گھبرا جاتی ھے

رائ گھبراتے ھوئے": جعفر یہ کیا بدتمیزی ھے ... کچھ تو بتاؤ.. کھاں لے کے جاؤ گے اتنی رات میں... بلکے ایک کام کرتے ھیں ھم صبح بات کریں گے.. ابھی تمھارا بیھیویر بھی تھوڑا عجیب لگ رھا ھے" اس دفعہ رائما کا لھجہ کافی دیھما تھا

جعفر اس کی جانب گھور کر دیکھتے ھوئے": تم بولتی بھت ھو....میرے پاس ٹائم نھیں ھے ..چلو".کھ کر مڑ کر جانے لگتا ھے..وہ دو قدم چلنے کے بعد جب وہ مڑتا ھے تو دیکھتا ھے رائما ابھی بھی وھیں کھڑی اسے ھی الجھی نگاھوں سے دیکھ رھی ھے... جعفر شرارت سے اسے دیکھ کر مسکراتے ھوئے":کیا واقعی چاھتی ھو کے تمھیں اٹھا کر لے جاؤں؟؟؟"

رائما بھوکھلا کر ": نھیں"نفی میں گردن ہلاتی ہے

جعفر ":تو چلو پھر"

رائما جیسے ھی جعفر کو آگے جاتا ہوا دیکھتی ھے اس کے پیچھے جانے کے بجائے دبے پاؤں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھتی ھے..ابھی وہ ایک قدم ھی بڑھاتی ھے کے جعفر تیزی سے آکر اس کا ھاتھ پکڑ لیتا ھے":...چلو..میڈم" کھ کر مسکراتے ہوئے اسے کھینچتے ہوئے لے جاتا ھے ..اسے اپنے ساتھ کار میں بیٹھاتا ھے زبردستی ..رائما منع کرتی ھے لیکن وہ اس کی نہ کو خاطر میں نھیں لاتا...

رائما غصے کے مارے پورے راستے شیشے سے باھر کی جانب دیکھتی رھتی ھے...جعفر":غصہ کیوں ہو رھی ہو؟؟"..

رائما کوئی جواب نھیں دیتی..مگر جعفر کو برا نھیں لگتا..کیونکے وہ اس کی ناراضگی کی وجہ جانتا ھے..پھر وہ کار ایک بڑے مشھور پارلر کے سامنے روکتا ھے ..رائما حیرت سے":تم پارلر کیوں لائے ہو؟؟"

رائما الجھی تھی ..اسے سمجھ نھیں آرھا تھا کے جعفر اسے پارلر کیوں لایا ھے.. جعفر مسکراتے ھوۓ اسے تنگ کرنے کی نیت سے اس کی جانب بڑھنے لگتا ھے...رائما اسے اپنے نزدیک آتا دیکھ پیچھے شیشے سے جالگتی ھے":کیا؟؟"

جعفر اس کے قریب آکر شرات سے":کھیں تم یہ تو نھیں سوچ رھیں کے میں تمھیں بھاگا کر شادی کرنے لایا ھوں؟؟"

رائما کو یہ سن ھسی آجاتی ھے:..وہ جعفر کے شولڈر پر لاپرواہی سے ھاتھ مارتے ھوۓ"کچھ بھی..."

جعفر اس کو ھستے ھوۓ دیکھ سیدھا ھوکر بیٹھ جاتا ھے..اسے دیکھ برا سہ منہ بناکر کھتا ھے":اس میں ھسنے والی کیا بات ھے؟؟کیا میں تم سے بھاگ کر شادی نھیں کر سکتا؟؟"

رائما": میں تمھیں جانتی ھوں... میں سمجھ گی ھوں تم مجھے یہاں مھندی لگوانے لائے ھو"..وہ اندازہ لگا چکی تھی

جعفر":ھاں"..یہ کھ کر اس کے ھاتھ میں کریڈٹ کارڈ پکڑا دیتا ھے":اس سے پیمنٹ کر دے ناں"

رائما":میں نے منع کردیا تھا پھر یہ سب"...اب وہ جعفر کی آنکھوں میں دیکھتے ھوئے":مجھے واقعی شوق نھیں ھے..."

جعفر":میرے لیے لگوالو...مجھے اچھا لگے گا..کیونکے مجھے بہت شوق ھے کے تمھارے ھاتھوں میں مھندی لگے دیکھنے کا"وہ آنکھوں میں محبت اور لفظوں میں صداقت لئے بولا

رائما":کیا میری پسند نہ پسند کی کوئی اھمیت نھیں ھے تمھارے نزدیک" وہ نھایت سنجیدگی سے پوچھتی ھے

جعفر بڑی محبت سے":ھے..مگر صرف تب..جب واقعی ایسا ھوتا...مجھے پتا ھے تمھارے نہ مھندی لگوانے کی وجہ...اس لیے مجھ سے جھوٹ نہ بولو..پلیز...تم ھمیشہ انھی کو کیوں اھمیت دیتی ھو..جن کی نظر میں تمھاری کوئی اھمیت نھیں.؟؟؟..انھیں کیوں اھمیت نھیں دیتیں...جن کی نظر میں تم بہت خاص

ہو.. جنھیں فرق پڑتا ھے تمھاری پسند نہ پسند سے.. چاچی کو بھت خوشی ہوگی اگر تم مھندی لگواؤ گی.."

"رائما یہ سنتے ھی": تم نے میری اور امی کی باتیں سنی ھیں؟؟؟

جعفر اثبات میں سر ھلاتا ھے..

رائما بھت شرمندہ سی ھوجاتی ھے جعفر سے.. یہ جان کر کے اس نے ساری باتیں سن لیں تھیں جو اس نے اپنی امی سے کھی تھیں... جعفر اس کا ایک دم نظریں جھکالینا اور خاموش ھوجانا محسوس کر لیتا ھے..

"... جعفر بھت پیار سے اسے دیکھتے ھوۓ": تم چپ بلکل اچھی نھیں لگتیں جیسے ھی وہ کھتا ھے رائما اس کی طرف پیار بھری نظر سے دیکھتی ھے .. جعفر

مسکراتے ہوئے":ایسے مت دیکھا کرو..مجھے کچھ ہوتا ھے" رائما اس پر مسکراء کر فورا دوسری جانب شیشے سے باھر دیکھنے لگتی ھے

جعفر":اب جاؤ"..باہر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے

رائما":مجھے گھر جانا ھے..سب فکر کر رھے ھوں گے..میں کیا کھوں گی گھر جاکر"وہ پریشان لہجے میں گویا ہوئی

"جعفر":تم مھندی لگوانے جاؤ پھلے...گھر والوں کی فکر مت کرو

"رائما":میں نھیں لگوانا چاھتی

"جعفر":بھت ضدی ہو تم

رائما":اور تم جو ابھی کر رہے ہو اسے کیا کھتے ھیں؟"وہ ابرو اچکائے

"جعفر مسکراتے ہوئے":ایک ضدی لڑکی کو منانے کی کوشش

رائما": تم بھی ضد ھی کر رہے ہو" وہ خفگی سے کھتی ھے

جعفر": تم سے سیکھ رہا ھوں"وہ شرارت سے جواب دیتا ہے

"رائما منہ بسور کر ": تم مجھ سے زیادہ ضدی ھو...یہ بات سب جانتے ھیں

جعفر یہ سن مسکراتے ہوئے اس کے قریب آکر": جب پتا ہے میں زیادہ ضدی ہوں ..تو ہار مان لو ناں"

رائما تھوڑا پیچھے کی جانب جھکتے ہوئے": میں نہیں لگواؤں گی... گھر واپس چلو"اس کا سر شیشے سے لگا ہوا تھا.. مگر پھر بھی بھرم سے کہتی ہے

جعفر کو اب غصہ آنے لگتا ہے کیونکے رائما مان کر ہی نہیں دے رہی تھی": ...ٹھیک ہے ... تم مت لگواؤ.. میں ہی پاگل تھا جو ضد کر رہا تھا... اصل میں ہر وہ شخص پاگل ہے جو تم سے محبت کرتا ہے.. اور تمہاری خوشی کو اہمیت دیتا ہے... ایک مہندی تو ہے... بس. پتا ہے تمہاری پروبلم کیا ہے.. تم صرف اور صرف انھیں کے بارے میں سوچتی ہو جو تمھیں کمتری کی جانب بھارتے ہیں.. تم چاچی، ایان، پری، روشنی، چاچا، جواد، عریج بھابھی اور مجھے ذرا سی بھی اہمیت نہیں دیتیں جو تم سے محبت کرتے ہیں "

سب پیار کرنے والوں کے ناموں میں جعفر نے اپنا نام بھی لیا تھا ...یہ بات رائما کے دل کو لگی تھی...وہ اسے حقاء بقاء ہوکر دیکھ رہی تھی... جعفر کے چھرے پر اب غصہ و خفگی تھی...جبکے جب وہ اسے زبردستی لایا تھا تو وہ کتنا خوش تھا..اس ..کے چھرے پر شرات تھی..اور لبوں پر مسکراھٹ..جو اب غائب ہوچکی تھی

رائما اپنے دل میں":مجھے کیوں برا لگ رہا ھے..کیوں میں چاھتی ہوں کے وہ ویسے ھی مسکرائے جیسے پورے راستے مسکراتے ہوئے آیا تھا..کیوں مجھے فرق پڑھ رہا ھے اس کے مرجھائے ہوئے چھرے سے؟؟؟؟؟ آخر کیوں؟؟؟"

جعفر کار سے اتر کر رائما کی سائٹ کا دروازہ کھول کر کھتا ھے ":بکنگ ھوئی وی ھے تمھاری یھاں...پیسے بھر کر آجاؤ ..پھر واپس چلتے ھیں"

رائما کار سے باھر نیکل کر ":میں تو مھندی نھیں لگوا رھی ..پھر پیسے کیسے؟؟"

جعفر":بکنگ کے.. تم لگواؤ یا نہ لگواؤ ...پیسے بھریں جائیں گے..اب جلدی جاؤ..دیر ھوگی ھے پھلے سے ھی بھت"وہ بے رخی سے گویا ہوا ---

رائما اثبات میں سر ھلاتے ھوئے جانے لگتی ھے..وہ جاتے ھوئے صرف جعفر کا خفگی بھرا چھرا دیکھتی ھے ...

..رائما اندر آکر ":میں کیا کروں؟؟" پھر اسے جعفر کی باتیں یاد آتی ھیں

جعفر 1 گھنٹے سے انتظار کر رہا ہوتا ھے..وہ اس کی تاخیر کا سبب جانتا ھے..اس لیے مسکرانے لگتا ھے ":..ایک گھنٹا ہوگیا..اب آنے والی ہوگی ..باھر ..کھڑا ہوجاتا ھوں" یہ سوچ کر وہ باھر کھڑا ہوکر انتظار کرنے لگتا ھے

پھر تھوڑی دیر بعد رائما اور اس کے ساتھ ایک لڑکی جو رائما کا دوپٹا سمبھال رھی ہوتی ھے تاکے وہ اس کی گیلی مھندی سے ٹچ نہ ہوجاۓ ...جعفر کے پاس آتی ھیں..جعفر رائما کے ھاتھ میں مھندی دیکھ بھت خوش ہوتا ھے..وہ لڑکی جعفر ...کے پاس رائما کو چھوڑ کر چلی جاتی ھے

"جعفر مسکراتے ہوۓ": دیکھاؤ

رائما اس کے آگے اپنے ھاتھ کردیتی ھے..اس کے دونوں ھاتھوں میں مھندی لگی ھوئی تھی.. جعفر": بھت پیاری لگ رھی ھے"اس کی آنکھوں میں جگنو جگمگائے تھے

رائما اس کے تعریفی الفاظ سن مسکرانے لگتی ھے..وہ رائما کو کار میں بیٹھاتا ھے..خود کار میں بیٹھ کر پھلے رائما کی سیڈ بیلٹ باندھتا ھے پھر اپنی...اس کا چھرہ کھل اٹھا تھا...وہ کار چلاتے ھوئے بھی باربار صرف رائما کی مھندی دیکھ رھا تھا اور مسکراء رھا تھا..رائما یہ جانتے ھوئے بھی انجان بن باھر کی جانب دیکھ رھی تھی

جعفر": شکریہ"وہ احسان مند لھجئے میں گویا ہوا

رائما": تمھارے لیے نھیں لگوائی.. میرے دادا کے پیسوں کی خاطر لگوائی ھے.. پیسے ویسٹ کرنا مجھے اچھا نھیں لگتا" وہ اترا کر بولتی ھے... یہ سن جعفر کو ھسی آجاتی ھے.. اور وہ مسکراتے ھوئے رائما کے بالوں پر سھلاتا ھے

"جعفر": کچھ کھاؤ گی؟

"رائما پریشان ھوتے ھوئے": نھیں.. بس اب گھر چلو

"جعفر": پریشان مت ھو.. کچھ کھاتے ھیں پھر گھر چلیں گے

رائما": گھر میں سب پریشان ھو رھے ھوں گے.. مجھے کمرے میں نہ پا کر "رائما جب یہ کھ رھی ھوتی ھے تو جعفر دیکھتا ھے کے ایک آوارا لٹ ھے جو رائما کو تنگ کر رھی ھے وہ اسے مھندی لگے ھونے کی وجہ سے ھٹا بھی نھیں پا رھی... جعفر مسکراتے ھوئے ":... میں کر دیتا ھوں" کھ کر وہ کار سائٹ میں لگاتا ھے

"رائما اسے کار روکتا ھوا دیکھ ": نھیں اس کی ضرورت نھیں... میں خود مینج کرلوں گی

جعفر ": میں کردیتا ھوں.. تمھاری آنکھ میں جارھے ھیں بال" یہ کھ کر رائما کے قریب آتا ھے.. اسے رائما کے نزدیک آتے ھی مھک آنے لگتی ھے.. جس کا وہ دیوانا ھے.. وہ مسکراتے ھوئے رائما کے سر سے پھلے دوپٹا ھٹاتا ھے.. رائما کو اس کی اس قدر نزدیکی سے شرم آنے لگتی ھے.. وہ اپنی نظریں جھکالیتی ھے.. جعفر اس کے بالوں میں لگا کیچر کھولتا ھے.. تو سارے بال رائما کے کھل جاتے ھیں.. جعفر بڑی محبت سے اس کے سارے بالوں کو کیچر کر دیتا ھے.. رائما اس کی اس قدر قربت کے سبب سانس تک لینا بھول جاتی ھے.. یہ پھلی بار تھا کے اس نے کسی کو اجازت دی تھی اپنے بالوں کو چھونے کی.. اسے یقین تھا جعفر پر.. یھی سبب تھا کے وہ اس سے اپنے بال سیٹ کروارھی تھی... رائما کے آگے کے بال

جو چھوٹے تھے جو کیچر میں نھیں آرھے تھے انھیں اپنے ھاتھوں سے بڑے پیار سے اس کے کان کے پیچھے کرتا ھے...رائما کو اس کی گرم گرم سانسیں اپنے گالوں کو سھلاتی ھوئ محسوس ھوتی ھیں.جن کی وجہ سے وہ اور زیادہ نروس ھوجاتی ھے..جعفر مسکراتے ھوۓ":چلیں" وہ رائما کے بال سیٹ کر کے واپس کار اسٹارٹ کرتے ھوۓ کھتا ھے

..جب دونوں گھر پھنچتے ھیں تو رائما اپنی امی کو دیکھ گھبرا جاتی ھے

امی":مان گئے جعفر تمھیں"وہ داد دیتے ہوئے گویا ہوئیں

"جعفر":کھا تھا ناں چاچی ..میں لگواکر ھی لاؤ گا..آپ دوکھی نہ ھوں

..رائما کو یہ سن بھت اچھا لگتا ھے...وہ مسکراتی ھے

رائما اپنے کمرے میں جانے لگتی ھے جعفر پیچھے آکر کھتا ھے ":تم ھسی کیوں تھیں جب میں نے بھاگ کر شادی کی بات کی تھی؟؟؟"

رائما پیچھے مڑکر ":ھلکے بولو..کوئی سن لے گا"..وہ دبی آواز میں بولنے لگی

جعفر ":تو سن لے..میں ڈرتا نھیں ھوں کسی سے"..وہ اکڑ کر کھنے لگا

رائما مسکراتے ھوئے ":یھی وجہ ھے کے میں ھسی تھی...تمھاری بات سن کر..تم کب سے ڈرنے لگ گئے جو بھاگ کر شادی کرو گے" کھ کر اپنے کمرے میں چلی جاتی ھے..جعفر رائما کا جواب سن مسکراتے ھوئے چلا جاتا ھے

رائما اپنی ڈائری میں ":مجھے بھت اچھا لگ رھا تھا جب جعفر میرے ھاتھ پر لگی مھندی چوری چوری نظروں سے دیکھ رھا تھا...وہ واقعی بھت اچھا ھے ...میں نے جھوٹ کھا اس سے کے پیسوں کی خاطر میں نے مھندی لگوائی..بات دراصل یہ ھے کے میں اس کا اداس چھرہ دیکھ خود اداس ھوگی تھی.پتا نھیں کیوں لیکن جب وہ میری مھندی دیکھ کر خوش ھوا تو میں اس سے زیادہ خوش ھوئی ...اس کے چھرے پر جو خوشی تھی وہ میں الفاظوں میں بیان نھیں کرسکتی"-----

*******__________*******

روشنی کی شادی کی طرح پری کی شادی کے لیے بھی سب لڑکیاں ایک جیسی لال رنگ کی کلیوں والی فراک لاتی ھیں ..بارات کے لیے ...جس پر گولڈن رنگ کا کام

ہوا ہوتا ہے..رائما کو ہر بار کی طرح ہلکے رنگ کا سوٹ لاکر دیا جاتا ہے سب سے الگ..رائما کی بڑی امی یعنی عامر کی والدہ ":رائما دیکھوں تمھارے لیے میں نے یہ پسند کیا..اچھا لگے گا تم پر"

رائما بے دلی سے ":جی بڑی امی" کہ کر وہ دونوں سوٹ اٹھا کر اپنے کمرے میں لاکر بیڈ پر پھینک دیتی ہے..اور پھر خود ان کے برابر میں بیٹھی سوچنے لگتی ہے ":آخر لوگ ہی کیوں فیصلہ کرتے ہیں کے مجھے کیا پھنا چاھیے اور کیا نھیں..میرا بھی تو دل ہے...میں بھی اپنے لیے کچھ پسند کرنے کا حق رکھتی ہوں..پر نھیں ہر بار ان سب کی پسند کا پھنو...خود تو اتنے ڈاک ڈاک رنگ پسند ...کرتی ہیں اور سب بلکل ایک جیسا تیار ہوتی ہیں اور میرے لیے سب الگ

کپڑے الگ..رنگ الگ...ان سب کا بس چلے تو مجھے خاندان سے بھی الگ کردیں..گورا تو جو بھی پھنے اچھا لگتا ہے وہ رنگ ڈاک ہو یا ھلکا..اور کالا جو بھی پھنے برا ہی لگتا ہے...پھر مجھے وہ کیوں نھیں پھنے دیتے جو میرا دل چاھتا ہے

کیا میں انسان نہیں ہوں ..میں اپنی پسند کا ایک سوٹ تک نہیں پہن سکتی...
کتنی ناانصافی ہے یہ..."

"""""""********_____________**********

بارات والے دن رائما پری سے کہتی ہے..ہم ساتھ چلیں گے پارلر..رائما نہانے چلی جاتی ہے...اپنے کپڑے نیکال کر..جب وہ پری سی ٹاول منگاتی ہے تو پری ٹاول دے کر کمرے سے باہر جانے لگتی ہے یہ کہ کر ":جلدی آجاؤ..میں تمھارا نیچھے انتظار کر رھی ہوں"

رائما ٹاول باندھ کر غسل خانے سے نیکلتی ھے..بیڈ پر کپڑے پڑے ھوتے ھیں پری کی باھر سے آواز آتی ھے ":چلو جلدی کرو...کتنی دیر لگاؤ گی" وہ جلدی.. مچاتے ہوئے گویا ہوئی

رائما ":بس آرھی ھوں" کھ کر بیڈ پر رکھے کپڑے جلدی جلدی پھن کر دوپٹا سر پر اوڑھ کر باھر آجاتی ھے..وہ جلد بازی میں پرس بھول جاتی ھے...کمرے سے باھر آتے ھی اسے یاد آتا ھے ..وہ دوبارا کمرے میں جاتی ھے پرس اٹھانے ..پھر بھاگتی ھوئی نیچے آجاتی ھے..اسے پری پورے گھر میں کھیں نظر نھیں آرھی ھوتی..رائما کے سامنے اس کی دادی اور عامر کی امی بیٹھ کر جھیز کے کپڑوں کی ..پیکنگ کرھی تھیں.....رائما کی چاچی سارا سامان ایک جگہ باندھ رھی ھوتی ھیں

”رائما چاچی کے پاس آکر ”: چاچی آپ نے پری کو دیکھا ھے ؟

چاچی نظریں اٹھاکر رائما کو دیکھنے لگتی ھیں... عامر کی امی کی نظر بھی رائما پر پڑتی ھے ..وہ فورا بولتی ھیں ”:رائما تم نے کس کا جوڑا پھن لیا ھے؟؟

رائما یہ سنتے ھی اپنے جوڑے کی طرف نظر کرتی ھے ..وہ خود حیران رہ جاتی ھے کے وہ لال رنگ کی کلیوں والی فراک جس پر گولڈن رنگ کا کام ھے وہ زیب تن کی ھوئی ھے..رائما اپنے آپ سے ”:یہ سوٹ میں نے کیسے پھن لیا..میں نے تو اپنے کپڑے بیڈ پر رکھے تھے..یہ سوٹ وھاں کھاں سے آگیا..اور میں بے وقوف لڑکی اسے بے خیالی میں پھن آئی..پر یہ میرے کمرے میں آیا کھاں سے؟؟؟

”رائما کی بڑی امی ”: تم نے کس کا جوڑا پھن رکھا ھے؟؟؟

رائما ": وہ بڑی امی " ابھی رائما کچھ بولے اس سے پھلے رائما کی بڑی امی ": تم نے یہ سوٹ پھنا ھی کیوں ؟ تمھیں پتا نھیں ھے کیا... تمھارے رنگ پر بلکل اچھا نھیں لگ رھا یہ "وہ منہ بسور کھنے لگیں

رائما کو برا لگتا ھے پھر بھی اثبات میں سر ہلاتے ھوۓ ": جی بڑی امی " کھ کر واپس جانے لگتی ھے ... اسی وقت اُمیما آکر برا سہ منہ بنا کر کھتی ھے ": رائما پھنے سے پھلے ایک بار سوچ تو لیتی .. کتنا عجیب لگ رھا ھے یہ تم پر... اسد بھی آۓ گا بارات میں " امیما کی بات سن وہ کانٹوں پر لوٹی تھی

پھر بھی رائما چپ چاپ یہ سن کر جانے لگتی ھے تو دادی بولتی ھیں ": یہ تو ھے ھی ڈھیڈ.. کبھی جواب ھی نھیں دیتی "

رائما یہ سننے کے باوجود خاموشی کے زیور کو مضبوطی سے تھامے وہاں سے جانے لگتی ھے ..رائما خود کو ملامت کرتے ہوئے":میں نے یہ سوٹ پھنا ھی کیوں ؟؟؟ آج کے دن بھی بے عزتی کروالی اپنی "ابھی وہ یہ سوچ کر ایک قدم ھی آگے بڑھاتی ھے کے جعفر اس کا ھاتھ پکڑ لیتا ھے..رائما جعفر کی طرف دیکھنے لگتی ھے...وہ آنکھوں ھی آنکھوں میں کھتی ھے":چھوڑ دو میرا ھاتھ" جعفر نفی میں گردن ھلاتے ہوئے":میں نھیں چھوڑوں گا...چلو"کھ کر اُمیما کے سامنے آکر کھڑا ھوجاتا ھے...

"جعفر امیما سے":تم نے کیا کھا رائما کو؟؟؟؟

امیما ھچکچاتے ہوئے"میں نے تو بس یھی کھا کے پھننے سے پھلے سوچ لیتی بس..."

جعفر غصے سے ":اگر تم اپنی مرضی سے کپڑے پھنتی ہو..تو رائما کیوں نھیں پھن سکتی"

"عامر کی امی": ٹھیک تو کھا اس نے

جعفر": کچھ ٹھیک نھیں کھا اس نے ..رائما بھی ان سب کی طرح ھے....جب یہ سب اپنی مرضی اور اپنی پسند سے کپڑے لاتی ھیں ...تو رائما کیوں نھیں....یہ بھی اسی گھر کی لڑکی ھے..اس کا بھی دل چاھتا ھے کے اپنی مرضی کے کپڑے پھنے...اپنی مرضی کے رنگ اڑے..پر آپ لوگ اس پر اپنی مرضی تھوپنے میں لگے رھتے ھیں" .....رائما جعفر کو دیکھنے لگتی ھے حیرت سے..

عامر کی امی": ھم کوئی اس کے دشمن نھیں ھیں ...اس کے کپڑے خود پسند کر کے لائی ھوں میں..وہ بھی بازار کا سب سے مھنگا اور خوبصورت جوڑا"وہ جتاتے ہوئے گویا ہوئیں

"جعفر": تو پھر سب کے لیے بھی وہ ھی لانا تھا..صرف رائما کے لیے کیوں؟؟؟؟

عامر کی امی": کیونکے اس کا رنگ سب سے الگ ھے...اس لیے اس کے کپڑے بھی الگ لاتے ھیں ھم..فکر کرتے ھیں اس کی"

جعفر": مت کریں اس کی فکر...وہ اپنا اچھا برا خود سوچ سکتی ھے..اگر امیما، پری، روشنی، کنول، منھاج اپنے عقل و شعور رکھتی ھیں..تو رائما بھی رکھتی ھے..یہ بات

ہم اس پر ہی کیوں نہیں چھوڑ دیتے کے وہ کس رنگ کے اور کس طرح کے کپڑے پہنا چاہتی ہے...اور بچی بات اسد کی ..کے وہ وہاں موجود ہوگا...تو میں بتادوں...دیکھنے والے کے نظریے پر بات ہوتی ہے..اگر اسد کو رائما پسند ہے تو اسے ہر حال میں رائما پسند رہے گی..اور اگر نہیں پسند تو کسی بھی کپڑے میں اور کسی حال میں بھی پسند نہیں آۓ گی"

جعفر کی زور دار آواز سن اس کی والدہ وہاں آجاتی ہیں ..وہ جعفر سے مخاطب ہوکر": تم کیوں رائما کے لیے اتنا بول رہے ہو؟؟؟ اگر اسے اپنے کپڑوں سے کوئی پروبلم ہوتی تو وہ خود کہ دیتی...ابھی بھی دیکھو کیسے منہ میں دہی جما کر کھڑی ہی.."

رائما کی آنکھوں سے آنسوں بھنے لگتے ھیں..اسے احساس ھوتا ھے کے جعفر وہ پھلا شخص ھے جو اس کی خاطر سب سے لڑ رھا ھے....جو اس کی خاموشی کی زبان بن رھا ھے...جو اس کے جذبات و خواھشات کو نہ صرف سمجھتا ھے بلکے ان کا کااحترام بھی کرتا ھے....آج رائما کی نظر میں جعفر کے لیے عزت و احترام اور بھی بڑھ گیا اس کی نظریں صرف جعفر کے چھرے پر تھیں کے وہ کس طرح سب سے اکیلا... صرف اس کے لیے لڑھ رھا ھے

جعفر":امی وہ بیچاری تو ویسے بھی کچھ نھیں بولتی ...تو آج کیا بولے گی" پھر وہ اپنی دادی سے مخاطب ھوکر کھتا ھے":دادی رائما ڈھیڈ اور ضدی نھیں ھے...اور نہ ھی بدتمیز ھے... تبھی وہ آپ کی ھر بات چپ چاپ سن لیتی ھے...اور اُف تک نھیں کرتی... عزت کرتی ھے وہ آپ کی..آپ کا مرتبہ اس کی نظر میں بھت بلند ھے..."

جعفر کی ماں ”: تم اپنی دادی سے زبان چلا رہے ہو... صرف اس رائما کے لیے“ وہ غصے ڈانٹنے والے انداز میں گویا ہوئیں

جعفر ”: امی میں زبان نہیں چلا رہا... صرف سچ بیان کر رہا ہوں“ وہ حق پر تھا اس لیے ڈٹ کر بولا

عامر کی امی اپنے سر پر ہاتھ زور سے مارتے ہوئے ”: اللہ توبہ ... اللہ توبہ... یہ لڑکی تو کتنی بھولی بھالی سی لگتی ہے.. پر دیکھو ذرا کتنی چالاک ہے... بیٹے کو ماں سے لڑوا رہی ہے“

دادی غصے میں آجاتی ھیں وہ اتنی دیر سے اپنا غصہ ضبط کر رھی ھوتی ھیں...پر اب ان سے اور ضبط نھیں ھورھا ھوتا...وہ غصے سے جعفر سے کھتی ھیں":جعفر تم اپنی ماں سے زبان لڑا رھے ھو.سچ تو کھ رھے ھیں یہ سب....کیا غلط کھا..امیما نے یا اس کی ماں نے..رائما کالی ھے اور میری باقی ساری پوتیاں گوری ھیں اس لیے وہ جو چاھے اور جیسا چاھے کپڑا پھن کر پھر سکتی ھیں کیونکے وہ جو کپڑا پھنتی ھیں اس میں وہ اور حسین لگتی ھیں...مگر رائما کے ساتھ ایسا نھیں ھے..اس لیے ھم اسے ھلکے رنگ پھناتے ھیں سمجھے...اگر یہ ایسے لال رنگ پھنے گی تو نظر بھی نھیں آئے گی اور رنگ کالا لگے گا اس کا"

جعفر":یہ تو اپنے اپنے نظریے کی بات ھے...رنگوں کا ھماری زندگی میں اتنا عمل دخل نھیں ھے جتنا اپنی پسند کا ھے...اگر کسی کو کالا رنگ پسند ھے تو اس کے لیے جو بات کالے رنگ میں ھے وہ سفید میں نھیں اور یھی بات رائما کے لال رنگ

پھنے کی تو میں آپ کی معلومات میں اضافہ کرنا چاھتا ھوں کے رائما جو رنگ پھنے اس میں بھت حسین لگے گی بس نظر ھونی چاھیے دیکھنے کے لیے"

رائما کی ماں بھی جعفر اور باقی سب کی آوازیں سن کر وھاں آجاتی ھیں وہ جعفر کی ساری باتیں سن لیتی ھیں اور دل ھی دل میں جعفر کو دعائیں دے رھی ھوتی ھیں

جعفر": رائما کے لیے یہ جوڑا میں لایا تھا کیونکے میرے نزدیک رائما میری اور کزنوں کی طرح ھے"

جعفر کی ماں بہت غصے سے جعفر کو دیکھتے ہوئے بولتی ہیں": جعفر رائما کا ہاتھ چھوڑو" جعفر ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نفی میں گردن ہلاتا ہے

جعفر": میں رائما کو پارلر لے کر جارہا ہوں اب ہال میں ملاقات ہوگی" کہ کر رائما کا ہاتھ پکڑے ہی باہر کی طرف سب کے سامنے جانے لگتا ہے..رائما کی آنکھوں نسے آنسوں بہے جارہے ہوتے ہیں ...رائما کی ماں, دادی, چاچی, بڑی امی اور تائی امی سب دیکھتے رہ جاتے ہیں اور جعفر سب کی نظروں کے سامنے سے رائما کا ہاتھ پکڑ کر اسے لے جاتا ہے

رائما جب کار کے پاس آتی ہے تو اسے پری کار کا دروازہ پکڑے نظر آتی ہے..رائما بھاگتے ہوئے آتی ہے اور پری کے گلے لگ جاتی ہے...وہ پری سے گلے لگ کر

زور زور سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ھے..پری ساری باتیں سمجھ جاتی ھے..اور ..اپنے ساتھ کار میں بیٹھالیتی ھے

جعفر کار چلاتا ھے...وہ اپنی کار کا شیشہ رائما کے چھرے پر سیٹ کرلیتا ھے..اور رائما کو روتا ھوا دیکھتا رھتا ھے.. جعفر پارلر پھنچ کر ان دونوں کو وھاں چھوڑ دیتا ھے..رائما پارلر میں بھی مسلسل روئے جارھی ھوتی ھے..پری اسے چپ کرواتی ھے اور پارلر والی سے کھتی ھے":آج ان کو ایسا تیار کرو کے سب کی نظریں دولھن پر نھیں ...دولھن کی بھن پر ھو..یہ ھر وقت آنکھوں میں کاجل لگا کر رکھتی ھیں "اسے ھٹادو" اور رائما سے مخاطب ھوکر":آج تم دوپٹا نھیں اوڑو گی.. سمجھیں

"رائما احتجاج کرتے ھوئے": پر میں نے کبھی دوپٹا سر سے نھیں اتارا

پری ":تو آج اتار لو... بس میں نے کہ دیا ناں" وہ رائما کے احتجاج کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے

پارلر والی ":آپ فکر نہ کریں .. ہمارا پارلر کراچی کا سب سے مشھور پارلر ھے... ھم انسان کو بدل دیتے ھیں..آپ دیکھیے گا...آپ اپنی بھن کو خود نھیں پھچان سکیں گی"

پری مسکراتے ھوئے ":میں تو ان کی آنکھوں کو بغیر کاجل کے اور سر کو بغیر دوپٹے کے دیکھا ھی نھیں ...میرے لیے تو یھی تبدیلی بھت بڑی بات ھوگی"

پری کو دوسری طرف لے جایا جاتا ھے..اور رائما کو دوسری طرف..رائما کا چھرہ پھلے تو خوب واش کیا جاتا ھے..پھر آئی برو بنائی جاتی ھے..پھر چھرے پر بیس بنایا جاتا ھے ...بیس بنتے ھی رائما کا کالا رنگ غائب ھوجاتا ھے..پھر اس کے پورے چھرے پر لال رنگ کا میک اپ کیا جاتا ھے...اس کے بال کھول دیئے جاتے ھیں جو پوری کمر کو چھپادیتے ھیں اتنے گھنے اور سیاہ بال ھوتے ھیں کے رائما کا چھرہ صرف بال کھول لینے سے ھی بدلا بدلا لگتا ھے..اس کی آڑی مانگ نیکالی جاتی ھے ..ماتھے پر بندیا سجائی جاتی ھے..کانوں میں جھمکے...ھاتھوں میں چوڑیاں اور ..پاؤں میں پایل

تین گھنٹے بعد جب جعفر رائما اور پری کو لینے آتا ھے تو پھلے پارلر سے رائما باھر آتی ھے..جعفر کار کے پاس کھڑا ھوتا ھے اسے ایک دم پایل کی چھنک سنائی دیتی ھے وہ پیچھے مڑتا ھے تو اس کے سامنے ایک نھایت ھی حسین و جمیل لڑکی نظریں نیچے

جھکائے کھڑی ھوتی ھے..رائما کا نقشہ تو شروع سے ھی بھت حسین تھا بس اس کا رنگ ان سب چیزوں پر غالب آگیا تھا .....آج جب رنگ پر نقشہ غالب آیا تو اس سے زیادہ حسین لڑکی جعفر نے پوری زندگی میں نھیں دیکھی...وہ یہ سوچنے لگتا ھے.. جعفر کی نظریں رائما کے چھرے کا طواف کر رھی ھوتی ھیں..رائما کو دیکھ جعفر پر مستی سی طاری ھورھی تھی.وہ صرف کھڑا ... مسکراتے ھوئے رائما کو دیکھ رھا تھا..

رائما جعفر سے ":ابھی پری کو وقت لگے گا" یہ کھنے کے بعد وہ نظریں اٹھا کر جعفر کو دیکھتی ھے... جعفر اسے ھی دیوانوں کی طرح تک رھا ھوتا ھے..رائما اسے خود کے وجود کو تکتا ھوا دیکھ فورا اپنی نظریں نیچے کر لیتی ھے..اور کھتی ھے ":آدھا گھنٹہ اور لگے گا ابھی"

جعفر مسکراتے ہوۓ": تم ایسے ھی کھڑی رھو..آدھا گھنٹہ تو یوں ھی گزر جاۓ گا" ......رائما کو اس کی بات سن شرم آنے لگتی ھے ...وہ کھتی ھے": میں پارلر میں بیٹھ جاتی ھوں ...پری کے ساتھ آجاوں گی" وہ یہ کھ کر ابھی ایک قدم ھی چلتی ھے کے اس کا دوپٹا اس کی سینڈل میں آجاتا ھے..اور وہ گرنے لگتی ھے..جعفر فورا اسے اپنی باھوں میں سمبھال لیتا ھے..جعفر محبت بھری نظروں ...سے دیکھنے لگتا ھے ..رائما بھی اسی کو دیکھ رھی ھوتی ھے

جعفر": اس بار تم نے آنکھیں نھیں نبند کیئں .؟؟؟"..وہ تجسس سے پوچھنے لگا رائما جعفر کی آنکھوں میں دیکھتے ھوۓ کھوۓ کھوۓ انداز میں کھتی ھے": کیونکے "مجھے پتا تھا کے تم مجھے گرنے نھیں دو گے

جعفر مسکراتے ہوئے ":سچ؟؟؟" رائما اس کے مسکراتے ھی حواس میں لوٹتی ...ھے ..وہ گھبرا کر اٹھنے کی کوشش کرتی ھے...تو جعفر اسے سیدھا کھڑا کردیتا ھے

"جعفر رائما کا دوپٹا زمین پر لٹکا ھوا دیکھ کھتا ھے":دوپٹا اس طرح نھیں پھنتے

"رائما":تو پھر

جعفر":لاؤ دیکھاؤ" .....جعفر کے یہ کھتے ھی رائما اپنا دوپٹا قس کے پکڑ لیتی ھے..جعفر یہ دیکھ مسکراتا ھے":ڈرو مت...صرف سیٹ کر رھا ھوں...تاکے گرو "ناں...اتنا تو یقین کر سکتی ھو مجھ پر

رائما یہ سنتے ھی اپنے دوپٹے پر اپنی پکڑ ڈھیلی چھوڑ دیتی ھے... جعفر":بھت آسان ھے..پھلے اپنا دوپٹا سیدھے ھاتھ میں لو....پھر کمر کے پیچھے لے کر جاؤ...اور "اب الٹے ھاتھ سے لٹکاؤ...ٹھیک ھے

جعفر جیسا کھتا ھے رائما ویسا ویسا کرتی ھے .... جعفر": اب دونوں طرف سے تھوڑا تھوڑا چھوڑ دو" رائما ویسا ھی کرتی ھے ...

دوسری طرف جعفر کی ماں اپنے شوھر سے": تم دیکھتے کس طرح ھاتھ پکڑے کھڑا تھا اس کا...ایک بار بھی اس نے کسی کی پرواہ نھیں کی...کے کوئی کیا کھے گا...مجھے لگتا تھا کے جعفر ابا کے پاس آکر بدل گیا ھے پھلے جیسا نھیں رھا...کتنا تمیزدار اور فرمانبدار ھوگیا ھے...پر آج اس نے بتا دیا مجھے کے وہ نھیں بدلاً..وہ اتنا ھی ضدی مزاج ھے جتنا پھلے تھا...اتنا سمجھایا اسے کے اس لڑکی کی منگنی ھوچکی ھے ...پر وہ ھے کے اس کے پیچھے سب سے لڑ رھا ھے"

جعفر کے والد": میں نے تمھیں کتنی بار سمجھایا ھے کے اس بارے میں کوئی بات مت کیا کرو...جوان خون ھے جوش تو مارے گا....اگر تم زیادہ کرو گی تو اپنے بیٹے سے ھی ھاتھ دھو بیٹھو گی"

جعفر کی ماں": تو آپ کیا چاھتے ھیں چپ چاپ بیٹھ کر تماشہ دیکھوں ؟؟؟"وہ غصے سے پوچھنے لگیں

جعفر کے ابو اپنی گھڑی پھنتے ھوۓ": ھاں..میرا تو یھی مشورہ ھے کے خاموشی سے تماشہ دیکھو...وہ بھت ذھین ھے...اپنا اچھا برا سمجھ سکتا ھے..اس لیۓ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو"

جعفر کی والدہ اپنے بال بناتے ہوئے":تو کیا اس رائما کو اپنی بھو بنالوں؟"ان کے لہجے میں ہی حقارت تھی رائما کا نام لیتے ہوئے

والد":ہاں...اگر ہمارا بیٹا یھی چاھتا ھے تو مجھے اس میں کوئی مسئلہ نھیں...اب وہ اپنا ایک نام رکھتا ھے...اس کی قابلیت کا طوطا بولتا ھے پورے زمانے میں...اتنی چھوٹی عمر میں اتنا بڑا رتبہ ھر کوئی نھیں پاسکتا...اگر جعفر نے ایک بار بھی ابا سے سے بات کی ناں رائما کے لیے تو تم دیکھ لے ناں....ابا رائما کی منگنی اسد سے توڑ کر جعفر سے کروادیں گے...کیونکے یہ بات سب جانتے ھیں کے ابا اس لڑکے سے کبھی نھیں بیگاڑے گے جو ان کے بزنس کو چار چاند لگا رھا ھے...اب یہ بات سب جانتے ھیں کے ابا صرف جعفر کو اپنا سایہ مانتے ھیں...ابا نے آج تک اپنے بیٹوں کو اس قابل نھیں سمجھا کے ان سے کوئی بھی فیصلہ مشورہ کر کے کریں...پر جعفر سے کرتے ھیں..اس سے اندازہ لگاؤ کے جعفر کیا اھمیت رکھتا

ھے ابا کی نظر میں...اور جعفر یہ بات جانتا ھے...اس لیے وہ سب سے لڑ کر رائما کا ھاتھ پکڑ کر سب کے سامنے لے گیا"

ھال کے اندر سارے مہمان آچکے ھوتے ھیں ....جواد جعفر کو فون کرتا ھے": کھاں ھو سب آچکے ھیں...بس دولھن ھی غائب ھے"

جعفر": یار میں خود انتظار کر رھا ھوں...پارلر کے باھر کھڑا...ھر تھوڑی دیر بعد رائما آکر کھ رھی ھے پری تیار ھے ...بس آرھی ھے...اور یہ سنتے سنتے مجھے پندرہ منٹ گزر چکے ھیں ..یہ لو آگئیں دولھن صاحبہ ...چلو میں آتا ھوں لے کر" کہہ کر اس نے اپنا سیل جیب میں ڈالا تھا

جواد": ھاں جلدی آؤ" ابھی جواد بات کر ہی رہا تھا کہ جعفر نے کال کاٹ دی تھی

" بات تو پوری سن لیتا"

جعفر تھکے ھوئے چھرے سے": تم لڑکیاں بھی ناں...ویٹ کرا کرا کے مار دیتی ھو...چلو بیٹھو کار میں" ...رائما اور پری پیچھے بیٹھتے ھیں ...جعفر کو اس بار شیشے میں رائما کے بجائے پری نظر آرھی ھوتی ھے تو پری کھتی ھے": وہ اس بار میں غلط جگہ پر بیٹھ گئی .. تم شیشہ دوسری طرف کر لو" ...رائما پری کو کونی مارتی ھے... جعفر ... ھسنے لگتا ھے

"پری": ویسے اچھی تو لگ رھی ھوں ناں

"رائما": فکر نہ کرو... بھت پیاری لگ رھی ھو

"جعفر": ھاں... بھت پیاری لگ رھی ھو

"پری چھیڑتے ہوئے": تم یہ مجھے کھ رہے ہو یا کسی اور کو؟؟

راستے میں آکر جعفر کار روک دیتا ھے... پری کار سے اترتی ھے ... سامنے عامر اور واصف کھڑے ہوتے ھیں ...ڈولی وھیں رکھی ہوتی ھے پھولوں سے سجی...اور چار ڈولی اٹھانے والے کھڑے ہوتے ھیں ان سے آگے بڑے بڑے ڈھول گلے میں لٹکائے آدمی کھڑے ہوتے ھیں...

"عامر جعفر سے": کب سے ویٹ کر رہے ھیں

"جعفر": یار...پارلر والی نے دیر کرادی...چلو ساری تیاریاں پوری ھیں ناں

"عامر": تم فکر مت کرو

"عامر پری کی طرف دیکھتے ہوئے": چلو پری آؤ... بیٹھو ڈولی میں

واصف اس پر پری سے کھتا ھے": تم نے کھانا کھایا ھے؟؟؟"

رائما اور پری واصف کے اس سوال پر حیرت سے پوچھتی ھیں": تم ایسا کیوں پوچھ رھے ھو"

واصف": پھلے بتاؤ کھایا ھے یا نھیں؟؟؟"

پری": گھر سے نیکلنے سے پھلے چاچی نے تھوڑا سہ کھانا کھلایا تھا ....پر کیوں پوچھ رھے ھو؟؟"

واصف سر پر زور سے ھاتھ مارتے ھوۓ": اللہ ...یعنی دو کلو وزن اور بڑھ گیا ھو گا"

جعفر, رائما اور عامر یہ سن کر ھسنے لگتے ھیں ...پری غصے سے واصف کو دیکھتے ھوۓ": واصف کے بچے ...اگر یہ شرارہ نہ پھنا ھوتا تو بتاتی تجھے"

واصف اس پر اور زیادہ پری کو چھیڑتے ہوئے": یار.. اللہ بھلا کرے اس شخص کا... جس نے بھن کی ڈولی بھائی اٹھائے یہ رسم بنائی ھے... ھوسکتا ھے اس کی بھن دوبلی پتلی ھو" ......وہ اس قدر سنجیدگی سے بول رہا تھا جیسے واقعی پری بھت موٹی, وزن دار لڑکی ھے.. پری اس پر ناراض ھوجاتی ھے... اور کھتی ھے": ٹھیک ھے... میں نھیں جارھی ڈولی میں" پھر مڑ کر جعفر سے کھتی ھے": چلو کار میں ھی چلتے ھیں "... اتنے میں واصف بھاگتا ھوا آتا ھے اور پری کے کندھے پر ھاتھ رکھتے ھوئے بڑے پیار سے اپنی چھوٹی بھن سمجھتے ھوئے کھتا ھے": ارے پگلی.. میں تو مزاق کر کررھا تھا... اتنا سہ مزاق بھی نھیں سمجھتی... کیا "میرا حق نھیں بنتا اپنی چھوٹی بھن سے آخری بار مزاق کرنے کا

"عامر اس پر کھتا ھے": آخری بار کیوں؟؟؟

واصف بڑے پیار سے ":اتنی دور جو جارھی ھے ھم سب سے" .....یہ سن پری کی آنکھیں نم ھوجاتی ھیں...

جعفر پری کو مسکراتا ھوا الوداع کرنا چاھتا ھے اس لیے کھتا ھے ":کوئی نھیں .. اتنی دور بھی نھیں جارھی .. اسپین ھی تو جارھی ھے بس.... اسپینی گھوڑے کے ساتھ" جعفر آپ جان کر) اسپینی گھوڑے (کا لفظ استعمال کرتا ہے تاکہ پری کو تنگ کرے--- بس یہ کھنا ھوتا ھے کے پری جعفر کو روتے ھوئے دیکھنے لگتی ھے ":...مت کرو ناں" کھ کر مسکراتی ھے...

"جعفر پری کی ناک پیار سے پکڑ کر ھلاتے ھوئے ":چلو..اب بیٹھو دیر ھو رھی ھے

واصف پری کا ھاتھ پکڑتے ھوۓ": چلو میں بیٹھاتا ھوں تمھیں" پری ھاں میں سر ھلاتی ھے

رائما بھی پری کے پیچھے پیچھے جانے لگتی ھے... جعفر آواز دیتا ھے": تم کھاں جارھی ھو؟؟؟"

"رائما ": وہ پری کے ساتھ

جعفر": تم بھی کیا ڈولی اٹھانے والی ھو؟؟؟" وہ طنزیہ پوچھتا ہے مسکراتے ہوئے

"رائما": نھیں ..تو

"جعفر":تو پھر کیوں جارھی ھو...چلو کار میں بیٹھو

رائما":اچھا" اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

"جعفر عامر سے ": آرام سے لے کر آؤ... میں پھنچتا ھوں ٹھیک ھے

"عامر ": ٹھیک ھے.. تم پھنچو

جعفر کار میں آکر بیٹھتا ھے اور کار چلاتے ھوۓ ڈولی سے پھلے آگے والے ڈھول والوں کو ھٹاتے ھوۓ نیکل آتا ھے...

رائما بلکل خاموش بیٹھی ھوتی ھے ...اس کے اندر اتنی ھمت تک نھیں ھوتی کے وہ جعفر کا شکریہ ادا کر سکے..اس لیے وہ خود کو تیار کر رھی ھوتی ھے اندر سے کے وہ کھ سکے..وہ اپنی دونوں ھتھلیاں ایک دوسرے سے مسل رھی ھوتی ھے

"جعفر ": سردی لگ رھی ھے کیا؟؟ اے سی بند کردوں؟؟

"رائما": نھیں تو

"جعفر": تو پھر ھتیلیاں کیوں مسل رھی ھو؟؟

"رائما": وہ...وہ

"جعفر": جعفر میں تمھیں شکریہ کھنا چاھتی ھوں...یھی کھنا چاھتی ھو ناں...مجھے

..رائما بڑا بھولا سہ چھرہ بناکر گردن اثبات میں ھلاتی ھے

"جعفر": شکریہ کھنے کی ضرورت نھیں ھے..یہ میں نے تمھارے لیے نھیں کیا

" رائما حیرت سے پوچھتی ھے": تو پھر کس کے لیے کیا؟؟؟

جعفر رائما کو پیار بھری نظر سے دیکھتے ھوۓ": اپنے لیے..کیونکے تمھاری خوشی میں

"ھی میری خوشی ھے

رائما نھایت رنجیدہ ھوکر کھتی ھے": تم اس طرح کی باتیں مت کیا کرو...ڈر لگتا ھے مجھے... منگنی ھوچکی ھے میری اسد سے... تمھاری یہ باتیں لاحاصل ھیں"

جعفر": یہ باتیں لاحاصل ھیں یا نھیں...اس بات کا فیصلہ کیوں ناں ھم قسمت پر ھی چھوڑ دیں"

رائما": میں تمھارے ھی بھلے کی بات کر رھی ھوں...بعد میں دوکھ ھوگا تمھیں"..

جعفر": تمھیں میرے دوکھ سے کیا لینا؟؟؟؟؟...وہ میرا دوکھ ھے

رائما کو اس کی بات دل پر چبتی ھے..وہ بھت دوکھی ھوکر": کیسی احمقوں والی باتیں کر رھے ھو...مجھے کیوں فرق نھیں پڑے گا...تمھارا دوکھ جتنا تمھیں تکلیف میں مبتلا کرے گا اتنا مجھے بھی کرے گا"

جعفر": شکر ھے خدا کا.. تم نے مانا تو صحیح کے تمھیں میرے دوکھ و تکلیف کا احساس ھے"

رائما": مت لگاؤ ایسی لگن جو بعد میں تمھیں سب کے بیچ میں بھی تنہاء کردے" وہ بہت فکرمند ہو کر بولی تھی

جعفر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے": شاید میں چاھتا ھوں سب کے بیچ تنہاء ھوجانا"

رائما یہ سن خاموش ھوجاتی ھے ..اسے سمجھ نھیں آتا کے وہ جعفر کو کس طرح سمجھائے

وھاں ھال میں حیدر بارات لے کر آجاتا ھے.. تھوڑی ھی دیر بعد پری کی ڈولی بھی آجاتی ھے... پری ڈولی میں آسمانوں سے اتری کوئی شھزادی معلوم ھوتی ھے .. ھر ایک کی نظر پری پر ٹکی ھوتی ھے ...پری کی ڈولی ھال میں رکھی جاتی ھے.. حیدر کے

برابر میں.. حیدر ھاتھ بڑھاتا ھے تو ڈولی میں سے پری اس کا ھاتھ تھام لیتی ھے اور اس کا ھاتھ تھام کر ھی ڈولی سے باھر آتی ھے...ویڈیو بن رھی ھوتی ھے.. حیدر ..پری کا ھاتھ پکڑ کر اسے اسٹیج پر لے کر جاتا ھے

رائما اپنی مامی کے پاس جاتی ھے

"مامی": بھت پیاری لگ رھی ھو

اسد بھی برابر میں کھڑا ھوتا ھے..مامی اچانک سے اپنے دل پر ھاتھ رکھ لیتی ھیں.. جیسے انھیں دل میں درد اٹھا ھے...رائما اور اسد دونوں ڈر جاتے ھیں ..رائما ان کا سیدھا ھاتھ اور اسد الٹا ھاتھ تھام لیتا ھے...مامی صوفے پر بیٹھ جاتی ھیں رائما گھبرا کر": امی ..امی کیا ھوا؟؟ میں پانی لے کر آتی ھوں" کھ کر پانی لینے کے...

لیے مڑتی ھے ..اسد بھی گھبراتے ہوئے کہتا ھے ":امی...امی آپ تو بلکل ٹھیک تھیں...اچانک سے کیا ھوگیا آپ کو "

مامی رائما کا ھاتھ پکڑ لیتی ھیں ..رائما مڑ کر مامی کو دیکھتی ھے..اسد بھی حیران نظروں سے دیکھنے لگتا ھے ..مامی مسکراتے ہوئے ":ارے مجھے کچھ نھیں ھوا...دیکھو ذرا تم دونوں اپنی شکلیں ..بارہ بج رھے ھیں تم دونوں کے چہروں پر "

رائما سکون کا سانس لیتے ہوئے ":مامی آپ نے تو جان ھی نیکال دی تھی "

مامی ":مامی نھیں امی کھو...جیسے ابھی گھبراھٹ میں کھ رھی تھیں "انہیں اچھا لگا رائما کا خود کو ماں کہنا

اسد ناراض ھوتے ہوئے ":کیا مزاق ھے امی "

اسد کی والدہ": میں تو صرف ایسے ھی دیکھ رھی تھی کے تم دونوں کیسے ری۔ایکٹ کرو گے"

اسد ":امی ...آپ بھی ناں" وہ نفی میں گردن ہلاتے ہوئے پریشان ہو کر بولا

"رائما": لگتا ھے مجھے عامر بولا رہا ھے..میں ابھی آتی ھوں

اسد رائما کو جاتا دیکھنے لگتا ھے..رائما مڑ کر ابھی ایک قدم آگے بڑھاتی ھے تو اسد کا ھاتھ جس میں اس نے گھڑی پھنی ھوئی ھوتی ھے وہ رائما کے دوپٹے میں پھنس جاتی ھے...رائما آگے آگے اور اسد پیچھے پیچھے چلنے لگتا ھے..رائما ابھی چار قدم ھی آگے بڑھاتی ھے کے اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ھوتا ھے...وہ پیچھے مڑتی ھے تو اسد کھڑا ھوتا ھے...رائما اسد کو دیکھ حیران ھوجاتی ھے...اسے خوش فھمی ھوتی ھے کے شاید اسد اس سے کوئی بات کرنے آیا ھے ....مگر اسد کی

نظریں اس کے دوپٹے پر ہوتی ہیں...وہ اپنا ہاتھ اٹھاتا ہے تو رائما کو نظر آتا ہے کے اسد کی گھڑی اس کے دوپٹے میں الجھ گی ہے...

اسد":نیکالو اسے"وہ اپنی ریت برقرار رکھتے ہوئے بے رخی سے گویا ہوا

رائما یہ سن فورا اسے الگ کرنے میں لگ جاتی ہے...اسد ایسا ظاہر کر رہا ہوتا ہے جیسے اس کے لیے اک اک لمحہ گزارنا بھاری پڑھ رہا ہے...رائما نیکالتی جاتی ہے اور دل ہی دل میں کہتی ہے":تم ایسے کیوں ہو؟؟؟ تمہاری آنکھیں اس قدر ظلم پرستی کیوں کرتی ہیں ؟؟؟ کیوں تم مجھے اس طرح دیکھتے ہو جیسے سزا ہوں میں تمہارے لیے.... کیوں آخر تمہاری نظریں حقارت بھری ہوتی ہیں...کیوں یہ دل تڑپ رہا ہے کے ایک بار ہی صحیح پر تم مجھے نظر بھر کے دیکھو...جیسے اور لڑکے اپنی منگیتر کو دیکھتے ہیں"...رائما جب نظر اٹھاتی ہے تو اسد اسٹیج کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے...

"رائما": نیکال دیا

اسد یہ سنتے ھی دیکھتا ھے اپنی گھڑی کی جانب ..پھر بغیر کچھ کھے روشنی کے پاس چلا جاتا ھے ...رائما وھیں کھڑی اسد کو حسرت بھری نگاہ سے تک رھی ھوتی ھے...پھر وہ دیکھتی ھے کے اسد کنول کے پاس گیا ھے اور وہ کنول کے کانوں میں کچھ سرگوشی کر رھا ھے..جس پر وہ دونوں خوب ھس رھے ھیں ...

"واصف رائما کو اسد کو دیکھتا ھوا دیکھ بولتا ھے": تم منگنی توڑ دو رائما

"وہ حیرت سے واصف کا چھرہ تکتی ھے": کیا؟؟؟

واصف": سب کو نظر آتا ھے..کے وہ کنول میں انٹرس لیتا ھے تم میں نھیں...ھر وقت دل جلانے سے اچھا ھے ایک بار ھی رو لو...ویسے بھی کوئی ھے جو تم میں انٹرسٹیڈ ھے..اور تم یہ بات جانتی ھو..تو پھر کیوں ٹھیک فیصلہ نھیں کر

رھیں..میں تمھیں بھائی بن کر مشورہ دے رہا ھوں... جعفر واقعی بھت محبت کرتا ھے تم سے...قدر کرتا ھے تمھاری اور عزت بھی... تمھارے لیے سب سے لڑھ رھا ھے وہ بھی اکیلے... میں نے دیکھا تھا گھر میں کیا ھوا تھا..... تبھی کھ رہا ھوں"...

...رائما یہ سن سمجھ نھیں پاتی کے کیا جواب دے ..وہ اپنی آنکھیں جھکا لیتی ھے

واصف ": فیصلہ تمھارا ھے رائما "..پھر وہ بات کا موضوع یکدم تبدیل کرتے ھوئے": جوتا چھپائی کی تیاری کی تم نے؟؟؟

رائما ": جوتے تو اس نے پھن رکھے ھیں... میں کیا کروں؟؟؟"وہ بھولا سا چہرہ بنا کر پوچھنے لگی

واصف ": وہ تو اسپینی گھوڑا ھے ... شاید اسے پتا نہ ھو کے جوتا چھپائی بھی کوئی رسم ھوتی ھے.. چلو میرے ساتھ" رائما واصف کے پیچھے چل پڑتی ھے...

واصف رائما کو اسٹیج کے پاس روک دیتا ھے...اور خود جاکر حیدر کے کے برابر میں بیٹھ جاتا ھے...جواد رائما کو اسٹیج کے پاس کھڑا دیکھ پوچھتا ھے":... تم یھاں کیا کر رھی ھو؟؟؟"

"رائما":جوتا چھپائی کی تیاری

"جواد":جوتے تو حیدر نے پھن رکھے ھیں ...کیسے اترواؤ گی

"واصف کھ کر گیا ھے کے وہ لے کر آئے گا... b.b رائما":پتا نھیں

جواد ":کیسے اتار لائے گا" وہ طنز کرتے ھوئے":کیا تم حیدر کو احمق سمجھتی ھو...جو واصف جاکر کھے گا جوتے اتار دو اور وہ اتار دے گا" ابھی وہ کھ کر چپ ھی ھوتا ھے کے واصف جوتے لیے اس کے سامنے آکر کھڑا ھوجاتا ھے...

"رائما خوش ھوکر": کیسے اتروائے ... تم نے

واصف فخرانہ انداز میں": میں تو کھا تھا کے وہ اسپینی گھوڑا ھے پاکستانی رسم و رواج کو کیا جانے... میں نے اس سے کھا کے تمھارے جوتے چاھیے ... ھمارے یھاں رسم ھے کے لڑکی والے دولھے کے جوتے اتار لیتے ھیں اور نکاح کے بعد واپس کرتے ھیں..." ...اس بات کو سنتے ھی رائما خوب ھسنے لگتی ھے....جواد حیرت سے": تو کیا وہ مان گیا؟؟؟ کے ایسی کوئی رسم ھے

واصف": اور نھیں تو کیا...دیکھ لو...جوتے میرے ھاتھ میں ھیں" جواد یہ سن کر ھسنے لگتا ھے

جعفر وھاں آتا ھے تو تینوں کو ھستا ھوا دیکھ ھسنے کی وجہ پوچھتا ھے...پھر واصف ... ھستے ھستے پوری بات اسے بتاتا ھے ..یہ سن جعفر بھی ھسنے لگتا ھے

جواد واصف سے ":چلو واصف حیدر کی باتوں پر بعد میں ھس لیں گے پھلے مھمانوں کو دیکھ لیتے ھیں"

... واصف":چلیں

b.b

جعفر ان کے جانے کے بعد ":ھستے ھوۓ اچھی لگتی ھو" رائما یہ سنتے ھی ھسنا بند کردیتی ھے

"جعفر ":میرے ساتھ ویڈیو بنوانے چلو گی؟؟

"رائما ": اگر نہ کھوں گی تو نھیں بنواو گے؟؟

"جعفر مسکراتے ھوۓ ": تم سیدھی بات کا سیدھا جواب نھیں دے سکتیں کیا؟؟

"...رائما اترا کر ": نھیں

جعفر ": ھم.. ھن.. تو.. ھاں نھیں بنواؤں گا... پر پھر تمھیں میرے ساتھ تصویریں کینچھوانی پڑیں گی ... فیصلہ تمھارا ھے "وہ شرارت سے مسکرایا تھا

رائما اپنے دل میں ": تم نے آج جو میرے لیے کیا ھے اس کی وجہ سے میں تمھاری احسان مند ھوں.. تم پھلے ھو جس کے لیے میری خواھشات کوئی حیثیت کی حامل " ھیں...ویڈیو تو بنوا ھی سکتی ھوں

رائما ": ھم.. ھم " وہ جواب دے اس سے پھلے جعفر اس کا ھاتھ خود تھام لیتا ھے اور مسکرتے ھوۓ کھتا ھے ": اتنا سوچ رھی ھو.. پکڑ لو میرا ھاتھ... زندگی بھر کے

لیے" اس کے نزدیک آکر کان میں ھلکے سے کھتا ھے ":کبھی نھیں چھوڑو

"...گا..چاھے تو آزما کے دیکھ لو

...رائما یہ سن مسکراتی ھے..اسد دور کھڑا ان دونوں کو مسکراتا ھوا دیکھ رھا تھا

رائما":اب چلو..یا ھاتھ پکڑے کھڑے رھو گے"جعفر اسے مسکرا مسکرا کر دیکھے جا

رہا تھا تبھی رائما اسے ٹوکتے ہوئے بولی

جعفر مسکراتے ھوۓ دل میں ":مجھ سے ھاتھ نھیں چھڑوایا رائما نے" اسے

..حیرت بھی تھی اور خوشی بھی

رائما جاکر پری کے برابر میں بیٹھتی ھے سیدھے ھاتھ پر اور جعفر حیدر کے برابر میں الٹے ھاتھ پر...یہ اسد دیکھ جل رھا ھوتا ھے ":اس جعفر کو رائما کے ساتھ ویڈیو بنوانے کا بھت شوق آرھا ھے"

پری اور حیدر کا نکاح ھوجاتا ھے...اس کے بعد سب رائما سے کھتے ھیں کے حیدر کی چھوٹی انگلی پکڑو..اور اس سے پیسے مانگو..پھلے تو رائما ھچکچاھٹ کا شکار ھوتی ھے..پر سب کے کھنے پر رائما حیدر کی انگلی پکڑتی ھے...بس رائما کا حیدر کی انگلی پکڑنا ھوتا ھے کے حیدر رائما کی آنکھوں میں دیکھ....

آنکھوں ھی آنکھوں میں کھتا ھے":میرے دل میں جو محبت ھے وہ بے لوث ھے اس میں کوئی طلب کوئی غرض شامل نھیں ھے" رائما اپنی نظریں جھکا لیتی ھے اور حیدر بھی..

حیدر کی آنکھیں رائما سے کچھ کھ رھی ھیں ...یہ بات جعفر اور اسد دونوں محسوس کر لیتے ھیں.. جعفر اپنے دل میں":یہ کیا چل رھا ھے؟؟"

دوسری جانب اسد اپنے دل میں":یہ حیدر رائما کو ایسے کیوں دیکھ رھا تھا؟"

کنول رائما کو جھنجھوڑتے ھوۓ":رائما پانچ لاکھ سے ایک روپیہ کم نھیں مانگنا سمجھیں"

اُمیما کنول سے":ھم سب کے حصے میں ایک ایک لاکھ تو آنا چاھیے"

رائما آھستہ سے کھتی ھے":پانچ لاکھ دیں" یہ سنتے ھی حیدر اپنی چیک بک نیکال کر لکھنے لگتا ھے ...جواد حیدر کا ھاتھ روکتے ھوئے":یار..کیا کر رھے ھو؟؟؟ اتنی جلدی دے رھے ھو...پھلے کم تو کروالو"

کنول جواد کو دیکھ کر":آپ ھمارے ساتھ

b.b

یا حیدر جیجاجی کے ساتھ...."

عریج اس پر کھتی ھے":جواد میرے ساتھ ھے..حیدر کی طرف"

کنول":تو پھر ٹھیک ھے

b.b

"پانچ لاکھ کا چیک دیں...

"جواد": کس بات کے پانچ لاکھ؟؟؟

"امیما": سالیوں کا حق ہوتا ہے یہ... پیسے تو دینے پڑیں گے

جواد": کبھی دیکھے بھی ہیں پانچ لاکھ روپے ... سیدھے پانچ ہزار مانگو... ابھی دلوادوں گا"

"کنول روشنی سے": کچھ بولو ناں تم

"روشنی جواد سے:

b.b

پانچ لاکھ روپے تو دینے پڑیں گے ورنہ حیدر کی چھوٹی انگلی رائما پکڑے بیٹھی... رہے گی"

"جواد":نہ تمھارا نہ ھمارا...دس ھزار روپے دیں گے ھم... منظور ھے تو بولو

"..رائما کی امی":بیٹا جلدی کرو

"واصف":لگتا ھے اب ھمیں میدان میں آنا پڑے گا

وہ رائما کے برابر میں آکر بیٹھ جاتا ھے بڑے بھرم سے

واصف:"b.b... پانچ لاکھ دے دیں ورنہ یہاں بیٹھے رھیں...اب فیصلہ آپ کا ھے"

"جواد":بارہ ھزار سے ایک روپیہ زیادہ نہیں دیں گے ھم

":اُمیما بڑے بھولے انداز سے کھتی ھے

b.b

"آپ اپنی چھوٹی بھنوں کے ساتھ ایسا کریں گے..پلیز مان جائیں...

"جواد":میری پیاری بھن تم مان جاؤ...اور میں تمھیں بارہ ھزار روپے دلوادوں گا

دیکھیں تین لاکھ روپے میں ڈیل ڈن کریں...آخر ھماری پری لاکھوں b.b":واصف "میں ایک ھے

جواد": ھم کون سہ منع کر رھے ھیں..پری ھے لاکھوں میں ایک..مگر پیسے تمھیں صرف بارہ ھزار ملیں گے" وہ ہنستے ہوئے بولے

"رائما کی امی ": ارے ابھی اور بھی رسمی ادا کرنی ھیں ...جواد دیر ھورھی ھے

کنول رائما کی امی سے ": بڑی امی آپ کھیں

b.b

" سے کے کم از کم دو لاکھ روپے تو دیں

"امی سفارش کرتے ھوۓ ": بیٹا دے دو...جو بچیاں کھ رھی ھیں

جواد ": چلیں بھئ...بارہ ھزار سے ھم خود بڑھا رھے ھیں ..ایک لاکھ روپے دیں گے

"بولو..اب...

رائما ": ھاں منظور ھے " وہ تھک چکی تھی حیدر کی انگلی پکڑے پکڑے ...اسے اچھا

"نھیں لگ رھا تھا حیدر کی انگلی پکڑے اس کے اتنے قریب بیٹھنا ": ... منظور ھے

کھ کر انگلی چھوڑ دیتی ھے

واصف ":ارے یار...اچھے خاصے دولاکھ مل جاتے .. تم نے انگلی کیوں چھوڑ دی

رائما خاموش رهتی هے ...پھر حیدر ایک لاکھ کا چیک سب کے سامنے رائما کے..

..هاتھ پر رکھ دیتا هے

حیدر کو دودھ پلائی کی رسم کے لیے دودھ پلایا جاتا هے ..اور اس کا بچا هوا دودھ

.. پری کو پلایا جاتا هے..پھر حیدر مانگ بھرائی کی رسم ادا کرتا هے

حیدر واصف سے کھتا هے ":نکاح هوچکا هے اب میرے جوتے دے دو" جواد

....هسنے لگتا هے یہ سن

عریج یہ سن کر ": تم نے اپنے جوتے واصف کو دے دیئے ؟؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگی

... حیدر": ھاں" اس پر رائما، واصف، جواد تینوں دبی دبی ہنسی ھسنے لگتے ھیں

:واصف عریج سے کھتا ھے

b.b

نے ھمارا بھت ساتھ دیا..جوتے اتارنے میں" اس پر عریج جواد کو ناراضگی سے کھتی

"ھے ": تم نے جوتے اتارنے میں مدد کی ھے واصف کی؟؟؟

"جواد واصف کو گھور کر دیکھتے ھوۓ ": میں نے کب مدد کی؟؟؟

"عریج ناراض ہوتے ہوئے":اب باتیں مت بناؤ... تم نے مدد کی ھے ناں؟؟؟

جواد":ارے یار...یہ جھوٹ بول رہا ھے" اس پر واصف رائما کو آنکھ مارتا ھے اور بحث کرتے رہیں گے b.b کان میں ھلکے سے کھتا ھے":اب عریج بھابھی اور "تم جوتا چھپائی مانگ لو...

رائما روشنی اور کنول سے مشورہ کر کے ایک لاکھ مانگتی ھے جوتا چھپائی.. حیدر ایک لاکھ کا چیک رائما کے ھاتھ میں رکھ دیتا ھے....جواد جب رائما کے ھاتھ میں چیک دیکھتا ھے تو عریج سے کھتا ھے":دیکھو...یہ واصف کی چال تھی ... تمھیں اور مجھے "بحث میں لگوا کر جوتا چھپائی لے لینے کی...اور دیکھو وہ کامیاب بھی ہو گئے

"واصف ھستے ہوئے":معاف کیجیے گا.... بھابھی کرنا پڑتا ھے

پھر رائما جوتے لے کر آتی ھے...اور حیدر کے پاؤں میں پھنانے لگتی ھے کے جعفر فورا آجاتا ھے سب کے سامنے اور آکر اس سے جوتے لیتا ھے":لاؤ..میں پھنادیتا ھوں" وہ صرف رائما کو دیکھ رہا ھوتا ھے کے اس لمحے رائما اس سے نظریں چورا رھی ھے..جیسے مانو کچھ چھپا رھی ھو....پھر جعفر خود حیدر کو جوتے پھناتا ھے اٹھتے وقت رائما کو آنکھوں کے اشارے سے کھتا ھے کے اسٹیج سے اتر کر... میرے پاس آؤ ...لیکن رائما اس کے آنکھوں کے اشارے سمجھنے کے باوجود اسے ...نظر انداز کر کے وھی کھڑی رھتی ھے

پھر پری کی رخصتی ھوتی ھے..پری کے سر پر پھولوں کا سھرا باندھا جاتا ھے..جعفر ...بھائی بن کر پری کو قرآن پاک کے سائے میں وداع کرتا ھے

رائما اپنے کمرے میں دوپٹا اتار کر بیڈ پر لیٹتی ھے ..وہ بھت تھکی ھوئی تھی اس تھکن کی وجہ سے اس نے کپڑے اور جیولری ابھی تک نھیں اتارئی تھی... پھر خود سے ”: پھلے کپڑے چینج کر لو رائما..پھر سوجانا“ کھ کر اٹھتی ھے اور جیولری.. اتار کر کپڑے بدلنے جاتی ھے جب واپس آتی ھے تو اس بار بیٹ پر جعفر کو بیٹھا پاتی ھے ...

”...رائما”: کسی کے کمرے میں نوک کر کے یا اجازت لے کر آتے ھیں

جعفر اس کو گھور کر دیکھتا ھے ..تو وہ بھوکھلا جاتی ھے ...رائما ڈرتے ڈرتے ”: کیا؟؟؟ ایسے کیوں دیکھ رھے ھو؟؟

"... جعفر": کیا کھا تھا تم سے میں نے

رائما بھولنے کی اداکاری کرتے ہوئے": اُو..وہ میں بھول گی تھی "..آگلے ھی لمحے وہ بھرم سے کھتی ھے": ایک منٹ ...اس کا مطلب یہ نھیں کے تم میرے کمرے میں بغیر اجازت آسکتے ہو..اگر کوئی بات کرنی بھی ھے تو اجازت لے کر اندر آنا چاھیے...بدتمیز"

...جعفر اس کی بات سن کھڑا ہوجاتا ھے..وہ ابھی بھی اسے گھور رہا ھوتا ھے

"رائما کو اس کا یوں خود کو تکنا پریشان کر رہا ھوتا ھے :کیا؟؟؟ کچھ بولو تو

"جعفر اپنی خاموشی توڑتے ہوئے": حیدر تمھیں اُس طرح کیوں دیکھ رہا تھا؟؟؟

رائما یہ سوال سن انجان بنے کی اداکاری کرتی ھے": اُس طرح..مطلب.؟؟..کس طرح؟؟...میں سمجھی نھیں"

"... جعفر": تم جانتی ہو..میں کیا کھ رہا ہوں

رائما": نھیں میں نھیں جانتی...اور پلیز مجھے پریشان مت کرو...میں پھلے ھی بھت تھکی ھوئی ھوں...اب تم مجھے ان الجھی الجھی باتوں میں اور نہ الجھاؤ..."

"جعفر": تم واقعی نھیں جانتی؟؟

رائما اپنے دل میں": کیا مجھے جعفر کو بتانا چاھیے .. نھیں نھیں...جب اسے کچھ نھیں پتا تو اتنا غصے میں ھے ...اگر پتا چلا تو خدا جانے کیسا ری۔ایکٹ کرے گا..پھر ویسے بھی اب سب ختم ھوگیا ھے..."

" رائما": نھیں..پر تم اتنا غصہ کیوں ھورھے ھو؟؟

جعفر ":اگر تم کہ رھی ھو تو یقین کر لیتا ھوں...مجھے اچھا نھیں لگا تھا اس اسپینی گھوڑے کا تمھیں یوں دیکھنا" اگلے ھی لمحے اس کا چھرہ مرجھا گیا تھا"...اگر میرا بس چلے تو"...وہ کہتے کہتے رکا تھا

"رائما تجسس سے": تو؟؟؟

جعفر اس کے نزدیک آکر اس کا ھاتھ تھام کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ھوۓ": تمھیں اپنی آنکھوں میں بسا لوں اور کبھی پلکیں نہ کھولوں

رائما اس کی آنکھوں میں محو ھوجاتی ھے... جعفر کی محبت کا جادو اب رائما کو اپنی گرفت میں لے رھا تھا...

دوسرے دن چوتی کے لیے حیدر اور پری گھر آتے ھیں...رسمیں شروع کی جاتی ھیں... حیدر اور پری کو آمنے سامنے بیٹھایا جاتا ھے...

جعفر کی امی": چلو بھئی.. جن لوگوں کو حیدر کی ٹیم میں جانا ھے وہ ابھی چلے جائیں..بعد میں موقع نھیں ملے گا"

حیدر رائما کو اپنے سامنے کھڑا ھوا دیکھ سب کے سامنے بولتا ھے ":آپ میری ٹیم میں آجاؤ"

"رائما حیران ھوکر ":میں آؤں؟؟؟

حیدر اثبات میں سر ھلاتا ھے...رائما اپنی امی کی طرف دیکھتی ھے تو اس کی ماں آنکھوں کے اشارے سے ھاں کر دیتی ھے..وہ جاکر حیدر کے پیچھے کھڑی ھوجاتی ھے..

جواد ":یار میں نے ساری رسمیں حیدر کی طرف سے ادا کی ھیں ...اب میں اپنی بھن کی طرف ھوں"کھ کر پری کے پیچھے آجاتا ھے

جعفر": میں سوچ رہا ہوں... پری کی ٹیم ہر بار ہار جاتی ہے اس لیے اس بار میں حیدر کی ٹیم میں چلا جاتا ہوں" کہ کر رائما کے برابر میں جاکر کھڑا ہوجاتا ہے.... اور شوخ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگتا ہے

اسد اپنے دل میں": مجھے پتا تھا .... یہ رائما کے پیچھے حیدر کی ٹیم میں چلا جائے گا... کبھی کبھار تو لگتا ہے میں نہیں یہ رائما کا منگیتر ہے" وہ دل ہی دل کڑ رہا ہوتا ہے

عریج": میں تو اپنے بھائی کے ساتھ ہوں" کہ کر حیدر کے برابر میں صوفے پر جگہ خالی ہوتی ہے وہاں بیٹھ جاتی ہے

واصف پری کو دیکھ کر کھتا ھے ":یہ تو خود حیدر کی ھے تو میں اس کی ٹیم میں جاکر کیا کروں گا...ویسے بھی سب جانتے ھیں کے جیت تو حیدر کی ھونی ھے" یہ سن کر پری شرمانے لگتی ھے

روشنی ":میں تو اپنی بھن کے ساتھ ھوں" کھ کر مسکراتی ھے

"اسد ":میں پری کو اپنی چھوٹی بھن مانتا ھوں اس لیے میں پری کے ساتھ ھوں

"کنول فورا بولتی ھے ":میں بھی

اس پر رائما طزیہ مسکراتی ھے

"عامر ":میں پری کے ساتھ ھوں

"امرین ":میں بھی پری کے ساتھ ھوں

ماہ رُخ ":میں تو اس ٹیم میں ھوں جس میں رائما ھے" کھ کر رائما کا ھاتھ پکڑ کر کھڑا ھوجاتا ھے..اس پر رائما سب کے سامنے منہ بسور کر ":کتنی بار کھا ھے رائما مت کھا کرو" یہ سنتے ہی سب ھسنا شروع کر دیتے ہیں

ایان ":میں ماموں کی ٹیم میں ھوں" اس پر پری کھتی ھے ":ایان آپ پھوپھو کی ٹیم میں نھیں ھو؟؟؟"

ایان ":نھیں میں ماموں کی ٹیم میں ھوں" کھ کر حیدر کی گود میں بیٹھ جاتا ھے

رائما کی امی ":اگر تمھاری ٹیمز بن گئ ھوں تو رسمیں شروع کریں" وہ سب کو دیکھ کر پوچھنے لگیں

دادی آکر سامنے والے صوفے پر بیٹھی ھیں اور پھر کھتی ھیں ":یہ جو دودھ رکھا ھے اس میں انگوٹھی ڈالی گئ ھے... تم دونوں کو اپنا ایک ایک ھاتھ ڈالنا ھے اور انگوٹھی ڈھونڈنی ھے ...جس کو ملے گی راج اسی کا چلے گا

"اس پر کنول کھتی ھے ":پری تمھیں یہ انگوٹھی ڈھونڈنی ھی پڑے گی

واصف حیدر کے کندھے پر ھاتھ رکھتے ھوئے":انگوٹھی تو حیدر نیکالے گا دیکھ لینا تم"وہ بھرم سے کنول کو دیکھ کھتا ہے

"عامر کی امی": پری بیٹا عمر بھر کا سوال ھے ...انگوٹھی تجھے ھی نیکالنی ھے

"منھاج آکر کھتی ھے": چلو ایک ساتھ اپنے ھاتھ دودھ میں ڈالو

"پری اور حیدر دودھ میں اپنا ایک ایک ھاتھ ڈالتے ھیں ... منھاج": اب شروع کرو حیدر اور پری انگوٹھی ڈھونڈنے لگتے ھیں ...پری کی ٹیم والے زور زور سے پری کا اور حیدر کی ٹیم والے حیدر کا نام لے رھے ھوتے ھیں... تھوڑی دیر بعد حیدر دودھ سے ھاتھ نیکالتا ھے اور اس کے ھاتھ میں انگوٹھی ھوتی ھے ...اس پر واصف "خوش ھوکر کھتا ھے": ھمارا شیر جیت گیا

"دادی": اب یہ انگوٹھی پری کو پھنا دو

حیدر پری کا ھاتھ پکڑ کر اسے انگوٹھی پھناتا ھے

اُمیما واصف سے":اتنا خوش ھونے کی ضرورت نھیں ھے ابھی اور رسمیں باقی ھیں"

جعفر":وہ بھی ھم جیت لیں گے" وہ پر اعتماد ہو کر گویا ہوا

دادی":دوسری رسم ھے کے تم دونوں کے ھاتھوں میں جو کنگنا ھے اسے ایک ھاتھ سے کھولنا ھے جو کم وقت میں کھولے گا وہ جیت جاۓ گا"

جعفر ":دادی یہ کھیں کے حیدر جیت جائے گا" اسد اس پر جواب دیتے ہوئے ":کیوں؟ پری بھی جیت سکتی ھے...فیصلہ رسم کے بعد کریں گے کون جیتے گا"

جعفر کی ماں ":ارے بحث کیوں کر رہے ہو ...ابھی جواب مل جائے گا"

پھلے حیدر کو موقع ملتا ھے ... حیدر تین منٹ میں کھولتا ھے ...پر حیدر کا کنگنا پری صرف ایک منٹ میں ھی کھول لیتی ھے ...پری کے کھولتے ھی پری کی ٹیم خوب شور مچاتی ھے...

دادی ”:چلو..ایک رسم حیدر نے جیتی اور ایک رسم پری نے اپنے نام کرلی“ اس پر واصف کھتا ھے ”:کوئی بات نھیں ایک گیم اور ھوجائے...جو ٹیم جیتے گی وہ ھی سکندر کھلائے گی.. منظور ھے“

عامر”:ھاں منظور ھے کیونکے سکندر تو ھم ھیں ھی “یہ سن کر پری کی ٹیم والے سب ھسنے لگتے ھیں...

جعفر اسد کو دیکھ کر”:وہ تو دیکھ لیں گے کون سکندر ھے اور کون ھارا ھوا بندر“ اسد یہ سن طنزیہ مسکراتا ھے

واصف ”:انتاکشری کھلتے ھیں ...الفاظ والا..جو ٹیم الفاظ والا گانا نھیں گاہ پائی وہ ھار جائے گی“

اُمیما”: تو پھر واصف تم ھارنے کے لیے تیار ھوجاؤ... کیونکے جیتنے تو ھم ھی والے ھیں“ وہ اتراتے ہوئے اپنے بال شانوں سے پیچھے کرتے ہوئے بولی

”واصف ”: تو پھر ٹھیک ھے پھلا الفاظ ھم تمھیں دیں گے

کنول ”: دو.. ھم تیار ھیں“ وہ اکڑ کر بولی۔ ۔

واصف رائما کے کان میں کچھ بولتا ھے اور پھر دونوں مشورہ کر کے الفاظ دیتے ھیں ”: قاضی“ یہ سنتے ھی پری کی ٹیم والے گانے سوچنے لگتے ھیں ..

پھر اسد گاتا ھے

اک ٹوٹا ھوا اتارا   نہ جانے کس پہ آئے گا

ھے اپنا دل تو آوارا   نہ جانے کس پہ آئے گا

یہ گاہ کر وہ کنول کے کندھے پر ھاتھ رکھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کھتا ھے

زمانہ دیکھا سارا   ھے سب کا سھارا

یہ دل ھی ھمارا   ھوا نہ کسی کا

سفر میں ھے یہ بنجارا   نہ جانے کس پہ آئے گا

ھے اپنا دل تو آوارا   نہ جانے کس پہ آئے گا

یہ گاہ کر وہ اپنی منگیتر کو غور سے دیکھتے ھوئے سب کے سامنے گاتا ھے

ھوا کبھی راضی　　تو ملا نھیی قاضی

جھاں پہ لگی بازی　　وھیں پہ ھارا

زمانے بھر کا ناکارا　　نہ جانے کس پہ آئے گا

ھے اپنا دل تو آوارا　　نہ جانے کس پہ آئے گا

وہ چپ ھوتا ھے تو سب تالیاں بجاتے ھیں...دادی زمین پر چاندنی بجھواتی ھیں
...اور کھتی ھیں سب بیٹھ کر کھیلو

"اسد":اب ھم دیں گے الفاظ...اور الفاظ ھے)چنچل(

یہ سن کر حیدر کی پوری ٹیم گانا سوچنے لگتی ھے ..واصف گانا گاتا ھے

میری سامنے والی ٹیم میں

اک چاند کا ٹکڑا بیٹھا ھے

مگر افسوس ھے کے وہ ھم سے

کچھ اکھڑا اکھڑا رھتا ھے

واصف امرین کو مسکراتے ھوۓ دیکھنے لگتا ھے...امرین
شرماتے ھوۓ اپنی آنکھیں جھکا لیتی ھے

جس روز سے دیکھا ھے اس کو

ھم شمع جلانا بھول گئے

اب آٹھ پھر ان آنکھوں میں

وہ چنچل مھکڑا رھتا ھے

میرے سامنے والی ٹیم میں

اک چاند کا ٹکڑا بیٹھا ھے

سب واصف کے گانا ختم کرتے ھی خوب تالیاں بجانے لگتے ھیں

"واصف)":نازک.. (نازک سے گانا گاؤ...

"کنول اس پر":یہ تو بچوں والا ھے...میں ابھی سنا دیتی ھوں

پھر کنول گاتی ھے :

کو کو کوری ناں کو کو کوری ناں

میرے خیالوں پہ چھائی ھے

اک صورت مت والی سی

نازک سی شرمیلی سی

معصوم سی بھولی بھالی سی

رھتی ھے وہ دور کھیں

اتا پتا معلوم نھیں

پری کی ٹیم والے سب تالیاں بجاکر ایک آواز ھو کر گاتے ھیں

کو کو کوری ناں کو کو کوری ناں

جواد کنول کو دیکھ گاتا ھے:

جھیل سی گھری آنکھیں جس کی

پھول سہ جس کا چھرہ

کالی زلفیں ناگن بن کر دیتی ھیں جس پہ پھرا

کوکوکوری ناں کوکوکوری ناں

ھوسکتا ھے کل خود مجھ کو

وقت وھاں لے جائے

میں گھبراوں دیکھ کے اس کو

وہ مجھ سے شرمائے

پوچھوں گا دلبر میں نے شاید

دیکھا ھے تم کو کھیں

کنول کے لیے b.b.. واصف اس پر عریج کو چھیڑتے ہوئے":دیکھیں بھابھی "کیسے کیسے گانے گاہ رہے ہیں

جواد واصف کو آنکھیں دیکھاتے ہوئے":واصف کے بچے آگ لگا رہا ہے ہم دونوں کے بیچ.... عریج اس کی باتوں میں مت آنا" عریج یہ سن مسکرانے لگتی ہے

"کنول":اب میں الفاظ دوں گی)..چھوڑ(

"اس پر عریج الجھ کر":کیا چھوڑ؟؟

"کنول":الفاظ ہے...گانا گائیں

سب سوچنے لگتے ھیں ...رائما گانا گاتی ھے اور جعفر کو چوری چوری نظروں سے دیکھتی رھتی ھے

اکیلے نہ جانا ھمیں چھوڑ کر تم

تمھارے بنا ھم بھلا کیا جیے گے

اکیلے نہ جانا

رائما": مجھے بس اتنا ھی آتا ھے" کھ کر مسکراتی ھے.. جعفر رائما کے کان میں آھستگی سے ": بے فکر ھو جاؤ... کبھی چھوڑ کر نھیں جاؤ گا"

.. رائما یہ سن جعفر کے ھاتھ پر زور سے ھاتھ مارتی ھے .. جعفر مسکرانے لگتا ھے

جعفر":اب الفاظ ھم دیں گے....اور الفاظ ھے)تنگ گلی "(سب پری کی ٹیم سوچنے لگتی ھے ...واصف ، جعفر اور عریج گنتی گنے لگتے ھیں اور پری کی ٹیم ھار جاتی ھے...حیدر کی ٹیم جیت جاتی ھے ...سب بھت خوش ھوتے ھیں ...

رائما چھت پر سے واپس نیچے آرھی ھوتی ھے ...کے دوسرے فلور پر کھڑے ھوکر وہ سارے لڑکوں کو جو نیچے چاندنی پر بیٹھے ھوئے ھیں دیکھتی ھے ...ان میں سب سے زیادہ خوبصورت اسے جعفر ھی لگتا ھے...جعفر کسی بات پر مسکراء رھا ھوتا ھے...رائما کچھ لمحوں کے لیے تھم سی جاتی ھے اسے مسکراتا ھوا دیکھ...وہ بھت حسین شھزادہ لگ رھا تھا ...رائما اپنے دل میں":یہ تو بھت خوبصورت ھے..اور اس کا دل اور بھی زیادہ "...جعفر کو محسوس ھوتا ھے جیسے کوئی اسے دیکھ رھا ھے جیسے ھی وہ اپنی نظر اوپر اٹھاتا ھے اسے اوپر رائما اس کے وجود کو تکتی ھوئی نظر آتی

ھے..وہ رائما کو دیکھ آنکھ مارتا ھے...رائما اسے آنکھ مارتا ھوا دیکھ بھوکھلا کر پیچھے مڑ جاتی ھے ... جعفر مسکرانے لگتا ھے

جعفر شام میں چائے پی رہا ھوتا ھے گارڈن میں بیٹھ کر..کے اسے پھر محسوس ھوتا ھے کے جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ھو...اس بار وہ بغیر دیکھے جانتا ھے کے کون ھوسکتا ھے اسے چھپ چھپ کر دیکھنے والا...وہ مسکرانے لگتا ھے.... جعفر ایسے اداکاری کرتا ھے جیسے اسے فون آیا ھو موبائل پر...وہ بات کرتے کرتے اٹھ کر چلا جاتا ھے ...رائما تھوڑی دیر تک چھپ کر پلر کے پیچھے سے اسے جاتا ھوا دیکھتی ھے":..کھاں چلا گیا؟؟؟ چائے یوں چھوڑ کر" وہ وھیں کھڑی کھڑی بولتی ھے کے اچانک اس کے قریب کوئی پیچھے سے آکر اس کے کان کے پاس آکر آھستہ... سے کھتا ھے":مجھے ڈھونڈ رھی ھو؟؟؟؟"کھ کر مسکراتا ھوا پیچھے ھٹ کر کھڑا ھوجاتا ھے...رائما گھبرا کر پیچھے مڑتی ھے":... تم..یھاں؟؟"

جعفر مسکراتے ہوئے":چھپ چھپ کر کیوں دیکھ رہی ہو"کھ کر اس کے قریب آکر ایک ہاتھ پلر پر رکھ کر اس کے بہت نزدیک آکر کھتا ھے":سامنے سے دیکھو..قریب سے دیکھو....شاید میں تمھیں پسند آجاوں"کھ کر مسکراتا ھے

رائما اس کی قربت کے سبب اپنے تن من کو پیگھلتا ھوا محسوس کر رھی تھی...اس کے پرفیوم کی خشبو اسے اپنے سحر میں جکڑ رھی تھی اور اس کی آنکھوں کی تپیش جو چھرے پر پڑھ رھی تھی وہ سانسوں کو تھما رھی تھی...وہ جعفر کو دیکھنے لگتی ھے وہ واقعی قریب سے تو اور زیادہ سراپائے حسن لگ رھا تھا..رائما لڑکھڑاتی ھوئی زبان سے بڑی ھمت جمع کر کے بولتی ھے":میں تو بس گزر رھی تھی یھاں سے... تمھیں تھوڑی دیکھ رھی تھی..بھت خوش فھمی ھونے لگی ھے تمھیں آج کل"...اس نے نظریں چوراتے ہوئے کھا تو وہ مسکراء دیا...

جعفر مسکراتے ہوئے ": جھوٹ بولنا اچھی بات نہیں ہوتی...اور اگر جھوٹ بولنا ہی ہے تو کم از کم آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولو...نظریں کیوں چورا رہی ہو" وہ ٹوکتے ہوئے گویا ہوا

رائما ": مجھے ... جانا ہے "... جعفر کی قربت کی وجہ سے رائما بول تک نہیں پا رہی ہوتی...

جعفر ": ہم...ایک بات بولوں...مجھے بہت اچھا لگا کے تم مجھے چھپ چھپ کر دیکھ رہی ہو آج کل...کم ازکم اب تم میرے بارے میں سوچنے تو لگی ہو.... لیکن..چھپ چھپ مت دیکھا کرو.پتا نہیں کبھی میں کس حال میں ہوں اور کبھی کس حال میں... تمھیں پسند نہ آیا تو..میں یہ خطرہ مول نہیں لینا چاہتا...اس لیے جب بھی دیکھنے کا ارادہ ہو..مجھے بتا دینا..میں تیار ہوکر تمھارے سامنے آکر بیٹھ جاؤں گا.."

"...رائما یہ سن مسکرانے لگتی ھے ":... تم واقعی پاگل ھو

جعفر فخرانہ انداز میں اس کے چھرے کی جانب جھکتے ھوۓ ": صرف تمھارے لیے "

رائما بلکل پلر چپکی ھوتی ھے اسے ڈر لگتا ھے کے کوئی انھیں دیکھ نہ لے اوپر سے جعفر کی نزدیکی ...ایسا لگ رھا تھا سانسیں تھم سی رھی ھوں ": ..مجھے جانے دو مجھے بھت کام بھی کرنے ھیں" وہ ھلکے سے بولی تھی... جعفر ":پتا ھے... مجھے..ھر وقت کام ھی کرتی رھتی ھو تم...مجھے بلکل اچھا نھیں لگتا... تم کھو تو میں تمھارے لیے دو تین نوکر رکھ دوں"

"..رائما ": نھیں...اس کی ضرورت نھیں

"جعفر ": میں نے سوچ لیا ھے

رائما ": ھم "اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

"جعفر": کیا ھم؟؟؟؟ پوچھو گی نھیں کیا سوچا ھے

"رائما جعفر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوۓ اترا کر": میں کیوں پوچھوں

جعفر پلر سے ھاتھ ھٹاکر دونوں ھاتھوں کو فولٹ کر کے ": کیونکے میں چاھتا ھوں

"کے تم پوچھوں

رائما ": اگر تم بتانا چاھتے ھو تو خود بتادو.. میں کیوں انڑس لینے لگی کے تم کیا سوچتے

"ھو

جعفر نفی میں گردن ھلاتے ھوۓ": حد ھے تم سے... کبھی بھی سیدھی بات کا

سیدھا جواب نھیں دیتیں "... پھر خفگی سے بولتا ھے ": مجھے بھی اب بتانے میں

اب کوئی انڑس نھیں ھے.. ھمممم "کھ کر خفگی سے وھاں سے جانے لگتا

:... ھے... رائما مسکرانے لگتی ھے

رائما":یھی سوچ رھے تھے ناں کے شادی کے بعد مجھے کوئی کام نھیں کرنے دو گے" اس کے کھتے ھی جعفر حیران ھوکر پیچھے مڑ کر رائما کو دیکھنے لگتا ھے": تمھیں کیسے پتا چلا؟؟"

رائما اس کے قریب خود چل کر آتی ھے اور بڑے پیار سے کھتی ھے":اب تم یہ سوچو کے مجھے کیسے پتا چلا کے تم کیا سوچ رھے تھے.. ھمم"....کھ کر اس کے سامنے اسی کی طرح ھاتھ فولٹ کرتی ھے ذرا اترا کر..پھر مسکراتی ھے ....

رائما اپنے دل میں":میں تمھیں تم سے زیادہ جاننے لگی ھوں جعفر عرف میرے مداری کے بندر"...

**********___________***********

...کچھ دنوں بعد رائما کالج سے آرھی ھوتی ھے

"جعفر اداس ھوکر": میں کل جارھا ھوں

"رائما مسکراتے ھوۓ": اچھا

"جعفر جتاتے ھوۓ": تین مھینوں کے لیے

"رائما": مجھے کیوں بتا رھے ھو؟؟

"جعفر": تمھیں نھیں بتاوں تو پھر کیسے بتاؤں؟؟

رائما": بتائی امی کو، دادا، دادی کو، چچا چاچی کو

b.b

"کو ان سب کو

"جعفر اسے احساس دلاتے ہوئے": میں واقعی جارہا ہوں.. مزاق نہیں کر رہا

"رائما جعفر کا اتنا بھولہ سہ چہرہ دیکھ کر ": تو اتنا روتا ہوا چہرہ کیوں بنارہے ہو؟

"جعفر خفگی سے": تمھیں میرے جانے کی خبر سن کر کوئی فرق نہیں پڑھ رہا

"رائما سنگ دل بن کر": نہیں...کوئی فرق نہیں پڑھ رہا

جعفر رائما کو خفگی سے گھورتے ہوئے": تمھیں کبھی فرق پڑے گا بھی یا
"نہیں.... سمجھ نہیں آتا

رائما اس کی بات کو سن کر بھی آن سنی کر' شیشے سے باھر کی جانب دیکھتے ہوئے
اپنے دل میں": کیوں مجھے احساس دلاتے رہتے ہو...انسان ہوں میں کوئی پتھر
"نہیں....مجھے پتا ہے تم کیوں باربار مجھے بتا رہے ہو

جعفر اپنی ماں سے کھتا ھے کے وہ اس کی اور رائما کی منگنی کی بات دادا سے کریں... جعفر کی ماں جعفر کو جھوٹا دلاسہ دیتی ھیں اور کھتی ھیں": ابھی تو... تم جا رھے ھو... جب تین مھینے بعد تم آؤں گے تو تمھاری ماں کا وعدہ ھے تم سے کے تمھاری رائما سے منگنی خود کرواؤں گی... تمھارے دادا تو فورا راضی ھوجایئں.. گے.. تم فکر مت کرو" انھوں نے جعفر کو اعتماد میں لے لیا تھا

جعفر رائما کے کمرے میں جاتا ھے تو وھاں کوئی موجود نھیں ھوتا... اسے رائما کی الماری کھولی ھوئی نظر آتی ھے... جعفر الماری بند کرنے کی نیت سے --- الماری کے پاس جاتا ھے... الماری کا دروازہ بند کرنے لگتا ھے تو رائما کے کپڑے نیچے گرجاتے ھیں.. جعفر انھیں اٹھاتا ھے تو ان میں اسے ایک کیسٹ ملتی ھے

جعفر": رائما تو گانے نھیں سنتی... پھر یہ کیسٹ کیسی؟؟؟ شاید میری ھوگی اور غلطی سے رائما کے کپڑوں میں آگی ھوگی" وہ یہ سوچ کر کیسٹ اپنی پینٹ کی جیب میں ڈالیتا ھے... اور الماری بند کر کے چلا جاتا ھے

رائما جھولے پر بیٹھ کر اپنی سوچوں میں گم ھوتی ھے... جعفر کل جارھا ھے یہ سوچ کر ھی اس کا دل تڑپ رھا تھا... وہ اپنے دل میں": مجھے کیوں اتنا دوکھ ھے اس کے کل جانے کا... کیا واقعی مجھے اس سے محبت ھوگی ھے... نھیں.. ایسا تو کچھ نھیں ھے.. بس اس کے جانے سے پورا گھر سنسان ھوجائے گا میں اکیلی ھوجاؤں گی... اس لیے اداس ھوں... پر وہ کون سہ پورے دن میرے ساتھ رھتا ھے.. جو مجھے فرق پڑے گا اس کے جانے سے.. ایسا کیوں لگ رھا ھے جیسے میرا کچھ کھو گیا ھے.. جیسے کچھ چھوٹ رھا ھے.. ایسا لگ رھا ھے مانو میں خود سے ھی بھاگ رھی ھوں اپنی فیلیگس سے بھاگ رھی ھوں"... ابھی وہ ان سوچوں میں گم سم ھوتی

ھے کے اچانک جعفر آکر اس کا ھاتھ پکڑ اسے کھینچتا ھوا اپنے کمرے میں لے جاتا ھے..پھر اسے کمرے میں لے جاتے ھی غصے سے کیسٹ دیکھا کر پوچھتا ھے یہ کیا ھے ؟؟؟" جعفر کی آنکھیں غصے سے لال ھورھی تھیں..مانو ان میں خون": ...اتر آیا ھو..آج سے پھلے رائما نے اسے اس قدر غصے میں کبھی نھیں دیکھا تھا

"رائما پریشان و حیران ھوتے ھوۓ":یہ تمھیں کھاں سی ملی؟؟

جعفر چیختے ھوۓ": تمھیں اس کی فکر ھے کے مجھے یہ کھاں سے ملی..اس کی "نھیں کے مجھے کیسا لگا اسے سن کر...میرے دل پر کیا بیتی ھوگی

جعفر رائما کا بازو زور سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے": میں نے اس دن تم سے پوچھا تھا.. تم نے جھوٹ بولا مجھ سے ... تمھیں پتا تھا کے حیدر تمھیں اس طرح کیوں دیکھ رہا تھا"

رائما سھم گی تھی اس کے یوں چیخنے کے سبب ...اس کا ذھن کام ھی نھیں کر رھا تھا...وہ بڑی ھمت جمع کر کے بولی": میں .. میں "...اگلے ھی لمحے رائما کی نظر باھر دروازے پر پڑئی ": جعفر کوئی آجائے گا...پلیز ھلکے بولو.... کسی نے سن لیا تو بھت برا ھوگا.. میں تمھیں .... "وہ ابھی بول ھی رھی ھوتی ھے کے جعفر غصے سے دھاڑھتے ھوئے ": تمھیں ابھی بھی سب کی فکر ھے .. مجھ سے جو جھوٹ کھا اس کی نھیں ..."

رائما اسے سمجھانے کی کوشش کرتی ھے": جیسا تم سمجھ رھے ھو..ویسا کچھ نھیں ھے...میرے اور حیدر کے درمیان کبھی کچھ نھیں تھا"

جعفر رائما کو اپنی جانب زور سے کینچھتا ھے رائما بے جان گڑیا کی مانند اس کے سینے سے سے آلگتی ھے وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کھتا ھے": میں نے کب کھا کے تمھارے اور حیدر کے بیچ کچھ تھا..میں تو بس اتنا جاننا چاھتا ھوں کے تم نے مجھ سے جھوٹ کیوں کھا....کیا مجھے تم نے کبھی اپنا دوست بننے کے قابل بھی نھیں سمجھا؟؟؟ ..."وہ لگلے ھی لمحے بھت اداس اور غمزداہ ھوگیا تھا

رائما اس کے سینے سے دور ھٹنے کی کوشش کرتی ھے ..رائما کو جعفر سے زیادہ گھر والوں کی فکر ھوتی ھے کے کھیں کوئی آ نہ جائے..

جعفر کا غم و غصہ رائما کو شرمندہ کر گیا تھا....وہ تھوڑا سہ جعفر سے دور ھٹتے.. ہوئے": دیکھو دروازہ کھلا ھے ...کوئی آ نہ جائے ..ویسے بھی میں نے ایسا کچھ نھیں کیا ھے کے مجھے تمھارے سامنے یا کسی اور کے سامنے جواب دہ ھونا پڑے...اس لیے پلیز مجھے جانے دو..."

جعفر ": تو پھر اس دن جھوٹ کیوں کھا؟؟؟ "

رائما جھنجھلاتے ہوئے صرف اسے ٹالنے کے لیے": تم ھو کون؟؟ کیوں بتاتی میں تمھیں ... تمھیں کس نے حق دیا مجھ سے یوں سوال کرنے کا..اس دن بھی میرے کمرے میں بغیر میری اجازت کے آگئے تھے تم ... تم ھوتے کون ھو مجھ سے یوں سوالات کرنے والے...اپنی لیمیڈ میں رھو سمجھے....اب چھوڑو میرا ھاتھ...اور آئندہ

میرے معاملات میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں "..کہ کر اس کا ہاتھ جس سے وہ رائما کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اپنے دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر ہٹاتی ہے ..اور مڑ کر جانے لگتی ہے....

جعفر کو اس کے یہ الفاظ دل پر لگے تھے..وہ پیچھے سے":جاتے جاتے میڈم مجھے میری لیمیڈ بتاتی جائیں..اور ہاں یہ کیسٹ بھی لے جائیں "..وہ طنزیہ کہ رہا تھا..

رائما پیچھے مڑتی ہے کیسٹ واپس لینے کے لیے جعفر کے ہاتھوں سے ..وہ اپنا ہاتھ آگے کرتا ہے کیسٹ والا..رائما اس کے ہاتھ سے کیسٹ لینے لگتی ہے تو جعفر اس لمحے طنزیہ مسکراتا ہے اور رائما کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے...رائما اس سے اپنا ہاتھ پکڑتے دیکھ اس کے چہرے کی جانب دیکھتی ہے

"جعفر": پھلے میری لیمیڈ بتائیں میڈم

رائما گھبراتے ھوئے": وہ" ابھی وہ ایک لفظ ھی کھتی ھے کے جعفر اس کا ھاتھ پکڑ کر کھینچ لیتا ھے اور اگلے ھی لمحے رائما خود کو اس کے سینے سے لگا پاتی ھے

"رائما گھبرا کر": یہ کیا کر رھے ھو؟؟؟

"جعفر": کیوں میری لیمیڈ میں تمھارا ھاتھ پکڑنا شامل نھیں..اُو..اچھا اچھا... سوری کھ کر اس کا ھاتھ چھوڑ دیتا ھے اور خود سے ایک قدم پیچھے ھٹ کر کھڑا ھو جاتا ھے..اس کا یوں ھاتھ تھام کر ھاتھ چھوڑ دینا رائما کے دل کو لگ گیا تھا..رائما کو وہ لمحہ یاد آتا ھے جب وہ اس کا ھاتھ پکڑ کر سب سے اکیلے اس کی خاطر لڑا

تھا..اس کا ھاتھ پکڑ کر اسے مھندی لگوانے لے گیا تھا... جعفر کے اس طرح ....ھاتھ تھام کر چھوڑ دینا رائما کی آنکھوں میں آنسوں لے آیا تھا

جعفر ":یہ رھی آپ کی کیسٹ .. میں جارھا ھوں..اور آئندہ جیسا آپ نے کھا .. میں خیال رکھوں گا "...کھ کر کیسٹ اس کے سامنے میز پر رکھ کر اسے کمرے میں اکیلا ...چھوڑ کر چلا جاتا ھے

رات کو جعفر جب اپنے کمرے میں آتا ھے تو رائما کو اپنے بیڈ پر سوتا ھوا دیکھ حیران ھوتا ھے ":..رائما اپنے کمرے میں نھیں گی "...پھر چلتا ھوا آتا ھے اور اسے کمبل اڑاتا ھے..اس کے چھرے پر جھک کر ...اسے دیکھتے ھوئے کھتا ھے ":...حد ھے رائما تم سے... مجھ سے کھ رھی ھو کے لیمیڈ میں رھو..اور خود میرے کمرے

میں سو رھی ھو.....ایک تو میں خود سے پریشان ھوں کے میں تمھاری طرح سنگ دل کیوں نھیں.. کتنی آسانی سے تم نے پوچھ لیا کے میں ھوتا کون ھو تم سے سوال کرنے والا... کیا میرا اتنا بھی حق نھیں کے تم پر غصہ کر سکوں.. تم سے کچھ پوچھ سکوں..."

رائما کچی پکی نیند میں ھوتی ھے ... جعفر کی ساری باتیں وہ سن پا رھی تھی..اس سے پھلے جعفر کچھ مزید کھے وہ آنکھیں کھولتی ھے..جیسے ھی وہ آنکھیں کھولتی ھے جعفر چوک کر سیدھا کھڑا ھوجاتا ھے..

جعفر": تم جاگ رھی تھیں؟؟"

رائما کوئی جواب نھیں دیتی اور اٹھ کر جانے لگتی ھے پھر ایک دو قدم چلنے کے بعد واپس مڑتی ھے اور جعفر کے قریب آکر ":سوری" آنکھیں جھکا کر کھتی ھے..رائما کو واقعی احساس تھا کے اس کے سخت الفاظ جعفر کو بھت برے لگیں ھیں..اور

اس بات پر وہ بھت نادم تھیں... جعفر رائما کے منہ سے سوری جیسا لفظ سن .. حیران ھوجاتا ھے

جعفر پھر سے تصدیق کے لیے کے اس نے ٹھیک سنا ھے یا نھیں بولتا ھے":کیا کھا تم نے؟؟؟"

... رائما بھت ھلکے سے کھتی ھے":سوری" جعفر کے چھرہ کھل اٹھتا ھے

رائما":مجھے تمھیں اسی دن بتادینا چاھیے تھا..پر میں سچ کھ رھی ھوں...مجھے حیدر کی فلیلگس کا معلوم نھیں تھا...مجھے تو اسد سے منگنی کے بعد عریج بھابھی نے بتایا تھا اس بارے میں...تو میں نے یہ کیسٹ سنی .. میں"..وہ بتا رھی ھوتی ھے کے جعفر اس کی بات کاٹتے ھوے":ضرورت نھیں ھے تمھیں مجھے صفائی دینے کی..میں صرف اس لیے غصہ تھا کے تم نے مجھے اس دن سچ کیوں نھیں

بتایا... جھوٹ کیوں کھا... تم مجھ پر اعتبار کرسکتی ھو... میں تمھاری عزت کا محافظ بننا چاھتا ھوں.. "

رائما کے دل میں اتر گیا تھا جعفر کا آخری جملہ....

رائما": مجھے اب جانا چاھیے.. ویسے بھی کافی رات ھوچکی ھے" وہ گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے گویا ہوئی

وہ جانے لگتی ھے تو جعفر کیسٹ میز سے اٹھا کر ": یہ لے جاؤ"

رائما ": میں نے قبول کیا" جعفر کی جانب پیار سے دیکھتے ہوئے

جعفر الجھ کر ": کیا ؟؟ "

رائما ":تم نے هی تو کھا کے تم محافظ بننا چاهتے هو..تو میں نے کھا میں نے قبول کیا" کھ کر وهاں سے چلی جاتی هے.. جعفر مسکراء کر کیسٹ اٹھا کر سمبھال کر رکھ لیتا هے..

*********____________*********

آخر کار وہ دن آجاتا هے ...جب جعفر تین مهینے کے لیے کام کے سلسلے میں جانا هوتا هے...اتنے دنوں سے جعفر رائما کو احساس دلانے کی کوشش کر رها تھا پر رائما سخت میر بنی اس کے سامنے کھڑی رهی ...

جعفر جب اپنا سامان پیک کر کے مڑتا هے تو رائما کھڑی هوتی هے

"جعفر ":میں جارہا ہوں

"رائما کی آواز میں آج اداسی ظاہر ہوتی ہے ":جاؤ... میں روک رہی ہوں کیا؟

"جعفر مسکراتے ہوئے": چاہو تو روک لو

"رائما اداس ہوکر ":روکنے کے لیے حق ہونا چاہیے ...جو میرا نہیں ہے تم پر

جعفر اس کے قریب آکر بڑے پیار سے اس کے چہرے کی جانب جھکتے ہوئے": یہ تو نظریے کی بات ہے ...اگر میرے نظریے سے دیکھو تو جتنا حق میں "نے اپنی زندگی میں تمھیں دے رکھا ہے اتنا کسی کو نہیں دیا

....رائما اس بار پیچھے نہیں ہٹتی... بس اس کا چہرہ پیار سے تکتی رہتی ہے

پھر رائما منہ بسور کر منہ ہی منہ بڑ بڑاتی ہے لیکن جعفر سن لیتا ہے ": تم تو مجھے "...یاد بھی نہیں کرو گے وہاں

"جعفر مسکراتے ہوئے": تم چاھتی ھو میں تمھیں یاد کروں؟؟؟

رائما سٹپٹاکر اسے دیکھتے ہوئے": میں نے ایسا کب کھا" اور نظریں چورا لیتی ھے

جعفر اس کا ھاتھ پکڑ کر ": مجھے تمھیں کچھ دینا تھا...کیا تم میرا تحفہ قبول کرو...
"گی؟؟

"رائما حیران ھوکر ": کیسا تحفہ؟؟؟

جعفر اپنی جیب میں ھاتھ ڈالتا ھے اور ایک لال رنگ کا بکس نیکالتا ھے ..رائما تجسس سے اس بکس کی جانب دیکھتی ھے .. جعفر رائما کے سامنے اسے کھلتا ھے اس بکس میں بھت خوبصورت انگوٹھی ھوتی ھے ..رائما اسے دیکھتے ھی بے...
"ساختہ کھ اٹھتی ھے": یہ تو وھی انگوٹھی ھے جو میں نے پسند کی تھی

جعفر مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلاتا ھے..پھر بڑے پیار سے پوچھتا

"ھے": میں پھنادوں؟؟

"رائما حیران ہوکر": کیا؟؟ تم جانتے ہو تم کیا کھ رہے ہو؟

جعفر": میں تم سے پوچھ ھی کیوں رہا ھوں" کھ کر اس کے ھاتھ جو پکڑا ھوا تھا جس میں رائما منگنی کی انگوٹھی پھنی ہوئی تھی اسے اتارنے لگتا ھے ..رائما ھلکا... سہ احتجاج کرتی ھے..پر جعفر اسے خاطے میں نہ نالاتے ہوئے اسے اتار دیتا ..ھے..اور وہ انگوٹھی بیڈ پر رکھ کر اپنی والی پھنانے لگتا ھے

"رائما اس سے اپنا ھاتھ چھوڑاتے ہوئے": تم میرے ساتھ زبردستی کر رہے ھو

جعفر دوبارا ھاتھ اور مضبوطی سے پکڑتے ہوئے": نھیں ..میں وھی کر رھا ھوں جو ھم دونوں چاھتے ھیں..یہ بات مجھے خود کل تمھاری آنکھوں کی سرخی نے کھی.. ھے..جتنا کل میں تڑپا تھا تمھاری باتوں سے اتنا تم خود بھی تڑپی تھیں....ورنہ

روتے روتے میرے کمرے میں کیوں سو گئی تھیں..ابھی بھی تمہاری آنکھیں بیان کر رہی ھیں مجھے کے رات سے سوئی تک نھیں ھو تم "....کھ کر اسے اپنی انگوٹھی پھناتے ہوئے کھتا ھے ":تم نے کل قبول کیا ھے مجھے اپنے محافظ کے طور پر..اور ایسا ایک لڑکی کب کرتی ھے پتا ھے؟"

رائما اس کی باتوں اور اس کی آنکھوں سے جھلکنے والی محبت میں اس قدر کھو جاتی ھے کے اب وہ ھلکا سہ احتجاج جو وہ کر رہی تھی روک دیتی ھے...

رائما جان کر بھی انجان بنتے ہوئے":نھیں"

جعفر مسکراتے ہوئے اس کے بالوں کو جو چھرے پر آرھے ہوتے ھیں انھیں کان کے پیچھے کرتے ہوئے ":جب وہ اسے اپنے دل سے قبول کرتی ھے..اور...."

جعفر ابھی بول رہا ھوتا ھے کے رائما اس کی بات کاٹ کر ":مجھے یاد آیا...میں یہاں کیوں آئی تھی..."

جعفر سمجھ جاتا ھے کے رائما موضوع بدلنے کی کوشش کر رھی ھے..تو وہ مسکراء کر :"اچھی کوشش ھے موضوع بدلنے کی"

رائما اس سے اپنا ھاتھ چھوڑانے کی کوشش کرتی ھے ":اچھا ھاتھ تو چھوڑو میرا...کیا ھاتھ بھی اپنے ساتھ لے جانے کا ارادہ ھے"

جعفر ایک گھرئی سانس بھرتے ہوئے":کاش میں لے جاسکتا"

رائما آنکھیں دیکھاتے ہوئے":اب چھوڑو"

"جعفر مسکراتے ھوئے": پھلے پیار سے بولو

رائما منہ بسور کر ": تم سے اور پیار سے.. ھمم "...کہ کر دوسری طرف منہ کرلیتی ھے..

"جعفر ":اچھا کیا کھنے آئی تھیں؟؟

"رائما":وھاں جاکر اپنے کھانے پینے کا خیال رکھنا.. بس یھی کھنے آئی تھی

"جعفر": جھوٹ

رائما اپنی آنکھیں جعفر سے چورا رھی ھوتی ھے

جعفر": تم یھاں مجھے دیکھنے آئی ھو... جھوٹ بول نھیں سکتی تو کوشش کیوں کر رھی ھو"

رائما ": ھم " بس اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

"جعفر": ھم ... کیا؟؟

"رائما ": چلو.. نیچے سب انتظار کر رھے ھیں

جعفر رائما کی آنکھوں میں دیکھتا ھے .. وہ منہ سے تو کچھ نھیں بول رھی ھوتی ... پر اس کی آنکھیں بھت کرب میں معلوم ھوتی ھیں... اس کا حالِ دل اس کی آنکھوں سے ھی عیاں ھورھا ھوتا ھے .. ایسا لگ رھا تھا جیسے بس وہ ابھی رو دے گی.. اس کی آنکھیں بھت زیادہ رونے کے سبب سرخ اور سوجی سوجی تھیں... جعفر مزید اس سے بحث نھیں کرتا... کیونکے وہ جانتا ھے کے اگر وہ زیادہ اسے تنگ کرےؑ گا تو وہ رونے لگے گی..

جعفر بڑے پیار سے اس کا ھاتھ چھوڑ دیتا ھے..اور جو منگنی کی انگوٹھی اتارئی تھی وہ بیڈ سے اٹھا کر اس کے ھاتھ میں تھماتے ھوئے کھتا ھے ":چاھو تو واپس پھن لو...تمھاری مرضی..میں فارس نھیں کروں گا...اور نہ ہی برا مانوں گا..میں جانتا ھوں تم سب کے سامنے نھیں پھن سکتی اسے.."

جعفر بیڈ کی جانب مڑ کر اپنا بیگ اٹھاتا ھے...تو رائما محبت بھری نگاہ سے اسے دیکھنے لگتی ھے...جعفر جانے لگتا ھے تو رائما بھی اس کے پیچھے پیچھے آنے لگتی ھے...اب جب وہ جعفر کو اپنے سے دور جاتا دیکھتی ھے تو دروازے سے ٹیک لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ھے...

آج رائما کا حالِ دل جو اتنے دنوں سے اس نے خود سے بھی چھپا رکھا تھا سب باھر آجاتا ھے... جعفر کی محبت آج آنکھوں سے بہہ رھی ھوتی ھے

رائما اپنے آپ سے ": ابھی تو میں تم سے جوداع ھونا شروع ھوئی ھوں... اور یہ پاگل دل تمھارے لیے ابھی سے تڑپ رھا ھے... اسے تو اس جوداعی کی عادت ڈالنی ھے... اسے تو تمھاری دوری کو ھس کے سھنا ھے "... پھر اپنے ھاتھ میں اس کی پھنائی انگوٹھی کو چومتے ھوۓ کھتی ھے ": میں اسے کبھی نھیں اتاروں گی.. شکریہ اتنے خوبصورت تحفے کے لیے ... آج مجھے بھت اچھا لگا تمھارا مجھ پر حق جما کر انگوٹھی پھنا دینا.. کل رات جب تم نے میرا ھاتھ تھام کر چھوڑا ... مجھے ایسا لگا تھا میری سانسیں رک گی ھوں... میں بس تمھارے جانے کے بعد اپنے ھاتھوں کو دیکھ دیکھ کر روتی رھی... کے تم نے چھوڑا کیوں؟؟؟ .. میں نے واقعی کچھ بھت غلط ھی کیا ھوگا یا کھا ھوگا جو تم نے ناراض ھوکر میرا ھاتھ چھوڑ دیا... ورنہ تم

کبھی نہیں چھوڑتے... میں روتے روتے سو گی تھی... میں سنگ دل نہیں ہوں... بس میں ڈرتی ہوں...."

جعفر اپنی ماں کے گلے لگ کر انھیں ان کا وعدہ یاد دلاتا ھے... باقی سب سے الوداع لیتا ھے... ایان جعفر کی گود میں چڑ جاتا ھے.. جعفر اسے پیار کرتا ھے.. پھر اسے اپنی دادی کی گود میں دیتا ھے...

جعفر کے لیے جواد کار کا دروازہ کھولتا ھے... جعفر کار کے پاس آکر پیچھے مڑ کر ایک بار اس امید سے دیکھتا ھے کے شاید رائما آجائے... پر اسے رائما نظر نہیں آتی.. وہ کار میں بیٹھنے لگتا ھے.. اسے محسوس ھوتا ھے کے رائما آئی ھے ...وہ فورا ادھر اُدھر دیکھنے لگتا ھے.. پر اسے رائما نظر نہیں آتی.. پھر وہ نظر اٹھا کر چھت پر دیکھتا

ھے..اور یہ دیکھ مسکرانے لگتا ھے کے رائما چھت پر کھڑی اسے ھاتھ ھلا کر الوداع کر رھی ھے... جعفر مسکرانے لگتا ھے....جواد برابر میں کھڑا ھوتا ھے...اس لیے جعفر صرف رائما کو دیکھ کر آنکھ مارتا ھے..رائما صرف اسے دیکھانے کے لیے مسکرانے کی اداکاری کرتی ھے...اور آنکھوں ھی آنکھوں میں بولتی ھے": تم پھر ... شروع ھوگئے

b.b

"نے دیکھ لیا تو

جعفر آنکھوں کے اشارے سے کھتا ھے": مسکراتی رھنا میرے جانے کے بعد بھی...اور کال کرنا..اگر یاد آئے تو"

رائما نفی میں گردن ہلاتی ھے":میں کال نھیں کروں گی.."..وہ مسکراتے ہوئے کار میں بیٹھ جاتا ھے

رائما کا دل بھت اداس و رنجیدہ رہتا ھے ...کسی کام میں دل ھی نھیں لگ رہا ہوتا...جعفر کے کمرے کے سامنے سے بھی گزر ہوجائے تو آنکھوں میں آنسوں بھر آتے...وہ اپنی مامی یعنی ہونے والی سسرال فون کرتی ھے ..اور انھیں کھتی ھے ...کے وہ وھاں آنا چاھتی ھے

"مامی فون بند کرتی ھیں تو اسد":کس کا فون تھا؟

"اسد کی والدہ":رائما کا

"اسد تجسس سے":کیا کھ رھی تھی؟

والدہ": وہ آرھی ھے یہ بتانے کے لیے فون کیا تھا..تاکے میں اسے لینے ڈرائیور بھیج دوں"

"اسد": تو آپ نے اسے بتایا نھیں کے میں آیا ھوا ھوں

اسد کی والدہ شرارت سے اس کی جانب دیکھتے ھوئے": نھیں..میں تو خود اسے بلانے کے لیے بھانا تلاش کر رھی تھی...اور دیکھو..بھانا بنا کر بلانے کی ضرورت ھی نھیں پڑی..وہ خود ھی آرھی ھے"

اسد": امی"...وہ سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہنے لگا

والدہ": کیا....امی؟؟ ...اب جاؤ تیار ھوجاؤ..تمھاری منگیتر آرھی ھے" وہ شوخی سے بولیں

اسد منہ بسور کر": تیار؟؟ ...اور اس کے لیے "کھ کر وھاں سے چلا جاتا ھے

رائما پورے ھفتے کے لیے رھنے آتی ھے.. جیسے ھی وہ گھر میں داخل ھوتی ھے.....اس کی مامی بھت خوش ھوکر اسے گلے سے لگا لیتی ھیں..

رائما ان کو آج روز معمول کے دنوں کے مقابلے بھت زیادہ خوش پاتی ھے..وہ ابھی اس خوشی کا سبب پوچھنے ھی والی ھوتی ھے کے اسد سیڑھیوں سے چیختے ھوۓ آتا ھے": امی میری ٹیسٹ کھاں رکھی ھے آپ نے"

رائما اسد کو دیکھ کر حیران و پریشان ھوتی ھے ..جبکے اسد اسے دیکھ کر بھی آن دیکھا کر دیتا ھے...

رائما اپنی مامی سے مخاطب ھوکر بڑے پریشان ھوکر": مامی..آپ نے مجھے بتایا کیوں نھیں؟"

مامی":بتاتی تو تم منع نہ کر دیتیں...اب آگی ھو تو ایک ھفتہ پورا رک کر جاؤ گی...اور میں اس بارے میں کوئی بات نھیں سنو گی "..کھ کر بغیر رائما کی بات سنیں ھی چلی جاتی ھیں...

رائما ایک بار اسد کی جانب دیکھتی ھے ....جو سیڑھیوں پر کھڑا برے برے منہ بنا کر بے زاری کا اظھار کر رھا تھا...مگر اس بار رائما کو ذرا سہ بھی برا نھیں لگتا..وہ بھی منہ بسور کر بے زاری کا مظاھرا کرتے ھوۓ اپنا سامان اٹھا کر گیسٹ روم کی جانب بڑھ جاتی ھے...

اسد حیران ھوکر":کیا یہ مجھے دیکھ کر اتنا برا منہ بنا کر گی ھے ؟؟...مجھے

رائما کو اسد کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑھ رہا تھا ...وہ بیڈ پر ...لیٹ کر آنکھیں بند کرتی ہے تو جعفر کا چہرہ اس کی آنکھوں میں گھومنے لگتا ہے اس کے ساتھ گزارا ایک ایک لمحہ کسی فلم کی طرح آنکھوں کے آگے بار بار آرہا ہوتا ہے ..رائما اپنے آپ سے ":مجھے پتا تھا بھول جائے گا وہاں جاکر مجھے...حد ہی ہوگئی ہے یہ تو...ایک ہفتہ ہونے کو آرہا ہے ..اور اس نے ایک کال تک نہیں کی "...رائما اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے ":کتنا مس کر رہی ہو تم اسے..پاگل جو ہو تم...وہ تو وہاں کام میں مصروف ہوگا...اسے تو میرا ایک بار خیال تک نہیں آیا ہوگا..اور میں ہوں کے ایک لمحے کے لیے بھی اسے نہیں بھول پارہی"

رائما اپنا فون اٹھا کر ":کیا میں فون کرلوں اسے ... نہیں..وہ سمجھے گا میں اسے بہت مس کر رہی ہوں..وہ جب تک نہیں کرے گا میں بھی نہیں کروں گی" کہہ کر فون واپس بیڈ پر پھینک دیتی ہے بے دلی سے...

سب کھانا کھا رھے ھوتے ھیں کے اسد کی نگاہ رائما کی انگوٹھی پر پڑتی ھے ...وہ رائما کو غصے سے گھورتا ھے مگر رائما اس قدر جعفر کے خیالوں میں گم ھوتی ھے ..کے اسے اسد کی غصے بھری نگاہ کی تپش جو اس کے چھرے پر پڑھ رھی ھوتی ھے محسوس ھی نھیں ھوتی... لیکن .....اسد محسوس کرلیتا ھے کے رائما کھوئی کھوئی... سی بیٹھی ھے....اسد کو بھت غصہ آتا ھے مگر اپنے والدین کے سامنے وہ ضبط ....کرلیتا ھے

رائما رات میں کچن میں پانی پینے جاتی ھے....فریج میں آئس کریم دیکھ وہ بھت خوش ھوتی ھے اور وھی کھڑی آئس کریم نیکال کر کھانے لگتی ھے...ایک دم کچن کی لائٹ اُون ھوجاتی ھے....رائما لائٹ اُون ھونے کے سبب چوک کر پیچھے مڑ کر ...دیکھتی ھے ....اسے اپنے سامنے اسد کھڑا نظر آتا ھے

اسد ":اتنی سردی میں آئس کریم کھا رھی ھو...مرنے کا ارادہ ھے کیا؟؟" وہ آئیبرو اچکاتے ہوئے پوچھنے لگا

رائما کو ایسا لگتا ھے جیسے اسد نے اسے چوری کرتے ھوۓ پکڑ لیا ھو....وہ بوکھلا کر بچی ھوئی آئس کریم کا ڈبہ واپس فریج میں رکھ تیزی سے اس کے پاس سے گزر کر جانے لگتی ھے...

اسد اسے بغیر جواب دیئے تیزی سے جاتا دیکھ اس کا راستہ روک لیتا ھے..وہ اتنی پھرتی سے آگے آکر کھڑا ھوتا ھے کے رائما اس کے اچانک سامنے آجانے کے سبب ٹکراتے ٹکراتے بچتی ھے....وہ وھی کھڑے ھوکر اسد کو نظر اٹھاکر دیکھتی ھے ..اسد

اسے دیکھ مسکراتا ھے...رائما اس کے مسکرانے کے سبب الجھ جاتی ھے ..وہ خود سے "یہ مجھے دیکھ کر مسکراء کیوں رہا ھے؟؟؟

اسد ایک قدم اس کی جانب بڑھاتا ھے تو وہ بغیر مڑے پیچھے ایک قدم لیتی ھے اسد جیسے جیسے قدم اس کی جانب بڑھاتا ھے رائما اتنے ھی قدم پیچھے لیتی... ھے...یھاں تک کے وہ اب دیوار سے جاکر چپک جاتی ھے..اب اس کے مزید ...پیچھے جانے کی جگہ ختم ھوگی تھی

اسد رائما کے بھت نزدیک آکر اس کے چھرے کی جانب جھکتا ھے ...سرد موسم میں اس کی گرم گرم سانسیں اسد کے گالوں کو چھورھی ھوتی ھیں ..وہ گرم سانسیں اسے اپنی جانب بڑی شدت سے راغب کرتی ھیں.....وہ اپنا ھاتھ رائما

کے ھونٹوں کی جانب بڑھاتا ھے ..راما گھبرا جاتی ھے اسد کی اس قدر نزدیکی کی وجہ سے...بس وہ رائما کے ھونٹوں کو چھونے ھی والا ھوتا ھے..کے رائما جھنجھلاکر اپنے دونوں ھاتھوں سے اس کے سینے پر زور سے مار کر اسے اپنے سے دور دھکھیلتی ھے...اسد کو رائما کا یہ دھکا دینا بھت ناگوار گزرتا ھے ...اس کے تن بدن میں آگ سی لگ جاتی ھے..مارے غصے کے ..

رائما تیزی سے اسے ھٹاکر جانے لگتی ھے...تو اسد پیچھے سے مضبوطی سے اس کا بازو پکڑ لیتا ھے ..

چھوڑو:"رائما اس سے اپنا بازو چھوڑاتے ھوۓ.."

اسد اس بار غصے سے اسے کھینچ کر واپس دیوار سے لگا دیتا ھے ..رائما اس کی طاقت کے آگے خود کو بے بس پاتی ھے.اسد دیوار پر ھاتھ رکھ کر اس کا راستہ روک لیتا ھے..

اس بار وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے":میں تمھارا منگیتر ھوں ...میں تمھیں ھاتھ بھی نھیں لگا سکتا ...اور وہ جعفر سب کے سامنے تمھارا ھاتھ پکڑ سکتا ھے..."

رائما اس کے غصے کے سبب سہم جاتی ھے..وہ نیچے نظریں کر کے رونے لگتی ھے..

اسد": تم نے اس کے کھنے پر مھندی لگوائی...اور وہ بھی اسی کے ساتھ جاکر ھر وقت ھر محفل میں وہ اور تم ایک ساتھ ھوتے ھو " ...وہ جلے ککڑے لہجے... میں گویا ہوا

رائما کپکپاتی آواز میں": مجھے تم سے کوئی بات نھیں کرنی..مجھے جانے دو"کھ کر دوسری طرف سے جانے کی کوشش کرتی ھے اسد وھاں بھی ھاتھ رکھ کر "انگوٹھی کھاں ھے تمھاری؟؟؟":

..رائما اس سوال پر اس کے چھرے کی جانب دیکھتی ھے

اسد اس کے چھرے کے قریب آکر آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ":میں نے پوچھا منگنی کی انگوٹھی کھاں ھے؟؟؟... تم نے منگنی کی انگوٹھی کی جگہ یہ دوسری انگوٹھی کیوں پھن رکھی ھے؟" وہ ابرو اچکاکر بڑے تجسس سے پوچھ رہا تھا

"...رائما بڑی ھمت جمع کر کے ":کیونکے مجھے وہ پسند نھیں تھی

اسد یہ سن کر دونوں ھاتھ خود ھٹالیتا ھے ...رائما اس کے ھاتھوں کے ھٹتے ھی .. آنسوں صاف کر کے جانے لگتی ھے

"اسد پیچھے سے ":انگوٹھی پسند نھیں یا انگوٹھی دینے والا؟؟؟

رائما یہ سوال سننے کے باوجود آن سنی کر کے چلی جاتی ھے..اسد غصے میں زور سے اپنا ھاتھ دیوار پر موکا بناکر مارتا ھے...

رائما کمرے میں جاکر کمرا اندر سے لاک کر لیتی ھے..پھر وہ رونے لگتی ھے ..اچانک اس کی نگاہ آئینہ پر پڑتی ھے...تو اسے اپنے ھونٹوں پر لگی آئس کریم نظر آتی ھے...رائما فورا اسے صاف کرتی ھے

رائما خود سے ":وہ میرے ھونٹوں پر لگی آئس کریم دیکھ کر مسکرایا تھا...وہ تو صرف آئس کریم صاف کر رھا تھا...اور میں ناجانے کیا سمجھی ...اُو...نو...ایک بات تو عجیب ھے اسے کیسے پتا مھندی کے بارے میں..ضرور کنول نے بتایا ھوگا...اور کون بتا سکتا ھے اسد کو...آج تو ایسے باتیں کر رھا تھا اسد جیسے اسے میری بھت

فکر ہو...مجھے کبھی ٹھیک طرح دیکھتا تک نھیں ھے اور آج اچانک اسے اپنی منگنی کی دی ھوئی انگوٹھی یاد آگی.. "

دوسرے دن اسد ناشتے کے ٹیبل پر رائما کو نہ پاکر ":رائما کھاں ھے ؟؟؟ اسے ناشتہ نھیں کرنا"

اسد کی والدہ ":وہ تو صبح ھی چلی گی"

اسد حیران ھوکر":کیا؟؟"

والدہ":ھاں...وہ کالج جاۓ گی ...پھر وھی سے اپنے گھر چلی جاۓ گی"

اسد":پر وہ تو ایک ھفتے کے لیے آئی تھی...اور ایک دن میں ھی چلی گی"

والدہ مسکراتے ھوۓ":اگر تم چاھو...تو اپنے ساتھ لے آؤ اسے کالج سے واپسی پر...ورنہ وہ تو مجھ سے کھ کر گی ھے کے واپس گھر چلی جاۓ گی"

اسد منہ پھولا کر ":میں کیوں جاؤں اسے لینے ....اچھا ھے چلی گی" کھ کر چڑھ کر ...بغیر ناشتہ کیے ھی اٹھ کر چلا جاتا ھے

اسد کی والدہ یہ سن مسکراتی ھیں

اسد اپنے کمرے میں جاکر ":تم نے جو کل کیا ...وہ میں بھولوں گا نھیں...اور نہ تمھیں بھولنے دوں گا رائما ...اب میں تمھیں بتاؤں گا کے میں کیا چیز ھوں...وہ جعفر ھاتھ پکڑ کر سب کے سامنے کھڑا ھوسکتا ھے...اور میں تمھیں ٹچ بھی نھیں کرسکتا..انگوٹھی پسند نھیں آئی تمھیں...میں جانتا ھوں یہ اچانک انگوٹھی کیسے ناپسند ھوگی "...وہ بس کڑے جا رہا تھا

******____________*******

جعفر کے جانے کے کچھ دنوں بعد ھی رائما کی تائی یعنی جعفر کی ماں رائما کو تنگ کرنے لگتی ھیں..بات بے بات سب کے سامنے رائما کو ذلیل کرتی ھیں ...ایک ...دن رائما کو بھی غصہ آجاتا ھے

رائما":تائی امی یہ کپڑے پہلے سے ھی استری تھے...آپ کے کھنے پر میں نے دوبارا کر دیا..اب آپ کیوں ڈانٹ رھی ھیں مجھے سمجھ نھیں آرھا"

تائی امی ":تمھاری بڑی زبان نیکل آئی ھے... تم نے ھی اس دن جعفر کو کھا ھوگا... تبھی میرا بیٹا مجھ سے لڑائی کر کے گیا تھا...ورنہ میرا بیٹا تو منہ میں زبان ھی

نھیں رکھتا.. تمھاری تو منگنی ھوچکی ھے پھر بھی میرے بیٹے کے پیچھے ھاتھ دھوکر پڑ گی ھو"

یہ بات رائما کی ماں کو بھت ناگوار گزرتی ھے...وہ پڑے سخت لھجے میں کھتی ھیں": بھابھی زبان سمبھال کر بات کریں....رائما نے جعفر سے کچھ نھیں کھا تھا...اور جعفر رائما کو اپنی بھن جیسا مانتا ھے..اس لیے اس دن سب کے مخالف ھوکر رائما کا ساتھ دے رھا تھا ....آپ ان دونوں کے رشتے کو غلط نام نہ دو"

تائی امی": تمھاری بیٹی تمھاری آنکھوں میں دھول چھوک رھی ھے... منگنی تو اس نے اسد سے کر رکھی ھے ھمیں دیکھانے کے لیے ..پر اپنی ساری خواھشات

میرے بیٹے سے پوری کرواتی ہے...پوچھو اس سے کیا یہ جعفر کو اپنا بھائی مانتی ہے؟؟"

رائما یہ سن نظر جھکا لیتی ہے...کیونکے اس کے دل میں جعفر کے لیے جو محبت ہے وہ بھائیوں جیسی نہیں ہے...

رائما کی ماں":پوچھتے وہ ہیں جنھیں اپنی بیٹی پر یقین نہیں ہوتا...مجھے اپنی بیٹی پر پورا یقین ہے" وہ بڑے بھرم سے کہنے لگیں

رات کو رائما صحن میں ٹیل رھی ھوتی ھے کے اس کی تائی امی آجاتی ھیں...رائما انھیں دیکھ کر جانے لگتی ھے ..وہ پیچھے سے اس کے کندھے پر ھاتھ رکھ کر کھتی ھیں ":مجھے سب نظر آتا ھے

"رائما اس پر بڑا بھولاسہ چھرہ بناکر کھتی ھے ":کیا نظر آتا ھے؟؟

تائی":تم نے جعفر کو اپنی جھوٹی محبت میں پھنسا رکھا ھے" وہ منہ بسور کھنے لگیں تھیں

رائما":آپ یہ کیا بول رھی ھیں..میں نے ایسا کچھ نھیں کیا ھے..آپ مجھ پر الزام لگا رھی ھیں وہ بھی بے بنیاد"

تائی امی ": میرے سمجھ نھیں آتا... میرے بیٹے نے تم میں کیا دیکھا... نہ رنگ ھے نہ شکل و صورت ... میری بڑی بھو کو تو تم نے دیکھا ھے ناں ... کتنی حسین و جمیل ھے ...اور میں تمھیں بتا دوں میں اپنی چھوٹی بھو بھی بھت خوبصورت لاؤ ں گی" وہ نہایت جتاتے ہوئے گویا ہوئیں

..رائما سر جھکا کر کھتی ھے ": جی " کھ کر اپنے کمرے میں آجاتی ھے

رائما ڈائری نیکال کر بیٹھ جاتی ھے " تائی امی کبھی بھی میری اور جعفر کی شادی نھیں ھونے دیں گی ...ایک وقت کو شاید وہ اپنے پرانے جھگڑے بھول بھی جاتیں پر میرا رنگ.. میرا رنگ کبھی بھی تائی امی کو قبول نھیں ھوگا..وہ ٹھیک کھتی

ھیں نہ جانے جعفر کو مجھ میں کیا نظر آیا...یہ سب جعفر کی وجہ سے ھی ھورھا ھے..نہ وہ مجھ سے محبت کرتا ..اور نہ اس کی محبت مجھے اس سے محبت کرنے پر مجبور کرتی" وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے لکھتی رہی ---

********______________************

رائما کی تائی نے اپنے دل میں ٹھان لی تھی کے وہ کسی بھی طرح کر کے جعفر کے لوٹنے سے پھلے رائما کو اس کے گھر کا کردیں گی...اس لیے وہ رائما کی دادی سے کھتی ھیں کے رائما کی ساس تو بیمار ھے ...دل کی مریض ھے خدا نہ خاستہ اگر مر ورگی تو کیا اسد رائما سے شادی کرے گا ...کیونکے ابھی تو وہ صرف اپنی ماں کی

وجہ سے شادی کرنے کے لیے راضی ھے ...یہ بات رائما کی دادی کو بلکل ٹھیک لگتی ھے...

وہ رائما کی ماں سے کھتی ھیں کے اپنے بھائی سے بولو کے اسد اور رائما کا نکاح کروادیں...اور اپنی امانت اپنے گھر لے جائیں...

رائما کی ماں بھت سمجھانے کی کوشش کرتی ھے کے اسد ابھی ڈاکٹری کی پڑھائی کر رہا ھے ...جب وہ تین سال بعد آئے گا تو شادی دھوم دھام سے کرلیں گے ...پر دادی نھیں مانتیں اور کھتی ھیں ":تمھاری بھابھی اپنی بیماری کی وجہ سے رائما کو اپنی بھو بنا رھی ھیں ... کل کو اگر وہ ٹھیک ھو جاتی ھے یا مر جاتی ھے تو اس کا بیٹا رائما سے شادی کرے گا یہ ضمانت کون دے گا ...اور اگر اس نے منگنی توڑ

دی تو تین سال بعد رائما سے شادی کون کرے گا...ایک تو اس کا رنگ پھر بڑھتی ہوئی عمر ... نھیں ...اسد اور رائما کا نکاح جلد سے جلد کروایا جائے"

رائما کی ماں رائما سے پوچھتی ھیں ....رائما خاموش رھتی ھے تو اس کی ماں اس کی خاموشی کو اس کی ھاں سمجھ لیتی ھے...

دوسری جانب اسد جانے کی تیاری کر رھا ھوتا ھے...کپڑے پیک کرتے وقت اس کے دماغ و دل باربار اسے رائما کی یاد دلا رھے ھوتے ھیں ...اسے بار بار رائما کا خود کو اس سے دور کرنا یاد آتا ھے ...اس کا اس کی منگنی کی انگوٹھی اتار دینا یاد آرھا ھوتا ھے ..وہ غصے میں کپڑے جو پیک کر کے رکھے ھوتے ھیں انھیں نیکال کر سارے زمین پر پھینک دیتا ھے ..وہ خود سے ھم کلام ھوتا ھے ":منگنی کی ڈور

تمھیں باندھ نہ سکی ...انگوٹھی پسند نھیں ھے تمھیں میری.. ٹھیک ھے .. تم نے اتار دی میں نے برداشت کرلیا.. لیکن اس بار ایسی ڈوری سے باندؤں گا کے کتنی بھی کوشش کر لو اس سے آذاد نھیں ہو پاؤ گی " ...یہ سوچنے کے بعد وہ اپنی ماں " کے پاس جاکر ": مجھے نکاح کرنا ھے

اسد کی ماں پانی پی رھی ھوتی ھے یہ سن کر شاکٹ کے مارے ان کے گلے میں ..پانی اٹک جاتا ھے ..اور انھیں دھانس لگتی ھے

اسد کے والد ": تم کیا کھ رھے ھو؟؟؟" وہ بھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے پوچھتے ھیں

"اسد": بھی کے میں نکاح کرنا چاھتا ھوں

والد": تم واقعی رائما سے نکاح کرنا چاھتے ھو؟؟؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگے

اسد ": جی..وہ بھی واپس جانے سے پھلے" وہ اپنا ارادہ ظاھر کرتے ہوئے بولا ---

والدہ خود کو سمبھالتے ہوئے":کیا میں واقعی ٹھیک سن رھی ھوں؟" وہ اسد کے والد کو دیکھ حیرت سے پوچھ رھی تھیں ...اسد کے والد اثبات میں سر ہلاتے ھیں

اسد ":میں سچ میں نکاح کر کے جانا چاھتا ھوں اس بار ....مجھے رائما سے نکاح کرنا ھے " ..وہ تھوڑا سا زور سے کہنے لگا تاکہ ان لوگوں کو یقین آجائے کہ وہ واقعی نکاح کرنا چاہتا ہے---

یہ سن کر اس کے والدین بھت خوش ھوتے ھیں ..اور فورا راضی ھوجاتے ھیں

اسد کے والد بھت مسرت بھرے لھجے میں کھتے ھیں":میں آج ھی بات کرتا ھوں ..میں تمھیں بتا نھیں سکتا میں کتنا خوش ھوں تمھارے اس فیصلے سے " ..یہ کھ کر وہ اٹھ کر اسد سے گلے ملتے ھیں

اسد کی ماں ": تم کہو تو رخصتی بھی "...اسد کی ماں بول ھی رھی ہوتی ھیں کے اسد بات تیزی سے کاٹتے ہوئے ..منہ بسور کر "ھر گز نھیں.. میں پھلے اپنی پڑھائی مکمل کرنا چاھتا ھوں ..امی آپ کا تو بس نہ چلے مجھے کل ھی گھوڑی پر بیٹھادیں..."

"..یہ سن کر اسد کی ماں ھستے ہوئے": اچھا.. ٹھیک ھے ... جیسا تم چاھو

اسد ": اور ھاں رائما کو یہ بتانے کی ضرورت نھیں ھے ..کے نکاح کروانے کے لیے میں نے آپ سے کھا ھے ..ورنہ خام مہ خاہ سر پر چڑھ جائے گی "..وہ ذرا اکڑ کر اپنی ماں سے کھنے لگا

یہ سن اس کی والدہ مسکراء کر": ٹھیک ھے.. میں کھ دوں گی میری خواھش

ھے.. بس..."

اسد مغرویت سے ": اسے کبھی بھی نھیں بتایئے گا"

والدہ مسکراتے ھوۓ": ھم"

پھر اسد مسکراتے ھوۓ ان کے گلے لگتا ھے ": شکریہ.. "

اسد کی والدہ": مجھے تو میرے کانوں پر یقین ھی نھیں آرھا ھے اسد.. "

اسد": جب میں آپ کے سامنے قبول ھے بولوں گا تو آجاۓ گا"... ایک انجانی سی خوشی اسد بھی نکاح کے نام پر اپنے دل میں محسوس کر رھا تھا.... اچانک سے رائما کا وہ آئس کریم والا چھرہ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے گھومتا دیکھائی دینے لگتا ھے..

ایک ھفتے بعد نکاح طے کردیا جاتا ھے...رائما دل ھی دل رو رھی ھوتی ھے..اسے سمجھ نھیں آتا کے آخر وہ کیا کرے کے یہ نکاح رک جاۓ ...وہ یہ سوچتی ھے کے یہ نکاح جس طرح اس کے لیے مجبوری ھے اسی طرح اسد کے لیے بھی ھے ..وہ دعائیں کرنے لگتی ھے کے بس کھیں سے جعفر آجاۓ اور یہ معاملہ ...رک جاۓ

پھر وہ دن بھی آجاتا ھے جب رائما اور اسد کا نکاح ھونا ھوتا ھے ...رائما اپنے کمرے میں بیٹھی اداس و رنجیدہ موبائل میں جعفر کے نمبر کو تک رھی ھوتی ھے ..آخر کار ..ھمت کر کے فون ملا دیتی ھے

... جعفر کام میں مصروف ھوتا ھے..اس کے سامنے فائلوں کا ڈھیر لگا ھوتا ھے

"اس کی سیکرٹری آکر": سر آپ کی کار آگی ھے

جعفر ":ھم "کھ کر اپنا موبائل جیب سے نیکالتا ھے ..رائما کا نام اس نے

lifeline

سیف کیا ھوتا ھے اپنے موبائل میں..وہ رائما کا فون دیکھ خوشی سے اچھل پڑتا ھے..فورا ایک لمحہ ضائع کیے بغیر کال ریسو کرتا ھے...

جعفر":شکر ھے خدا کا... تمھیں میری یاد تو آئی " ..پھر آنکھوں کے اشارے سے سیکرٹری کو جانے کے لیے کھتا ھے

رائما اس کی آواز سن پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ھے موبائل کے اسپیکر پر ھاتھ رکھ کر

جعفر ":میں نے سوچ لیا تھا رائما .. کچھ بھی ہوجائے میں تمھیں کال نھیں کروں گا ...جب تک تم مجھے نھیں کروگی .. میں دیکھنا چاھتا تھا کے تم مجھے یاد کرتی بھی ہو یا نھیں" وہ مسکراتے ہوئے اسے بتانے لگا

رائما اس کی یہ بات سن بڑی مشکل سے اپنے آنسوں کو صاف کر کے اسے اپنے نکاح کا بتانے لگتی ھے ..کے اچانک جعفر کی ماں کی باتیں اس کے ذھن میں ... گھومنے لگتی ھیں

رائما اپنے آپ سے ":یہ میں کیا کر رھی ھوں؟؟ یہ نکاح سب گھر والوں کی مرضی سے ھورھا ھے ...اور پھر میں جعفر کو کیا بتاؤ ں اور کیا بولوں کے کیوں فون کیا ھے میں نے اسے ...تائی امی کی بات یاد ھے ناں رائما...وہ جعفر کے لیے خوبصورت سی لڑکی لائیں گی تمھاری جیسی بدصورت نھیں" یہ سوچ کر رائما خاموش ...رھتی ھے

"....جعفر": هیلو... هیلو ... کچھ بولو تو صحیح..یا میں ھی بولتا رھوں گا

رائما ": بھت یاد کرتی ھوں تمھیں.... کب آؤ گے؟؟؟" وہ بھری بھری آواز میں پوچھتی ہے

جعفر": ھائے ...آخر کار میرے کانوں کو وہ سننے کو مل گیا ....جو سننے کے لیے میرے کان کب سے ترس رہے تھے" وہ دل پر ہاتھ رکھ شکرگزار ہوا اور بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہنے لگا

"رائما": بتاؤ ناں کب آؤ گے؟؟

" جعفر مسکراتے ہوئے": تم رو رھی ہو کیا؟؟؟

رائما": نھیں تو" وہ آنسوں صاف کر کے بولی تھی.. لیکن اس کی آواز اس قدر بھری بھری معلوم ھورھی تھی کے جعفر سمجھ گیا تھا کے وہ رو رھی ھے

"جعفر": جلدی آنے کی کوشش کروں گا ... تم رو مت

رائما": بھت خوش فھمی ھے تمھیں تو.. میں تمھارے لیے کیوں روں گی؟؟؟ "وہ ذرا اترا کر بولی --

"جعفر": ھم.. ٹھیک کھا.. تو پھر یاد کیوں کر رھی ھو میڈم؟؟

"...رائما": وہ تو

.. ابھی رائما بول ھی رھی ھوتی ھے کے اسے جعفر کی سیکرٹری کی آواز آتی ھے

"..سر ... میٹینگ میں آپ کا انتظار ھو رھا ھے":

جعفر":اچھا.. میں بعد میں بات کرتا ھوں .. ٹھیک ھے...اور رونا مت" وہ بہت پیار سے سمجھا جاتا ہے

رائما یہ سنتے ھی کے وہ کال کاٹنے والا بے اختیار کھ اٹھتی ھے": تھوڑی دیر رک جاؤ ...پھر کبھی ضد نھیں کروں گی بات کرنے کی ..بس آج تھوڑا سہ اپنا قیمتی وقت دے دو ...پھر کال کر کے کبھی تنگ نھیں کروں گی"

جعفر یہ سن ":کیا ھوگیا ھے رائما؟؟ ...کچھ ھوا ھے کیا؟؟ ...اب تم مجھے پریشان کر رھی ھو ..سب خیریت تو ھے؟؟"

رائما اس کے سوالات سن کر فورا فون بند کردیتی ھے یہ کھ کر": نھیں تو..اچھا چلو تمھیں دیر ھو رھی ھے"

جعفر ":رائما" وہ کچھ بولے اس سے پھلے ھی رائما فون کاٹ دیتی ھے

جعفر میٹینگ میں جاتے ھوئے راستے میں ":ضرور کچھ ھوا ھے...پر کیا..جواد سے ..فون کر کے پوچھتا ھوں" وہ جواد کو بھت کال کرتا ھے پر جواد فون نھیں اٹھاتا ...اب جعفر پریشان ھونے لگتا ھے...وہ ڈرائیور سے ":کار آئر پورٹ کی جانب موڑو "

ڈرائیور ":سر...آپ کی میٹینگ؟؟"

جعفر ":کینسل کروادو" وہ اپنے دل میں ":خدا کرے سب ٹھیک ھو.پتا نھیں میرا دل اتنا کیوں گھبرا رھا ھے "...وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کھنے لگا

رائما اور اسد کا نکاح ہوجاتا ھے ...سب گلے مل مل کر مبارکباد دے رھے ہوتے ھیں ...اسد رائما کو دیکھتا ھے ...رائما ایسے اس کے برابر میں بیٹھی ہوتی ھے جیسے ایک زندہ لاش بیٹھی ہو..ایسا لگ رھا تھا اسے دیکھ مانو اس میں کوئی جذبات ھی نھیں ھیں ...سب اس سے گلے مل رھے تھے پر وہ تو جیسے بے جان گڑیا بنی ہوئی تھی ...اس کا چھرہ اس قدر رنجیدہ لگ رھا تھا...اور اس کی آنکھیں سرخ انگارے کی طرح لال..

سب نے محسوس کرلیا تھا کے وہ اس نکاح سے خوش نھیں ھے ...اسد کو رائما کا یہ رویہ بھت برا اور ناگوار گزرتا ھے...

" اسد کے والد گھر واپسی پر": سچ بتاؤ اسد کیا تم نے رائما سے کچھ کھا تھا؟؟

اسد غصے سے ": نھیں "وہ تو خود دل ہی دل جل رہا ہوتا ہے رائی ما کے رویے پر

کافی رات ہو جاتی ھے جعفر کو گھر پھنچتے پھنچتے ....جب وہ گھر میں داخل ھوتا ھے تو کافی رات ھونے کے سبب سب سو چکے ھوتے ھیں ..صرف رائما کی والدہ جاگ رھی ھوتی ھیں ..وہ جعفر کو دیکھ خوش ھوکر ": تم آگئے "

جعفر ": جی چاچی ...."

چاچی ": کافی دیر کردی آنے میں تم نے ..اگر عصر کے بعد آجاتے تو تم بھی شریک ھوجاتے "

جعفر الجھ کر ": شریک ھوجاتا ؟؟ مطلب ...کوئی تقریب ھوئی ھے کیا گھر میں ؟"

چاچی خوش ھوکر": تمھیں نھیں پتا ... عجیب بات ھے ... بھابھی نے تو مجھ سے کھا تھا کے انھوں نے تمھیں بتادیا ھے "...ابھی وہ بول ھی رھی ھوتی ھیں کے ان کی نظر رائما پر پڑتی ھے ..رائما صوفے پر گم سم سی بیٹھی ھوتی ھے ...

"رائما کی ماں": تم یھاں اکیلے بیٹھ کر کیا کر رھی ھو؟؟ دیکھو جعفر آیا ھے

بس یہ الفاظ رائما کی سماعت سے ٹکراتے ھیں کے جعفر آیا ھے وہ فورا پلٹ کر دیکھتی ھے ..اس کی آنکھوں سے آنسوں بھنے لگتے ھیں ... جعفر اسے مسکراء کر دیکھتا ھے .. لیکن اگلے ھی لمحے جعفر دیکھتا ھے رائما کی آنکھیں جو سرخ انگارے کی طرح لال ھو رھی ھیں..وہ فکر مند ھوتا ھے ..

رائما کی امی ": تم رو کیوں رهی هو ؟؟ تمهیں آج هی وداع هوکر گھر سے نهیں جانا جو رو رهی هو..اب یهاں آؤ... میٹھائی لے کر آؤ..مجھے جعفر کو خوش خبری سنانی هے..."

رائما آنسوں صاف کر کے ":امی اسے آرام کرنے دیں .. کل بتادیجیے گا" وہ بهت دیھمے لہجے میں بولی

جعفر الجھ رها تھا.. ساتھ ساتھ اب اس کا تجسس بھی بڑھ رها تھا کے آخر هوا کیا هے ":...کیسی خوش خبری چاچی؟

چاچی": رائما تم سے کھا ھے میٹھائی لے کر آؤ..یہ خبر سن کر اس کی ساری تھکن اتر جاۓ گی..جلدی جاؤ"

جعفر": ھوا کیا ھے چاچی کچھ تو بتائیں.."

چاچی": ارے صبر کرو ابھی بتاتی ھوں ..اتنی خوشی کی خبر بغیر منہ میٹھا کیے بغیر میں نھیں بتانا چاھتی..مجھے پتا ھے تم سن کر خوشی سے پاگل ھونے والے ھو..کیونکے میں نے دیکھا ھے تم رائما کی خوشی میں بھت خوش ھوتے ھو"

رائما نہ چاھتے ھوۓ بھی میٹھائی لاتی ھے..

چاچی جعفر کو اپنے ھاتھ سے میٹھائی کھلاتی ھیں .. جعفر تھوڑی کھانے کے بعد بچی ھوئی میٹھائی ھاتھ میں پکڑ کر ":اب تو بتا دیں چاچی"

رائما کی ماں جس وقت خوش ھوکر بتانے لگتی ھے اس لمحے رائما کو لگتا ھے کے اس کی روح نیکل جاۓ گی جسم سے ...اس قدر اذیت ناک ھوتا ھی وہ لمحہ اس کے لیے ..اس لمحے کی اذیت ناقابلے بیاں ھوتی ھے رائما کے لیے

رائما کی ماں ":رائما کے نکاح کی خوشی میں ھے یہ میٹھائی" یہ سننے کے بعد جعفر کے ھاتھ سے گلاب جامن بچی ھوئی گرجاتی ھے ..

رائما کی ماں ":لگتا ھے تمھارے چاچا بلا رھے ھیں" کھ کر وھاں سے تیز قدم بڑھاتی ھوئی چلی جاتی ھے

جعفر پر نکاح کی خبر سن سکتہ سہ طاری ھوجاتا ھے .. جعفر کی آنکھوں میں آنسوں ..آجاتے ھیں ..رائما بلکل جعفر کے سامنے کھڑی ھوتی ھے

رائما اپنے آپ سے ":میں نے تو یہ زھر پی لیا ...اب تمھاری باری ھے" یہ سوچ کر چپ چاپ وھاں سے جانے لگتی ھے .. جیسے ھی وہ ایک قدم مڑ کر چلتی ھے جعفر اس کا ھاتھ پکڑ لیتا ھے ..رائما اپنا ھاتھ چھوڑانے کی کوشش کرتے ہوئے.. "کھتی ھے: جعفر کوئی آجائے گا ... ھاتھ چھوڑو میرا

"جعفر کی آنکھوں میں خون اترا ھوا تھا..وہ غصے سے چیختے ہوئے": یہ کیسے ھوا؟؟

رائما ھاتھ چھوڑاتے کی کوشش کرتی ھے ..پھر انجان بنے کی اداکاری کرتے ہوئے": کیا کیسے ھوا؟؟

جعفر": تم جانتی ھو میں کیا کھ رھا ھوں.. کیوں کیا تم نے میرے ساتھ
کیوں؟؟؟..."

رائما روتے ھوۓ ھاتھ چھوڑانے کی بھرپور کوشش کرتے ھوۓ": میں نے کچھ
نھیں کیا.. سب کی مرضی سے ھوا ھے میرا نکاح ...اب چھوڑو میرا ھاتھ"

جعفر اس قدر غم وغصہ کی کیفیت میں ھوتا ھے کے وہ بھول جاتا ھے کے وہ بیچ
صحن میں کھڑا ھے .. جھاں کوئی بھی آسکتا ھے..اس بار وہ رائما کا ھاتھ جو وہ پکڑا ھوا
ھے اس پر اپنی پکڑ اور مضبوط کر کے اسے اپنی جانب کھینچتا ھے ...رائما اگلے ھی
لمحے اس کے سینے سے آکر لگتی ھے ..

جعفر":تمھاری شادی تو تین سال بعد ھونی تھی پھر میرے جاتے ھی تین ھفتوں میں کیسے ھو گی ... تم نے مجھے بتایا کیوں نھیں ...میری بربادی کا تماشہ خاموش تماشائی بن کر دیکھتی رھیں... کیوں رائما کیوں؟؟ "وہ اب اس کے دونوں بازوں کو جھنجھوڑتے ھوئے پوچھ رھا تھا

رائما جعفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھتی ھی ":میں بے قصور ھوں ... تمھاری امی نے ایسے حالات پیدا کردیے کے میں خاموش تماشائی بن گی " ..رائما اپنے بازوں سے اس کے دونوں ھاتھوں کو جھٹک کر اس کے سینے پر اپنی انگلی رکھ کر بڑی رنجیدہ ھوکر کھتی ھے ":تمھارا کیا" پھر اپنی انگلی اپنی جانب موڑکر ":میں اپنی بربادی کا ماتم بھی خاموش کھڑی دیکھتی رھی ...دادا دادی نے جو فیصلہ کیا وہ سر جھکا کر تسلیم کرلیا "

رائما کی آنکھوں میں آنسوں کی لڑئی لگ جاتی ھے ..اس کی آنکھوں کے آنسوں رکنے کا نام ھی نھیں لے رھے ھوتے ..وہ کھتی ھے ": تمھیں بتانے کے لیئے فون اٹھانے کی ھمت کرلی تھی میں نے ..پر تمھاری امی کا یہ کھنا یاد آگیا...کے وہ تمھارے لیئے خوبصورت سی لڑکی لائیں گی ..جب یہ بات یاد آئی تو میری ھمت جواب دے گی ...لیکن میں چاھتی تھی کے تمھیں اپنے دل کی بات کھوں ...اس لیئے تم سے کھا ..کے یاد کر رھی ھوں تمھیں ..واپس آجاؤ.. "

رائما اپنے آنسوں صاف کرتی ھے اور کھتی ھے ":میں نے کھا تھا تم سے "کھ کر اس کا ھاتھ بڑے پیار سے پکڑتی ھے ..وہ جانتی ھے جعفر کا دل ٹوٹا ھے وہ بھت تکلیف میں ھے اس کی درد اور ٹوٹا ھوا دل رائما کی کرب میں مزید اضافہ کر رھے تھے ..وہ رائما کی باتیں سن رھا تھا خاموشی سے ...لیکن اس کا چھرہ بلکل مرجھاگیا تھا ":...میں نے کھا تھا ...مت کرو جعفر ..بھت تکلیف ھوگی تمھیں..

جعفر غصے سے اس کا ھاتھ اپنے دوسرے ھاتھ سے ھٹاکر ":تمھیں کیا فرق پڑتا ھے ... تمھیں تو بھت پسند تھا تمھارا منگیتر ... میں ھی پاگل تھا جو تمھاری آنکھوں .. میں اپنے لیے محبت تلاش کرتا رھا ... ویسے بھی میں کیوں تم سے کوئی شکوہ کروں تم نے مجھ سے کبھی محبت کی ھوتی تو تمھیں خبر ھوتی کے مجھے کس قدر تکلیف ھورھی ھے اس لمحے ... میں نے تمھیں کبھی بتایا نھیں ... پر آج بتاتا ھوں... مجھے تم سے کب محبت ھوئی .. یاد ھے مجھ پر بخار شریف لاۓ تھے .. وہ رات میری زندگی کی سب سے حسین رات ھے.. جب پوری رات تم میری فکر کرتی رھیں ... میری پٹیاں بدلتیں رھیں .. تب میرے دل میں اتر گیئں تھیں تم ... پر پتا ھے میں تو اپنے دل کی بدلتی ھوئی کیفیت کو ابھی ٹھیک طرح سمجھا بھی نھیں تھا کے اگلے ھی دن تمھاری منگنی کی خبر آگی... بتاؤ ... تم خود بتاؤ.. اس میں میری کیا غلطی؟؟؟

پر شاید تمھارے نزدیک میری غلطی ھے .. میری
غلطی ھے میں پاگل دیوانوں کی طرح تمھارے پیچھے پڑا رھا .. تمھیں چاھتا رھا .. تمھاری
پرواہ کرتا رھا ... پر تمھیں اس سے کیا .. "

اگلے ھی لمحے اس نے اپنی آنکھوں سے بھنے والے آنسوں صاف کیے اور ناکام
مسکرانے کی کوشش کرنے لگا .. پھر رائما کی جانب ایک ھاتھ بڑھاتے ھوئے :"
سوری ... میں تو اپنے غم میں اتنا مصروف ھوگیا کے آپ کو مبارکباد دینا بھول
گیا.. میڈم .. سو سوری .. مبارک ھو آپ کو ... "

رائما کے دل پر لگتے ھیں یہ الفاظ ...اس کا دل غم کے مارے پھٹ کر زمین پر گر جائے گا اسے ایسا محسوس ہونے لگتا ھے ...وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر

" تم ایسا کیسے بول سکتے ہو؟؟؟ کیسے ؟؟؟":

" .. جعفر طزیہ کھتا ھے ": کیوں کچھ غلط کھا میں نے

رائما ": سب واقعی تمھاری غلطی ھے ...اچھی خاصی زندگی تھی میری ..اس بے رنگ زندگی میں رنگ بھرنے کی کیا ضرورت تھی تمھیں ؟؟ ...صرف تمھاری وجہ سے خواب دیکھنے لگی تھی میں ...آئینے میں خود کو دیکھ کر مسکرانے لگی تھی میں ...اچھا لگتا تھا یہ سوچ کر کے کوئی ھے جیسے میری فکر ھے ...جو میرے لیے سوچتا ھے ...میری خاطر لوگوں سے لڑ تک جاتا ھے ...

"پر کیا ھوا؟؟؟ ...وھی جو مجھے لگتا تھا کے ھوگا

...رائما جعفر کے سینے پر زور زور ھاتھ مار کر کھتی ھے ":سب ختم کردیا تم نے

پھلے اس بے رنگ زندگی میں جی رھی تھی پر اب ...جب تم نے اس رنگ بھری

دنیا سے تعارف کروادیا تو واپس کیسے جیوں گی بولو...کیسے...سب چھین لیا تم نے

مجھ سے...سب ...اب تو خوش ھو ناں تم ...یہ ھے وہ ڈوری جس سے بندھے

.ھوئے ھیں .ہم-----

تمھیں لگتا ھے مجھے فرق نھیں پڑھ رھا... تمھیں پتا ھے

سب سے زیادہ تکلیف مجھے کب ھوئی ...جب میں فون ھاتھ میں لیے ھوئی تھی

لیکن ھمت نہ کر سکی تمھیں بتانے کی ... تمھیں بتانے کی کے تم میرے لیے کیا

ھو..میں بھت ساری باتیں کرنا چاھتی تھی تم سے ... تمھیں بتانا چاھتی تھی کے

کتنا یاد کرتی ھوں تمھیں ھر لمحہ ... کھنا چاھتی تھی کے جعفر جلدی آجاؤ ...پلیز

"...جلدی آجاؤ...روکوادو یہ نکاح ...پر میں ھمت نھیں کرپائی

جعفر رائما کی باتیں سن ٹوٹ جاتا ھے...اسے لگتا ھے اس کا دل غم کے مارے پھٹ جاۓ گا...رائما کا اظھارے محبت اس طرح ھوگا یہ تو خوابوں میں بھی کبھی نہ گزرا تھا...

جعفر طزیہ مسکراتے ھوۓ":اتنا انتظار کیا تھا اس لمحے کا میں نے..پر دیکھو..آج وہ دن آیا...تو بھی کس طرح...ایک احسان کرؤ مجھ پر...

میری یادوں سے نیکل جاؤ..جن میں صرف
تم بستی ھو...میرے خوابوں سے نیکل جاؤ...جن میں صرف تمھارا پھرا ھے...
میری عارضوں سے نیکل جاؤ..جو تم سے شروع ھوکر تم پر ھی ختم ھوتی ھیں..
میری باتوں سے نیکل جاؤ ...میری بات میں صرف تمھارا ذکر ھوتا ھے...سب سے بڑھ کر" کھ کر رائما کی جانب ھاتھ بڑھاکر اس کا سیدھا ھاتھ پکڑ کر اپنے دل پر رکھ کر التجائی انداز میں کھتا ھے":اس دل سے نیکل جاؤ..رائما...جو صرف تمھارے لیے ڈھڑکتا ھے..نیکل جاؤ...."

رائما روتے ہوئے اپنا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرتی ہے ..مگر جعفر ہٹانے نہیں دے رہا ہوتا..اس سے اب جعفر کا ٹوٹ کر اس قدر بیکھر جانا دیکھا نہیں جارہا ہوتا..

جعفر بڑی محبت سے رائما کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتا ہے ":تمھیں مجھ پر ترس نہیں آیا..جب تم نے میرا حق اسد کو دیا....سچ بتاؤ..کیا ترس نہیں آیا تمھیں ؟؟؟"

رائما ":بس کردو..پلیز..بس کردو" وہ اب روتے ہوئے نڈھال ہوکر وہیں نیچے بیٹھنے لگی..تو جعفر نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا بلکے خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا...

رائما بس روتی رھی اس کے سامنے ..... جعفر اسے اس قدر روتا دیکھ .. محسوس کرتا ھے کے رائما بھی اتنی ھی تکلیف و کرب سے گزر رھی ھے جتنا وہ گزر رھا ھے..وہ مزید اس کی آنکھوں سے آنسوں بھتے نھیں دیکھ سکتا تھا اس لیے وہ اس کا ھاتھ چھوڑ دیتا ھے ..رائما وھاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب روتی ھوئی چلی جاتی ھے .. جعفر تھوڑی دیر تک وھیں بیٹھ کر روتا ھے اپنی بربادی پر ..اسے ایسا لگتا ھے جیسے اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین اور سر پر سے آسمان چھین لیا گیا ھو..وہ اس حال میں سر پر زور سے ھاتھ مارتا ھے ...اسے یقین ھی نھیں آرھا ...ھوتا کے اسے تباہ کرنے والی اور کوئی نھیں خود اس کی ماں ھے

... جعفر اپنے آپ سے ": تم تو مجھ سے شکوہ کر سکتی ھو ...پر میں کس سے کروں مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا گیا ..اور چھینے والے بھی اپنے ھی نیکلے ... میں کیا کروں؟؟؟ یا خدا..."

پھر وہ روتے ہوۓ اپنے آپ سے کھتا ھے":امی آپ نے میرے ساتھ اچھا نھیں کیا .... ختم کردیا آپ نے سب کچھ"

جعفر فون نیکال کر لاھور کی فلائیٹ بک کرواتا ھے ...اور وھاں سے رات میں ھی چلا جاتا ھے..

رائما کے نکاح کی خبر جب روشنی کو ملتی ھے تو وہ پری کو بھی فون کر کے بتادیتی ھے..

پری شاکڈ کے مارے اپنے منہ پر ھاتھ رکھ لیتی ھے..اسے سب سے پھلے جعفر کا خیال آتا ھے..وہ جعفر کو فون کرتی ھے ...مگر جعفر فون نھیں اٹھاتا ..پھر وہ غصے میں رائما کو کرتی ھے ": تم نے اچھا نھیں کیا رائما میرے بھائی کے ساتھ"

رائما": تم کیا کھ رھی ھو مجھے سمجھ نھیں آرھا" وہ انجان بنے کی کوشش کررھی تھی

پری": جعفر میرا بھائی ھے رائما... تم نے میرے بھائی کا دل توڑا ھے..اچھا نھیں کیا تم نے .... تم تو محبت کی ترسی ھوئی تھیں رائما..پھر تم نے میرے بھائی کی محبت کی قدر کیوں نھیں کی ... تم جانتی بھی ھو... کتنی محبت کرتا ھے وہ تم سے.. تم نے نکاح کیسے کرلیا؟؟؟ کیسے ؟؟"

رائما روتے ہوئے":میں تمہارے بھائی کے قابل نہیں تھی ...پری "..کہہ کر فون ...کاٹ دیتی ھے

پری اور روشنی کچھ دونوں بعد ایک ساتھ گھر آتی ھیں ...دونوں کی زبان پر ایک ھی شکوہ ھوتا ھے کے آخر ایسی کون سی قیامت آگی تھی جو رائما کا نکاح کروادیا گیا اور اس کی اپنی دونوں بھنوں تک کو بتایا نھیں گیا ...رائما روتے ھوئے روشنی کے گلے ..لگ جاتی ھے

پری":بولیں امی..ملک سے باھر گی تھی میں ..دنیا سے نھیں چلی گی تھی ...جو آپ نے رائما کے نکاح کی خبر تک دینا مناسب نہ سمجھا"وہ غصے سے اپنی ماں کو دیکھ بولی

رائما کی ماں اپنی دونوں بیٹیوں کو سمجھاتی ھیں کے رائما کی دادی نے ضد پکڑ لی تھی کے ابھی نکاح کردیا جائے اور بعد میں دھوم دھام سے سب رشتے داروں کو بتا کر رخصتی کر لی جائے گی...اور پھر بھابھی)اسد کی ماں (بھی ضد کرنے لگیں کے ... اسد کے جانے سے پھلے وہ نکاح کروانا چاھتی ھیں

روشنے شکوہ کرتے ھوئے":امی ھم کوئی رشتے دار نھیں تھے سگی بھنیں ھیں ھم رائما کی ...آپ کچھ بھی بولیں ...پر آپ کا فیصلہ غلط تھا ...یہ بات آپ کو مانی پڑے گی"

دوسری طرف جعفر اپنی ماں سے جاکر پوچھتا ھے کے انھوں نے رائما کا نکاح اسد سے کیوں کروایا ...یہ جانتے ھوئے بھی کے وہ رائما کو پسند کرتا ھے

جعفر کی ماں انجان اور بھولی بن کر ": تم سے کس نے کھا کے میں نے کروایا ھے نکاح...نکاح تو تمھاری دادی نے کروایا ھے ...اور خود اس کے ماں باپ کی مرضی سے ھوا ھے ... بھلا میری کیا مجال کے میں رائما کے معاملات میں ٹانگ اڑا سکوں"

جعفر ":امی آپ غلط بیانی کر رھی ھیں ...مجھے خود رائما نے بتایا ھے کے آپ نے کروایا ھے اس کا نکاح"

جعفر کی ماں ”:اللہ ...اللہ...دیکھو ذرا کتنی تیز ھے وہ لڑکی ...ارے اس کی ماں کا فیصلہ تھا.. میں کون ھوتی ھوں اس کی زندگی میں دخل اندازی کرنے والی...اور حیرت تو مجھے اس بات پر ھے کے میرا خود کا بیٹا اُس لڑکی کی خاطر مجھ سے کھ رھا ھے کے میں نے اس کی خوشیوں کا خون کیا ھے ...کوئی ماں اپنے بیٹے کا برا ...چاھے گی کیا ؟؟؟ جو میں چاھوں...بولو

اسے کرنی ھی نھیں تھی تم سے شادی ...اس لیے تمھیں جھوٹے
” بھانے بناکر ٹال رھی ھے ...اور تم خوب نیکلے اپنی ھی ماں پر شک کر رھے ھو کھنے کے بعد جھوٹے آنسوں بھانے لگتی ھیں... جعفر الجھ جاتا ھے ..وہ اپنی ماں .کو چپ کروانے لگتا ھے

...کچھ مھینوں بعد رائما کے بی کام کے پیپر ھوتے ھیں ...اور رزلٹ بھی آتا ھے رائما ھر بار کی طرح

فرسٹ ڈویژن میں پاس ھوتی ھے ..رائما اپنے دادا سے اجازت مانگتی ھے آگے پڑھنے کی ...تو دادا یہ کھ دیتے ھیں کے میری طرف سے اجازت ھے اور اپنے سسرال والوں سے بھی اجازت لے کر فارم بھرنا...

رائما کی ماں":اسد کو فون کرو اور اس سے بھی اجازت لو ...پھر یونیورسٹی میں داخلا لینا"

رائما اثبات میں سر ھلاتی ھے...

رائما اسد کو فون کرتی ھے

"اسد": ھیلو

"رائما": السلام علیکم

اسد رائما کی آواز سن کر دل میں ":اُو..تو یہ رائما کا نمبر ھے"..پھر کھتا ھے":وعلیکم اسلام"

پھلے تو رائما تھوڑی دیر خاموش رھتی ھے ..پھر ھچکچاتے ہوئے بولتی ھے":مجھے آپ کی اجازت چاھیے تھی ...مجھے یونیورسٹی میں داخلا لینا ھے"

..اسد انتظار کرتا ھے شاید وہ کچھ اور بھی بولے پر وہ کچھ نھیں کھتی

"اسد":کچھ اور کھنا ھے؟؟

"رائما":نھیں

اسد پھر بڑی بے رخی سے کھتا ھے":پلیز رائما ...مجھ سے اس طرح کے سوالات مت کرو ...اور نہ کرنا آگے ...یہ تمھاری زندگی ھے اگر پڑھنا چاھتی ھو تو پڑھو ...جتنا

چاھے اتنا پڑھو ...اور اگر پڑھنا نھیں ھے تو مت پڑھو ...اب ایسے سوالات کے لیے فون مت کرنا"

رائما ":ٹھیک ھے "کھ کر فون بند کردیتی ھے

وہ اپنی ڈائری میں لکھتی ھے ":جس پر میری زندگی کا مینار تعمیر کیا گیا ھے وہ تو صرف ایک مجبوری ھے ... جیسے سب نکاح کا نام دیتے ھیں..اسد کے لیے تو وہ کوئی معینے ھی نھیں رکھتا..وہ آج بھی اسی بے رخی سے بولتا ھے... جیسے پھلے بولتا تھا ...ایسی بات نھیں کے اسے پیار سے بات کرنی نھیں آتی..سب ایسے ھی اس کے بھولے پن کے ڈنکے نھیں بجاتے رھتے ..پر اس میں, میرے لیے کوئی حصہ نھیں...مجھے محبت ملی ...عزت ملی مگر اسد سے نھیں...اسد ھمسفر ھے میرا ...پر ...میری زندگی کے سفر میں وہ کوئی حصہ نھیں لیتا نہ لینا چاھتا ھے

میں نے بھی سوچ لیا ھے کے اسد کے بارے میں اب نہ کوئی امید رکھوں گی نہ کوئی حق سمجھو گی ...بس وہ میرے لیے میرا سرنیم ھے)...رائما اسد رافع ....خاں)"۔

********___________*********

دادا جعفر کو فون کرتے ھیں اور وجہ پوچھتے ھیں کے وہ کیوں لاھور جاکر بیٹھ گیا ھے کراچی کیوں نھیں آتا..یھاں بزنس میں اس کی ضرورت ھے ..اس پر جعفر کھتا ھے ":دادا میں کراچی نھیں آنا چاھتا... میں پاپا کا بزنس جوائنٹ کرنے کی سوچ

لی ھے ...انھیں بھی میری ضرورت ھے..آخر کب تک فروخ بھائی اکیلے پاپا کا سھارا بنے رھیں گے...انھیں اپنے چھوٹے بیٹے کی بھی ضرورت ھے"

دادا کے کے بھت اصرار کے باوجود جعفر اپنے فیصلے پر قائم رھتا ھے کے کچھ بھی ھوجاۓ اب وہ کراچی نھیں آۓ گا ...دادا شام کے وقت اپنی کرسی پر بیٹھے سوچ رھے ھوتے ھیں کے دادی آجاتی ھیں ...وہ دادا کو سوچوں میں کھویا دیکھ پوچھتی ھیں ":کیا ھوا ھے ؟؟ پریشان لگ رھے ھو...کچھ ھوا ھے کیا؟؟

"دادا":ھاں پریشان ھوں جعفر کی وجہ سے

دادی حیران ھوکر":کیا جعفر کی وجہ سے...کیوں؟؟ وہ تو بھت اچھا بچا ھے ...اس نے کیا کیا؟؟"

دادا":اس نے ضد پکڑ لی ھے وہ لاھور میں ھی رھے گا..جبکہ میں چاھتا ھوں وہ میرے ساتھ رھے...میرا بزنس سمبھالے ... بہت ذھین بچا ھے وہ ...اس نے جب سے کام شروع کیا ھے بزنس کو چار چاند لگا دیئے ھیں ... ھمارا بزنس ترقی پہ ترقی کے مراحل طے کر رھا ھے"

دادای": پریشان کیوں ھوتے ھو...لاھور والا بزنس بھی تو آپ کا ھے ...وہ اپنی قابلیت سے لاھور میں موجود ھمارے بزنس کو وسعت دے گا"

دادا": نھیں میں جعفر کو اپنے ساتھ رکھنا چاھتا ھوں ...صدیق کے ساتھ تو وہ بچپن سے رھ رھا تھا ...تب اس نے کیا سیکھاء تھا..چوری کرنا...مکاری سے کام لینا..

دھوکا دینا.. میں نے تو اسے سزا کے طور پر اپنے پاس بلایا تھا ...پر جب وہ آیا اور ...اس نے کام کرنا شروع کیا میں تو حیران رہ گیا کے یہ ھیرا کھاں تھا اب تک تمھیں پتا ھے سب جعفر کو میرا سایہ کھتے ھیں ...پر میں کسی سے نھیں کھتا ...وہ مجھ سے بھی آگے جانے والا ھے... بڑی بڑی کمپنیاں صرف جعفر کی وجہ سے ھمارے ساتھ کام کر رھی ھیں...مجھے تو سمجھ نھیں آرھا جعفر نے اچانک سے لاھور میں رھنے کی ضد کیوں پکڑ لی"

دادی بھت سوچ کر بولتی ھیں":کھیں رائما کی وجہ سے تو نھیں"

دادا الجھ کر":کیا رائما کی وجہ سے...وہ کیوں؟؟؟ ... جعفر کو رائما سے کیا لینا دینا...وہ رائما کی وجہ سے کیوں کراچی چھوڑے گا"

رائما اس وقت چائے لے کر کمرے ھی میں آرھی تھی ..پر یہ باتیں سن کر دروازے پر ھی کھڑی ھوجاتی ھے...

دادی دادا سے ": جعفر اس رات آیا تھا گھر.. جس دن رائما کا نکاح ھوا تھا.. پھر اسے رائما کے نکاح کی خبر ملی ...تو وہ لاھور چلا گیا .. مجھے تو رائما ھی وجہ لگ رھی ھے جعفر کے جانے کی ...میں نے محسوس کیا تھا کے جعفر رائما کو پسند کرتا تھا ...پری کی شادی پر... صرف رائما کی خاطر سب سے لڑ رھا تھا"

دادا حیران ھوکر": کیا؟؟ جعفر رائما کو پسند کرتا تھا ...یہ بات تم نے مجھے کیوں نھیں بتائی "وہ یہ سن کر اپنے ماتھے پر سیدھا ھاتھ رکھ لیتے ھیں

دادی":آپ کی بڑی بھو ھی مجھ سے کھ رھی تھی کے رائما کی شادی کروادو ....تب ..مجھے لگا تھا کے ضرور کوئی بات ھے ....جو بڑی بھو رائما کی اتنی فکر کر رھی ھے اب سمجھ آگیا یھی بات ھوگی..وہ نھیں چاھتی تھی کے رائما اس کی بھو بنے ...اس لیے رائما کی شادی کے پیچھے پڑی تھی ..دیکھا نھیں آپ نے نکاح کروا کر دوسرے ھی دن یھاں سے چلی گی"

رائما یہ ساری باتیں دروازے پر کھڑی سن رھی تھی ..دادا اپنے منہ پر ھاتھ پھیرتے ھوئے،" یہ بات تمھیں پھلے بتانی چاھیے تھی مجھے ...اگر جعفر رائما کو پسند کرتا تھا تو میں رائما کی منگنی اسد سے توڑوا کر جعفر سے کروا دیتا..."

یہ سنتے ھی رائما کے ھاتھ سے چائے کے سارے برتن گر جاتے ھیں ..دادا دادی برتن گرنے کی آواز پر چوکتے ھیں ..وہ فوراً پیچھے مڑتے ھیں تو رائما کو کھڑا پاتے ھیں ...رائما کی آنکھوں سے آنسوں بھنے لگتے ھیں...دادا دادی دونوں اسے روتا ھوا دیکھ لیتے ھیں ...رائما نیچے بیٹھ کرجو برتن ٹوٹ گئے ھیں انھیں اٹھاتی ھے

دادا": کاش یہ بات مجھے پھلے پتا چل جاتی...پر اب کیا ھوسکتا ھے ..لیکن اگر جعفر یہ سب رائما کی وجہ سے سے چھوڑ رھا ھے تو تم رائما سے بات کرو..اس سے کھو کے کھے جعفر سے کے کراچی آئے ..اور اپنا بزنس سمبھالے ...اس طرح اپنی زندگی کو "تباہ نہ کرے

"دادی": ٹھیک ھے میں بات کروں گی رائما سے..پر

"دادا": پر کیا؟؟

دادی پریشان ہوتے ہوئے ": اگر واقعی جو ہم سوچ رہے ھیں وہ سچ ھے اور جعفر رائما کی وجہ سے سب چھوڑ چھاڑ کر چلا گیا ھے تو کیا ٹھیک ہوگا جعفر کا واپس آکر رائما کے سامنے رھنا .. جعفر اپنے آپ کو سمبھالنے کی کوشش کر رہا...اس کا دل ٹوٹا ھے ...اور اگر ھم اسے لاکر رائما کے سامنے کھڑا کردیں گے تو کیا وہ اپنی قابلیت ذھانت کو اسی طرح آفس میں لگا سکے گا جس طرح پھلے ...کھیں ایسا نہ ھو وہ اور ٹوٹ جائے"

"دادا سوچتے ہوئے" کھ تو تم ٹھیک رہے ھو...تو پھر کیا کریں .. سمجھ نھیں آرھا

دادی ": رائما کو اس کی سسرال بھیج دیتے ھیں ...اس کی ساس تو بیمار ھے... کھیں گے ھمیں فکر لگی رھتی ھے ھر وقت .. اس لیے رائما کو آپ کے پاس چھوڑ رھے ھیں .. ویسے بھی اس کا شوھر تو لندن میں ھے ... کسی کو کوئی اعتراض نھیں ھوگا "

دادا ": یہ ٹھیک رھے گا؟ " وہ پریشان ہو کر پوچھنے لگے

" دادی ": اس وقت تو یھی ٹھیک ھے .. بعد کی بعد میں سوچیں گے

رائما اپنے کمرے میں روتی ھوئی آتی ھے ... ڈائری اٹھا کر زمین پر بیٹھ جاتی ھے ... روتی جاتی ھے .. اور لکھتی جاتی ھے ": ... کس کو ظالم کھوں .. کس سے کھوں ... کے اس کی ظلم گری نے میرا سب کچھ چھین لیا .. میں کیا کھوں سمجھ نھیں آتا ... یہ زندگی کیسی عجیب پھیلی ھے .. کتنے دوکھ اور تکلیفیں ھیں میرے دامن میں

میں کس سے کھوں کے میری زندگی کو اسد کے نام کرنے کی ذمہدار تم ہو...دادا کھ رھے ھیں کے انھیں پتا ھوتا ...

تو وہ جعفر سے میری منگنی کروا دیتے ...اب دل کھ رھا ھے کے

کاش ,کاش صد کرڑور کاش انھیں پتا چل جاتا ...تو کم از کم مجھے میری محبت تو مل جاتی ...پر پھر سوچتی ھوں کے اچھا ھی ھوا جو دادا کو پتا نھیں چلا...ورنہ صرف گھر میں تماشہ ھوتا...کیونکے تائی امی نے جو کچھ بھی کیا اس کا مقصد صرف مجھے ان کی بھو نہ بننے دینا تھا ...

وہ میرے رنگ کی وجہ سے میری شادی کبھی بھی جعفر سے نھیں ھونے دیتیں ...مجھے یہ دعا کرنی پڑتی..کے وہ بھی بیمار ھوجایں اور انھیں بھی ایک کام کرنے والی کی ضرورت پڑجاۓ ...تو میری شادی ھوسکتی تھی..".

..دوسرے دن دادی رائما سے جعفر کو فون کرنے کے لیے کھتی ھیں

"دادی": کچھ بھی ھوجائے ... جعفر کو کراچی آنے کے لیے راضی کرو

"رائما جعفر کو فون کرتی ھے.. جعفر فون اٹھاتا ھے": .. ھیلو

"رائما": ھمارے یھاں سلام کرتے ھیں ھیلو نھیں

جعفر رائما کی آواز سن کر پھلے توچوک جاتا ھے... پھر حیران ھوتا ھے کے رائما اپنے
.. نمبر کے بجائے گھر کے فون سے بات کر رھی ھے ..اسے عجیب لگتا ھے
"اسلام علیکم":

"رائما کی آواز سے ھی ظاھر ھورھا ھوتا ھے کے وہ بھت اداس ھے":..وعلیکم اسلام

جعفر خاموش ھوجاتا ھے دوسری طرف رائما بھی چپ رھتی ھے .. تھوڑی دیر بعد "جعفر کو ھی پھل کرنی پڑتی ھے": ... کچھ کھنا تھا

"رائما": ھاں.. پر سمجھ نھیں آتا کے کیسے کھوں

جعفر طزیہ مسکراتے ھوۓ": تمھیں کب سے ضرورت پڑھ گی ... مجھ سے بات کرنے سے پھلے سوچنے کی ... تم تو کھتی تھیں کے تم انسان کی حیثیت دیکھ کر "بولتی ھو ... تو پھر

رائما کی آنکھیں بھر آتی ھیں یہ سن ..وہ بھری آواز میں کھتی ھے": ھاں حیثیت دیکھ کر بات کرتی ھوں میں ..اور تمھاری حیثیت بھت بڑی ھے.. مجھ سے"

جعفر یہ سن اداس ھوکر کھتا ھے": ایسا مت کھو ... جعفر کسی بھی معاملے میں رائما کے مقابلے نھیں آنا چاھتا .. کیونکے تم میری نظر میں بھت بلند مقام رکھتی ھو.. اور میں تمھاری بھت عزت کرتا ھوں" وہ نھایت محبت سے لبریز گفتگو کرتا ہے

رائما اپنے آنسوں صاف کر کے": اگر تم واقعی میری عزت کرتے ھو ..تو سنو.. تمھاری بربادی کا ذمہ دار مجھے ٹھرایا جارھا ھے ... سب سمجھتے ھیں کے تم میری وجہ سے کراچی نھیں آرھے .. سب میرے بارے میں باتیں بنانیں لگے ھیں.. جتنے منہ اتنی باتیں ... صرف تم ھو جو یھاں آکر سب کے منہ بند کرواسکتے ھو...

میں بے قصور ہوں یہ جانتے ہو ناں ...پھر مجھے کس بات کی سزا دے رہے ہو... تمہارے یہاں آتے ہی مجھے میری سسرال بھیجنے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے.. اس لیے تم بے فکر ہوجاؤ ...تمہارا اور میرا سامنا نہیں ہوگا ...یہ وعدہ کرتی ہوں میں ..جب تک تم نہیں چاہو گے ..جعفر سن رہے ہو ناں تم..کچھ کہ رہی ہوں میں..بولو"

جعفر":سن رہا ہوں..پر مجھے ڈر لگتا ہے رائما ..میں کیا کروں؟؟؟ ...پر اگر میرے وہاں آنے سے تمہارے نزدیک لوگوں کے منہ بند ہوجایں گے...تو میں ضرور آؤ ں گا...میری وجہ سے تمہاری عزت پر کبھی کوئی حرف نہیں آۓ گا"

رائما": میں بھی چاھتی ھوں... کے میری محبت تمھارے پاؤں کی زنجیر کبھی نہ بنے ... تم اسی طرح ترقی کے مراحل طے کرو جیسے کرتے آئے ھو"

جعفر مسکراتے ھوئے": تم سے محبت ھوئی ... بس یہ ھے میری خطاء" غمگین لہجے میں بولا

رائما ": اس خطا میں... میں برابر کی شریک ھوں .. کاش میں تمھیں روک لیتی ... تو آج یہ سب نھیں ھوتا.."

جعفر": اللہ حافظ" وہ فون رکھنے ہی لگتا ہے کہ رائما تیزی سے دوسرا سوال کرتی ہے

رائما": تو تم کب آرھے ھو... یہ تو بتادو"

جعفر": جس دن حکم کروگی .. اس دن آجاؤں گا" وہ سنجیدگی سے گویا ہوا

رائما": کل آجاؤ"

"جعفر": ٹھیک ھے .. میں کل آجاؤں گا

رائما": اللہ حفظ" رائما فون رکھ کر رونے لگتی ھے.. پھر دادی کو بتادیتی ھے کے جعفر کل آرھا ھے .. اب تو دادی کو پورا یقین ھوگیا تھا کے جعفر رائما کی وجہ سے ھی کراچی اور یھاں کا بزنس چھوڑ کر گیا تھا

دوسرے دن رائما اپنی سسرال جاتی ھے ...اور جعفر اسی وقت رائما کے میکے آتا ھے..

رائما اپنی ساس کو بیڈ پر لیٹا ھوا دیکھ ": آپ نے مجھے بتایا کیوں نھیں ...کے آپ کی اتنی طبعیت خراب ھے .. ماموں نے تو کھا تھا کے آپ ٹھیک ھیں"

مامی رائما کا ھاتھ پکڑتے ھوۓ ":اُو اللہ ...میری بچی ...اس لیے نھیں بتارھی تھی تمھیں ...کے تم پریشان ھوجاؤ گی ...ابھی تو تم نے یونیورسٹی میں داخلا لیا ھے تم پڑھائی میں مصروف ھوگی یھی سوچ رھی تھی میں...اس لیے منع کردیا تھا میں نے تمھارے ماموں کو"

رائما حق جما کر اپنی مامی کا ھاتھ پکڑ کر بولتی ھے...،" میں آپ کی بیٹی ھوں ..اور بیٹی ھونے کے ناطے میرا فرض ھے آپ کا خیال رکھنا ..اور ایسی پراۓ پراۓ والی باتیں مت کیا کریں"

ماموں":رائما تم ان کے پاس بیٹھو.. میں اپنا آفس کا کام ختم کرلیتا ھوں"

ماموں رائما کا اتنا سارا سامان دیکھ کر ": تم یھاں رھنے آئی ھو؟؟"

رائما مامی کو دیکھ کر":جی ماموں...جب تک مامی کی طبعیت ٹھیک نھیں ھوجاتی میں یھی رھوں گی.."

مامی":یہ تو بھت اچھی خبر سنائی تم نے ...اب تو تم میرے پاس ھی رھو گی ھمیشہ"کھ کر مسکرانے لگتی ھیں

رائما":مامی ایسا مت کھیں ..مایوسی کی باتیں کرنے سے دل بھی مایوس ھونے لگتا ھے ..اللہ آپ کو جلد سے جلد صحت عطا کرے"

مامی مسرت بھرے لھجے سے":آمین..تاکے میں خوب دھوم دھام سے اپنی بھو کو گھر لاؤں....."کھ کر رائما کا ماتھا چومتی ھیں

********_______________***********

صبح کے وقت رائما بیٹھی کتابوں کا شوکیز صاف کر رھی تھی ..مامی وھیں صوفے پر بیٹھی رائما کو ھی تک رھی تھی ..رائما کا چھرہ مرجھایا ھوا معلوم ھورھا تھا ..اور اس کی آنکھیں کھوئی کھوئی ھوتی ھیں..

"مامی ":رائما

"رائما"جی مامی

"مامی ":دماغ کھاں ھے تمھارا؟؟

رائما اِدھر اُدھر دیکھتے ھوۓ فکر مند لھجے میں ":ابھی تو یھی رکھا تھا.پتا نھیں کھاں چلا گیا..میں لاتی ھوں"کھ کر کھڑے ھونے لگتی ھے..

رائما کی مامی زور سے ھستے ھوۓ":رائما میں دماغ کھ رھی ھوں..کھاں کھوئی ھوئی ھو..کیا کھ رھی ھو"

..رائما مامی کو ھستہ ھوا دیکھ سمجھ جاتی ھے کے وہ مزاق کر رھی تھیں

..حیدر کلینک سے گھر آتا ھے تو اسے پورے گھر کی سیٹنگ بدلی ھوئی نظر آتی ھے حیدر کو یہ سیٹینگ کرنا بلکل پسند آتا ..پری آکر مسکراتے ھوۓ پوچھتی ھے": کیسا لگا؟؟"

پری کو امید تھی کے حیدر اس بدلاؤ کو پسند کرے گا اور خوش ھوگا پر ھوتا بلکل اس کے برعکس ھے ..حیدر ناراض ھوتے ھوۓ بولتا ھے": اگر تمھیں گھر کو نئے انداز سے سجانا تھا تو کم از کم مجھ سے پوچھ تو لیتی..."

پری حیدر کو ناراض ھوتا ھوا دیکھ بولتی ھے": پر میں نے سوچا تھا کے آپ کو سرپرائز دوں گی تو آپ کو اچھا لگے گا"

حیدر ناراض ہوکر کمرے کی جانب بڑھتا ہے تو پری اسے منانے کے لیئے پیچھے پیچھے آتی ہے..

"پری":آپ ناراض کیوں ہورہے ہو؟؟

حیدر اسے سمجھاتے ہوئے":مجھے یہ سب پسند نہیں ہے ..نہ مجھے باربار چیزوں کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا پسند ہے ..میری جو چیز گھر میں جس جگہ رکھی ہے اسے وہیں رہنے دو ..یہ گزارش ہے میری تم سے"کہ کر کمرے میں چلا جاتا ہے

پری اداس ہوکر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے": میری چیزیں ، میرا گھر ...یہ کیا کہہ رہا ہے حیدر..یہ گھر تو ہم دونوں کا ہے ..پھر وہ مجھے اس طرح پرایا کیسے کرسکتا ہے" اسے بہت برا لگتا ہے ۔

******__________******

..رائما اپنی امی سے فون پر بات کر رہی ہوتی ہے

امی": تمہاری بہت یاد آتی ہے ... تم جب تک تھیں میں نے کوئی کام نہیں کیا..بس آرام کرتی رہی...پر جب سے تم گئی ہو سارے کام مجھ پر آن پڑے ہیں ...اک لمحے کا آرام بھی نصیب نہیں ہوتا.. "

رائما،" امی تو آپ دادا سے بات کریں..ان سے کھیں کے ایک نوکرانی رکھ لیں..ویسے بھی اب آپ کے کام کرنے کی عمر نھیں ھے..آرام کی عمر ھے"

امی": تمھیں پتا ھے تمھارے دادا کبھی بھی نھیں مانیں گے ...تو پھر کیا فائدہ کھ کر ...اور تمھاری دادی کے تو صاف الفاظ یہ ھوں گے ": میں بھویں اس لیے تو نھیں لائی کے وہ آرام کریں اور میں نوکروں کے ھاتھ کا بنا کھاؤ ں"

رائما،"نوکر بھی تو انسان ھوتے ھیں..کیا فرق پڑھ جائےَ گا اگر ان کے ھاتھ کا بنا کھالیں گے... عجیب سوچ ھے دادا ِ دادی کی"

امی": ارے بیٹا ... پرانے خیالات کے مالک ھیں تمھارے دادا ,دادی .. ان کی سوچ ھم بدل نھیں سکتے.. اچھا یہ چھوڑو یہ بتاؤ.. وھاں خوش تو ھو ناں"

رائما کے یہ سوال سنتے ھی آنکھوں میں آنسوں آجاتے ھیں جنھیں صاف کرتے ھوۓ وہ کھتی ھے": جی امی ... بھت خوش ھوں

"امی": اللہ تیرا شکر... اسد سے بات ھوتی ھے تمھاری؟؟

رائما سوچ میں پڑھ جاتی ھے یہ سوال سن کر.. کے وہ کیا جواب دے .. کیونکے اگر سچ بتاۓ گی تو اس کی ماں فکرمند نہ ھوجاۓ .. اس لیے وہ کھتی ھے": امی ھوتی

تھی پر ابھی کچھ دنوں سے نہیں ہورہی ..وہ دراصل اسد کی پڑھائی میں ڈسٹرب ہوتا ہے"

امی کی آواز میں ایک سکون سہ محسوس ہوتا ہے":اچھا چلو ٹھیک ہے "پھر وہ تھوڑی دیر خاموش ہونے کے بعد بولتی ہیں":پتا ہے جعفر نے تمھاری جگہ لے لی ہے"

رائما حیرت سے":کیا؟؟ جعفر نے میری جگہ لے لی...کون سی؟؟"

امی مسکراتے ہوئے":اس گھر میں اور میرے دل میں

رائما مسرت بھرے لھجے سے ":اچھا" ..اس کا دل سکون پاتا ھے ...کیونکے اتنے دنوں بعد جعفر کی کوئی خبر ملی تھی ..وہ اس لمحے آنکھیں بند کرلیتی ھے تو اس کی آنکھوں میں چم سے جعفر کا مسکراتا ھوا چھرہ آجاتا ھے...اس کے چھرے پر "مسکراھٹ آجاتی ھے..وہ مسکراتے ھوۓ":وہ کیسے؟؟

امی":بس لے لی ھے...اپنا سہ لگنے لگا ھے وہ ..بھت پیارا بچا ھے ..پر جب سے آیا ھے بھت اداس اور رنجیدہ رھتا ھے ...کوئی بات نھیں کرتا پھلے کی طرح ..اور نہ ھی مسکراتا ھے ...بس چپ چاپ رھتا ھے ...اور اس کی یھی چپ اور خاموشی تمھاری یاد دلاتی ھے مجھے ...وہ منہ سے تو کچھ نھیں کھ رھا مگر میرا دل کھ رھا ھے کے وہ بھت غمزادہ ھے...اس کے چھرے پر جو ایک بھولی سی مسکراھٹ تھی ...وہ غائب ھوگی ھے ...خدا جانے کیا ھوگیا ھے اس بچے کو

ابھی دو دن پھلے کی بات ھے ..میرے پاس آیا اور میرے برابر میں بیٹھ گیا اور کھنے لگا ":مجھے رائما کی, پری کی, ایان کی, بھابھی کی اور

b.b

کی بھت یاد آرھی ھے ..یہ گھر ان کی یادوں کا بسیرا ھے ...ھر کمرے سے ان کی خشبوں آتی ھے مجھے ..ھر لمحہ اس کی مسکراھٹ میری آنکھوں کے سامنے رھتی ھے .. کبھی رائما سے لڑائی کرنا یاد آتا ھے تو کبھی پری کے سر پر ھاتھ پھیرنا...
کبھی ایان کو گود میں لینا یاد آتا ھے تو کبھی
بھابھی اور

b.b

کو لڑوا کر ان کا تماشہ دیکھنا...جب سے یہ سب گئے ھیں یہ گھر مجھے کاٹنے کو دوڑ رھا ھے...مجھے بھت تنھاء محسوس ھورھا ھے

مجھے یہ گھر اور اس کا سناٹا بلکل اچھا نھیں لگ رہا ھے ...آپ
بھابھی, ایان اور

b.b

کو واپس بلالیں "یہ سن کر رائما کی آنکھوں میں آنسوں کی لڑئی لگ جاتی
ھے..اسے لگتا ھے کے جعفر کا حال سن کر اس کا دل پھٹ جاۓ گا ...اسے
جعفر کی تنھائی کا بہت شدت سے احساس ھوتا ھے

رائما":امی آپ جعفر کا بہت خیال رکھیں ...وہ بہت اداس ھے ..آپ ایان
بھابھی اور

b.b

"کو واپس بلالیں

رائما کو جعفر کی تنھائی احساس ھوتا ھے.. جعفر کی باتیں سن اس کی آنکھوں سے آنے والے آنسوں رک ھی نھیں رھے ھوتے...

رائما"امی آپ جعفر کا بھت خیال رکھا کریں...

b.b

کی فیملی کو واپس بلالیں"

امی":ارے میری جان.. میں رکھتی ھوں..اور بچی جواد کی فیملی کی بات تو وہ کون سہ روز روز اسپین جاتے ھیں...ایان کی ضد کرنے پر گے ھیں ..پر چلو جواد سے فون پر بات کروں گی تو کھوں گی کے واپس آجائے"

رائما کو جعفر کی فکر ہوتی ہے":امی..وہ آپ سے کہے گا نہیں کیونکے میں اسے اچھی طرح جانتی ہوں ...وہ مجھ سے بھی نہیں کھتا تھا یہ دیکھ کر کے میں کتنے کام کر رہی ہوں ..پر آپ یاد سے جیسے ہی وہ رات کا کھانا کھالے اسے چائے دے دیجیے گا...ورنہ اس کے سر میں درد ہوجاتا ہے... ٹھیک ہے"

"امی":ٹھیک ہے ..ویسے میں اسے دے دیتی ہوں بناکر

"رائما":اچھا کرتی ہیں

"امی اداس ہوکر":ویسے میں نے کتنے خواب سجائے تھے جعفر کے بارے میں

"رائما الجھ کر":کیا.. جعفر کے بارے میں؟؟

امی": بیھی کے جعفر میرا دمات بن جاتا تو کتنا اچھا ھوتا ...جب وہ یھاں رھنے آیا تھا
"تب تمھاری منگنی اسد سے نھیں ھوئی تھی

"رائما مسکراتے ھوےۓ": ھاں .. مجھے یاد ھے

امی": تب میں نے سوچا تھا کے وہ اور تم ایک ساتھ کتنے اچھے لگو گے.. پر پھر
"اسد کا رشتہ آگیا

اس پر رائما": امی آپ بھی ناں.. پھلے تو آپ میری جوڑی اسد کے ساتھ بناتی رھتی
"تھیں ...پھر اچانک سے جعفر کے پیچھے کب پڑگیں آپ

امی اس پر مسکراتے ہوئے": بیٹا ماں کا دل ہوتا ہی ایسا ہے .. جہاں اچھا لڑکا دیکھا وہاں خیال آجاتا ہے اپنی بیٹی کا..اور دل سے دعا نیکلتی ہے کے اگر لڑکا اچھا ہے تو اس لڑکے سے میری بیٹی کی ہوجائے..اور اسد سے جب تمہاری منگنی ہو گی تو میری خواہش تھی کے جعفر اور پری کی ہوجائے"

.....یہ سن کر رائما مسکراء کر کہتی ہے": حد ہے امی آپ سے بھی

*********___________*********

رائما یونیورسٹی گی ہوئی ہوتی ہے کے گھر میں رخسانہ جو نوکرانی ہے وہ شور مچاتی ہے": اسد بھائی آگئے ...اسد بھائی آگئے" یہ سن کر اسد کی ماں جو بیمار ہیں اپنی بیماری کی حالت میں بھی اٹھ کر باہر آتی ہیں اور اپنے بیٹے کو دیکھ کر خوشی کے

مارے پھولے نھیں سماتیں...اسے گلے سے لگا لیتی ھیں...اسد بتاتا ھے کے وہ سرپرائز دینا چاھتا تھا...اس لیے بغیر بتائے چلا آیا..اس کے والدین یہ سن بھت خوش ھوتے ھیں..

اسد اور اس کے والدین بیٹھ کر باتیں کر رھے ھوتے ھیں کے اسد کے والد کو یاد آتا ھے کے انھیں رائما کو لینے جانا ھے..وہ یاد آتے ھی کھڑے ھوجاتے ھیں..

"اسد":ابو آپ کھیں جا رھے ھیں؟؟

"ابو":ھاں...رائما کو لینے

"اسد کی امی":آج اسد لینے چلا جائے گا...آپ بیٹھ جائیں

"اسد ھلکا سہ احتجاج کرتے ھوئے":پر امی

"امی": کیا پر... تمھیں تو خوش ھونا چاھیے

اسد اپنے دل میں": خوش کس بات پر خوش ھوں..وہ کون سہ کوئی شھزادی ھے ..جو اسے لینے جانے میں خوش ھو" پھر وہ کار لے کر نیکلتا ھے

وہ سوچتا ھے ": لو امی بھی ناں کھاں پھنسا دیا...اب میں وھاں جاؤ گا تو وہ مجھے ایک ایک سے ملوائے گی یہ کھ کر ...ان سے ملو ...یہ ھیں اسد میرے شوھر...پھر ایک ایک سے ملنا پڑے گا..ویسے سب حیران رہ جائیں گے کے اس کا شوھر میں ھوں"

پھر وہ آئینے میں خود کو دیکھ کر بال بناتا ھے" ..اس کی ساری دوستیں کھیں گی تو ضرور کے تمھارا شوھر کتنا خوبصورت ھے ..پھر وہ ایسے ظاھر کرے گی جیسے ھم دونوں ایک دوسرے سے کتنا پیار کرتے ھیں ...چلو میں اس کے دوستوں کے "سامنے اس کی عزت رکھ لوں گا

اسد یونیورسٹی پھنچ جاتا ھے..رائما اپنی دوستوں کے گروپ کے ساتھ یونیورسٹی سے نیکل رھی ھوتی ھے ...اسد کو دیکھ کر پھلے تو وہ حیران ھوجاتی ھے..پھر اس کی ..جانب خود چلتی ھوئی آتی ھے

.. اسد رائما کو آتا دیکھ خود بھی اس کی جانب آتا ھے

"رائما اسد سے مخاطب ھوکر":اسلام علیکم

"اسد":وعلیکم اسلام

"اسد اپنے دل میں ":نکاح کے بعد پہلی بار دیکھ رہا ہوں تمھیں

"رائما کی دوستیں ":رائما یہ کون ہے..تعرف نہیں کراؤ گی ہمارا

"رائما ":وہ

اسد اپنے دل میں":اب کہے گی ..یہ ہیں اسد میرے شوہر ...جن کے بارے میں میں نے تم لوگوں کو بتایا تھا ...اس پر کوئی ایک دوست کہے گی ":اُو..یہ "ہیں اسد .. بہت سنا تھا آپ کے بارے میں ..آج دیکھ بھی لیا

پھر دوسری کہے گی":جتنا تم نے بتایا تھا یہ تو اس سے زیادہ ہیڈسم اور کیوٹ "ہے"ابھی اسد یہی سوچ رہا ہوتا ہے کے رائما کہتی ہے":یہ اسد ہے میرا کزن

اسد کے کانوں کی سماعت سے جیسے ہی کزن کا لفظ ٹکراتا ھے وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر حیرت سے رائما کو دیکھتا ھے ..اس پر رائما کی ایک سھیلی بولتی ھے":اچھا کزن ھے تمھارا ..ویسے اس سے پھلے تم نے کبھی اسد کا ذکر نھیں کیا"

"رائما":وہ کبھی موقع ھی نھیں آیا کے ایسی بات نکلے کے جس میں اسد کا ذکر ھو

سھیلی":اچھا چلو کوئی بات نھیں "رائما کی ساری دوستیں اسد سے ھاتھ ملا کر اپنا تعرف کرواتی ھیں ...اسد بھی صرف رائما کے کزن کی حیثیت سے ان سب سے ملتا ھے..

اسد رائما سے بڑی بے رخی سے":چلیں؟؟"کھ کر کار میں جاکر بیٹھ جاتا ھے رائما بھی آکر کار میں بیٹھتی ھے ...اسد کار چلانا شروع کرتا ھے ..اسد کار چلاتا جاتا..

ھے اور پورے راستے یھی سوچتا رھتا ھے کے ":رائما نے صرف مجھے اپنا کزن کھ کر ملوایا ...کم سے کم اپنا منگیتر کھ کر ھی ملوالیتی ...اور تعجب تو اس بات پر ھے کے اس نے کبھی اپنی دوستوں کے سامنے میرا ذکر تک نھیں کیا"

رائما پورے راستے یھی سوچتے ھوۓ آتی ھے کے ":یا اللہ ..اسد آگیا ھے گھر ..اب کیا ھوگا ..دادی نے تو کھا تھا کے جب تک میں نہ کھوں تم گھر واپس آنے کی سوچنا بھی مت ...تو اب میں کھاں رھوں گی ...ایک کام کروں گی یھاں سے جاتے ھی گھر پھنچ کر امی سے فون پر بات کرو گی ..میں تو میکے بھی نھیں جا سکتی کیونکے میں تو جعفر سے وعدہ کر چکی ھوں کے جب تک وہ نھیں چاھے گا ...میں اسے اپنی صورت نھیں دیکھاؤ گی"

رائما اپنی سوچوں میں اتنا گم ہوتی ہے کے گھر آنے کے باوجود وہ کار میں ہی بیٹھی رہتی ہے...اسد کار سے اتر کر رائما کی طرف جاتا ہے اور رائما کی جانب کا دروازہ کھولتا ہے ...رائما بلکل گم سم بیٹھی ہوتی ہے..

"اسد ": کار میں بیٹھے رہنے کا ارادہ ہے کیا؟؟

"رائما": گھر آگیا کیا؟؟

اسد طنزیہ مسکراتے ہوئے": جی گھر آگیا" رائما فورا اتر کر چلی جاتی ہے..

اندر جاتے ہی مامی اسد کو ٹوکتے ہوئے": اسد پہلی بار نکاح کے بعد تم اپنی بیوی کے ساتھ باہر سے آئے ہو...وہ بھی خالی ہاتھ .. کچھ دلا کر لاتے اسے .. جیسے گجرے .."

اسد اس پر رائما کو کھا جانے والی نظروں سے گھور کر کھتا ھے ":اچھا میں اپنی بیوی کو لینے گیا تھا.. مجھے لگا کزن کو.."

رائما جان کر بھی انجان بننے کی اداکاری کرتی ھے ...پھر طنزیہ رائما کو دیکھ کر کھتا ھے ":کزن ".. کھ کر جلدی سے اوپر کی سیڑھیاں چڑھ جاتا ھے...

رائما کو مامی سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگتی ھیں ":کچھ ھوا ھے کیا؟؟"

رائما منہ بسور کر ":یہ ایسے ھی ھیں...چھوڑیں" کھ کر وھاں سے لاپرواھی کا مظاھرا کرتے ھوۓ چلی جاتی ھے..

مامی اداس ہوکر": میری خواہش تھی کے اسد رائما جیسا ہوجائے ....پر یہاں تو ..الٹا ہوتا جارہا ہے

اسد صوفے پر بیٹھا کب سے چوری چوری نظروں سے رائما کو دیکھ رہا تھا ...وہ کھانا کھانے بیٹھتی ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کے اسد اسے دیکھ رہا ہے ..وہ پلٹ کر ..اس کی جانب دیکھتی ہے تو وہ فورا لیپ ٹاپ پر کام کرنے لگتا ہے

رائما کھانا کھاتے وقت رخسانہ سے پوچھتی ہے ": رخسانہ ...مامی کو دوائی دے دی تھی ؟؟"

رخسانہ کی عادت ھے اپنے ناخنوں کو منہ سے چبانے کی ..وہ منہ میں اپنی سیدھے ھاتھ کی انگلی ڈالی ہوئی ہوتی ھے ..رائما غصے سے ":تم پھر ناخن چبا رھی ہو .. کتنی بار منع کیا ھے ....بیمار ہو جاؤ گی...اتنی بار سمجھایا ھے پر تمھیں سمجھ نھیں آتا ..نیکالو انگلی منہ سے ....گندی...ھر گندی عادت پال رکھی ھے تم نے"

...اسد صوفے پر بیٹھ کر رائما کو غصہ کرتا دیکھ رہا تھا..وہ اپنے دل میں ":وہ...وہ یہ غصہ بھی کرنا جانتی ھے...مجھے تو پتا ھی نھیں تھا" ...وہ کافی حیران ہوا تھا

رخسانہ ":میں نے دوائی دے دی تھی ٹائم پر ...نہ ایک منٹ پھلے نہ ایک منٹ بعد "

رائما ":ٹھیک ھے"

پھر رائما کھانا کھانے لگتی ھے تو وہ محسوس کرتی ھے کے رخسانہ کی نگاھیں ابھی تک اس کے چھرے پر ٹکی ھیں ..وہ رخسانہ کو دیکھ ":کیا ...کوئی کام ھے؟؟"

رخسانہ ":برا سہ منہ بناکر ":آج تو ھم مارکیٹ جانے والے تھے ناں ...شاپنگ کرنے"

"رائما":جانے والے تو تھے پر اب نھیں جائیں گے"

رخسانہ ":ایک تو آپ اتنی مشکل سے رضامند ھوئی تھیں شاپنگ پر جانے کے لیے ...اب اسد بھائی کے آجانے سے آپ کو تو بھانا ھی مل گیا نہ جانے کا" وہ منہ بسور کہنے لگی

رائما کرسی سے اٹھتے ہوئے،" تم بھی ناں" کہہ کر مامی کے کمرے میں جاتی ھے
ان کو سہارا دے کر باہر لاکر صوفے پر اسد کے برابر میں بیٹھاتی ھے..بیٹھاتے
وقت رائما کا ھاتھ اسد کے ھاتھ سے ہلکا سہ مس ھوتا ھے ..اسد فورا رائما کی جانب
دیکھتا ھے..لیکن اس کا دیھان کھیں اور تھا اس لیے اسے احساس تک نھیں ھوا
کے اس کا ھاتھ اسد کے ھاتھ سے مس ھوا ھے ...وہ بیٹھاکر کچن میں چلی جاتی
ھے..اس بات سے بے خبر کے اسد جب سے اس کا ھاتھ مس ھوا ھے تب
سے اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھے جارھا ھے...وہ دل میں":یہ تو مجھے دیکھتی بھی نھیں
ھے .... عجیب لڑکی ھے.."

رخسانہ آکر مامی سے رائما کی شکایت کرتے ہوئے":بی بی ..جی ..دیکھیں اتنی
مشکل سے آپ نے اور میں نے مل کر انھیں رضامند کیا تھا شاپنگ پر جانے

کے لیے ..پر اب یہ کہہ رہی ہیں کے اسد بھائی آئے ہیں اس لیے نہیں جارہی ..لو دیکھو ذرا..."

مامی رائما کی سائڈ لیتے ہوئے": ٹھیک تو کہہ رہی ہے وہ ..اس کا شوہر آیا ہوا ہے آج..وہ کیسے اسے اکیلا چھوڑ کر چلی جائے تمہارے ساتھ"

اسد اپنے دل میں یہ بات سن کر کڑھتا ہے": کون سہ شوہر..اپنی دوستوں سے تو کزن کہہ کر ملوایا ہے"

رائما رات کو اپنی ماں کو فون کرتی ھے اور انھیں بتاتی ھے کے اسد آیا ھوا ھے یھاں ...پورے دس دنوں کے لیے ..آپ دادی سے پوچھیں کے میں گھر واپس آجاوں"

رائما کی ماں": یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ھے ..میں ابھی جعفر کو بھیج دیتی ھوں تمھیں لینے"

" رائما اصرار کرتی ھے": نھیں پھلے آپ دادی سے پوچھیں

"امی":ارے یہ تمھارا گھر ھے.. تمھیں یھاں آنے کے لیے اجازت کی کیا ضرورت

رائما ":آپ پوچھ لیں پھر جواب دیں "وہ ملتی انداز میں کھنے لگی

"امی":اچھا تم اتنا ضد کر رھی ھو تو میں پوچھ کر آتی ھوں

...رائما انتظار کرنے لگتی ھے ..اس کی والدہ دادی کے پاس جاتی ھیں بات کرنے

رائما اپنے دل میں":آپ کو نھیں پتا امی...دادی نے سختی سے منع کیا ھے جعفر کے سامنے آنے سے..اچھی محبت کی میں نے..گھر سے ھی بے گھر ھوگی...اس سے تو محبت نہ کرتی تو ھی اچھا تھا..پر میرے اختیار میں کھاں تھا"..

امی آکر بڑے غصے سے پھلے تو تائی امی کو دو تین گالیاں دیتی ھیں ...رائما اس پر ":امی غصہ نہ کریں..کیا ھوگیا ھے گالیاں کیوں دے رھی ھیں آپ":

اس پر امی تین چار گندی گندی گالیاں تائی کو دیتے ہوئے بولیں: اس نے نہ جانے کیا کھ دیا ھے تمھاری دادی سے... وہ کھ رھی ھیں وھیں رھو تم .. میں نے ان سے کھا کے اسد آیا ھوا ھے وہ وھاں کیسے رہ سکتی ھے... تو کھنے لگیں اس کا نکاح ھو چکا ھے .. آرام سے رھے وھاں ... میں تو تمھارے ابو سے بات کرنے جارھی ھوں.. کے آخر تمھاری دادی عجیب پاگلوں والی باتیں کیوں کر رھی ھیں... بیٹی ھو تم اس گھر کی .. یھاں نھیں آؤ گی تو کھاں جاؤ گی... رافع بھائی اور بھابھی کیا سوچیں گے

سب کچھ چھوڑو خود اسد کیا سوچے گا.. کے رائما گھر کیوں نھیں جارھی... مجھے تو لگ رھا ھے تمھاری دادی پر بوڑھاپا غالب آرھا ھے اس لیے ان کی عقل کام نھیں کر رھی" وہ غصے سے بھڑک کر بول رہی تھیں...

رائما اپنے دل میں":اگر پاپا نے دادی سے اس موضوع پر بات کی تو جعفر اور میری ساری باتیں دادی کھول کھول کر پاپا کو بتادیں گی ..پھر کیا ھوگا.. نھیں کچھ بھی ھوجائے... مجھے پاپا سے امی کچھ کھیں اس بارے میں ..اس سے پھلے ھی امی کا غصہ ٹھنڈا کردینا چاھیے"

رائما سوچنے کے بعد":امی کوئی ضرورت نھیں ھے پاپا سے بات کرنے کی...دادی ٹھیک تو کھ رھی ھیں میرا نکاح ھوچکا ھے اور پھر مامی کی طبعیت بھی تو خراب ھے..میں ویسے بھی واپس نھیں آسکتی ...چلیں یہ بات ختم کریں"

اسد کو پانی کی پیاس لگتی ھے وہ نیند سے اٹھ کر پانی کا جگ اٹھاتا ھے پر جب وہ اسے خالی دیکھتا ھے تو اپنے بیڈ سے اٹھ کر وہ نیچے چلا آتا ھے ...

رائما لاون میں بیٹھ کر آرام سے اپنی ماں سے بات کر رھی ھوتی ھے ..رائما کی بات سن کر اس کی ماں ":ارے ایسے کیسے ختم کردیں..یہ بات تو میں تمھارے ابو کو بتاکر رھوں گی... تمھاری تائی وھاں لاھور میں بیٹھی ھیں اور ان کی حکومت یھاں ھمارے گھر پر چل رھی ھے ... میں اس بات کو اتنی آسانی سے ختم ھونے نھیں دوں گی"

رائما اب جو بات کرنا شروع کرتی ھے..وہ ساری باتیں اسد سن لیتا ھے ...رائما باتوں میں اتنی مشغول ھوتی ھے کے اسے پتا ھی نھیں چلتا کے اسد وھاں سیڑھیوں پر کھڑا اس کی بات سن رھا ھے

رائما ناراض اور چڑتے ہوئے بولتی ھے":امی ساری غلطی تائی کی نھیں اسد کی ھے" یہ سنتے ھی اسد کے کان کھڑے ھوجاتے ھیں

رائما":اسے پتا ھے میں یہاں رہ رھی ھوں ...مامی کو میری ضرورت ھے ..پھر کیا ضرورت تھی بغیر بتائے منہ اٹھائے چلے آنے کی...اب اس کی وجہ سے مجھے پریشانی ھوگی ھے .پتا ھے میں نے مامی سے کھا تھا کے جب تک وہ ٹھیک نھیں ھوجاتیں میں انھیں چھوڑ کر کھیں نھیں جاؤں گی"

امی":ایسی کوئی بات نھیں ھے..تمھارے لیے وہ اپنے ماں باپ سے ملنے بھی نہ آئے" وہ رائی ما کی بات سے اختلاف کر رہی تھیں

رائما بڑی بے رخی سے کھتی ھے ":نہ آئے ...کون سہ اس کے آنے سے یھاں کسی کو فرق پڑھ رہا ھے...کم از کم مجھے تو کوئی فرق نھیں پڑھ رہا تھا کے وہ لندن میں ھی رھتا اور یھاں نہ آتا..اب جب کے وہ یھاں آگیا ھے مجھے سمبھل سمبھل کر رھنا پڑے گا"

اس پر اسد غصے سے لال پیلا ھوجاتا ھے..اور اپنے دل میں کھنے لگتا ھے":اسے میرے یھاں آنے سے کوئی فرق نھیں پڑتا ..یہ بات تو میں پھلے ھی جانتا تھا..پر یہ پھوپھو سے یہ کیوں کھ رھی ھے کے اسے مجھ سے سمبھل سمبھل کر رھنا پڑے گا...اسے میں اتنا لوس کیریکٹر لگتا ھوں..."

رائما اپنی باتوں سے اپنی ماں کو تو منا لیتی ھے ...پر وہ یہ نھیں جانتی کے اس کی باتیں ساری اسد سن رہا ھے...اسد وھاں سے غصے سےآگ بگولا ھوکر دانت پیستے ہوئے اپنے کمرے میں چلا جاتا ھے..

کمرے میں آنے کے بعد اسد کڑتے ہوئے سوچنے لگتا ھے ":آخر یہ لڑکی خود کو سمجھتی کیا ھے ...کیا کوئی حور پری ھے؟؟ یا کوئی شھزادی ھے ؟؟ جو میں اس کے پیچھے پڑوں گا ...ارے پڑتی تو ھیں..لڑکیاں ...وہ بھی میرے پیچھے" وہ مغرور ہو کر اپنی ہی شان میں قصیدے پڑھنے لگا

******___________*******

دوسرے دن رائما کی مامی رائما کی یونیورسٹی کی چھٹی کروالیتی ھیں اور رائما سے کھتی ھیں کے اسد آیا ھے ... تم یونیورسٹی مت جاؤ ...وہ کیا سوچے گا کے میں صرف کچھ دنوں کے لیے آیا ھوں اور اس میں بھی کوئی نھیں ھے ..جو میرے ساتھ اپنا وقت گزارے.. تم یھاں رکو..اور آج سارا اسد کا من پسند کھانا پکاؤ ...اور اسے کھلاؤ...دیکھنا اس کا دل خوش ھوجاۓ گا

رائما اترۓ ھوۓ منہ سے رخسانہ سے ”:چلو کچن میں چلتے ھیں“ وہ مرے مرے قدم کچن کی جانب بڑھاتے ہوئے کھنے لگی

مامی بڑے پیار سے اسے سمجھاتے ھوۓ”:بیٹا مرد کے دل کا راستہ اس کے پیٹ سے ھوکر گزرتا ھے“

رائما":جی مامی"کہ کر اثبات میں سر ہلا دیتی ہے

رائما کچن میں آکر کاموں میں لگ جاتی ھے..رائما پیاز تل رھی ھوتی ھے کے اس کے ذھن میں اس کی مامی کی بات گھومنے لگتی ہے...پھر وہ اپنے آپ سے کھتی ھے": جھوٹ کھتے ھیں لوگ کے مرد کے دل کا راستہ اس کے پیٹ سے ھوکر ...گزرتا ھے..میرے نزدیک تو مرد کے دل کا راستہ اس کی آنکھوں سے جوڑا ھے ...اور جو اس کی آنکھوں کو بھاتا ھے وھی اس کے دل پر راج کرتا ھے

اسد میرا بنایا ھوا کھانا کھا کر کون سہ مجھ سے پیار کرنے لگے
گا...مامی بھی ناں بھت فرسودہ خیالات کی مالکن ھیں ...میں جانتی ھوں کے اسے میرے بنائے کھانے میں کوئی انڑس نھیں ھوگا ...مامی نے میری بے فالتوہ چھٹی کرادی ھے آج ...چلو مامی کا دل رکھنے کے لیے اتنا تو کر ھی سکتی ھوں...ویسے "بھی ان کی نیت تو اچھی ھی ھے

اس کے برابر میں رخسانہ ادرک لھسن پیس رھی ھوتی ھے کے اس کی نگاہ رائما پر پڑتی ھے تو وہ دیکھتی ھے کے رائما کسی اور ھی دنیا میں گم ھے اور پیاز جل رھی ھے..وہ کھتی ھے":رائما باجی پیاز جل رھی ھے"...رائما فورا اپنی سوچوں سے نیکل آتی ھے اور پیاز چھولے سے اتارتی ھے...

رخسانہ":ڈرو مت کھانا اچھا بنے گا...اسد بھائی کو بھی ضرور پسند آۓ گا" وہ حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہنے لگی

رائما ":ھاں ..بس پسند آجائے یہی دعا ھے میری بھی...اچھا یہ چھوڑو فریج سے دودھ لے کر آؤ..کھیر بنانے کے لیے ...اور گاجر لا کے یہاں رکھ دو ...میں گاجر کا حلوہ بنا کر فریج میں رکھ دوں گی کیونکے اسد کو ٹھنڈا بھت پسند ھے گاجر کا حلوہ"

رائما پورا دن محنت کرتی ھے..اور سارے کھانے اسد کی پسند کے بناتی ھے..سارے کھانے لاکر رائما خود میز پر سجاتی ھے اور بیٹھ کر اسد کا انتظار کرنے لگتی ھے

اسد رات کو لیٹ گھر آتا ھے ..مامی":بیٹا جلدی سے فریش ھوکر آجاؤ ...اور کھانا کھالو...آج سارے کھانے تمھاری پسند کے بنیں ھیں ...اور سب سے اھم بات یہ

ھے کے رائما نے خود اپنے ھاتھ سے بناۓ ھیں" وہ بڑے خوش ہو کر اسد کو بتا رہی تھیں

اسد کے بلکل سامنے ھی رائما بیٹھی ھوتی ھے وہ رائما کو ایک نظر دیکھتے ھوۓ اپنی ماں سے کھتا ھے ":امی میں تو کھانا کھا کر آیا ھوں" کھ کر سیڑھیوں سے اوپر اپنے کمرے میں جانے لگتا ھے..

اسد کی ماں ":پر بیٹا ...رائما نے بڑے پیار سے بنایا ھے سارا کھانا ..صرف تمھارے لیے"

اسد ":امی پلیز... میں کھانا نھیں کھا سکتا ...آپ ضد نہ کریں" کھ کر تھوڑی دیر وھیں کھڑا رھتا ھے..رائما کو دیکھتا رھتا ھے اس امید میں کہ رائی ما خود اپنے منہ سے بولے گی ---

اسد کی ماں ":اچھا... ٹھیک ھے... تمھاری مرضی" وہ اداس ہوکر کھتی ھیں---

اسد اپنے کمرے میں چلا جاتا ھے ...رائما ساری باتیں خود اپنے کانوں سے سن چکی ھوتی ھے...

مامی رائما کے پاس آکر بڑے پیار سے ": تم کھانا کھالو...اور میرا پرھیزی کھانا بھی لے آؤ ...اسد تو کھانا کھاکر آیا ھے... ھم دونوں ساتھ کھالیتے ھیں"

"رائما مصنوعی مسکراھٹ کے ساتھ": جی مامی

وہ کچن میں جاتی ھے اور مامی کا سالن نیکالتے ھوۓ دیگچی سے سوچتی ھے": تو اس نے میرا کھانا کھانا تو دور ...دیکھنا تک پسند نھیں کیا.. پورا دن محنت کرتے کرتے گزر گیا ...اور اس نے یہ تک نھیں کھا کے اگر میرے لیے کھانا بنایا تھا تو مجھے بتا دیتے .. میں کھانا کھا کر نھیں آتا .....چلو اب تھوڑا سہ چک لیتا ھوں ...آخر اتنی محبت سے جو بنایا ھے یہ کھانا ...پر یہ کھنا تو دور...وہ ظالم ایسے ھی چلا گیا...چھوڑ رائما تجھے تو پتا ھی تھا کے ایسا ھی کچھ ھوگا ...اب دل دوکھا کر کیا فائدہ" وہ دل ہی دل کڑنے لگی

اسد اپنے کمرے میں جاکر اپنا کوٹ اتار کر اپنے بیڈ پر زور سے پھینکتا ھے ...اسے بھی غصہ آرھا ھوتا ھے ..وہ کھتا ھے ": اگر میرے لیے کھانا بنارھی تھی تو مجھے فون کر کے بتا نھیں سکتی تھی.. میں کھانا کھاکر نھیں آتا ...اب خود تو امی کی نظر میں مظلوم بن گی اور مجھے ظالم بنادیا.. کل پھوپھو سے میری شکایت کر رھی تھی اب ضرور امی سے کرے گی...

ویسے ھے کتنے غرور والی...

امی سے ھی ھر بات کھلواتی ھے.. خود تو کچھ نھیں بولتی...کھانا اس نے بنایا تھا ... محنت اس نے کرئی تھی ...تو کیا تھا اگر اپنی ناک نیچے کرکے مجھ سے کھ دیتی کے اسد میں نے تمھارے لیے پکایا ھے ... تھوڑا سہ ھی چک لو...پر نھیں گونگی بن کر بیٹھی رھی"

*******___________*******

وہ دن آجاتا ھے جب اسد کو واپس جانا ھوتا ھے ...ان دس دنوں میں نہ رائما اسد سے کوئی بات کرتی ھے نہ اسد رائما سے ...دونوں بس ایک دوسرے سے بدگمان ھی رہتے ھیں..اس وقت اسد اور رائما ایک ساتھ ھیں کار میں ...ائیرپورٹ جارھے ھیں کیونکے اسد آج واپس لندن جارھا ھے ...رائما مامی کے کھنے پر اسد کو چھوڑنے آئی ھے ...کار میں صرف خاموشی چھائی ھوئی ھے ..ایسا لگ رھا ھے کے دو اجنبی ... بیٹھے ھیں

اسد چوری چوری نظروں سے رائما کو دیکھتا ھے ...پر رائما کھڑکی سے باہر دیکھ رھی ھوتی ھے...

اسد اپنے آپ سے ":امی بھی ناں ..کیا ضرورت تھی اس نک چڑی کو میرے ساتھ بھیجنے کی...کون کہے گا کے ہمارا نکاح ہوچکا ہے ...اور بیوی ہے یہ میری...نہ اس کے پاس شکل ہے نہ عقل ..پھر پتا نہیں کس بات کا غرور کرتی ہے ..اور کچھ کہتی ہی نہیں مجھ سے "وہ رائما کی خاموشی سے چڑھ رہا تھا

رائما اپنی ہی سوچوں میں گم ہوتی ہے ..اسے وہ وقت یاد آرہا ہوتا ہے کے جب وہ جعفر کے ساتھ اسد کو ائیر پورٹ لینے جارہی تھی .. جعفر کا خوبصورت سراپا اس کی باتیں اس کے دماغ میں گھوم رہی ہوتی ہیں...

پھر اسے وہ دن یاد آتا ھے جب اسد کار کا دروازہ کھولے کھڑا تھا اور کنول اس کے ساتھ آگے والی سیٹ پر بیٹھی تھی ..رائما یادوں کے دریا میں ڈوب رھی تھی ایک کے بعد ایک یاد میں وہ گم ھوتی جارھی تھی...یھاں تک کے ائیرپورٹ آجاتا ھے ...

...اسد کار روکتا ھے ..رائما کار سے اترتی ھے ..اسد سارا سامان نیکالتا ھے ڈگی سے پھر وہ سارا سامان لے کر ابھی ایک قدم ھی آگے بڑھاتا ھے کے رائما کار میں دیکھتی ھے کے چابی لگی ھوئی ھے..

اسد سوچتا ھے ":نکاح کے بعد پھلی بار آیا تھا ...رائما نے توکوئی بات ھی نھیں کی ..ھوسکتا ھے شاید اب کوئی بات کرے" ابھی وہ یہ سوچتے ھوئے چار قدم

..ھی آگے بڑھاتا ھے کے اس کے کان میں کار اسٹارٹ ہونے کی آواز آتی ھے
اسد فورا پیچھے مڑ کر دیکھتا ھے کے رائما کار اسٹارٹ کر کے ریورس لے رھی ھوتی
..ھے...اسد اسے حیران نظروں دیکھتا رھتا ھے

کار ریورس لینے کے بعد رائما کار میں بیٹھے بیٹھے اسے اپنے سر پر ھاتھ رکھ کر اشارے
...سے الوداع کرتی ھے اور کار لے کر چلی جاتی ھے

":اسد کو رائما کا اس طرح جانا بھت برا لگتا ھے ---مانو وہ کانٹوں پر لوٹنا تھا
ائیرپورٹ کے باھر سے چھوڑ کر چلی گی ..اندر تک نھیں آئی میرے ساتھ ...اتنی
بھی کیا جلدی تھی اسے ...کون سی اس کی کوئی ٹرین مس ھورھی ھے ... سمجھتی

کیا ھے خود کو "..کھ کر منہ پھولا کر چلا جاتا ھے--- اس کے تن بدن میں آگ لگا

گ ئ ی تھی----

رائما اپنی ڈائری میں لکھتی ھے":اسد دس دنوں کے لیے یھاں آیا...ساتھ رھا...پر اس نے ایک بار بھی مجھ سے کوئی بات نھیں کی ..آخر غرور پیٹا جو ھے .. مجھ جیسی لڑکی سے بات کرنے کو اپنی توھین سمجھتا ھے..اگر مجبوری نہ ھوتی تو شاید وہ تو میری شکل تک دیکھنا پسند نھیں کرتا...چلو مجھے کیا..جو دل میں آئے

کرے...میری بھلا سے"

...دوسری طرف اسد لندن میں اپنے ھاسٹل کے کمرے میں بیٹھا کڑ رھا ھوتا ھے اس کے دماغ میں ابھی بھی رائما کی باتیں, رائما کا چھرہ, رائما کا ائیرپورٹ کے باھر

ھی اسے چھوڑ کر چلے جانا ہی گھوم رہا تھا ..اس کے دوست کی نظر میں وہ باھر کے نظارے دیکھ رہا ھے مگر وہ تو رائما کے خیالات میں کھویا ھوا تھا...

اسد کا دوست جس کا نام جمیل ھے ...کھتا ھے ":کب تک کھڑکی کے پاس کھڑے رھو گے ...جب سے پاکستان سے آئے ھو کھڑکی کے ھی ھو گئے ھو ...ھم سے باتیں کرنے کا تو وقت ھی نھیں ھے جناب کے پاس " ...وہ شکوہ کرنے لگا

اسد کے نکاح کے بارے میں اس کے تمام دوست جانتے ھیں ...اسد اس کے پاس آکر بیٹھتا ھے...وہ بسکٹ کھارھا تھا

اسد":اکیلے اکیلے کھاؤ گے کیا؟؟ مجھے بھی دو" پھر اس سے بسکٹ لے کر کھانے لگتا ھے...

جمیل ": کوئی بات ھے کیا؟؟"

اسی وقت کمرے میں دانش, احمد اور فیضان آجاتے ھیں ..آتے ھی دانش بسکٹ کا ڈبہ اسد کے ھاتھ سے چھین کر کھانا شروع کردیتا ھے ..اور سامنے کھڑکی پر چڑکر بیٹھ جاتا ھے...

جمیل اپنی بات جاری رکھتے ھوۓ": بولو اسد" اس پر احمد": کچھ پریشانی ھے کیا ؟؟.. مجھ سے بولو ..تمھارا بھائی ٹھیک کردے گا" اس پر فیضان غصے سے": اگر کسی نے تیرے پیسے کھا لیے ھیں تو مجھے بولو.. میں اس کے حلق سے بھی نیکلوالوں گا..بس تم بولو"

دانش ":ارے ...اس کا چھرہ ھی بتارھا ھے کے پریشانی کچھ اور ھے "وہ اسد کا چھرے کے تاثرات پڑھتے ہوئے گویا ہوا

"جمیل ": بھائی بول ..ھوسکتا ھے کے ھم تیری مدد کرسکیں

اسد ان سب کے بھت اصرار کرنے پر کھتا ھے ":یار .. سمجھ ھی نھیں آرھا کے پریشانی ھے کیا... تمھیں کیا بتاؤں"

"جمیل الجھ کر ": کیا مطلب ؟؟

اسد کھڑے ھوتے ھوئے ":یار میں کراچی گیا تھا اپنے گھر..اس بار تمھاری بھابھی بھی وھاں آئی تھی..پھلے تو میں اسے یونیورسٹی لینے گیا ..وھاں مجھے بھت تعجب

ھوا کے اس کی کوئی بھی دوست میرا نام تک نھیں جانتی ...اور اس نے بھی
..وھاں مجھے اپنا کزن کھ کر تعارف کروایا

پھر میرے لیے کھانا پکایا پر ایک بار بھی مجھ سے خود
نھیں کھا کے اسد کھانا کھالو ...میں نے بھت محنت سے بنایا ھے ...بس میری امی
نے ھی کھا..جبکے میں چاھتا تھا وہ بولے ..میں وھاں رھا ...وہ صرف کام ھی کام
کرتی رھی ...مجھے تو ایسا لگ رھا تھا کے رخسانہ کے بدلے کے کام بھی وھی کر رھی
ھے

رخسانہ کو اگر تم دیکھ لیتے تو تمھیں وہ مالکن اور میری بیوی
...نوکرانی نظر آتی

سچ میں اتنا برا حال تھا اس کا ...بال بکھرے ھوئے ...کاجل پھیلا ھوا ...سر پر
دوپٹہ ...منہ بھی ایسا لگ رھا تھا کے ایک بار دھو رھی ھے پورے دن میں یا شاید

وہ بھی نھیں ...آنکھیں دیکھو تو ایسا لگتا تھا کے نہ جانے کب سے سوئی نھیں

..ھے ... میں نکاح کے بعد پھلی بار گیا تھا

یہ نھیں کے میرے لیے تیار ھوتی .. سجتی سورتی ....وہ تو ایسا لگ
رھا تھا کسی کے سوگ میں آئی ھوئی ھے ...اوپر سے نہ میری طرف دیکھتی تھی نہ

بات کرتی ....یھاں تک کے میں نے ایک گلاس پانی مانگا تو بجائے میرے ھاتھ

...میں دینے کے ٹیبل پر رکھ کر چلی گی

امی نے اسے مجھے ائیرپورٹ چھوڑنے بھیجا تو باھر
"سے ھی سولوٹ مار کر چلی گی

جمیل بڑے سنجیدہ انداز میں": یہ سن کر تو ایسا لگ رھا ھے کے بھابھی اس نکاح

"سے خوش نھیں ھیں

احمد اپنی رائے دیتے ہوئے": برا مت ماننا یار... پر مجھے بھی ایسا ھی لگ رھا ھے"

اس پر دانش کھتا ھے": ایسا کچھ نھیں ھے... بھابھی ایک مشرقی لڑکی ھیں...وہ شرما رھی ھوں گی اسد سے ...اور رھا سوال تیار ھونے کا ..تو ھوسکتا ھے وہ بیچاری کام کر کر کے اتنا تھک جاتی ھوں کے انھیں سجنے سورنے کا موقع ھی نھیں ملتا"

فیضان اسد کے کندھے پر ھاتھ رکھتے ہوئے": اچھا میرے بھائی ...ذرا یاد کر کے بتا کے بھابھی کی جب تجھ سے منگنی ھوئی تھی تب وہ تجھ سے کس طرح بات کرتی تھیں؟؟"

اس پر اسد": یہ تو مجھے نھیں یاد" وہ فوراً بول پڑا تھا

اس پر احمد بڑی حیرت سے": کیا؟؟؟ تمھیں یہ ھی نھیں پتا کے تمھاری منگیتر تم سے کس طرح بات کرتی تھی"

اسد": یار ...واقعی یاد نھیں ...کیونکے میں نے تو کبھی اس میں دلچسپی لی ھی نھیں .... تم لوگوں کو پتا تو ھے کے میں تو منگنی بھی توڑ دینا چاھتا تھا..."

فیضان": ارے پھر بھی...کچھ تو بات ھوتی ھوگی...آخر تم دونوں تو کزن بھی ھو"

اسد اس پر": نھیں ...میں اس سے کبھی بات نھیں کرتا تھا ..مجھے وہ اچھی نھیں لگتی تھی" وہ منہ بسور بولا

"دانش اس کے الفاظ پکڑتے ھوۓ ":مطلب، اب پسند ھے؟؟؟

اسد اس بات پر چڑتے ھوۓ": نھیں...اب تو اور زیادہ ناپسند ھے مجھے ... تم لوگ کچھ بھی بولو..مجھے لگتا ھے وہ نک چڑی ھے"

جمیل اس پر گہری سانس بھرتے ھوۓ": چلو جی ...بات ھی ختم ھوگی ...انھیں تو وہ نہ پسند ھے ...پھر وہ جو بھی کرے... تمھیں اس سے کیا؟؟؟ ...وہ تمھاری

ماں کی خدمت تو کر رھی ھے ناں ... جس کے لیے تم نے اس سے شادی کی تھی... بس"

دانش اسد سے مخاطب ہوکر ":اصل میں ناں اسد... تیرا ایگو ھرٹ ھوا ھے ... ھر بار تو اسے بھاؤ نھیں دیتا تھا ... اس بار اس نے نھیں دیا" وہ کہہ کر ھنسنے لگا

اسد اس پر چڑتے ھوئے،" سمجھ نھیں آتا... تم لوگ میرے دوست ھو یا اس کے"

فیضان سنجیدگی سے ":یار بھت چھوٹی سی بات ھے ... پھلے تمھیں ان میں انڑس نھیں تھا... اب انھیں تجھ میں نھیں ھے"

*******__________*********

..کچھ ماہ بعد جعفر رائما کو فون کرتا ھے

PTCL

...پر

"رائما آکر فون اٹھاتی ھے ..رائما ":ھیلو

..جعفر رائما کی آواز سنتے ھی فون واپس رکھ دیتا ھے

رائما الجھ کر فون دیکھتے ہوۓ": کاٹ دیا؟؟؟" یہ کھ کر جانے لگتی ھے ...دوبارا جعفر فون کرتا ھے ..رائما پھر مڑ کر آتی ھے اور فون اٹھاتی ھے":... ھیلو"... جعفر ..پھر خاموش رھتا ھے

رائما": ھیلو" .. جعفر فون کاٹ دیتا ھے .. تھوڑی دیر بعد رائما کھانے کی ٹیبل پر کھانا لگارھی ھوتی ھے کے فون بجتا ھے ...رائما کام چھوڑ کر آتی ھے اور فون اٹھاتی ھے ...اس بار وہ بھی بلکل خاموش کھڑی رھتی ھے ... جعفر بھی کچھ نھیں بولتا...

تین چار منٹ بعد رائما": جب بات کرنی ھی نھیں ھے تو فون کیوں کر رھے ھو؟؟؟ وہ چڑتے ہوئے بولی"

...جعفر سنے کے بعد بھی کوئی جواب نہیں دیتا...رائما فون پٹک کر چلی جاتی ہے

جعفر آفس میں بیٹھا ہوتا ہے اور سوچتا ہے ": تم سے کیا کھوں ...کچھ سمجھ نہیں آرھا ... تمھیں بتانا چاھتا ھوں کے پری ایک ھفتے کے لیے آرھی ھے پیر کو ..اور اس نے مجھ سے کھا ھے کے وہ مجھ سے اپنی شادی کا تحفہ لے گی ...کیونکے میں نے اسے اس کی شادی پر وہ تحفہ نھیں دیا تھا جو اس نے مانگا تھا ..وہ چاھتی تھی کے میں تمھیں اپنے دل کا حال بتادوں پر میں نے کھا نھیں ...میں ٹھیک وقت ...کا انتظار کر رھا تھا ... تمھارے بولنے کا انتظار کر رھا تھا

پر میری امی نے وہ شاخ ھی کاٹ دی جس پر الو بیٹھتا
ھے ...پر اب ان باتوں کا کیا فائدہ ...فلحال میں پری کے لیے پارٹی رکھ رھا ھوں اور تمھیں بلانا چاھتا ھوں ...پر سمجھ نھیں پارھا کے کیسے کھوں ..اگر تم نے مجھ سے پوچھا کے دادی نے اجازت دے دی تو میں کیا کھوں گا ...اور اگر میں نے

اسے سچ بتادیا کے دادی نے اجازت نھیں دی ....پر میں تمھیں بلا رھا ھوں ...تو

"کیا تم آؤ گی

رائما کھانا کھا رھی ھوتی ھے کے فون پھر بجتا ھے ...رائما کھانا چھوڑ کر فون اٹھانے جاتی ھے ... جعفر پھر کچھ نھیں کھتا...رائما کو غصہ آنے لگتا ھے": ....اگر تمھیں بات نھیں کرنی تو فون بھی مت کرو ...اور اگر اب تم نے فون کیا تو یہ تمھارے ...لیے اچھا نھیں ھوگا... سمجھے" کھ کر غصے سے فون رکھ کر آجاتی ھے

...رخسانہ سبزیاں لے کر بازار سے آتی ھے..اور لاکر کچن میں رکھنے جارھی ھوتی ھے

جعفر ":اب جو ھوگا بعد میں دیکھیں گے ...بس اب جیسے ھی رائما فون اٹھائے گی میں اس سے کھ دوں گا ... سمجھ نھیں آرھا میں ڈر کیوں رھا ھوں ...آج تک جو... لڑکا لاکھوں کروڑوں کی میٹنگ کرنے سے نھیں ڈرا وہ صرف اپنی کزن کو فون کر کے پارٹی میں انوائٹ کرنے سے ڈر رھا ھے ...زیادہ سے زیادہ کیا ھوگا وہ منع کردے گی بس" یہ کھ کر فون ملاتا ھے ...اس بار رخسانہ فون اٹھاتی ھے ":ھیلو جی...کون بات کر رھا ھے؟؟؟"

... جعفر رخسانہ کی آواز سنتے ھی فون بند کر دیتا ھے

رخسانہ ":لو جی...فون کاٹ دیا"

رائما ":کس کا فون تھا؟؟؟ "

رخسانہ ":پتا نھیں ..کچھ کھا ھی نھیں ...بس فون کاٹ دیا"

رائما": ھاں یہ جو بھی ھے باربار فون کر کے کاٹ رہا ھے ...بس تنگ کررھا ھے" وہ جنجھلاتے ہوئے بولی

رخسانہ": رائما باجی ...اس میں غصہ کرنے والی کیا بات ھے...اب بس فیصلہ کرلیتے ھیں کے فون اب کوئی بھی اٹھائے ...آپ یا میں ....دیں گے صرف گالیاں تا کے اس کو بھی پتا چلے کے کس سے پالا پڑا ھے"

رائما اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے،" ٹھیک ھے آنے دو فون کو" وہ دونوں ہاتھوں کی آستینیں چڑھا تے ہوئے گویا ہوئی

...تھوڑی دیر بعد فون پھر بجتا ھے ...اس بار رائما پھلے سے ھی تیار بیٹھی ہوتی ھے وہ سمجھتی ھے کے اسی کا فون ھے جو صبح سے تنگ کر رھا ھے ..اس لیے نمبر جو

اسکرین پر آرھے ھوتے ھیں وہ بھی نھیں دیکھتی اور فون اٹھاتے ھی شروع ھوجاتی ھے ... غصے سے بولتی ھے ":کمینے, کتے, سور کی اولاد,چوسے ھوئے آم, کیلے کے سڑھے ھوئے چھلکے, آخر سمجھتا کیا ھے خود کو...ھاں ...تیرے گھر میں ماں بھن نھیں ھیں...اگر اب دوبارا یھاں فون کیا تو ماں قسم تیرے پاوں توڑ دوں گی "سمجھا... شرافت کا تو زمانہ ھی نھیں رھا...

اسد رائما کے منہ سے اپنے لیے گالیاں سن کر فورا فون بند کردیتا ھے ...اور سوچتا ھے ":پاگل ھے یہ تو..وہ بھی پوری"

رخسانہ خوش ھوکر ":واہ میری شیرنی... ٹھیک کردیا تم نے اس کا دماغ ...اب یھاں فون کرنے سے پھلے ھزار بار سوچے گا" کھ کر ھسنے لگتی ھے..رائما بھی مسکرانے

لگتی ھے ....رائما کی نظر اچانک سے فون کی اسکرین پر پڑتی ھے ...تو وہ اپنے منہ پر ھاتھ رکھ کر کھڑی ھوجاتی ھے...

رخسانہ ":کیا ھوا؟؟...جی

رائما ڈرتے ھوۓ اور گھبرآ کر بولتی ھے":یہ اسکرین تو آخری نمبر جس سے فون آیا ھے وہ اسد کا نمبر دیکھا رھی ھے ..یعنی میں نے اسد کو گالیاں دیں ...یاخدا ...یہ مجھ سے کیا ھوگیا"

رخسانہ یہ سن کر":اُو...تیری...یہ کیا کردیا آپ نے ...اب تو اسد بھائی چھوڑیں گے نھیں"وہ زبان منہ میں دباتے ہوئے گویا ہوئی---

رائما ڈرتے ھوۓ،" اللہ ..اب میں کیا کروں"

"رخسانہ": بی بی... جی... کو بتادو... جی

"رائما": ھاں... یہ ٹھیک کھا تم نے

...وہ جاکر پورا واقعہ اپنی مامی کو بتاتی ھے اس پر اس کی مامی بھی بھت ہستی ھیں ...ان کو ھستا ھوا دیکھ رائما کے چھرے پر بھی مسکراھٹ آجاتی ھے

رات کو جعفر کا فون آتا ھے...رخسانہ فون اٹھاتی ھے ... جعفر اس سے کھتا ھے ...کے اسے رائما سے بات کرنی ھے وہ جعفر بول رھا ھے اس کا کزن

...رخسانہ": اچھا میں بولتی ھوں ان سے "...کھ کر رخسانہ زور سے چیخ کر بولتی ھے "رائما باجی ...آپ کے لیے کسی جعفر کا فون آیا ھے":

رائما اس وقت اپنے بستر پر لیٹی اپنے گھر والوں کو ھی یاد کر رھی ھوتی ھے ... جیسے ھی اس کے کانوں میں جعفر کا فون آیا ھے یہ آواز آتی ھے..وہ فورا اٹھ کر بھاگتے ھوئے نیچے آتی ھے...

اس کے چھرے پر خوشی ھی خوشی نظر آرھی ھوتی ھے...رخسانہ رائما کو فون پکڑاتے ھوئے دیکھتی ھے کے رائما کی آنکھوں میں نمی ھے اور ھونٹوں پر مسکراھٹ ..وہ فون پکڑا کر جانے لگتی ھے...

"رائما فون کو کان سے لگا کر ": ھیلو

جعفر": ہمارے یہاں سلام کرتے ھیں... اسلام و علیکم" جعفر نے وہی لائن دہرائی تھی جو پہلے رائما نے کہی تھی

رائما جعفر کی آواز سنتے ھی زور زور سے رونا شروع کردیتی ھے ... جعفر بے تاب ھوجاتا ھے رائما کی رونے کی آواز سن کر ": کیا ھوا؟؟؟؟ سب خیریت تو ھے ؟؟"

رائما پھر خود کو سمبھالتے ہوئے کھتی ھے ": وعلیکم اسلام... کیسے ھو؟؟؟ "

جعفر": تم رو کیوں رھی ھو؟؟"

رائما": بس تمھاری آواز سنتے ھی دل بھر آیا... میں تم سے شکوہ نھیں کر رھی ... پر مجھے گھر کی اور سب گھر والوں کی بھت یاد آرھی ھے"

جعفر": اللہ کا کرم ھے سب گھر والے ٹھیک ھیں ...اور میں نے اس لیے فون کیا تھا کے پری آرھی ھے پیر کو ...پورے ایک ھفتے کے لیے رھنے ...میں نے روشنی منھاج ، کنول ، پری ، امیما ، واصف ، عامر اور

b.b

سب کو دعوت دی ھے پارٹی کی ...وہ بھی میرے نئے گھر میں.. میں نے تمھیں بھی اس کی دعوت دینی تھی "

رائما": سب آرھے ھیں ؟؟" اس کے لہجے میں خوشی جھلک رہی تھی یہ سوال کرتے ہوئے

جعفر": ھاں سب آرھے ھیں ... سب دعوت میں بھی آئیں گے میرے گھر اور دادا کے گھر رھیں گے بھی ...تو تم آؤ گی ؟؟؟"

رائما یہ سن کر بھت خوش ھوتی ھے ...اس کے آنسوں خوشی کے مارے رک ھی نھیں رھے ھوتے....وہ کھتی ھے ":ضرور میں ضرور آوں گی"

جعفر رائما کا یہ جواب سن کر خوشی سے کھتا ھے تو پھر ٹھیک ھے...پیر والے دن چار بجے تک تیار رھنا میں لینے آوں گا"

"رائما ": تم فکر مت کرو.. میں آدھا گھنٹہ پھلے ھی تیار ھوکر بیٹھ جاؤ گی

"جعفر": ٹھیک ھے...اپنا خیال رکھنا..اللہ حافظ

"رائما":اللہ حافظ

رائما اپنے کمرے میں جاکر ڈائری میں لکھتی ھے "یا اللہ ..یہ کتنا عجیب احساس آج میں نے محسوس کیا... میں کبھی اپنے گھر مھمانوں کے آنے پر خوش نھیں ھوتی تھی..مجھے تو خالی گھر اچھا لگتا تھا..مجھے خاموشی سے محبت تھی...پر جب سے یھاں آئی ھوں خالی گھر دیکھ کر دل بھاگنے لگا ھے..خاموشی اب اچھی نھیں لگتی ..

دل چاھتا ھے کے کھیں سے میرے سارے کزن آجائیں
اور گھر میں وھی شور وغل مچ جائے ...دل چاھتا ھے کے اڑکر وھاں پھنچ جاؤں... کبھی یہ بات پری کھا کرتی تھی...آج میں کھ رھی ھوں کتنا مزا آئے گا ناں ...پیر آنے میں تو پورے چار دن ھیں کیسے گزرے گے یہ چار دن ...اللہ مجھے تو یقین نھیں آرھا کے پورے ایک سال اور دو مھینے اور تین دن بعد میں.. اپنے گھر والوں کو دیکھوں گی"

******____________**********

"تین دنوں بعد اسد کا فون آتا ھے ..رائما اٹھاتی ھے": ھیلو...اسلام و علیکم

"اسد بڑے پیار سے": وعلیکم اسلام میم

رائما اسد کی آواز سنتے ھی فورا فون لے کر مامی کے پاس جاتی ھے..اسد اپنی ماں کی طبعیت پوچھتا ھے ..مامی اسے اس دن کا پورا واقعہ سناتی ھیں ...

"اسد": اچھا امی ...کیا میں رائما سے بات کر سکتا ھوں؟؟

امی": بڑی حیرت سے": تمھیں رائما سے بات کرنی ھے؟؟...اگر میں نے غلط نھیں سنا تو" رائما وھیں کھڑی ھوتی ھے..اور نفی کے اشارے میں گردن ھلاتی ھے ..

رائما جانتی ھے کے وہ اسے ڈانٹنے کے لیے ھی بات کرنا چاھتا ھے

اسد'':امی آپ ھی تو ھر وقت کھتی ھیں رائما سے بات کیا کرو ...اب کر رھا ھوں تو آپ کروا نھیں رھی ھیں''

امی'':اچھا ٹھیک ھے ..رائما میرے پاس ھی کھڑی ھے ..لو بات کرلو'' کھ کر زبردستی رائما کو فون پکڑا دیتی ھیں..

رائما ڈرتے ڈرتے '':ھیلو''

اسد بڑے پیار سے'':اس دن آپ نے کھا تھا ناں کے تمھاری ماں بھن نھیں ھیں تو اس کا جواب ھے ... بھن تو میری واقعی میں نھیں ھے اور ماں سے ھی بات کرنے کے لیے فون کیا تھا''

"رائما ڈرتے ہوئے": میں جانتی ہوں

اسد بڑے پیار پیار سے بول رہا تھا": اور کیا کہا تھا آپ نے میم... میرے پاؤں توڑ

"دیں گی آپ--- ہے ناں .. شرافت کا تو زمانہ ہی نہ رہا

رائما گھبراتے ہوئے": وہ تو" ابھی رائما کچھ بولے اسد زور سے ڈانٹتے ہوئے کہتا

.. ہے": تمہاری تو میں" ابھی یہ سننا ہی ہوتا ہے کے رائما فون کاٹ دیتی ہے

"مامی": کیا کہہ رہا تھا؟؟

"رخسانہ آکر": رائما باجی چائے پک گی ہے لے آوں؟؟

رائما اپنی مامی کی بات کا کا جواب دیتے ہوئے": پھلے تو پیار پیار سے میری کلاس لے رھے تھے ...پھر جیسے ھی انھوں نے ڈانٹنا اسٹارٹ کیا میں نے فون ھی کاٹ دیا" یہ سنتے ھی رائما کی مامی ,رخسانہ اور خود رائما خوب ھسنے لگتے ھیں۔

*******___________********

جعفر دادا کے بولانے پر صبح ھی صبح مورنگ پارک میں آیا تھا ..آتے ھی اس کی نظر ...اپنے دادا پر پڑی جو بینچ پر بیٹھے تھے اپنے پاؤں پکڑے

"جعفر پریشان ھوکر":آپ ٹھیک تو ھیں؟؟

...اس سے پھلے دادا کچھ بولیں وہ لڑکی بول پڑی جو دادا کے پاس ھی کھڑی تھی ..جیسے جعفر نظرانداز کر گیا تھا

لڑکی غصے میں ڈپٹتے ہوئے جعفر کو": تو آپ ھیں دادا کے بیگڑے ہوئے پوتے.."

"جعفر اس لڑکی کی بات سن چونک کر اس کی جانب دیکھتا ھے": کیا؟؟

لڑکی": حد ھے آپ سے.. شرم نھیں آتی آپ کو...آپ کے بوڑھے دادا بیچارے چل پھر نھیں سکتے..اور آپ ان کا ایک خیال تک نھیں رکھ پارھے ھیں...دادا نے بتایا مجھے کے انھیں ڈاکٹر نے کھا ھے روز چھل قدمی کرنے کے لیے ...تو کیا آپ اپنے تھوڑے سے قیمتی وقت میں سے اپنے دادا کو وقت نھیں دے سکتے"

جعفر حقاء بقاء ھوکر اسے دیکھ رہا تھا..وہ لڑکی تو نون اسٹاپ ڈانٹے ھی چلی جارھی تھی ..بغیر اس کی کوئی بات سنے.. لیکن ساتھ ساتھ وہ دادا کو بھی گھور رہا تھا..وہ

سمجھ گیا تھا کے اس لڑکی سے دادا نے جھوٹ بولا ھے کے وہ چل پھر نھیں سکتے..

دادا جعفر کی نظروں کو پڑھ چکے تھے اس لیے اپنی مسکراھٹ بڑی مشکل سے روک رھے تھے... لیکن وہ لڑکی تو چپ ھونے کا نام ھی نھیں لے رھی تھی..آخر کار جعفر بولے اس سے پھلے دادا بولتے ھیں،" ارے بیٹی..چھوڑو..اب سے یہ روز آجایا کرے گا..میرے ساتھ"

جعفر یہ سن کر مزید دادا کو گھورتا ھے..

لڑکی جعفر کو منہ بسور کر کھتی ھے ": دادا کے بیگڑے ہوئے پوتے.. ایک بات سمجھ لو.. زندگی میں سب تمھاری طرح خوش نصیب نھیں ھوتے.. اس لیے پرواہ کرو اپنے دادا کی "... کھ کر غصے سے وھاں سی چلی جاتی ھے

لڑکی کے جانے کے بعد جعفر دادا کی جانب دیکھ کر ": کیا؟؟ ایک لڑکی مجھے اتنی باتیں سنا کر چلی گی .. صرف آپ کی وجہ سے "

دادا مسکراتے ہوئے ": آمنہ نام ھے اس کا... بھت پیاری ...."

ابھی دادا بول ھی رھے تھے کے جعفر بیچ میں بات کاٹتے ہوئے بولتا ھے ":.. آپ کو نھیں لگتا کے اب آپ کی دوسری شادی کی عمر نھیں رھی "

اس پر دادا جعفر کو گھور کر دیکھتے ہوئے ": پاگل ہو گئے ہو کیا؟؟؟ ...میں تو تمھارے لیے پٹا رہا تھا ..کتنے جھوٹ بولنے پڑے مجھے تمھاری خاطر ..اب چلو ...مجھے سہارا دے کے لے چلو" کہہ کر اپنا ہاتھ جعفر کی جانب بڑھاتے ہیں

جعفر": حد ہے آپ سے ...آپ سے کس نے کہا ہے کے اس لڑکی کو میرے لیے پٹائیں ...اور وہ جا چکی ہے ..تو اکٹینگ کرنا بند کریں ...چلیں" کہہ کر پلٹنے ہی لگتا ہے ...کے دادا اس کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں

دادا": سنا نہیں اس نے کیا کہا ہے تم سے ...پرواہ کرو میری" وہ مسکراتے ہوئے جتا رہے تھے

جعفر": مجھے اس میں کوئی دلچسپی نھیں ھے...پلیز ...فارس مت کریں"..اس نے صاف انکار کر دیا

"دادا": ھاتھ تو پکڑ لو..کم از کم...دادا ھوں تمھارا...بات چلتے چلتے بھی کر سکتے ھیں

دادا کے کھنے پر جعفر ان کا ھاتھ پکڑ کر اپنے کندھے پر ڈال لیتا ھے": ..مجھے پتا ھے کے یہ آپ کیوں کر رھے ھیں...اس لڑکی کی وجہ سے"..

دادا": سمجھا کرو..میں نھیں چاھتا اسے پتا چلے کے میں نے اس سے جھوٹ بولا ھے"...وہ آنکھ مار کر ہلکے سے کان میں سرگوشی کرنے لگے

جعفر":آپ اس کی فکر کیوں کر رھے ھیں...جب میں آپ سے کھ چکا ھوں مجھے انٹرس نھیں ھے"

دادا":اتنی پیاری بچی ھے .. خوبصورت بھی ھے ...رنگ اگر گندمی ھے تو کیا پرکشش ھے بھت...مجھے تو پھلی نظر میں اچھی لگی...اس لیے تمھیں بلایا یھاں...تاکے تم بھی دیکھ لو..."

جعفر ان کی بات کا جواب نھیں دینا چاھتا تھا اس لیے کھتا ھے":جلدی کریں آپ کی اکٹینگ کی وجہ سے آفس پھچنے میں دیر ھوجاۓ گی..."

آفس جاتے وقت راستے میں آمنہ دادا کو بس اسٹاپ پر کھڑی نظر آتی ھے...وہ اسے اپنی کار میں فارس کر کے بیٹھا لیتے ھیں..وہ آمنہ کے ھاتھ میں ایک فائل دیکھتے ھیں ...انھیں اندازا ھوجاتا ھے کے آمنہ نوکری کے لیے انٹرویو دینے جارھی ھے....وہ باتوں ھی باتوں میں آمنہ سے پوچھتے ھیں ..آمنہ اس کمپنی کا نام لیتی ھے تو پراسرار مسکراھٹ ان کے لبوں پر بکھر آتی ہے

"آمنہ ":آپ مسکراء کیوں رھے ھیں دادا؟؟؟

"...دادا":ایسے ھی...مجھے یقین ھے تمھیں جاب ضرور ملے گی

"آمنہ حیران ھوکر":واقعی ..آپ کو ایسا لگتا ھے دادا

...دادا":بلکل" وہ اثبات میں سر ھلاتے ھوئے بولتے ھیں

"آمنہ ":آپ کو برا تو نھیں لگا؟؟ میں آپ کو دادا بلا رھی ھوں

"..دادا مسکراتے ھوئے": نھیں.. بلکل نھیں..مجھے تو اچھا لگا

"...آمنہ ": اصل میں آپ بلکل میرے دادا جیسے دیکھتے ھیں

آمنہ کو آفس کے باھر چھوڑ کر فون کرتے ھیں "..ایک لڑکی ھے آمنہ.. میں چاھتا
"ھوں.. تم اسے سیکرٹری کی جاب دو..وہ بھی جعفر کی

مینیجر": سر..... لیکن .... سر جعفر اپنی سیکرٹری بدلنا نھیں چاھتے..پھر اچانک سے
"ھم ان کی سیکرٹری کیسے بدل سکتے ھیں

دادا ": جتنا کھا ھے اتنا کرو..اور جعفر کو بتادینا...میں نے کھا ھے...وہ ھٹا نھیں
"سکتا

آمنہ کو جاب مل جاتی ھے..وہ بھت خوشی خوشی دوسرے دن پارک میں دادا کو یہ بات بتاتی ھے..

جعفر کو دادا آج بھی فون کر کے زبردستی پارک میں بلاتے ھیں... جعفر منہ پھولائے چلتا ھوا دادا اور آمنہ کی جانب ھی آرھا ھوتا ھے ...تب آمنہ کی نظر اس پر پڑتی ھے ... جعفر بھت خوبصورت لگ رھا تھا.. جیسے کوئی ھیرو ھو...آمنہ بے اختیار اسے آتا ھوا تکنے لگتی ھے...

آمنہ اپنے دل میں": کتنا خوبصورت ھے..اور ھیڈسم بھی ...یہ دادا کا بیگڑا ھوا پوتا"

جعفر آتے ھی": چلیں ..میں آپ کو لے چلتا ھوں" کھ کر دادا کا ھاتھ پکڑتا ھے...

دادا":ارے ... تم ایک کام کیوں نھیں کرتے.. تم آھی گئے ھو تو آمنہ کے ساتھ

"... ایک راؤنڈ ھی لگا کر آجاؤ...پارک کا..یہ صیحت کے لیے اچھا ھوگا

"جعفر دادا کو دیکھ کر بے دلی سے ":دادا

دادا":جاؤ "وہ فارس کرنے لگے

"....آمنہ جعفر سے مخاطب ھوکر":چلو

"جعفر صرف دادا کی وجہ سے ":اچھا چلو

"آمنہ جعفر سے ":تم دادا کا خیال رکھا کرو

جعفر اسے کھا جانے والی نظروں سے ": مجھے تمھاری ایڈوائس کی ضرورت نھیں" کھ کر تیزی سے آگے بڑھ جاتا ھے....

آمنہ ": کتنا روٹ ھے یہ .. بدتمیز" وہ منہ بگاڑتے ہوئے بولی

آمنہ آفس پھنچتی ھے تو اسے پتا چلتا ھے کے اس کے باس کا نام جعفر ھے.... اسے وھاں دیگر کام کرنے والے بتاتے ھیں... سر جعفر انسان نھیں کام کی مشین ھیں...

اس کے سامنے ایک خوبصورت سی لڑکی آکر کھتی ھے ": تم ھو وہ جس نے میری جگہ لی ھے..."

آمنہ ڈرتے ہوۓ ": کیا؟؟؟ تمھاری جگہ.. سچ میں, میں نھیں جانتی اس بارے میں کچھ بھی"

لڑکی جس کا نام رابعہ ھے آمنہ کا ھاتھ پکڑ کر خوش ہوتے ہوئے کھتی ھے ":تم

"تم ہو وہ ... جس نے مجھے بچایا ... لیکن اب تمھارا خدا ھی حافظ ھے...

آمنہ اس کی بات سن کر ڈر جاتی ھے...وہ ابھی اس بات سے ان جان ھے کے

.. جعفر وھی دادا کا بیگڑا ھوا پوتا ھے

دوسری طرف جعفر غصے سے مینیجر سے ":دادا نے میری سیکرٹری بدلی...پر

"کیوں؟؟؟

"... مینیجر ":سر ..مجھے نھیں پتا...انھوں نے جو کھا میں نے آپ کو بتادیا

"جعفر ":گیٹ آؤٹ.....اور ھاں بھیجو میری سیکرٹری کو

... مینیجر اثبات میں سر ھلاتے ہوئے چلا جاتا ھے

"جعفر اپنے دل میں": آخر دادا کر کیا رہے ھیں؟

"ابھی وہ یہ سوچ ھی رہا تھا کے آفس کا گیڈ نوک ھوتا ھے ... جعفر ": آجاؤ

آمنہ اندر آتی ھے تو وہ دروازے پر ھی فریز ھوجاتی ھے.. جعفر بھی اسے دیکھ چونکتا ھے... لیکن آگلے ھی لمحے جعفر کو سمجھ آجاتا ھے کے دادا نے اس کی سیکرٹری اچانک سے کیوں بدلی ...آمنہ کے ھوش اڑے تھے...دادا کے بیگڑے ھوئے پوتے کو اپنی باس کی جگہ دیکھ ....

"جعفر اس کا ری ایکشن دیکھ سمجھ جاتا ھے وہ بھت شاکٹ ھوئی ھے ":..اندر آؤ

... آمنہ کی جان اٹک گی تھی جعفر کو دیکھ ...وہ ڈرتی ھوئی اندر آئی

جعفر":بیٹھو" وہ کرسی کی جانب اشارہ کر کے کھتا ھے...

آمنہ ڈرتے ڈرتے ":تو تم... نھیں آپ...آپ جعفر.. نھیں ... سر جعفر ھیں؟؟؟"

جعفر بڑی مشکل سے اپنی مسکراھٹ روکتا ھے اس کو ڈرتا ھوا دیکھ ":جی.. میں ھوں...آپ کا باس.. مس آمنہ"

آمنہ منہ ھی منہ بڑ بڑاتی ھے":مجھے یقین نھیں آرھا...دادا کا بیگڑا ھوا پوتا ...میرا باس ھے.."

اس کے آھستگی سے کھنے کے باوجود جعفر سن لیتا ھے ... لیکن نظرانداز کردیتا ھے...

"جعفر ": چلیں تو کام شروع کریں... مس آمنہ

آمنہ ": یس ... سر " اثبات میں سر ہلا کر ہاں کرتی ہے

وہ آمنہ کو کام دینے کے بعد ": میری چھ بجے کی میٹنگ ھے ...اس میں تم میرے ساتھ چلو گی" وہ آرڈر دیتے ہوئے گویا ہوا

"آمنہ ": جی... سر

"جعفر ": ٹھیک ھے ...اب جاؤ

اس کے جانے کے بعد جعفر ": آخر ثابت کر رھے ھیں کے میرے دادا ھیں..بیچاری آمنہ...دادا کے پلین کا حصہ بن گی .....دادا بھی ناں " ...یہ کہہ کر وہ زیر لب مسکراتا ہے

*********_____________***********

جعفر پری کو اسپین سے لے کر آتا ھے ...پری گھر آکر جیسے ھی اپنی ماں کے گلے لگتی ھے ...زور زور سے بچوں کی طرح رونے لگتی ھے...پھر

b.b

سے مل کر بھی اس کا یہی حال ہوتا ھے...یھاں تک کے وہ سب سے گلے ایسے ھی ملتی ھے اس کا رونا بند ھی نھیں ہورھا ہوتا...

جعفر":اب تو رونا بند کردو" ...پھر وہ پری کو ھسانے کے لیے کھتا ھے ":اچھا بھابھی ایک کام کریں ایک ٹپ لے آئیں..ویسے بھی کراچی میں پانی کی بھت قلت ھے ...اچھا ھے پری کے رونے سے ہم کراچی والوں کا بھی کچھ بھلا ہوجاۓ گا"....پھر پری کے سر پر ھاتھ رکھ کر کھتا ھے :"رو بیٹا اور رو" پری مسکرانے لگتی ھے...اور اپنے آنسوں صاف کرتی ھے...

پھر جعفر کی نظر گھڑی پر پڑتی ھے 3:15 منٹ ہورھے تھے":...یاخدا ...اس ملک میں تو کوئی چیز وقت پر نھیں ہوتی...پھلے ٹرین لیٹ ہوتی تھیں اب فلائٹ

تک وقت پر نھیں آتیں... خدا ھی حافظ ھے اس ملک کا ...رائما کو لینے جانا تھا مجھے.. 4 بجے کا کھا تھا میں نے اس سے... ایک گھنٹے کا تو صرف سفر ھے.. وہ میرا انتظار کر رھی ھوگی.. میں نیکلتا ھوں"

"جواد": تم تھک گئے ھو گے.. رائما کو میں لے آتا ھوں

جعفر": نھیں .. اس کی ضرورت نھیں.. میں جارھا ھوں" کھ کر خوشی خوشی کار کی چابی اچھالتے ھوئے نیکلتا ھے...

رائما اپنا سارا سامان پیک کر کے اور تیار ھوکر بیٹھ جاتی ھے... رائما صوفے پر بیٹھی ھوتی ھے کے فون بجتا ھے.. وہ فورا اٹھانے آتی ھے..

''اسد''اسلام علیکم

''رائما'':وعلیکم اسلام ..مامی سو رهی هیں

اسد'':اچھا... ٹھیک هے ..میں رات کو فون کرلوں گا ''کھ کر فون کاٹنے هی والا هوتا
''هے کے رائما کهتی هے'':میں آج اپنے گھر رهنے جارهی هوں..ایک هفتے کے لیے

''اسد'':کیوں؟؟

رائما کو اس کا وجه پوچھنا اچھا نهیں لگتا'':کیونکے پری آرهی هے ایک هفتے کے
''لیے...اور جعفر نے پارٹی رکھی هے اپنے نئے گھر میں..اس لیے

''اسد'':تم نے امی سے اجازت لی؟؟

"رائما": ھاں ..لے لی ھے

اسد": تم تو امی کی بیٹی بنتی ھو..اور تم انھیں اس حالت میں اکیلے چھوڑ کر جا رھی ھو..."

رائما": میں پورے ایک سال بعد جا رھی ھوں" وہ جتاتے ہوئے گویا تھی

اسد": مجھے اس سے فرق نھیں پڑتا کے تم کتنے سالوں بعد جا رھی ھو...اگر فرق پڑتا ھے تو صرف اپنی ماں سے...وہ تو تمھاری محبت میں کچھ بول نھیں رھیں ھیں...پر تمھیں نھیں لگتا کے تمھیں خود خیال رکھنا چاھیے"

رائما":ایسی بات نہیں ہے..میں نے ساری دوائیوں کے بارے میں رخسانہ کو سمجھا دیا ہے"

اس پر اسد غصہ ہوتے ہوئے سخت لہجے میں بولتا ہے":ایک تو تم مجھ سے زبان مت چلاؤ..اور دوسرا تم میری ماں کو نوکروں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر جا رہی ہو...تم کل پارٹی میں شرکت کر کے ہی لوٹ آنا...ضرورت نہیں ہے ایک ہفتہ روکنے کی...جب میں آجاؤں گا اپنی پڑھائی پوری کر کے...تو میں اپنی ماں کا خیال خود ہی رکھ لوں گا... تم پھر جا کر رہتی رہنا جتنا تمہیں رہنا ہو"

رائما کو اس کی باتیں سخت دل خراش لگتی ہیں..،" اچھا..اور کچھ حکم سرکار" غصہ ...کے سبب وہ طنزیہ یہ الفاظ بول کر خاموش ہوجاتی ہے

اس پر اسد کے مرچیں لگ جاتیں ھیں...اور اس کے منہ سے نیکل جاتا ھے ھاں .. میری ماں کا خیال رکھو...مت بھولو..کے اسی لیے تم سے میں نے": ...شادی کی ھے" کھ کر فون کاٹ دیتا ھے

رائما کو اسد کا یہ کھنا بھت برا لگتا ھے..وہ اپنے دل میں ":آج تم نے ھماری شادی کو مجبوری کا سرٹیفکٹ دے کر میرے دل پر ایک ایسا تیر چلایا ھے جو نظر تو نھیں آرھا پر اس کی تکلیف سے میری روح تڑپ اٹھی ھے... ٹھیک کھتے ھیں لوگ کسی کو مارنے کے لیے ضروری نھیں تلوار استعمال کی جائے ....صرف ایک گز کی زبان ھی کافی ھے کسی کو ڈھیر کرنے کے لیے...اور ٹھیک کیا تم نے جو مجھے یہ "بات یاد دلا دی کے میں تمھاری ماں کی خدمت کے لیے آئی ھوں

رات کے وقت اسد کا فون آتا ھے تو رخسانہ اٹھاتی ھے...اسد اپنی ماں سے ان کا حال چال پوچھتا ھے...

اسد ":آپ اپنا خیال رکھیے گا...اور بے فکر رھیں..میں نے رائما سے کھ دیا ھے وہ کل رات تک واپس آجاۓ گی"

اسد کی ماں حیران ھوکر":کیا؟؟؟..پر کیوں کھا تم نے اس سے ایسا..وہ بیچاری پورے ایک سال بعد جارھی تھی اپنے میکے اور تم نے اس پر بھی پابندی لگادی"

اسد الجھ کر ":جارھی تھی کا مطلب؟؟"

امی ":وہ نھیں گی ...اس کا کزن آیا تھا اس نے اسے منع کردیا..بیٹا تم نے ٹھیک نھیں کیا... تم نے ایسا کیوں کیا؟؟"

اسد ":وہ ...مجھے کیا پتا تھا کے وہ جانے سے ھی منع کردے گی ...میں اسے کل واپس آنے کا کھا تھا... منع نھیں کیا تھا جانے کے لیے"

امی ":پر ضرورت کیا تھی؟ ...میں نے خود اسے اجازت دی تھی ... تمھیں پتا ھے کتنا خوش تھی وہ ... صبح سے تیاریوں میں لگی ھوئی تھی... تمھیں ایسا نھیں کرنا چاھیے تھا" وہ رنجیدہ ہو کر کہنے لگیں ان کے لہجے سے ہی پتہ چل رہا تھا کے انہیں برا لگا ہے اسد کا رائی ما کو منع کرنا

اسد": مجھے آپ کی فکر تھی..وہ آپ کے ساتھ ہوتی ہے تو میرا دل سکون میں رہتا ہے ... لیکن وہ آپ کو نوکروں پر چھوڑ کر جارہی تھی..اس لیے میں نے ایسا کہا"

اس پر اس کی ماں بڑے پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے": بیٹا ..اسے تم سے زیادہ میری فکر ہے ... تم سوچ بھی نہیں سکتے کے کتنا خیال رکھتی ہے میرا..اور بیٹا ویسے بھی اس پر فرض نہیں ہے میری خدمت کرنا ..میرا خیال رکھنا..ہر وقت میری ایک آواز پر دوڑے ہوئے چلے آنا ...پر وہ کرتی ہے ..اس پر فرض تمھاری اطاعت ہے ...اور تم تو یہاں ہو ہی نہیں ...یہ تو تمھاری پھوپھو کا بڑاپن ہے جو اس کو میری خاطر یہاں بھیج دیا ہے .... ہوسکتا ہے تمھاری پھوپھو کو اپنے بھائی کا خیال آگیا ہو..اس لیے اسے بھیجا ہو...اور تم نے کیا ,کیا؟؟ ان کی بیٹی کو جو ..پورے ایک سال بعد واپس صرف ملنے جارہی تھی اسے روک دیا

سوچوں اگر انھیں یہ بات بری لگ گی تو کھیں ایسا نہ ھو کے وہ رائما کو واپس بلا لیں ..تو کیا کرو گے تم ... ھمیں تو ان کا احسان مند ھونا چاھیے ..خاص طور پر رائما کا ...بیٹا میں یہ فون رائما کو بھیج رھی ھوں تم اس سے خود بات کرو"

اسد": امی آپ میری طرف سے کھ دیں" وہ شرمسار ہوگیا تھا---اس لیے جھجک رہا تھا بات کرنے میں---

"امی": کیوں منع میں نے کیا تھا جو میں بولوں... خود بات کرو ...اپنی بیوی سے

رخسانہ فون رائما کے پاس لے جاکر": اسد بھائی کا فون ھے...وہ آپ سے بات کرنا چاھتے ھیں"

رائما اپنے دل میں "پتا نھیں اب کیا حکم سادر کرنا ھے جناب کو "کھ کر فون کان سے لگا کر چپ ھوکر بیٹھی رھتی ھے..

"اسد ": تم اپنے میکے کیوں نھیں گیئ؟؟؟

"رائما طنزیہ انداز میں ":آپ کو تو خوش ھونا چاھیے

"اسد ":میں نے جو سوال کیا ھے اس کا جواب دو

"رائما":وہ میں کام چور نھیں ھوں

"اسد اس کی بات پر الجھ کر":کیا مطلب؟

رائما":آپ کی والدہ کی میں کنیز ھوں اور ان کی خدمت کے لیے اس گھر میں لائی گی ھوں ..تو بس میں نے سوچا دو تین دنوں کے لیے جاکر کام چوری کیوں کروں"وہ دل جلے انداز میں گویا ہوئی۔ ---

اسد":اپنی فالتوہ باتیں بند کرو"وہ رائما کی بات سن غصے سے بولا۔--

رائما":یہ بات فالتوہ نہیں ھے ...اس کا احساس تو خود آپ نے ھی مجھے صبح کروایا ھے"وہ بڑے پیار پیار سے طنز کر رہی تھی---

" اسد جھنجھلاکر":تم سے تو بات کرنا ھی بے کار ھے

رائما":تو سرکار آپ کر ھی کیوں رھے ھیں"اس نے بڑے پیار سے کہا---

اسد":تمھاری پربلم کیا ھے ؟"وہ غصے سے دانت پیستے ہوئے

"رائما":مجھے خود نہیں پتا

اسد غصے سے ": میں نے تمھیں بس اتنا کھنا ھے کے تم اپنے گھر رھنے چلی جاؤ... اور میری توبہ ھے جو آج کے بعد میں نے تمھارے معاملے میں ٹانگ اڑائی ... بس"

رائما طنزیہ پوچھتی ھے ": سرکار یہ کس کا پڑھایا ھوا سبق پڑھ رھے ھیں آپ... کیونکے صبح تک تو آپ کچھ اور گیت گاہ رھے تھے ... ایک ھی دن میں آپ کی سوچ بدل جاۓ یہ تو ممکن نھیں"

اسد غصے سے ": تم سے تو بات کرنا ھی بے کار ھے" کھ کر کال کاٹ کر فون اپنی جینز کی جیب میں رکھ لیتا ھے... وہ روڈ پر چلتا جاتا ھے اور سوچتا جاتا ھے ": امی ٹھیک کھ رھی ھیں مجھے رائما کو منع نھیں کرنا چاھیے تھا ... اگر پھوپھو کو برا لگ گیا... تو کھیں وہ یہ مطالبہ نہ کردیں کے اب ھم رائما کو رخصتی کے بعد ھی واپس

... بھیجیں گے اور کھ کر رائما کو واپس بلا لیں...تو پھر میری ایک نھیں چلے گی
سردیاں آرھی ھیں..امی کی طبیعت سردیوں میں بھت خراب ھوجاتی ھے .. ھر بار
تو رائما ھوتی ھے ان کا خیال رکھنے کے لیے ...اگر میری وجہ سے رائما اپنے میکے چلی
گی تو ...تو امی کا خیال کون رکھے گا...پاپا کو تو ھر وقت اپنے بزنس کی لگی رھتی ھے
"یا خدا ...اب کیا کروں.. سوچ اسد سوچ "..وہ ذھن پر زور ڈالتے ہوئے-----...
آئیڈیا".اس کے ذھن میں ایک اچھے آئیڈے کی آمد ہوئی ی تھی----وہ آئیڈیا
آتے ہی زیر لب مسکرایا---".ھاں یہ ٹھیک رہے گا ...اس طرح پھوپھو کو لگے
گا میں رائما کی فکر کرتا ھوں ...اور میں نے صرف مجبوری کی وجہ سے اسے منع کیا
ھے"

اسد پری کو فون ملاتا ھے..پری فون اٹھاکر سب سے پھلے تو شکوہ کرتے ہوئے کھتی ھے":اسد بھائی آپ تو ھماری رائما لے کر بھول گئے ھو ...میں اسپین سے یھاں آئی ھوں اور آپ رائما کو کراچی کے کراچی میں ھی نھیں بھیج رھے"

اسد":پری ...میں کیا بتاوں...میں نے اسے منع نھیں کیا تھا..بس میں فکر مند تھا..امی کو لے کر..ان کی طبعیت کا تو تمھیں پتا ھے ..اگر میں ایک شوھر ھوں تو ایک بیٹا بھی تو ھوں...مجھے تو دونوں طرف سوچنا پڑتا ھے...میں نے رائما سے کھا تھا کے وہ پارٹی میں شرکت کر کے واپس آجائے...پر مجھے کیا پتا تھا اس بات پر میم اتنا زبردست ناراض ھوجائیں گی کے جانے سے ھی منع کردیں گی''وہ اس قدر محبت سے رائی ما کے ل ئی ے بات کر رھا تھا ----کے پری متاثر ہوگ ئی

"پری": اُو.. یہ بات ھے

اسد": اس لیے تم پلیز میرا ایک کام کردو ... بلکے کام کیا مجھ پر ایک مھربانی کردو...وہ تو اب منع کرچکی ھے کے وہ کھیں نھیں جائے گی...پر اس کا مطلب یہ تو نھیں ناں کے تم اس سے ملنے وھاں نھیں جاسکتیں...ایک کام کرو اپنی پارٹی جعفر کے نئے گھر کی بجائے میرے گھر کے گارڈن میں رکھ لو.."

"پری خوش ھوتے ھوئے": ٹھیک ھے میں جعفر بھائی سے بولتی ھوں

"اسد": تم سے پھلے میں جعفر کو فون کر چکا ھوں..اور وہ راضی ھے

"پری": اگر وہ راضی ھیں تو پھر ٹھیک ھے

اسد": شکریہ.. وہ خوش ھوجاۓ گی تم لوگوں کو دیکھ کر...ویسے پری سچ بتانا تمھاری بھن کا کوئی نٹ گر گیا تھا کیا؟؟؟...ذرا ھوسکے تو مجھے ڈھونڈ کر بھیج دو" کھ کر ھستا ھے----

"پری ھستے ھوۓ": کیوں؟؟ کچھ کھا ھے اس نے آپ سے؟؟

اسد منہ بسور کر": کھتی کب ھے وہ؟؟ ...وہ تو صرف لڑتی ھے ..ھر وقت لڑنے کے لیے تیار رھتی ھے.. تبھی کھ رھا ھوں نٹ ڈھونڈ کر بھیج دو مجھے.."

پری":وہ ایسی ہی ھے...پر وہ تو صرف جعفر بھائی سے لڑتی تھی..باقی لوگوں کو تو وہ کبھی جواب نہیں دیتی.. عجیب ھے اگر وہ آپ سے لڑنے لگی ھے تو.....خوشی ہوئی سن کر مجھے..کے اب وہ آپ سے بات کرتی ھے..."

اسد کے دل پر چبتی ھے یہ بات...

پری سوچنے لگتی ھے":رائما کتنی نصیب والی ھے کے اسد جیسا اسے ھمسفر ملا ھے ..میری طرح نہیں...رائما اتنا سہ ناراض ہوئی تو وہ لندن میں ہوتے ہوئے بھی پریشان ہوگیا اور اپنی بیوی کو منانے کی کوشش کر رہا ھے ...اور ایک حیدر ھے...جیسے میری ناراضگی سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا...پورا ایک دن ہوگیا ھے پر

ابھی تک اس نے فون کر کے یہ تک نہیں پوچھا کے میں خیریت سے بھی ہوں یا نہیں ... میں کراچی پہنچ گی یا نہیں"

وہ یہ سوچ کر اداس بیٹھی ہوتی ھے کے جعفر آکر اس کے برابر میں بیٹھ جاتا ھے اور بڑے پیار سے کھتا ھے" یار ... تم پھلی بار خاموش بیٹھی ہو ... یہ دیکھ کر تو مجھے خوش ہونا چاہیے ... کے حیدر نے تمھیں کچھ سکھایا یا نہ سکھایا پر خاموش رھنا تو سکھا دیا ... پر میں خوش نہیں ہوں .. کیونکے مجھے خاموش رھنے والی پری زیادہ خاص پسند نہیں آرھی ... مجھے تو وھی بک بک کرنے والی پری چاہیے"

پری اس قدر اپنی سوچوں میں الجھی ہوئی تھی کے جعفر کب اس کے برابر میں آکر بیٹھا اور اس نے کیا بات کی ... اسے کچھ خبر ھی نہیں تھی

" جعفر پری کا اداس چھرہ پڑھ لیتا ھے ": کچھ ھوا ھے کیا؟؟

"پری جعفر کے اس سوال پر ": نھیں

جعفر پری کے لیے پریشان ھوتا ھے وہ پھر پوچھتا ھے ": اگر کوئی بات ھو تو مجھے بتاؤ... میں بھائی ھوں تمھارا... اگر بھائی کو نھیں بتانا چاھتیں.. تو کوئی بات نھیں " میں تو تمھارا دوست بھی ھوں.. میں بھی تو تمھیں اپنی ھر بات بتاتا ھوں

پری کی آنکھوں میں آنسوں آنے لگتے ھیں

پری ": ایسی کوئی بات نھیں ھے.. پریشان مت ھو" کھ کر اپنے آنسوں صاف کرتے ھوئے کھڑی ھوجاتی ھے اور کھتی ھے ": چائے بنادوں آپ کے لیے ؟؟"

جعفر ": نھیں .. چاچی نے بناکر پلا دی ھے.. اور ایک بات ... اگر تمھیں کبھی بھی کھ کر کھڑا ھوجاتا ھے اور پری کے سر پر ھاتھ رکھ کر کھتا ھے ": میری ضرورت پڑے.. یا تمھیں لگے کے تمھیں کوئی بات اپنے بھائی کو بتانی چاھیے تو ھچکچانا مت.. ٹھیک ھے "

پری اثبات میں گردن ھلاتی ھے.. یہ ساری باتیں پری کی ماں سن لیتی ھے .. سنے کے بعد وہ فکر مند ھوجاتی ھیں پری کو لے کر۔

********____________************

دادا جعفر کے کمرے میں آکر ": تم آمنہ کو جان بوجھ کر زیادہ کام کروا رھے ھو ناں...تاکے وہ خود یہ نوکری چھوڑ دے؟؟"

جعفر نہاء کر ھی نکلا تھا وہ ٹاول سے بال سوکھاتے ہوئے اکڑ کر کھتا ھے "ایسا تو کچھ نھیں ھے..میں اسے اتنی اھمیت ھی نھیں دیتا...آپ کو کیا لگتا ھے میں اپنے سارے کام چھوڑ چھاڑ کے اسے بھگانے میں لگ جاؤں گا..حد ھے آپ سے..میں نے کبھی اسے اتنی اھمیت نھیں دی..اُو کے...وہ میری سیکرٹری ھے اور وہ وھی کام کر رھی ھے جو میری سیکرٹری کرتی ھے..."

دادا صوفے پر بیٹھتے ہوئے ": تم میرے پوتے ہو.. میں تمھارا نھیں... اس لیے اب سے تم اسے ڈبل کام نھیں دو گے.... میں اچھی طرح جانتا ھوں تمھاری سیکرٹری کیا کیا کام کرتی تھی".. وہ جعفر کو گھور کر دیکھتے ہوئے بولے----

"جعفر منہ بسور کر": آپ کیوں اسے میرے پیچھے لگا رھے ھیں؟؟؟

دادا": مجھے بھت پیاری لگتی ھے وہ بچی.. اور جس طرح وہ تمھارے سارے ظلم سھ رھی ھے اس کے بعد تو مجھے فخر ھے میری پسند پر... اگر اور کوئی لڑکی ھوتی تو کب کا بھاگ چکی ھوتی.. پر وہ بھادری سے سب فیس کر رھی ھے "

جعفر اپنے دادا کے برابر میں بیٹھتے ہوئے ":بھی تو میں پریشان ہوں..وہ ابھی تک بھاگی کیوں نہیں....بڑی ہی کوئی ضدی ہے ...آپ کی پسند مجھے بلکل پسند نہیں کتنی بار کہوں میں آپ سے.."

دادا اسے گھور کر دیکھتے ہوئے":اچھا ٹھیک ہے میں سمجھ گیا کے تمھیں وہ پسند نہیں ..مگر ناپسند کرنے کی بھی تو کوئی وجہ ہو...چلو مجھے بتاؤ..کیوں پسند نہیں ہے تمھیں.؟؟؟"

"جعفر":اب یہ کیسا سوال ہوا..جب نہیں پسند تو نہیں پسند

پری اسی وقت کمرے میں داخل ہوتی ھے ":چلیں تو خامیاں بتائیں اس کی

"ھمیں..جو آپ چاھتے ھیں کے اس میں نہ ھوں

"جعفر پری کو دیکھ کر ": تمھیں دادا نے بتایا ھے آمنہ کے بارے میں؟؟

"پری مسکراتے ھوۓ": نھیں..آپ لوگوں کی باتیں سنی میں نے

دادا ": سمجھاؤ اسے تم" وہ پری سے مخاطب ھوکر

پری ":تو بولیں کیا خامیاں ھیں آمنہ میں؟؟"وہ ابرو اچکاکر

جعفر":میں اسے اتنا غور سے نھیں دیکھتا"..وہ لاپروھی سے گویا ھوا

"پری ":تو پھر آپ نے کیسے کھا کے وہ آپ کو ناپسند ھے

"جعفر چڑتے ھوۓ":جب نھیں پسند تو یھی کھوں گا کے نھیں پسند

پری":اس کا مطلب اس میں کوئی خامی نھیں" ..وہ تفتیشی افسران کی طرح پوچھ رھی تھی---

جعفر .. ":وہ بہت موٹی ہے" اب جعفر جھوٹ بول کر بچنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا

"دادا فورا بول پڑے":وہ موٹی کہاں سے ہوگئی؟؟؟ اتنی پتلی دبلی سی ہے بیچاری

جعفر کو پری گھور کر دیکھتی ہے ..تو جعفر اس سے اپنا چہرہ گھوما لیتا ہے اور دوسری جانب دیکھ کر بولتا ہے ":ہاں.. بہت دوبلی پتلی ہے وہ..مجھے تو موٹی .. جسم میں بھاری بھرکم لڑکیاں پسند ہیں...اس لیے مجھے وہ پسند نہیں"

پری مسکراتے ہوئے":آپ کو اگر موٹی لڑکیاں پسند ہیں تو آپ اسے بعد میں خود موٹا کر لیجیے گا..یہ کوئی خامی نہیں"

جعفر ":وہ بولتی بہت کم ہے....اس کے بال بلکل سیدھے ہیں ..اس کا قد بھی ..تو چھوٹا ہے "

دادا":بس کرو..بے کار کے اسکیوس دینا ... جعفر بچپنا بند کرو ..ایک بار ".کہ کر وہ کھڑے ہوکر جعفر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہیں ":اسے موقع دے کر تو دیکھو..میرے خاطر...میری آخری خواہش سمجھ کر ہی اس کا احترام کرلو... "

جعفر ":اللہ نہ کرے"..وہ فورا بولا

دادا": میری خاطر ..ایک بار اسے اپنی زندگی میں آنے دو... کچھ دنوں تک اس کے ساتھ وقت گزارو...اگر تمھیں پسند آئے ..تو ٹھیک ورنہ میں خود پیچھے ہٹ جاؤں گا بس.. لیکن کوشش پورے دل سے کرنا..."

جعفر سمجھ نھیں پاتا کے وہ اب کیا کرے ..وہ اپنے دادا کی محبت میں آمنہ کو ایک چانس دینے کے لیے تیار ھو جاتا ھے ":... ٹھیک ھے..مگر صرف آپ کی خاطر ..دو مھینے دیتا ھوں میں آپ کی پسند کو .... اگر ان دو مھینوں میں مجھے بھی وہ پسند آگی ... تو ٹھیک..اگر نھیں آئی تو آپ خود اسے میری نظروں اور زندگی سے دور کریں گے... منظور؟؟"

دادا": دو مھینے ---- صرف؟؟؟"

پری پریشان ہوکر'':دو مہینے تو بہت کم ہیں...''

جعفر مغرور ہوکر '':میرے نزدیک دو مہینے بہت ہیں..آپ لوگوں کو منظور ہے تو ٹھیک ورنہ چھوڑیں''کہ کر جانے لگتا ہے..دادا اس کا ہاتھ پکڑ کر بڑے پیار سے'':چلو منظور ہے..''

پری '':تو چلیں ..اسے فون کریں اور کل کی پارٹی کی دعوت دیں ''

جعفر '':نو وے....''

پری ":کیا نو ۔وے...دو مھینے دیۓ ھیں آپ نے ھمیں..اور ھم چاھتے ھیں کے آپ آج سے بلکے ابھی سے اپنے کام پر لگ جائیں"

دادا":پری بلکل ٹھیک کھ رھی ھے"

جعفر لبوں پر مصنوعی مسکراھٹ لبوں پر سجائے غصے سے دانت پیستے ھوۓ کھتا ھے":آپ دونوں تو پیچھے ھی پڑھ گۓ ھیں ...اسے دعوت دے دوں گا میں..اب آپ دونوں پلیز اپنے اپنے کمرے میں تشریف لے جائیں"

پری":ھرگز نھیں..مجھے آپ پر یقین نھیں..دادا آپ کو ھے؟؟"وہ دادا سے مخاطب ھوکر

دادا بھی نفی میں گردن ھلاتے ھیں

پری": دیکھا.. ھمیں آپ پر ذرا سہ بھی اعتبار نھیں.. اس لیے پھلے آپ ھمارے سامنے اسے کال کریں.. پھر ھم جائیں گے"

جعفر اپنے سر پر زور سے ھاتھ مارتے ھوۓ اپنی بے زاری کا اظھار کرتا ھے مگر پری اور دادا اسے خاطے میں ھی نھیں لاتے.. جعفر کافی دیر ضد کرتا ھے مگر وہ دونوں نھیں مانتے.. آخر کار وہ ھار مان کر ان دونوں کے سامنے آمنہ کو کال کرتا ھے

آمنہ اتنی رات کو جعفر کی کال دیکھ کر منہ بسور کر ":یا خدا...دادا کے بیگڑے پوتے کا فون کیوں آرہا ھے..آفس میں کام کم دیا تھا کیا ....جو فون پر دینے کے لیے کال کر رہا ھے..یہ پاگل لڑکا تو مجھے کام کروا کروا کر مار دے گا....کیا کروں ..فون اٹھاؤں یا نھیں..کوئی ضروری کام ھوا تو" وہ کال ریسو کرتی ھے

"جعفر":اسلام و علیکم

"آمنہ":وعلیکم اسلام

"..جعفر":مجھے آپ کو دعوت دینی تھی...پارٹی کی

"آمنہ الجھ کر":کیا؟؟ دعوت...پارٹی کی ...پر کیوں؟

جعفر": میرے نئے گھر کی خوشی میں..دادا چاھتے تھے کے میں آپ کو بھی بلالوں تو میں نے "کھنے کے بعد جعفر دادا اور پری کو دیکھ کر آنکھوں کے اشارے سے.. پوچھتا ھے کے آگے کیا بولوں

"...دادا اشارے سے": پوچھو..اس سے کے آۓ گی

" پری ": اصرار تو کریں آنے پر

جعفر آمنہ سے": میرے سارے کزن ھوں گے آپ آئیں گی ناں ؟؟" جعفر "اپنے دل میں": کیا مصیبت ھے...کھاں پھسنادیا ھے دادا نے مجھے

"آمنہ تھوڑا سوچ کر": میں کوشش کروں گی سر

"جعفر مسکراء کر": ٹھیک ھے .. اللہ حافظ

"پری فون بند ھوتے ھی": کیا کھا اس نے؟؟

"جعفر": اس نے کھا کے کوشش کرےَ گی

"دادا": میں جارھا ھوں... کل اسے لینے خود پھنچ جانا

جعفر": میں کیوں اسے لینے جانے لگا؟؟" وہ احتجاج کرنے لگا

پری اس پر گھور کر دیکھتے ہوئے":تو ...آپ نھیں جائیں گے تو کون جائے گا... کل آپ خود لائیں گے اسے اپنے ساتھ... سمجھے"کھ کر وہ اکڑ کر حکم صادر کرتے ہوئے چلی جاتی ھے..

جعفر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے": عجیب زبردستی ھے"وہ منہ بسور رہا تھا

دوسرے دن جعفر آمنہ کو آفس میں بلاتا ھے..

آمنہ":سر ..میں آپ کی پارٹی میں نھیں آسکوں گی..آج میرے منگیتر کی سالگرہ ھے ...تو مجھے وھاں جانا ھے"

جعفر یہ سن کر بڑے خوش ھوکر پوچھتا ھے ":واقعی .. تمھارے منگیتر کی سالگرہ ھے ؟؟"

آمنہ کو جعفر کا خوش ھونا حیران کرتا ھے وہ دل میں ":یہ کیوں اتنا خوش ھورھے ھیں یہ سن کر "

آمنہ جعفر کو دیکھ کر اثبات میں سر ھلاتی ھے ... جعفر دل ھی دل بھت خوش ھوتا ھے ":... چلیں کوئی بات نھیں ... میں سمجھ سکتا ھوں..آپ ناں دادا کو نھیں بتائیے گا ....وہ ذرا پرانے خیالات کے ھیں انھیں اچھا نھیں لگے گا ..."

پھر جعفر اسے ڈرانے کی نیت سے کھتا ھے ":کھیں وہ تمھیں اس وجہ سے نوکری سے بھی نہ نیکال دیں ..."

"آمنہ حیران ہوکر ": کیا واقعی؟؟

جعفر کندھے اچکا کر ": ہوسکتا ہے.. میں نے کہا ناں وہ بہت پرانے خیالات کے ہیں... مس آمنہ ہوسکے تو آفس میں کسی کو نہیں بتائیے گا.. اُو۔کے "

"آمنہ پریشان ہوکر ": یس سر... میں جاؤں

جعفر مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلاتا ہے...

رات میں جعفر مارکیٹ جاتا ہے.. کچھ سامان لینے.. وہاں ایک شاپ سے نیکلتے وقت اس کی نظر ایک لیڈی ورکر پر پڑتی ہے.. اسے دیکھ کر وہ مسکرانے لگتا ہے... وہ جان بوجھ کر اس لیڈیز کپڑوں کی شاپ میں جاتا ہے...

وہ لیڈی ورکر نے جعفر کو نھیں دیکھا ھوتا وہ جعفر کو کپڑے دیکھتا ھوا دیکھ آکر پوچھتی ھے،" سر میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ھوں؟

جیسے ھی وہ کھتی ھے جعفر مڑ کر مسکراء کر اسے دیکھتا ھے": دیکھ تو لینے دو.."

آمنہ جعفر کو دیکھ چونکی تھی وہ لڑکھڑی زبان سے کھتی ھے": س-- سس-- سر سر---"...آپ یھاں؟؟

جعفر": آپ کی منگیتر کی سالگرہ ھے آج...تو آپ کیا کر رھی ھیں یھاں؟؟"

آمنہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگتی ھے ”:سر...یہ میرے کام کی جگہ ھے .. ھم بعد میں بات کرتے ھیں “وہ دھیرے سے گویا ہوئی ی

..جعفر یہ سن کر مسکراتا ھے

پھر وہ کپڑے دیکھنے لگتا ھے ...وہ ایک سوٹ نیکال کر آمنہ پر لگا کر دیکھنے لگتا ھے ..آمنہ ”:یہ کیا کر رھے ھیں آپ؟؟

”جعفر ”:جس کے لیے لینا ھے اس پر لگا کر دیکھ رہا ھوں

”آمنہ حیران نظروں سے ”:کیا؟؟

جعفر ”:تو آپ کو ایسے کپڑوں میں گھر تھوڑی لے جاسکتا..میرے سارے کزن آرھے ھیں“

"آمنہ ": پر میں نے کب کھا کے میں آپ کے ساتھ پارٹی میں جاؤں گی

جعفر ":تو میں آپ کو کون سہ اپنے ساتھ اپنے گھر لے جارھا ھوں..آپ تو اپنے منگیتر کی پارٹی میں جائیں گی...مجھے پتا ھے...بھولا نھیں ھوں میں ..آپ بے فکر رھیں... تحفہ سمجھ کر رکھ لیں ...چلیں بائے" کھ کر ایک خوبصورت سہ سوٹ آمنہ کو دے کر چلا جاتا ھے...

جعفر کے جاتے ھی اُونر آکر خود آمنہ سے پوچھتی ھیں": تم سر جعفر کو کیسے جانتی؟"

آمنہ ": وہ میرے باس ھیں..."

"اونر": اچھا... جاؤ .. چھٹی کرو

آمنہ": چھٹی؟؟... آپ سے کس نے کھا کے مجھے چھٹی چاھیے" وہ حیران ہو کر ---

"اُونر": سر جعفر نے کھا ھے

"آمنہ تجسس سے پوچھتی ھے ": اور کیا کھا انھوں نے؟؟

اونر": کے تم آج ان کے ساتھ پارٹی میں جا رھی ھو .. تمھیں تیار کروا کر نیچے بھیج دوں... وہ انتظار کر رھے ھیں تمھارا.. "

"..آمنہ اپنے دل میں ":نیچے میرا انتظار کر رھے ھیں سر...اُو ۔ نو

"..اونر ":کیا سوچ رھی ھو؟؟ وہ انتظار کر رھے ھیں تمھارا...جاؤ جلدی کرو

آمنہ ":جی ۔ میڈم "..کھ کر جعفر کے دیئے ھوئے کپڑے ھاتھ میں لے کر نیچے آتی ھے ... جعفر اسے دیکھ مسکراتا ھے

آمنہ ":سر "...ابھی آمنہ کچھ بولے اس سے پھلے جعفر کھتا ھے ":چلیں کار میں بات کرلیں گے..یھاں اچھا نھیں لگے گا بات کرنا " ...کھ کر کار کا دروازہ کھولتا ھے آمنہ کے لیے ...آمنہ ابھی بھی سوچ میں پڑی ھوتی ھے کے کیا کرے... جعفر ":چلیں بیٹھیں "کھ کر اس کی جانب مسکراء کر دیکھتا ھے..

کار میں بیٹھنے کے بعد جعفر کار اسٹارٹ کرتے ہوئے": راستہ بتا دیجیے گا اپنے منگیتر کے گھر کا.. یا کسی ہال میں ہے پارٹی؟؟؟"

آمنہ نظر چوراتے ہوئے": سر آپ کیوں تکلیف کر رہے ہیں.. میں خود چلی جاؤں گی..."

جب آمنہ یہ کہتی ہے تو اب جعفر اسے گھور کر دیکھتا ہے اور غصے پر قابو پاتے ہوئے اپنی آواز دیھمی مگر لہجہ کرڑک رکھ بولتا ہے": تم مجھے بے بوقوف سمجھتی ہو کیا؟؟ .. تمھیں نھیں پتا کے میں نے تمھیں اپنی کار میں کیوں بیٹھایا ہے.. تم اب بھی مسلسل جھوٹ بولے جا رھی ہو..."

"آمنہ ": میں جھوٹ نہیں کہہ رہی ..واقعی میرے منگیتر کی سالگرہ ہے آج

.. جعفر ":اچھا..واقعی ؟؟؟ "کہہ کر اسے مزید گھورتا ہے

"...آمنہ سر جھکا کر شرمندہ ہوتے ہوئے ": نہیں

جعفر اسے اس طرح دیکھ مسکراء دیتا ہے ": جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی ؟؟
".. نہیں آنا تھا تو صاف منع کرتیں..

"آمنہ": آپ کو اچھا نھیں لگتا اگر میں صاف صاف منع کردیتی

جعفر": نھیں ایسا نھیں ھے... جھوٹ بول کر تم نے غلط کیا.... میرے دادا کے سامنے پلیز کبھی جھوٹ مت بولنا.. انھیں جھوٹ سے سخت نفرت ھے... آپ کا

image

"خراب ھوجاۓ گا ان کے سامنے ...وہ واقعی آپ کو بھت پسند کرتے ھیں

"... آمنہ": آپ مجھے یھاں چھوڑ دیں

جعفر":او۔کے "..وہ کار روک دیتا ھے..آمنہ اترنے لگتی ھے تو جعفر ":ویسے بھت دوکھ ھوا.."

"یہ سن کر آمنہ اسے الجھ کر دیکھتی ھے ":کس بات کا؟؟؟

جعفر":کاش واقعی آپ کے منگیتر کی سالگرہ ھوتی ...تو مجھے کیک کھانے کو مل جاتا" یہ سن کر آمنہ کے چھرے پر مسکراھٹ آجاتی ھے..وہ مسکراتے ھوئے کھتی ھے ":کوئی بات نھیں سر...میں کل آفس میں آپ کے لیے کیک لے آؤں گی"

جعفر":ھاں...یہ اچھا آئیڈیا ھے"..کہ کر مسکراتا ھے

آمنہ ":اللہ حافظ سر"کھ کر چلی جاتی ھے اس کے جاتے ھی جعفر خود سے ":کاش واقعی تمھارے منگیتر کی سالگرہ ھوتی تو میرے دادا میرا پیچھا چھوڑ دیتے "

*******__________********

رائما کے گھر کا دروازہ بجتا ھے ..دروازہ چوکیدار کھولتا ھے ..رائما کے سارے کزن اس کے گھر پارٹی کرنے کے لیے آتے ھیں...اسد کی دعوت پر ...رائما سب سے مل کر بھت خوش ھوتی ھے ..اسے تو یقین ھی نھیں آرھا ھوتا کے وہ اپنے سارے کزنوں کو ایک ساتھ دیکھ رھی ھے ..

"رائما ":کنول کھاں ھے ؟؟

" واصف":وہ نھیں آئی ..کھ رھی تھی کے اس کی طبیعت کچھ مناسب نھیں ھے

رائما جیسی ھی واصف کی بات سن کر اپنا چھرہ پیچھے کی جانب موڑتی ھے..سانسیں وھیں تھم سی جاتی ھیں..جیسے روز خوابوں میں دیکھتی ھے وہ آج اصل میں خود چل کر اس کی جانب آرھا تھا ...اس کی نظریں نیچے تھیں اس نے رائما کو نھیں ...دیکھا تھا اب تک ...پر رائما کا دل آج بھی اسے دیکھ زور زور سے دھڑک رھا تھا نہ چاھتے ھوۓ بھی اس کی نظریں جعفر کے وجود کا طواف کر رھی تھیں ..آنکھوں میں آنسوں بھر آۓ تھے ...جعفر نے ھلکی سی نظر رائما کی جانب اٹھائی ..لیکن ..جیسے ھی اسے خود کو دیکھتے ھوۓ دیکھا نظریں واپس جھکالیں

"جعفر کے قدم وھیں تھم گۓ تھے یہ دیکھ رائما نے کھا":آؤ..بیٹھو

"واصف":اُو..ھم بیٹھنے نھیں آۓ ...ھم تو پارٹی کرنے آۓ ھیں

رائما حیرت سے": کیا تم سب یہاں پارٹی کرنے آئے ہو .. تم لوگوں کو پتا تو ھے مامی کی طبیعت خراب ھے اور ڈاکٹر کے مطابق انھیں صرف آرام کرنا چاھیے اور اگر تم لوگ یہاں پارٹی کرو گے تو برا مت ماننا .. پر شور مچے گا"

پری": ھمیں پتا ھے .. ھم گارڈن میں پارٹی کریں گے ...اسد بھائی نے ھمیں خود دعوت دی ھے"

رائما یہ سن کر پھلے تو چونک جاتی ھے .. پھر اپنے دل میں سوچتی ھے": کیا میرے کانوں نے ٹھیک سنا ھے" رائما دوبارا تصدیق کرتی ھے": اسد نے دعوت دی ھے؟؟؟؟"

عامر چڑچڑا ہوکر":ہاں یار...اور کتنے سوال کرو گی...رائما ہم تمہاری سسرال پہلی بار آئیں ہیں ...ایک بار بھی تم نے بیٹھنے کی نہیں کہا"

"رائما":ارے ابھی تو کہا تھا...واصف نے کہا ہم بیٹھنے نہیں آئے

"واصف":ایک بات بتاؤ..پہلی بار تمہاری سسرال آئے ہیں ...پہلے کیا کریں

"رائما الجھ کر":کیا مطلب؟؟

واصف": مطلب.. پہلے تمھاری ساس سے ملیں پھر پارٹی کریں..یا پھلے پارٹی کریں پھر تمھاری ساس سے ملیں ...بولو"

پری واصف کے سر پر ھلکا سہ تھپڑ مارتے ھوےَ": بے وقوفی والی باتیں مت کرو ..ظاھر سی بات ھے پھلے اس کی ساس سے ملیں گے"

رائما؛" روشنی کی بیٹی کی سناؤ...اس کا بخار اترا یا نھیں ...میں نے کل فون کیا تھا تب تو تھا"وہ فکر مند ھوکر پوچھنے لگی

پری": ھاں آج ھی میری بات ھوئی ھے ..کھ رھی تھی کے اب دوسرے ڈاکرٹر کو دیکھاےَ گی"

...جعفر وھیں کھڑا چپ چاپ باتیں سن رھا ھوتا ھے

"رائما": کاش روشنی اور منھاج بھی آجاتے

کھتے ھیں": شادی شدہ لڑکیوں کے بھت مسائل ھوتے ھیں" پھر b.b اس پر سب پھلے رائما کی ساس سے ملتے ھیں اور بعد میں گارڈن میں پارٹی شروع کرتے ھیں

..رائما پری کے چھرے پر اداسی کو بھاپ لیتی ھے ..رائما ": پری تم ٹھیک تو ھو ھسنے میں اتنی کنجوسی کیوں کر رھی ھو" اس پر پری مسکراتے ھوۓ": ایسا تو کچھ نھیں ھے "

"رائما ": جھوٹ مت بولو

"پری":میں کیوں جھوٹ بولوں گی

"رائما":تم جھوٹ بول رہی ہو ... میں جانتی ہوں ... تمھارا چھرہ پڑھ سکتی ہوں میں

پری":یار سچی...ایسا کچھ نھیں ھے"کھنے کے بعد ایان سے کھتی ھے":ایان اپو کے ساتھ ڈانس کرو گے" ایان شرماتے ہوئے":ھاں ... ضرور اپو" پری ایان کے ساتھ چلی جاتی ھے

جعفر اکیلے

B.B.Q

کا سارا انتظام کر رہا تھا ...اُمیما آتی ھے رائما کے پاس ..رائما اس وقت جعفر کو دیکھ رہی ہوتی ھے وہ اپنے دل میں":یا خدا... جعفر کتنا اداس ھے ..وہ تو بلکل پھلے جیسا نھیں لگ رہا"

امیما رائما کا ھاتھ پکڑ کر ":رائما" اس کا نام پکارتی ھے وہ چونک جاتی ھے ..اور امیما کی جانب دیکھتی ھے

"امیما":رائما مجھے تم سے معافی مانگنی تھی

"رائما":کس بات کی معافی؟؟

امیما":اس دن کے لیے"یھاں امیما کا اشارہ پری کے بارات والے دن پر تھا

رائما":میں تو وہ سب بھول بھی گی تم بھی بھول جاؤ...معافی تو غیروں سے مانگی جاتی ھے اپنوں سے تھوڑی پگلی"

"ماہ رخ ":آپ لوگ یہاں کیوں کھڑے ہوئے ہیں ..چلیں ناں

"امیما":ہاں بابا...چل رہے ہیں

"امیما رائما سے ":تو پھر تم مجھ سے ناراض نہیں ہو؟

رائما":نہیں"کہ کر مسکراتی ہے

امیما":تمھیں پتا ہے مجھے کبھی اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوتا..پر مجھے جعفر بھائی نے سمجھایا...کے بات تو صرف اتنی سی تھی کے رائما کا بھی دل ہے ..رائما جو دل میں آئے باقی اور لڑکیوں کی طرح کرسکتی ہے"

ماہ رخ بے زار ہوتے ہوئے":اب بس بھی کرو" پھر رائما کے آگے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے ":رائما میرے ساتھ ڈانس کرو گی؟؟؟"

"رائما": پھلے رائما باجی یا آپی بولو ...پھر

ماہ رخ ":رائما------------------------باجی کسی اور کی ...بس ...اب چلو"

رائما منہ بناتے ھوۓ": زیادہ ھوشیار مت بنو...کھو رائما باجی میری...کسی اور کی .... نھیں" اس پر امیما ھسنے لگتی ھے

ماہ رخ": دیکھو رائما ... تم نے مجھ سے کھا کے باجی بولوں..میں نے بول دیا اب آگے میں کچھ بھی بولوں ...میری مرضی...."

رائما اتراتے ہوئے '':رائما ....ماہ رخ کے ساتھ ڈانس کرے یا نہ کرے یہ بھی

'' میری مرضی

ماہ رخ '':اللہ ایسا نہ کریں... مجھ پر رحم کریں''وہ بھولا سہ چہرہ بناکر بولا

رائما'': جاؤ.. تم بھی کیا یاد کرو گے کے رائما باجی تمھاری کتنی دلدار لڑکی ھیں''کہ کر اس کے ھاتھ میں اپنا ھاتھ دیتی ھے...رائما ماہ رخ کے ساتھ ڈانس کرتی ھے ''پھر وہ اس کے کان میں کھتی ھے'':تم تو قد میں مجھ سے بھی لمبے ھورھے ھو..

ماہ رخ یہ سن کر خوش ھوتا ھے '':کیونکے میں روز صبح ورزش کرتا ھوں

رائما جعفر کے پاس جاکر کھڑی ھوجاتی ھے.. جعفر یہ جاننے کے باوجود کے رائما اس کے برابر میں آکر کھڑی ھوئی ھے نہ اس سے کوئی بات کرتا ھے نہ اس کی طرف

نظر اٹھا کر دیکھتا ھے ...رائما تھوڑی دیر تک تو خاموش کھڑی رھتی ھے ..پھر مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ھوئے کھتی ھے ":تم نے قسم کھالی ھے کیا کے رائما سے بات نھیں کروں گا اور نہ اس کی طرف دیکھوں گا"

جعفر خفگی بھرے لھجے سے ":اگر کھا بھی لیتا ھوں تو تمھیں اس سے کون سہ فرق پڑے گا"

رائما":بات فرق پڑنے کی ھے تو مجھے فرق پڑھ رھا ھے تبھی تو بول رھی ھوں"

جعفر ":مجھے تم سے کوئی بات واقعی نھیں کرنی"جعفر کی خفگی اس کی آواز سے جھلک رھی تھی

رائما اس کی ناراضگی کی وجہ کا اندازہ لگا کر ":کل کی وجہ سے ناراض ہو ..کے میں خود نھیں آئی ..رخسانہ کے ھاتھوں کھلوا دیا کے مجھے کھیں نھیں جانا میری طبیعت خراب ھے"

جعفر":اس بات پر میں کیوں ناراض ھونے لگا..یہ تو ایک معمولی سی بات ھے میرے لیے"

"رائما":ادھر دیکھ کر بات کرو.. معمولی بات ھے مطلب؟؟

"جعفر":جانے دو

رائما": ایسے کیسے جانے دو ...اگر شکوہ رکھتے ھو تو پوری بات کرنے کی ھمت بھی رکھو"

جعفر رائما کی جانب مڑ کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ھوئے بولنے لگتا ھے ..رائما اس کی آنکھوں میں غم و غصہ دیکھ لیتی ھے

جعفر": سمجھتی کیا ھو تم اپنے آپ کو؟؟" پھر پیچھے مڑ کر دیکھنے لگتا ھے کے کوئی ھے تو نھیں آس پاس جو ان کی باتیں سن سکے..جب وہ دیکھتا ھے سب ڈائنس میں مگن ھیں تو پھر رائما سے مخاطب ھوکر بولتا ھے": کیوں کیا تم نے اتنا بڑا فیصلہ؟؟؟---...ھاں بولو...وعدہ کر لیا مجھ سے...کھا جب تک میں نھیں چاھوں

گا تم مجھے اپنی شکل نھیں دیکھاؤ گی.. پر اس وعدے کو پورا کرنے کے لیے یھاں آکر رھنے لگ گییں...

.. ھم سب سے دور... کیوں؟؟؟ ... میں اس وقت غمزداہ تھا درداضطراب کی حالت سے دوچار تھا اس لیے اس وقت تو مجھے سمجھ نھیں آیا ...پر جب میں کراچی آیا تو سمجھ آئی تمھاری بات "

"رائما": پر میں نے کھا تو تھا کے میں اپنی سسرال جارھی ھوں رھنے

جعفر": تم پھلے بھی رھنے جاتی تھیں دو تین دنوں کے لیے .. میں وہ سمجھتا تھا... میں نھیں جانتا تھا کے تم ھمیشہ کے رھنے کی بات کر رھی ھو ...اور سمجھ مجھے یہ نھیں آتا کے باقی سب بڑوں کو کیا ھوگیا ھے ان سب نے تمھیں تمھاری

من مانی کیسے کرنے دی ...روکا کیوں نہیں تمھیں ..اور تم خود کس طرح کی لڑکی ہو کبھی پیچھے مڑ کر دیکھا تک نہیں ...اگر تمھیں مجھ پر یقین نہیں تھا... تمھیں لگتا ہوگا کے جعفر مجھے تنگ کرے گا ..تو اک بار مجھ سے کھ دیتیں ....میں چھوڑ کر چلا جاتا...پر... تم نے تو کچھ کھا ھی نہیں" وہ شکوے کرنے لگا

...رائما کی آنکھوں میں آنسوں آجاتے ھیں

جعفر": تمھیں مجھ سے ناراضگی ھے تو سزا بھی صرف مجھے دو ...باقی سب گھر والوں کو دینے کی کیا ضرورت ھے ...جب میں چاچی کو دیکھتا ھوں تو شرمندگی ھوتی ھے مجھے ...کے ان کی بیٹی میری وجہ سے ان سے دور ھے "

جعفر کو رائما کی خاموشی بے صبر بنارھی تھی ...وہ رائما کے دونوں بازوں کو مضبوطی سے پکڑ کر اسے جھنجھوڑتے ھوئے کھتا ھے": بس کردو رائما ... ھر بات کا جواب آنسوں نھیں ھوسکتے "اسی وقت ماہ رخ رائما اور جعفر کی تصویر اپنے موبائل میں لے لیتا ھے اور اسے فورا کنول کو سینڈ کردیتا ھے

جعفر": بولو...رائما اتنا گھٹیا لڑکا لگتا ھوں تمھیں میں ...بولو ... تمھیں لگتا ھے کے تم میرے ساتھ ایک چھت کے نیچے محفوظ نھیں ھو.؟؟ ..بولو ...پتا ھے دن بہ دن میری نفرت بڑتی جارھی ھے تمھارے لیے ... تم مجھے اتنا بدنیت شخص کیسے سمجھ سکتی ھو؟؟؟...اتنا برا نھیں ھوں میں" کھ کر اس کے بازوں چھوڑ کر سیدھا کھڑا ھوجاتا ھے ...اور کھتا ھے": صبح 8 بجے کے بعد سے رات 8 بجے تک میں گھر نھیں آتا ...تو تم آجایا کرو ...اپنے گھر والوں سے ملنے" کھ کر جانے لگتا ھے

رائما":اپنی تو سنادی ....اب میری بھی سن لو ...میں چاھتی تھی کے تم مجھ سے نفرت کرو ... بھت نفرت کرو...تاکے تم اپنی زندگی میں خوش رہ سکو ....پر میں یہ کبھی نھیں چاھتی ...نہ چاھوں گی کے تم یہ سمجھو کے میں تمھاری نیت پر شک کرتی ھوں....یا سمجھتی ھوں کے میں تمھارے ساتھ محفوظ نھیں"

جعفر":تو پھر یھاں کیوں رہ رھی ھو...کیوں گھر نھیں آتیں ...ایک سال سے بھی زیادہ ھوچکا ھے ...جانتی ھو ناں تم"وہ جتاتے ہوئے گویا ہوا

رائما":ھاں جانتی ھوں ...پر مجھے لگتا ھے کے شاید تمھیں کسی نے کچھ نھیں بتایا...ایک کام کرو ...گھر جاؤ...اور پوچھوں گھر والوں سے ...کے میں گھر کیوں نھیں آرھی"وہ آنکھوں میں آنسو بھرے جعفر کو دیکھ ---بولی

جعفر": نھیں.. تم بتاؤ مجھے ...میں تم سے سنا چاھتا ھوں ...کے آخر ایسا کیا ھوا ھے جو تم یھاں رہ رھی ھو"

رائما ": مجھے سزا ملی ھے ... تم سے محبت کرنے کی" وہ روہانسا آواز میں گویا ہوئی

جعفر حیرت سے ": کیا؟؟؟"

رائما اثبات میں سر ھلاکر": ھاں ...اور یہ سزا مجھے دادا دادی نے تب سنائی تھی جب تم میرے نکاح والی رات لاھور چلے گئے تھے... تم تو دادا کے بزنس کی جان ھو..وہ تمھیں کیسے اپنے بزنس سے الگ ھونے دیتے ...اگر تم اور میں ایک چھت

کے نیچے رہتے تو دادی کے مطابق ... تم کبھی پہلے کی طرح بزنس نہیں سمبھال پاتے ...اس لیے تمہاری خاطر انہوں نے مجھے گھر سے نیکال دیا... تمہیں پتا ہے اس دن جب میں نے تمہیں فون کیا تھا تو بول ضرور میں رہی تھی مگر الفاظ دادی کے تھے...انہوں نے کہا تھا کچھ بھی کر کے تمہیں واپس بلاؤں

پہلے تو انہوں نے صرف اتنا کہا تھا کے ہم تمہیں تمہاری سسرال بھیج رہیں ہیں..تمہاری طرح میں بھی تین چار دنوں کے لیے سمجھتی تھی ...مگر فون رکھنے کے بعد مجھے معلوم ہوا ...جب تک تم ان کی نظر میں ٹھیک نہیں ہوجاتے میں تب تک سسرال میں ہی رہوں گی"

جعفر بہت حیران تھا اور پریشان بھی ":تو چاچا چاچی نے دادی کو کچھ نہیں کہا؟؟؟؟"

رائما مصنوعی مسکراہٹ لبوں پر سجائے ":پچھلے تو میں نے امی کو پاپا سے بات نھیں کرنے دی.. لیکن جب پانی سر سے اوپر گزر گیا میرے والدین کے ..تو پچھلی بار جب تم بزنس کے لیے کینڈا گئے ہوئے تھے ...پاپا نے دادا دادی سے خود بات کی ...اور دادی نے سارا معاملا جو ان کے نظریے کے مطابق تھا بتا دیا ...مجھے نھیں معلوم کے ان کے بیچ کیا باتیں ہوئیں... لیکن اس دن کے بعد نہ امی نے مجھ سے کبھی کچھ کھا نہ پاپا نے.. کبھی جھوٹے منہ بھی گھر آنے کی نھیں کھتے"

جعفر بھت دوکھی ھوجاتا ھے یہ سب سن":...ایسا کیسے کر سکتے ھیں وہ تمھارے ساتھ... تمھاری تو کوئی غلطی بھی نھیں تھی.. پھر تمھارے ساتھ ایسا سلوک کرنے کی وجہ کیا ھے آخر"

رائما روتے ہوئے ":وہاں اندھا قانون چلتا ہے...جو دادا دادی کو ٹھیک لگے وہی ٹھیک ہوتا ہے بس"

جعفر رائما کا ہاتھ پکڑ کر شکوہ کرتا ہے ":سب نے مجھے نہیں بتایا ...یہ سمجھ میں آتا ہے...مگر تم نے کبھی کچھ کیوں نہیں کہا مجھ سے"

رائما اس سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر آنسوں صاف کرتی ہے..اور طنزیہ کہتی ہے ":اگر کہہ بھی دیتی تو کیا کرلیتے ... تم نے مجھ سے محبت کر کے مجھے اندھیری غار میں دھکا دے دیا...جس سے میں جتنا نیکلنے کی کوشش کر رہی ہوں اتنا ہی پھنستی جارہی

ھوں...باھر نیکلنے کا راستہ گم ھوگیا ھے جعفر...آج تو صرف راستہ گم ھوا ھے
”کل لگتا ھے میں خود گم ھوجاؤں گی...بس اتنی سی تو بات ھے...

جعفر اس کی جانب بڑے پیار سے دیکھتے ھوۓ ”:میرے ھوتے ھوۓ تم کبھی
”..گم نھیں ھوگی

*******_________*******

ماہ رخ گھر آکر کنول سے ”:میں نے آپ کو پارٹی کی ساری تصویریں بھیج دیں ھیں
”اب تو خوش ھیں ناں آپ؟..

کنول خوش ھوکر ": شاباش .. میرا پیارا بھائی" کھ کر اس کا گال نوچتی ھے... ماہ رخ "چڑتے ھوئے ": گال پر پیار مت کیا کرو .. میں بڑا ھوگیا ھوں اب

کنول ": اتنی خوشی ھورھی ھے مجھے جیسا میں چاھتی تھی تم نے ویسا ھی کام کیا ھے "

"ماہ رخ تھکن کے سبب ": اب میں جاؤ ں.. میں تھک گیا ھوں

کنول مسکراتے ھوئے ": ھاں .. ضرور" ماہ رخ بیچارا اس بات سے واقف نھیں تھا .. کے کنول کے دماغ میں چل کیا رھا ھے

کنول اسد کو فون کرتی ھے ...اسد ریسٹورینٹ میں بیٹھا ایک خوبصورت سی لڑکی کے ساتھ

candel light dinner

کر رہا تھا...پھلے تو وہ کنول کا فون دیکھ کر اٹھاتا نھیں ھے ..مگر کنول بھی ضدی بن کر باربار کرتی رھتی ھے ..

آخر کار اسد سوچتا ھے کے کنول سے بات کر کے دیکھ لوں کے کیا بات ھے باربار فون کیوں کر رھی ھے ..اسد اس لڑکی سے ":میں ایک منٹ میں آتا ھوں" دور جاکر فون اٹھاتا ھے ..

"اسد": ھیلو

"کنول ": میں اتنی دیر سے فون کر رھی ھوں.. ھو کھاں تم؟؟

اسد جھوٹ بول کر جھنجھلاتے ھوئے ":یار انسان کو واش ۔ روم میں تو سکون لینے دو.....واش۔ روم میں تھا میں"

اسد کے جھوٹ پر کنول فورا یقین کرلیتی ھے ":اچھا معاف کرنا" وہ جھم گئ تھی یہ سن

اسد ":کوئی بات نھیں... سب خیریت ھے؟؟ تمھاری تو آج پارٹی تھی ..مجھے لگا تھا کے تم تھک گی ھوگی... بس اس لیے تمھیں فون نھیں کیا..ورنہ سچی یار ...آج بھت یاد آرھی تھی تمھاری"

کنول اس پر طنز کرتے ھوئے ":ھاں ...ھاں.. میں جانتی ھوں کے کتنی یاد آتی ھے تمھیں میری"

"اسد ":یار.. میں سچ کھ رہا ھوں

کنول شکوہ کرتے ھوۓ ":اگر تمھیں واقعی میری یاد آتی تو تم جب کراچی آۓ تھے دس دنوں کے لیۓ تو مجھے ضرور بتاتے"

اسد اپنے دل میں ":اسے ھر بات کیسے پتا چل جاتی ھے سمجھ نھیں آتا" وہ اپنی پیشانی پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے

" اسد بھانا سوچتے ھوۓ":وہ....وہ

کنول ":وہ ...وہ مت کرو.. تمھارے بھانے سن سن کر ویسے بھی میں تھک چکی ھوں ... تم ایک نمبر کے جھوٹے ھو ..یہ بات میں بھت اچھی طرح جانتی ھوں "

اسد اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے اپنا سر پکڑتا ھے،" یار تم نے یہ باتیں کرنے کے لیے مجھے فون کیا ھے؟؟؟"اب وہ جھنجلاہٹ کا اظہار کر رہا تھا

کنول": نھیں یہ بتانے کے لیے کے جو تمھاری بیوی ھے ناں.. تمھاری ماں کی خدمت گزار بھو.. جس نے میرا حق لے رکھا ھے ..وہ تمھاری پیٹھ پیچھے کیا کر رھی ھے یہ بتانے کے لیے"

"اسد": صاف صاف کھو...کیا کھنا چاھتی ھو

کنول ": میں تو پارٹی میں نھیں گی تھی ...پر ماہ رخ بتا رھا تھا کے پوری پارٹی میں تمھاری

so called

"بیوی جعفر کے ساتھ پھرتی رھی ھے

اسد کو یہ سن کر غصہ تو بھت آتا ھے ... لیکن وہ کنول پر ایسے ظاھر کرتا.. جیسے اسے فرق ھی نھیں پڑتا":تو کیا ھوا؟؟ میں نے ھی جعفر کو دعوت دے کر بلایا تھا ...اور وہ دونوں کزن ھیں"

"کنول ":کزن تو میں بھی ھوں جعفر کی ..مگر وہ مجھے تو ایسے نھیں پکڑتا

"اسد اس پر غصے سے ":کیا مطلب ھے تمھارا؟؟؟

"کنول مسکراتے ھوئے":تصویر بھیج رھی ھوں خود دیکھ لو

..کھ کر اسے رائما اور جعفر کی تصویر بھیج دیتی ھے

اسد ان تصویروں کو دیکھ کر غصے کے مارے پاگل سہ ھوجاتا ھے ":جعفر کے بچے میرے گھر آکر میری ھی بیوی کے ساتھ اپنا کمیناپن دیکھا رھا ھے ....تجھے تو میں... چھوڑوں گا نھیں" وہ غصے سے واپس آکر وہ ٹیبل جو کھانوں سے سجی ھوتی ھے اسے لات مارتا ھے اور سب گرا دیتا ھے ...وہ لڑکی ڈر جاتی ھے ":اسد یہ کیا کر رھے ھو تم؟؟"

اسد کوئی جواب نھیں دیتا اور وھاں رکھی کرسیاں بھی لات مار کر پھینک دیتا ھے

"لڑکی": تم پاگل ھوگئے ھوکیا؟؟

تھوڑی دیر بعد جب وہ اپنے ھاسٹل کے کمرے میں آتا ھے ...اور اپنے بیڈ پر بیٹھ کر سوچتا ھے ":کیا کھ رھی تھی کے مجھے اسد سے سمبھل سمبھل کر رھنا پڑے گا...جبکے میں اس کا شوھر ھوں اور اس جعفر نے اسے پکڑ رکھا تھا...تب کیا ھوگیا تھا اسے ؟؟ ...تالی کبھی ایک ھاتھ سے نھیں بجتی ...ضرور رائما نے ھی اسے اتنی ڈھیل دی ھے ... تبھی اس کی اتنی ھمت ھوئی ھے"

*******__________*******

جعفر اپنے لیے کچھ کاغذات تیار کرواتا ھے ...رائما کی ماں پری سے پوچھتی ھے کوئی بات ھے کیا؟؟"

پری پھلے تو نھیں بتاتی ..مگر بعد میں روتے ہوئے بتاتی ھے ":امی حیدر کو میری کوئی فکر نھیں ھے ...وہ مجھ سے پیار ویار بھی نھیں کرتا...اسے اگر فکر ھے تو اپنے کلینک کی ...اگر پیار ھے تو اپنے مریضوں سے ..پتا ھے وہ کتنے روٹھے مزاج کا مالک ھے ..اس کو کوئی نئی چیز پسند ھی نھیں آتی ...اکیلے رھنا اسے میرے ساتھ رھنے سے بھتر لگتا ھے ...ھر وقت خاموش رھتا ھے...بی - جانی سے تو شاید کچھ بات کر بھی لیتا ھے .... مجھ سے تو بلکل نھیں ...آپ کو پتا ھے جب سے ھماری شادی ہوئی ھے.... ھم کھیں گھومنے نھیں گئے"

عریج کمرے کے دروازے پر کان لگائے پری کی باتیں سن رھی ھوتی ھے وہ کمرے میں آجاتی ھے اور پری سے بڑے پیار سے کھتی ھے ":دیکھو پری ...میرا بھائی بھت سالوں سے تنھا رھا ھے ...اسے خاموشی کی عادت ھے ...سالوں سے اس

نے اپنے گھر میں کوئی چیز اِدھر سے اُدھر نہیں کی ھے ..اندھیرے میں رھنا اسے ...روشنی میں رھنے سے زیادہ پسند ھے ...گھر میں صرف اس کا ھی فیصلہ چلتا ھے

اب تم چاھو کے اچانک سے اسے اندھیروں سے نیکال کر روشنی میں لاکر کھڑا کردو ...

تو یہ ممکن نھیں ... تمھیں اس کے فیصلوں کو ماننا پڑے
گا ..اپنے سر کو تسلیم خم کرنا پڑے گا اس کے فیصلوں کے آگے ..جب تم اس کے آگے جھوکوں گی تبھی وہ تمھارے قریب آۓ گا...کسی کا دل جیتنا اتنا آسان نھیں ھوتا ....اپنے شوھر کی ھاں میں ھاں ملانا سیکھو ...اگر تم اس سے لڑتی رھو گی ..تو تمھاری گاڑی آگے کیسے چلے گی...اسے وقت دو پری..میں جانتی ھوں اکیلے رہ رہ کر وہ بھت غصے والے مزاج کا مالک بن گیا ھے ...پر تم اپنے پیار اور محبت سے اس کا دل جیت سکتی ھو.."

پری": بھابھی یہ کھنا بھت آسان ھے...پر کرنا بھت مشکل...آپ کا تو وہ بھائی ھے ...آپ تو اسی کی سائڈ لیں گی ناں...پر میں آپ کو ایک بات بتادوں..وہ دماغ کا ڈاکٹر نھیں ھے مجھے لگتا ھے اسے تو خود دماغ کے ڈاکٹر کی ضرورت ھے.."

عریج کو یہ سن کر بھت غصہ آجاتا ھے ...وہ اپنی ساس سے مخاطب ھوکر کھتی ھے ":امی دیکھ رھی ھیں آپ..یہ کیا کھ رھی ھے" پھر پری سے کھتی ھے ": تم اسے پاگل کھ رھی ھو...ھے ناں...ٹھیک ھے کرتی رھو اپنی من مانی..پر یاد رکھنا شوھر کے آگے جھوکنے سے بیوی کی عزت میں کوئی کمی نھیں آتی ...اور جس طرح تم کر رھی ..اس طرح تو تم کبھی بھی اس کا دل نھیں جیت سکو گی" کھ کر وھاں سے پاوں پٹکتی ہوئی چلی جاتی ہے

"....پری روتے ہوئے": دیکھا امی ... کیسے بول کر گئیں ہیں بھابھی مجھے

امی": بیٹا...وہ کہ تو ٹھیک رہی ہے ...اس کی کوئی بات غلط نہیں لگی مجھے ..پر تم بتاؤ پری... ہوا کیا ہے؟؟؟ ...لگتا ہے عریج کو حیدر نے سب کچھ بتادیا ہے"

پری چڑتے ہوئے": امی غصہ اور ہے کس بات کا...آپ کو پتا ہے اس کے پاس کلینک سے آکر مجھ سے بات کرنے کا وقت نہیں ہوتا ...پر بھابھی سے بات کرنے کا ہوتا ہے...جب میں نے اس کے لیے اتنے دل سے پہلی بار کھانا پکایا تو میرے ھی سامنے بی۔ جانی سے کہ کر چلا گیا کے اسے باہر کتے کے آگے ڈال دیں..یہ کھانے کے مطلب کا نہیں ہے.... بھلا کوئی کرتا ہے ایسا...

پھر ایک بار میں نے گھر کو نئی طرح سجایا ..نیا سامان شاپنگ کر کے لائی

چاھیے تو یہ تھا کے خوش ھوتا ...پر نھیں جناب ناراض ھوکر کمرے میں جاکر بیٹھ..

گئے ...امی اگر الارم گھڑی بھی میں اِدھر سے اُدھر کردوں تو غصے کے مارے چیخ

... چیخ کر پورا گھر سر پر اٹھالیتا ھے

یہ سب سھ رھی ھوں میں...وہ بھی چپ چاپ

اس کے باوجود میں نے اس سے کچھ نھیں کھا ...امی آپ کھتی ھیں ناں کے...

میاں بیوی ایک پلیٹ میں کھائیں تو پیار بڑھتا ھے ...میں نے حیدر سے کھا ...پر وہ

کھنے لگا مجھے عادت ھے اکیلے کھانے کی...اور وہ بی۔جانی ایک معمولی سی آیا...وہ

میری ساس بنتی ھے ..ھر بات میں مجھے ٹوکتی رھتی ھے ...اور کیا کیا بتاؤں میں

آپ کو" کھ کر رونے لگتی ھے ...اس کی ماں اسے گلے سے لگا کر صبر کی تلیقین

کرتی ھیں۔

"...آفس میں جعفر آمنہ سے ":آپ کب تک اور ناٹک کرنے والی ھیں بتادیں

"آمنہ نا سمجھی میں کندھے اچکاتے ہوئے":کیا... میں سمجھی نھیں

جعفر":میں صاف بات کرتا ھوں... مجھے پتا چل گیا ھے کے تمھارے والد اور میرے دادا دوست ھیں ..اور وہ دونوں اپنی دوستی کو تمھارے اور میرے ذریعے رشتے داری میں بدلنا چاھتے ھیں ...اسی لیے انھوں نے تمھیں میرا سیکرٹری رکھا"

آمنہ یہ سن کر منہ پھولاتے ہوئے ":باقی ساری باتیں توآپ کی ٹھیک ھیں لیکن لاسٹ والی غلط ھے..مجھے یہ نوکری میری قابلیت پر ملی ھے... میں تو خود اس رشتے داری کے لیے تیار نھیں ھوں ... میں خود کچھ بننا چاھتی ھوں..اپنا نام بنانا چاھتی ھوں..اس لیے اتنی محنت کر رھی ھوں.."

"جعفر طنزیہ مسکراتے ہوئے،" واقعی؟؟

"آمنہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے":جی واقعی

"جعفر": میں تمھیں صاف بتا رہا ہوں.. میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا

آمنہ منہ بسور کر دل میں": جیسے میں تو مری جارہی ہوں" پھر لبوں پر مصنوعی مسکراہٹ لاکر کہتی ہے ": تو یہ بات جاکر اپنے دادا سے بولیں ... مجھ سے نہیں"

جعفر آمنہ کو گھور کر دیکھتے ہوئے ": اگر مجھے پتا چلا کی آپ دادا کے ساتھ شریک ہو.. پورے پلین میں ...اور آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے ...تو میں اسی دن آپ کو اس نوکری سے نیکال دوں گا".. دانت پیستے ہوئے بولا

آمنہ ہاتھ فولٹ کر کے بڑے بھرم سے کہتی ہے": آپ کو نیکالنے کی ضرورت ... نہیں پڑے گی .. میں خود یہ نوکری چھوڑ دو گی" کہ کر چلی جاتی ہے

آمنہ ٹیکسی کا انتظار کر رھی تھی آفس سے واپسی کے وقت کے جعفر اس کے آگے آکر اپنی گاڑی روکتا ھے ":...آئیں میں آپ کو چھوڑ دیتا ھوں گھر

آمنہ حیران ھوکر ":کیا؟؟ آپ ...مجھے گھر چھوڑیں گے

جعفر ":آجائیں

آمنہ اس کے ساتھ کار میں بیٹھ جاتی ھے.. جعفر مسکراتے ہوئے ":آپ کے والد گھر پر تشریف فرما ھوں گے؟؟

آمنہ اس پر ":شاید..

جعفر ":شاید... ھم...

آمنہ ":آپ میرے ڈیڈ سے ملیں گے؟

جعفر ":ھم

''آمنہ فورا تجسس سے پوچھتی ہے '': پر کیوں؟؟

''جعفر '':آپ کو پتا چل جاۓ گا

تھوڑی دیر خاموش رھنے کے بعد جعفر آمنہ سے مخاطب ھوکر '':میں آپ کو تم بلا سکتا ھوں مس آمنہ؟''

''آمنہ '':جی سر

جعفر '':تو ... تمھیں پتا ھے آمنہ...میرے دادا کے دو اور پوتے ھیں وہ بھی کنوارے...ایک عامر ھے اور دوسرا اسی کا بھائی واصف''

''..آمنہ '': نھیں ..مجھے نھیں پتا

جعفر '':اچھا تمھیں نھیں پتا...چلو میں بتارھا ھوں ..عامر جو ھے وہ بھت امیر ھے دادا کا سارا اسپین کا بزنس اسی کے ھاتھ میں ھے..ھے بھی خوبصورت.....اس کی

بھی شادی کی عمر ھے ...اس کی ایک بھن ھے امیما بھت پیاری ھے...جبکے میں اس کے مقابلے میں بھت غریب ھوں"

جیسے ھی جعفر خود کو غریب کھتا ھے آمنہ دل میں":اگر غریب تم جیسے ھوتے ھیں دادا کے بیگڑے ھوۓ پوتے ...تو میری دعا ھے دنیا میں سب تمھارے جیسے غریب ھو جائیں"

جعفر ":میں تو صرف دادا کے نوکر کی طرح ھوں ..میرے پاس تو اپنا کچھ بھی نھیں ھے..اوپر سے میری والدہ اور دادی ...اتنی خطرناک ..اللہ بچاۓ ان دونوں سے تو"..ابھی جعفر بول ھی رھا تھا کے آمنہ اس کی بات کاٹتے ھوۓ،" پر یہ سب آپ مجھے کیوں بتارھے ھیں؟؟؟"

جعفر ": بتارھا ھوں ...بس انفارمیشن کے طور پر"

آمنہ ": میں نے آپ سے کہا ھے ..میں نے یہ نوکری اپنی قابلیت پر حاصل کی ھے...کسی سفارش سے نھیں...اس لیے پلیز یہ انفارمیشن دینا بند کریں...مجھے عجیب لگ رہا ھے" کھ کر منہ بسور کر کھڑکی سے باھر جھانکھنے لگتی ھے

جعفر کو محسوس ھوتا ھے کے اس کی بات آمنہ کو بری لگ گی ": سوری... میں تمھارا دل نھیں دوکھانا چاھتا تھا"

آمنہ ": پلیز سر ...مجھے تنگ مت کریں.. میں پھلے ھی بھت پریشان ھوں...آپ کو کیا لگتا ھے صرف آپ کو فارس کیا جارھا ھے...مجھے نھیں...جب سے میں نے یہ نوکری جوائنٹ کی ھے .. میں خود پھنس گی ھوں...مجھے آپکے پاس نوکری کرنے کے

بعد یہ سب پتا چلا...اگر پھلے پتا چل جاتا تو میں کبھی یہ نوکری کرتی ھی نھیں... لیکن اب میں...اپنی اتنی اچھی نوکری ان فالتوہ باتوں کی وجہ سے کھونا نھیں چاھتی"

جعفر اپنے دل میں ":یہ میں کھاں پھنس گیا ھوں ...نہ دادا سے کچھ کھ پارھا ھوں نہ آمنہ سے..پھر آمنہ کی جانب دیکھتے ھوۓ ":سوری" شرمندگی سے

":آمنہ کو تجبس ھونے لگا تھا کے جعفر شادی کی اتنی مخالفت کیوں کر رھا ھے "ویسے آپ شادی کیوں نھیں کرنا چاھتے؟؟؟

جعفر کو یہ سوال سنتے ھی رائما آنکھوں کے سامنے دیکھائی دینے لگتی ھے ...اس کی آنکھیں...اس کی باتیں...اس کا مسکرانا...اس کا ھسنا...اس کا چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنا...اس کا چھپ چھپ کر دیکھنا ...وہ سب ایک ھی لمحے میں آنکھوں کے ...آگے آگیا تھا ایک خوبصورت یاد کی طرح...جیسے وہ آج بھی دل سے لگایا ھوا ھے

آمنہ اس وقت اس کی آنکھوں میں یادوں کی نمی کا پانی دیکھتی ھے...اس کی آنکھیں کھوئی کھوئی معلوم ھوتی ھیں ...وہ جعفر سے": کیا کوئی خوبصورت وجہ ھے اس کے پیچھے"؟؟

جعفر": کیا آنکھوں میں نظر نھیں آئی وہ ...؟؟ ....مجھے تو لگا وہ میری آنکھوں میں ھی رھتی ھے ...ذکر ھوا نھیں...کے چھم سے ظاھر ھوجاتی ھے ... کتنی بار کھا ھے اس سے میں نے...کے بسیرا بدل لو "...پھر ھلکا سہ مسکراء کر خفگی کا اظھار

کرتے ہوۓ ":پر وہ پگلی ...آج بھی میری نھیں سنتی" وہ کھوئے کھوئے سے انداز میں گویا ہوا

آمنہ کے دل پر لگی تھیں جعفر کی باتیں...وہ اسے دیوانوں کی طرح تعجب سے تکنے لگی ...وہ جعفر کی باتوں کے سحر میں کھو ہی گی تھی...اسی لمحے جعفر کے موبائل ... پر رائما کی کال آتی ھے

جعفر حیران ھوکر ":رائما کی کال اس وقت" وہ بات کرتا ھے تو رائما اسے گھبرائی ھوئی معلوم ھوتی ھے...وہ بھت رو رھی ھوتی ھے... جعفر پریشان ھوکر ":کیا ھوا ھے...رونا بند کرو...بتاؤ مجھے.."

"رائما روتے ہوئے ":وہ مامی

"جعفر ":کیا ہوا انھیں؟

"..رائما:مجھے نھیں پتا...بس تم آجاؤ....ان کی طبیعت بھت خراب ہورھی ھے

"جعفر ":ڈرو مت ..میں آرھا ھوں

جعفر فورا ایمبولینس کو کال کرتا ھے..اور خود بھی تیزی سے گاڑی رائما کے گھر کی ...جانب مڑتا ھے

"آمنہ ":سر...کچھ ھوا ھے کیا؟؟ آپ کی فیملی میں؟

جعفر ":وہ سوری...میں آپ کو بعد میں گھر چھوڑ دوں گا...مجھے ابھی اپنی کزن کے "گھر جانا ھے...ذرا

آمنہ:

"it's ok"

جعفر رائما کے پاس آکر ہسپتال میں ": تم اکیلے کیوں تھیں گھر میں؟؟ ...باقی سب کھاں تھے؟؟"

رائما روتے ہوئے جعفر کا ھاتھ پکڑ کر ": مجھے نھیں پتا تھا کے مامی کی اچانک طبیعت اتنی زیادہ خراب ہوجائے گی... مجھ سے آج کی رخسانہ نے چھٹی مانگی تو میں نے دے دی...مجھے کیا پتا تھا یہ سب ہوجائے گا"

جعفر رائما کا ھاتھ اور مضبوطی سے پکڑ کر اسے بینچ پر بیٹھاتا ھے ":...اچھا رونا بند کرو ...سب ٹھیک ہوجائے گا"..اسے اپنا رومال جیب سے نیکال کر دیتا ھے..

ڈاکٹرآکر رائما سے اجازت مانگتے ھیں آپریشن کی...وہ بھت ڈر جاتی ھے ...مامی کی . جو حالت تھی اس میں اب ان کے لیے آپریشن ضروری تھا ...یہ بات رائما پھلے ...سے جانتی تھی...وہ ڈرتے ڈرتے فارم پر دستخط کر دیتی ھے

جعفر رائما کی حالت دیکھ بھت افسردہ ھوجاتا ھے..وہ اپنے دل میں ":کیا حالت ..کردی ھے انھوں نے رائما کی...نوکروں سے بدتر حالت کردی ھے ان لوگوں نے حد ھے...بال دیکھ کر تو ایسا لگ رھا ھے ناجانے کتنے دنوں سے کاڑے نھیں ھیں ...کپڑے بھی اتنے برے پھٹے ھوۓ ھیں..اتنی کمزور ھوگی ھے... کچھ کھاتی "پیتی بھی نھیں ھے کیا؟

جعفر ابھی رائما کو دیکھ کر افسوس ہی کر رہا تھا...کے رائما کی نظر آمنہ پر پڑتی ھے..رائما جعفر سے ":یہ کون ھے؟؟"

جعفر ":اُو..یہ ...آمنہ ھے..میری سیکرٹری"....ابھی جعفر نے صرف (میری) کا لفظ کھا ھی تھا کے رائما کے کان کھڑے ھوجاتے ھیں...وہ فورا گھور کر جعفر کی جانب دیکھتی ھے..جعفر اس کی نگاھوں سے کنفیوس ھوکر تیزی سے اپنے الفاظ درست کرتا ھے ":مطلب آفس کی سیکرٹری...میری نھیں"

آمنہ جعفر کو اپنے الفاظ بدلتا دیکھ الجھ جاتی ھے ..وہ اپنے دل میں ":سر اس سے ڈر کیوں رھے ھیں؟"

رائما آمنہ سے مخاطب ھوکر جو اس کے سامنے بھت دیر سے دیوار سے ٹیک لگاۓ کھڑی تھی ":ھیلو...آپ کھڑی کیوں ھیں بیٹھ جائیں"

"...آمنہ ": نھیں.. میم.. میں ٹھیک ھوں

جعفر آمنہ سے ": آپ فکر مت کریں ..ڈرائیور سے کھ دیا ھے میں نے "...پھر جعفر کا فون رنگ ھوتا ھے... جعفر مسکراء کر ": ڈرائیور آگیا ھے..وہ آپ کو گھر چھوڑ دے گا.."

آمنہ کے جانے کے بعد جب جعفر رائما کے برابر میں بیٹھتا ھے..تو رائما پوچھے بغیر رھ نھیں پاتی ...

"رائما بڑے تجسس سے ": کون تھی وہ؟؟

جعفر اس کے سوال پر حیران ھوکر ": کیا مطلب کون تھی وہ ...بتایا تو ھے وہ سیکرٹری تھی "

"رائما تفتیشی انداز میں ": تو پھر وہ تمھارے ساتھ اتنی رات میں کیا کر رھی تھی؟؟

جعفر بڑی حیرت سے رائما کا چہرہ تکنے لگتا ھے

"رائما ": کیا؟؟

جعفر ": تم تو ایسے مجھ سے تفتیش کر رھی ہو.. جیسے میری بیوی ھو..اور تم نے
"مجھے ننگے ھاتھوں کسی لڑکی کے ساتھ پکڑ لیا ھو

"رائما اسے گھورتے ہوئے ": تم پھر شروع ھو گئے... ایسی باتیں مت کیا کرو

جعفر ": میں نھیں کر رہا ... تم کر رھی ھو...شاید تم بھول گئی ھو.. تو میں تمھیں یاد
دلا دوں... میں تمھارا شوھر نھیں...اسد ھے...اس سے پوچھا کرو اس طرح کے
سوالات "..وہ جھنجھلاتے ہوئے بولا

رائما دوکھی ہوکر ":میں تو صرف پوچھ رہی تھی ... خوبصورت تھی وہ ...اس لیے.. پر ... تھوڑی مغرور لگی مجھے"

جعفر ":مغرور... نھیں تو"...وہ پرواہی سے فورا بولا

رائما طزیہ مسکراھتی ھے.. جعفر اسے مسکراتا دیکھ ":ایسا کچھ نھیں ھے .. زیادہ اپنا دماغ مت استعمال کرو... ختم ہوجاۓ گا" کھ کر اس کے سر پر ھلکی سی دھپ لگاتا ھے..اور مسکراتا ھے...

رائما ":شکریہ..آنے کے لیے" ... مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کرتی ہے

جعفر ":تم نے اسد کو یا اپنے ماموں کو فون کیا؟؟"وہ ابرو اچکاکر

رائما ": ہاں.. پر اسد کا فون اُف جارہا ہے.. اور ماموں میٹنگ کا کھ کر نیکلے تھے صبح

".. گھر سے

"جعفر ": تو فون کیا تھا تم نے انہیں؟

"رائما ": ہاں ... پر انھوں نے فون اٹھایا ہی نہیں

... جعفر ": حد ہے لاپرواہ ہونے کی " وہ غصے میں بڑبڑایا تھا

جعفر رائما کو پریشان دیکھ اس کا دماغ ہٹانے کے لیے ": ویسے اسد آج بھی کنول سے رابطے میں ہے... تمھیں نہیں لگتا "... وہ ابھی بول ہی رہا تھا کے

رائما بڑی حیرت سے جعفر کو دیکھ کر اس کی بات کاٹتے ہوۓ کھتی ہے ": حد ہے تم سے بھی... تم آج بھی کنول کی فکر کرتے ہو " .. پھر منہ پھولا کر ": ہاں "کیوں نہیں کرو گے... آخر پھلی پسند ہے تمھاری..

اُف:" جعفر اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے..."

کیا؟؟: رائما اسے دیکھ کر"

جعفر": بے وقوف لڑکی.. میں تمھیں اسد کی بتا رہا ہوں.. تم میرے پیچھے پڑ رہی ہو... ابھی تمھیں بتایا تھا میں نے ... تم اسد کی بیوی ہو ...اور میں اس وقت کنول اور اسد کی بات کر رہا ہوں ...اور تم بجائے اپنے شوہر پر غصہ کرنے کے مجھ پر کر رہی ہو...اُف"

رائما الجھ کر ":میں کیوں اسد اور کنول پر غصہ کروں؟؟..."

جعفر حیران نظروں نسے اسے تکتے ہوئے ":تمھیں یہ بات سن کر کوئی فرق نہیں پڑھ رہا؟؟"

رائما نفی میں گردن ہلاتے ہوئے": نہیں

جعفر تعجب سے ": تمھیں آج بھی میری "....وہ کھتے کھتے رک جاتا ھے ...اور رائما کو مسکراتے ھوئے دیکھنے لگتا ھے ...رائما اس کی ان کھی بات سمجھ جاتی ھے ...اپنے دل میں ": ھاں...آج بھی صرف تمھاری فکر ہے "...پھر مسکراتی ھے

"جعفر ": کچھ کھانے کے لیئے لے آتا ھوں تمھارے لیئے

"..رائما اثبات میں سر ھلاتے ھوئے ": جلدی آنا

جعفر باھر جارھا تھا اور اسد اندر آرھا تھا ہسپتال میں..کے دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا جاتے ھیں..جعفر اسد کو دیکھ کر غصے سے ": لاپرواھی کی حد ھوتی ھے

اسد ... تمھیں پتا تھا ڈاکٹر نے کھا ھے انٹی کی حالت ٹھیک نھیں ھے پھر تم نے رائما کو ان کے ساتھ اکیلا کیسے چھوڑ دیا... تم جانتے ھو کتنا ڈرئی ھوئی تھی وہ ....

اسد جعفر کی بات سن کر ": میں نے اسے آپجان کر نھیں بتایا تھا اور ڈیڈ کو بھی منع کیا تھا ... کے اسے نہ بتائیں.. اگر پھلے سے اسے پتا چل جاتا تو وہ بھت پریشان ھوجاتی ... پر میں نے ڈیڈ سے کھا تھا کے میں خود آرھا ھوں آج ... تو وہ فکر نہ کریں... میں سمبھال لوں گا.. اور آپریشن بھی خود کروالوں گا... پر مجھے نھیں پتا تھا کے میرے آنے سے پھلے ھی امی کی طبیعت خراب ھوجاۓ گی... اور رائما کو ... اکیلے یہ سب فیس کرنا پڑھ جاۓ گا ... میں تو خود بھت پریشان تھا رائما کے لیے بس اسی بات کا ڈر تھا مجھے ... شکریہ.. میری اور میری بیوی کی مدد کرنے کے لیے" کھ کر جانے لگتا ھے ... اسد نے آپ جان کر جعفر کو آخری لائن کھی ... اسے ... یاد دلایا تھا کے اب رائما اس کی ھے

جعفر اس کی بات سن تھوڑی دیر خاموش وھی کھڑا رھتا ھے ...اسد کا آخری جملا اس کے لیے نھایت دل خراش تھا....

اسد ویٹنگ روم میں آتے ھی رائما پر برس پڑتا ھے ...وہ جعفر کا سارا غصہ رائما پر اتارتا ھے ": تم سے میں نے کھا تھا کے رخسانہ کو اپنے ساتھ رکھنا ...پھر تم نے اسے کس سے پوچھ کر چھٹی دی ؟؟؟ ...تم اتنی بے وقوف کیوں ھو ؟؟..."

رائما پھلے ھی بھت ڈر گئی تھی مامی کی حالت دیکھ ...اوپر سے ان کا آپریشن چل رھا تھا ...جس کی وجہ سے اس کا دماغ مفلوج ھوگیا تھا ...وہ پھلے ھی بھت گھبرائی ھوئی تھی اور اچانک سے اسد کا آتے ھی اس پر چیخنا ...اسے برداشت نھیں ھوتا

اور وہ پھوٹ پھوٹ کر اسد کے سامنے رونے لگتی ھے ...اسد اسے روتا دیکھ ...خاموش ھوجاتا ھے ...وہ شرمندہ ھوجاتا ھے اسے روتا ھوا دیکھ

اسد ": تم رو کیوں رھی ھو؟؟ اچھا رونا بند کرو ...پلیز" وہ اس کے آنسوں صاف کرتے ھوۓ کھتا ھے ...رائما فورا اس کا ھاتھ ھٹانے لگتی ھے...اسد اپنے دل میں ": میں تمھیں رولانا نھیں چاھتا تھا..."

رائما اپنے دونوں ھاتھوں کی ہتھیلیوں سے اپنا چھرہ چھوپا لیتی ھے ...اسد اسی حالت میں اسے اپنی سینے سے لگا لیتا ھے ...وہ اسے دلاسہ دے رھا ھوتا ھے...اور چپ کرانے کی کوشش کرتا ھے

جعفر اسی لمحے کمرے میں آتا ھے ..وہ دروازہ کھولتے ھی اسد کو اور رائما کو گلے لگا دیکھتا ھے ...وہ کیونکے پیچھے سے آیا تھا تو اسد کا پیچھے کا حصہ اسے نظر آرھا تھا آگے کا نھیں..وہ نھیں دیکھ سکا کے رائما اس کے ڈائرک سینے سے نھیں لگی ھوئی بلکے بیچ میں اس کے ھاتھ ھائل ھیں...وہ دور سے ھی دیکھ کر پلٹ کر چلا جاتا ...ھے ..وہ ایک لمحے بھی وھاں نھیں رکا تھا جو اسے خبر ھوتی کے رائما رو رھی تھی

رائما فکر مند ھوتی ھے ...وہ اسد سے ": جعفر کھانے کا سامان لینے گیا تھا...ابھی تک آیا کیوں نھیں؟؟"

اسد یہ سن کر دل میں ": میں نے جو اس سے کہا ھے اس کے بعد مجھے یقین ھے وہ نھیں آئے گا" پھر رائما کی جانب دیکھ کر "نپتا نھیں "... انجان بننے کی اداکاری کرتے ہوئے

رات میں مامی کا آپریشن ھوجانے کے بعد اسد اور رائما مامی سے ملتے ھیں... ماموں بھی آجاتے ھیں ... مامی تو دوائیوں کے اثر کے سبب ھوش میں نھیں ھوتیں ... ماموں رائما کو مامی کی برابر کی کرسی پر بیٹھے بیٹھے نیند کے جھوکیے لیتے کافی دیر سے دیکھ رھے تھے... وہ اسد سے :" تم رائما کو گھر لے جاؤ ... وہ بیچاری بیٹھی بیٹھی سو رھی ھے " ... اسد مسکراتا ھے رائما کو جھوکیے لیتے ھوئے دیکھ ": ... اچھا ڈیڈ .. میں لے جاتا ھوں ... ضرورت ھو تو فون کر لیجیے گا"

اسد رائما کے پاس جاکر بڑے دیھمے سے" :رائما اٹھو...چلو گھر چلو"

رائما نیند سے اٹھ کر سرخی بھری نگاھوں سے اسد کو دیکھتی ھے" نھیں ..مجھے مامی کے ساتھ رھنا ھے.. تم جاؤ"

اسد ": تم میرے ساتھ گھر چلو....یھاں ڈیڈ رھیں گے..چلو"

رائما ": پر" وہ ہلکا سا احتجاج کرتے ہوئے

اسد ھاتھ پکڑ کر بڑے حق سے کھتا ھے ":چلو..یھاں بیٹھے بیٹھے بھی تم سو ھی رھی ھو ...تو گھر چل کر آرام سے سو جاؤ ...چلو"

رائما اٹھتے ھوۓ مامی کو دیکھتی ھے ..اسے عجیب لگ رھا تھا اسد کے ساتھ اکیلے گھر جانا.. لیکن ماموں اور اسد دونوں یہ بات سمجھ ھی نھیں رھے تھے...

وہ اپنے دل میں ":اگر ڈائرک کھوں گی تو یہ برا مان جائے گا..پر میں اسد کے ساتھ اکیلے گھر نھیں جاسکتی ..ماموں کو کیسے سمجھاؤں "...ابھی وہ یہ سوچ ھی رھی تھی کے اسد ھاتھ جو پکڑا ھوا تھا اپنی جانب کھینچتے ھوئے ":چلو..کیا سوچ رھی ھو؟؟"

"رائما ڈرتے ھوئے ":میں تمھارے ساتھ نھیں جاسکتی

اسد اسے ڈرتا ھوا دیکھ سمجھ جاتا ھے اس لیے اسے کمفرٹیبل کرنے کے لیے ایسے ظاھر کرتا ھے جیسے اسے اس میں کوئی انڑس ھی نھیں ":اُو..پلیز...فالتوہ سوچنا بند کرو..اب تم اتنی خوبصورت بھی نھیں ھو جو میرا دل تمھارے لیے بے مان ھوجائے...اور اپنی حدیں بھول جائے... سمجھیں..چلو اب" کھ کر زبردستی لے جاتا ھے ھسپتال سے..

رائما گاڑی اسٹارٹ ہوتے ہی سوجاتی ہے..اسد کو ماموں کا فون آتا ہے ":جی ڈیڈ.."

ماموں کہنے میں ہچکچا رہے تھے ":بیٹا ..وہ امانت ہے ..ٹھیک ہے"..وہ اشارہ دے رہے تھے..

ان کے کہتے ہی گہری مسکراہٹ اس کے لبوں پر بکھر آئی ":مجھے پتا ہے..آپ فکر نہ کریں...چلیں بس گھر آگیا ہے....اللہ حافظ" کہہ کر فون اپنی جیب میں ڈالنے کے بعد رائما کی جانب دیکھ کر بڑے پیار سے کہتا ہے ":سوری ..میری وجہ سے تمہاری آنکھوں میں آنسوں آئے ...بس اس جعفر کا غصہ میں نے تم پر اتار دیا ..اور ہاں ایک بات کہوں" کہہ کر اسے چہرے کے قریب آکر اس کے رخسار پر ہاتھیلی رکھ کر کہتا ہے ":بے مان تو بہت پہلی ہی ہو چکا ہوں ...پر میں جانتا ہوں میری حدیں کیا ہیں ....ویسے بھی تم میری ہی تو ہو ..تو میں پورا وقت دوں گا تمہیں

کے تم بھی میری طرف خود اپنے پورے دل سے آؤ ... کسی زبردستی کے سبب... نھیں "...کھ کر اس کے گال سھلانے لگتا ھے ...پھر مسکراء کر ":اتنی پیاری لگ رھی ھو تم .. میرا دل نھیں چاھ رھا تمھیں اٹھانے کا..ویسے ہسپتال میں بھت cute لگ رھی تھیں تم سوتے ھوۓ "...پھر خود کو مخاطب کر کے کھتا ھے": چلو اسد ...ایسے ھی دیکھتے رھے تو پوری رات گزر جاۓ گی" کھ کر اسے ھاتھ پکڑ کر ھلاتا ھے بڑے پیار سے ":رائما ...اٹھو.. گھر آگیا"

رائما اٹھ کر بڑی حیرت سے ":گھر آگیا؟؟..اتنی جلدی؟"

اسد ":تم بھت گھری نیند میں تھیں اس لیۓ تمھیں ایسا لگ رھا ھے"

رائما ابھی بھی گھبرا رھی تھی اسد کے ساتھ اکیلے گھر میں جانے سے ":ایک کام کرتے ھیں گھر جانے کی کیا ضرورت ھے ... ھم گاڑی میں ھی سو جاتے ھیں"

اسد رائما کی بات سن اسے چھیڑتے ہوئے شرارت سے کہتا ھے ":ویسے یہ زیادہ اچھا آئیڈیا ھے.. تم اور میں ایک گاڑی میں بند ...واو... گھر میں تو تم اپنے کمرے میں چلی جاؤ گی..اور "...ابھی وہ بول ھی رہا تھا کے رائما ڈرتے ہوئے اپنا تھوگ منہ میں نیگلتی ھے ..اور فورا کھتی ھے ":نھیں...چھوڑو... ہم گھر ھی چلتے ھیں" کھ کر کار سے اتر کر تیزی سے چلی جاتی ھے ...اسد اس کی اس حرکت پر خوب ھستا ھے...

صبح کے وقت رائما اسد کو اٹھانے آتی ھے.. دیکھتی ھے وہ اپنے کمرے میں موجود ھے ھی نھیں ...پھر نیچے آکر اسے ٹی۔وی لان میں صوفے پر سوتا ھوا دیکھ ":یہ اپنے کمرے کے بجائے ٹی۔وی لان میں کیوں سو رہا ھے ؟؟" کھ کر آتی ھے اسے چھرے کے پاس آکر دیکھے سے آواز دیتی ھے ":اسد...اسد

اسد نیند میں ھوتا ھے ...وہ آنکھ کھل کر ایک بار رائما کو دیکھتا ھے ..پھر بڑے پیار سے کھتا ھے ":رائما" وہ اس قدر گھری نیند میں تھا کے اسے لگا کے وہ خوبصورت سہ خواب دیکھ رہا ھے ..اس نے رائما کو دیکھا تو اسے پکڑنے کی کوشش کی ..وہ نیند میں ھی رائما کا ھاتھ پکڑ لیتا ھے ...اور زور سے اپنی جانب کھینچتا ھے ...اس ایک لمحے میں رائما کے جسم سے جیسے جان نیکل گی ہو..وہ اگلے لمحے اپنے وجود کو اسد پر گرا پاتی ھے... ..اس کے گرنے کے سبب اسد کی آنکھ کھلتی ھے..وہ خود پر رائما کو گرا دیکھ سمجھ گیا کے جیسے وہ خواب سمجھ رہا تھا ...وہ دراصل حقیقیت تھی ..وہ رائما کو اپنے اتنا قریب دیکھ سانس تک نھیں لے پارھا تھا ..اس قاتل حسینہ نے سانسیں ھی روک دیں تھیں ...وہ اس کی قربت کے سبب بھکنے لگا تھا ..اس نے جیسے ھی رائما کی کمر پر اپنا ھاتھ رکھنا چاھا وہ فورا اٹھ کر بیٹھنے لگی ...اسد اسے اٹھتا ھوا دیکھ خود بھی اٹھ کر بیٹھ گیا..

رائما تھوڑی دیر تک تو منہ دوسری طرف کر اپنی دل کو سکون میں لاتی رھی ....اسد کی قربت کے سبب دل اتنی زور زور سے دھڑک رھا تھا کے ایسا لگ رھا تھا جیسے ابھی باھر ھی نیکل آئے گا...جبکے اسد چوری چوری نگاھوں سے اسے ھی دیکھ رھا تھا...وہ اپنی ھچکچاھٹ مٹانے کے لیے ذرا ڈپٹتے ھوئے کھتا ھے ":تمھیں ضرورت کیا تھی مجھے اٹھانے آنے کی؟؟"

"...رائما ":سوری..مجھے تمھاری عادت کا نھیں پتا تھا

"اسد الجھ کر ":کیا مطلب عادت؟؟

"...رائما ":تم اپنی گرلفرینڈس کے ساتھ ایسا کرتے ھوگے

اسد اسے حیرت سے تکتے ھوئے غصے سے کھتا ھے

کیا کھا تم نے؟؟ .... تمھاری نظر میں میں کیا ھوں.. مجھے سمجھ نھیں آتا .. تم "
" ..... میرے کردار کو اتنا گندا کیوں سمجھتی ھو؟؟؟

رائما اسے غصہ ھوتا ھوا دیکھ ": میں کچن میں جارھی ھوں.. مامی کے لیے کھانا پکانے" کھ کر تیزی سے بھاگ جاتی ھے.. اسد آوازیں بھی دیتا ھے .. مگر وہ پلٹ کر نھیں دیکھتی

رائما کچن میں جاکر ": اُف ... اللہ... یہ پھر مجھے ڈانٹنا شروع ھوگیا ... کیا غلط کھا میں نے .... جو اس کے آگ لگ گی ... کیا مجھے نھیں پتا کے یہ کنول سے آج بھی رابطے میں ھے..."

اسد کار میں ہسپتال جاتے ہوۓ ": تم بھاگ کیوں گی تھی ؟؟.. میں تم سے بات کر رہا تھا"

رائما منہ بسور کر اپنے دل میں ": اُو۔ نو..... یہ پھر شروع ہوگیا .... اب تو میں کھیں بھاگ بھی نھیں سکتی..."

اسد اپنی بات پر زور دیتے ہوۓ ": بتاؤ مجھے.. جواب تو دو " .... رائما کوئی جواب نھیں دیتی ... اسد منہ پھولاتے ہوۓ ": میں تمھیں ایک بات کلیئر کردوں... میں نے آج تک اپنی حدود کو کروز نھیں کیا ھے ... ھاں میری فی۔ میل دوستیں ھیں... مگر میں دوستی کو دوستی کی حد تک رکھنا جانتا ھوں ... مجھے دوکھ ھوتا ھے جب تم میرے کردار کو برا کھتی ھو "... اسد کے یہ کھتے ھی رائما حقاء بقاء نگاھوں سے اسے تکنے لگتی ھے... خاص طور پر اس کا آخری جملا.. اس قدر دل کو لگا... کے وہ نہ چاھتے ھوۓ بھی اسد کی جانب پھلی بار مائل ھوئی... اسد کی نگاھوں سے پھلی بار محبت جھلک رھی تھی.. رائما فورا اپنا منہ پھیر لیتی ھے...

رائما کار سے باھر دیکھتے ہوئے اپنے دل میں ":اسے ہو کیا گیا اچانک؟؟ ...یہ کل سے اتنا اچھا ہونے کا ناٹک کیوں کر رہا ھے؟؟؟..اُف ...اسے دوکھ ہوتا ھے جب میں اس کے کردار کو برا کھتی ہوں..اُو...اُو...یقین نھیں آرھا مجھے تو ...یہ اسد ھی ھے ناں یا کوئی اور ...کوئی ناں کوئی کام تو ضرور ھے اس مطلبی لڑکے کو مجھ سے..."

اسد کراچی آنے سے پھلے جو لندن میں ہوا اسے یاد کرتا ھے }...اسد کمرے میں داخل ہوا ھاسٹل کے...تو اسے دیکھ دانش خوب ھستے ہوئے بولتا ھے ":آئیے سرکار...آپ کا ھی انتظار تھا"

اسد کمرے میں آکر ":تم ھس کیوں رھے ہو؟؟" اس پر جب وہ پیچھے پلٹ کر دیکھتا ھے تو احمد اور فیضان بھی خوب ھس رھے ہوتے ھیں...

اسد الجھ کر ": کیوں ھس رھے ھو مجھے دیکھ کر کیا میرے منہ پر کوئی لطیفہ لکھا ھے؟؟؟"

احمد آکر اس کے کندھے میں ھاتھ ڈالتے ھوۓ ": تم خود کسی لطیفے سے کم ھو؟؟"

اسد اس کا ھاتھ اپنے کندھے سے ھٹاتے ھوۓ ": کیوں؟؟؟ ایسا کیا کیا میں نے؟؟"

اس پر دانش ": بیٹا ھم نے سنا ھے.... کے کھایا پیا کچھ نھیں اور گلاس توڑا بارہ آنے"

''اسد حیران ہوکر '': تم لوگوں کو کس نے بتایا؟؟

فیضان '': تمھیں کیا لگا اگر تم نھیں بتاؤ گے تو ہمیں پتا نھیں چلے گا'' وہ مسکراتے ہوئے بولا

اسد آکر فیضان کے پاس بیٹھتے ہوۓ '': ارے یار کیا بتاؤں... اس کنول کا فون آیا تھا جب میں فرینڈز کے ساتھ ریسٹورینٹ میں تھا... اس نے مجھے اتنا غصہ دلایا، اتنا غصہ دلایا کے غصے میں آکر میں نے کھانے کی ٹیبل پر ھی لات مار کر توڑ دی''

اس پر دانش '': کیا واقعی؟؟؟'' وہ منہ کھولے پوچھ رہا تھا حیرت سے

اسد ": ھاں... اور پھر کرسیاں بھی توڑ ڈالیں... وھاں بیٹھے ھوۓ سارے لوگ مجھے پاگل سمجھ کر بھاگنے لگے.. اور فرینڈ ی بھی مجھے پاگل ھوگۓ ھو کھتی ھوئی نیکل گی"

اسد سانس لینے کے لیے روکتا ھے تو دانش تجسس سے ": آگے کیا ھوا؟؟"

اسد جھنجھلا کر ": بتا تو رھا ھوں... سانس تو لینے دو ... پھر کیا تھا ریسٹوریںٹ کے مالک نے مجھ سے اچھے خاصے پیسے لیے اور دھمکی الگ دی مجھے.. کے اگر میں اس ریسٹوریںٹ کے آس پاس بھی نظر آیا تو مجھے اٹھا کر پولیس کو پکڑا دیں گے..."

اس پر فیضان ": تمھیں اتنا جذباتی ھونے کی کیا ضرورت تھی؟؟"

اسد ": مجھے تو خود سمجھ نھیں آتا کے غصے کے وقت مجھے کیا ھوجاتا ھے...اس وقت تو جو دل میں آتا ھے کر گزرتا ھوں ....بعد میں "......ابھی وہ آگے بولے اس "سے پھلے احمد مزاق اڑاتے ھوئے ":بعد میں سر پکڑ کر بیٹھنا پڑتا ھے

"اسد منہ بسور کر ":ھاں یار ... بھت مھنگا پڑا ھے مجھے اس بار غصہ کرنا

پھر فیضان کا فون بجتا ھے..وہ احمد کو لے کر اپنے پروفیسر کے پاس چلا جاتا ھے ...

دانش ان کے جانے کے بعد اسد سے ":ویسے کنول نے کھا کیا تھا..جو تمھیں اتنا غصہ آیا؟؟"وہ تجسس سے پوچھنے لگا

"اسد منہ پھولا کر ":کچھ نھیں فالتوہ بکواس کر رھی تھی

"دانش اندازہ لگاتے ہوئے": بھابھی کے خلاف؟؟

اسد کرسی سے کھڑا ہوکر الماری سے اپنے کپڑے نیکالنے لگتا ھے ...دانش کے سوال کو نظرانداز کردیتا ھے...اس پر دانش کو مزید یقین ہوجاتا ھے کے کنول نے جو بات کی ھے وہ ضرور رائما سے متعلق ھے...وہ اسد کو دیکھ کر ": تم چاھو تو مجھے بتا سکتے ھو ...کے تمھارے دل میں کیا چل رہا ھے..ھوسکتا ھے میں تمھاری مدد کر سکوں"

اسد ": ضرورت نھیں ھے" اس نے سپاٹ سہ جواب دیا

دانش ": ویسے ایک بات بولوں... برا مت ماننا مگر تمھیں اس سے محبت ھوگی ھے ھے ناں؟؟..."

اسد کی سماعت سے جب محبت کا لفظ ٹکراتا ھے تو وہ حیرت سے دانش کو پلٹ کر دیکھتا ھے ..اس کا دل سھم گیا تھا محبت کا سن کر ..شاید یہ وہ لفظ تھا جو اسد خود سے تنھائی میں بھی نھیں مانے...کے اس کے دل میں جو رائما کے لیے فیلنگز ھیں وہ محبت ھے...

اسد بوکھلاھٹ سے ":کیا؟؟ بکواس کر رھے ہو؟ ایسا کچھ نھیں ھے" اس کی زبان لڑکھڑا رھی تھی ...یہ دیکھ دانش مسکراء دیا..

"اسد اسے مسکراتا ھوا دیکھ :کیا ؟؟؟مسکراء کیوں رھے ھو؟؟

دانش ":اپنی حالت دیکھو..اور کھتے ھو میں بکواس کر رھا ھوں...چلو مجھ سے جھوٹ بول لو....پر خود سے تو مت کھو"

اسد ":وہ میرے ٹائپ کی نھیں ھے...میں تو اسے کبھی دیکھتا تک نھیں..مجھے وہ بلکل اچھی نھیں لگتی"

دانش مسکرانے لگتا ھے...اسد اس کے مسکرانے سے عجیب کیفیت کا شکار ھورھا تھا...اسد پھر اپنی بات پر زور دیتے ھوۓ":میں کھ رھا ھوں...میں نھیں کرتا اس سے ...وہ مجھے بلکل خوبصورت نھیں"..............ابھی وہ بول ھی رھا تھا کے اس کے سامنے رائما کا وہ آئس کریم والا چھرہ چھم سے سامنے آگیا تھا...اور وہ خود بولتے بولتے روکا تھا...

دانش اسے اچانک بولتے بولتے روکتا ہوا دیکھ ": بولو.... رک کیوں گئے ... کہو وہ

خوبصورت نہیں لگتی تمہیں ..."

اسد اپنی نظریں چراتے ہوئے اپنی فیلیگسز چھوپانے کے لیے مصنوعی غصہ

کرتے ہوئے ": بس کرو... اب جاؤ... مجھے کل کے پریکٹیکل کی تیاری بھی کرنی

ہے اب جاؤ..."

دانش یہ سن جانے لگتا ہے پھر اچانک مڑ کر واپس آتا ہے اور اسد کے قریب آکر

بڑے دیھرے سے سمجھانے والے انداز میں کھتا ہے ": جتنی جلدی ہوسکے اپنی

فلیگسز کو سمجھ لو .... تمھارا اپنی خوبصورتی پر غرور کھیں تمھاری محبت نہ کھا جائے ...

مجھے ڈر ہے اس بات کا... اس لیے پہلی اور آخری بار سمجھا رہا ہوں ... ایک چیز

سمجھ لو دوست ....یا تو محبت چن لو یا اپنا غرور... جس طرح کی وہ ھے مجھے نھیں لگتا تم کبھی بھی اسے پاسکو گے ... جتنا میں نے اندازہ لگایا ھے اس کی باتوں سے جو میں نے سن رکھی ھیں..وہ تمھیں صرف محبت سے ھی مل سکتی ھے "...کھ کر جانے لگتا ھے

اسد اس کی باتیں سن سوچ میں پڑھ جاتا ھے ...اس کے جانے کے بعد پڑھنے کی ...کوشش کرتا ھے مگر اب اس کا دماغ میں صرف دانش کی باتیں گھوم رھی تھیں وہ اپنے آپ سے ":کیا واقعی میں ,میں رائما سے محبت کرتا ھوں...؟؟؟ "..پھر وہ اپنی کتابیں بند کر کے کھڑی کے پاس جاکر کھڑا ھوجاتا ھے ..جیسے ھی وہ آنکھیں بند کرتا ھے اس کی نگاھوں کے سامنے ایک ایک لمحہ گھومنے لگتا ھے ..سب سے پھلے اسے رائما کا منگنی کی انگوٹھی اتار دینا یاد آتا ھے ..وہ خود سے ":کیا دانش ٹھیک کھ رھا تھا ...شاید ...رائما کا منگنی کی انگوٹھی اتار دینا مجھے ڈرا گیا تھا..کے کھیں وہ

...مجھے چھوڑ نہ دے ... منگنی نہ توڑ دے ...اس لیے میں نے اس سے نکاح کیا مجھے کیوں برا لگا اس دن ...جب یونیورسٹی میں تم نے صرف مجھے اپنا کزن کہہ کر تعرف کروایا ... میں چاھتا تھا تم مجھے اپنا شوھر کہو ....اس دن صرف تمھارا ھلکا سہ مجھے چھو جانا میرے پورے وجود کو ھلا گیا تھا...اور تمھیں تو جیسے کوئی فرق بھی نہ پڑا ھو ...یہ سچ ھے مجھے تمھیں پانے کی کوئی عارضوں نھیں مگر تمھیں کھودینے سے ڈرتا ھوں..اگر تمھیں کھو دینے کے ڈر کا نام محبت ھے...تو مجھے ھے...مجھے واقعی ھے}

پھر اسد کار چلاتے ھوئے مسکراتا ھے اور رائما کی جانب دیکھ سوچتا ھے ":اس پوری دنیا میں میرے والدین کے بعد تم واحد ھو...جیسے میں کھونے سے ڈرتا ھوں...جب کل رات تم میرے گلے لگیں...تو تم نے میرا دل بے مان کردیا

اس لمحے میرا پورا وجود عجیب سی کیفیت کا شکار تھا...اس لمحے میرے دل میں پانے کی عارضو پیدا ھوگئی تھیں.."

************_______________********

رائما کی سانس کو رشتے دار اور دوست حباب پوچھنے آرھے تھے گھر پر...اسد کی بڑی پھوپھو یعنی رائما کی بڑی خالا اور ان کی بیٹی بھی آئے ھوئے تھے ...بڑی خالا کی بیٹی جس کا نام رمشاء ھے ..وہ رائما کے پاس کچن میں آکر ":رائما مجھے تم سے ایک ضروري بات کرنی ھے .. برا مت ماننا ..مگر بڑی بھن بن کر سمجھا رھی ھوں..."

رائما ": ھاں "...رائما ان کی جانب مڑ کر دیکھتے ہوئے...رمشاء اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے ": یہاں نہیں...اوپر چل کر کرتے ھیں...چلو" کہ کر رائما کا ھاتھ پکڑ کر کھینچتی ھے ....

"..رائما ": گیسٹ روم میں چلتے ھیں.. میں وھیں رھتی ہوں

"رمشاء ": نہیں اوپر اسد کے کمرے میں چلتے ھیں

رائما یہ سنتے ھی ": نہیں ..وھاں نہیں" وہ فورا منع کرنے لگتی ہے

"رمشاء ": کیوں؟؟ ...اسد تمہیں اپنے کمرے میں نہیں آنے دیتا؟

رائما اپنے دل میں ": میں تو کبھی بھی اسد کے کمرے میں نہیں جاتی...اوپر سے اسے پسند بھی نہیں ھے کسی کا اس کے کمرے میں آنا ...وہ کہیں رمشاء کے سامنے ھی مجھ پر غصہ کرنا شروع نہ کردے..کیا کروں"..وہ پریشان ہو گئی تھی

رمشاء ": چلو "...کھ کر رائما کو ضد کر کے اسد کے کمرے میں لے جاتی ھے...رائما ڈرتے ڈرتے کمرے کا دروازہ کھولتی ھے..رمشاء یہ دیکھ کر مسکراتی ھے...رمشاء آپ جان کر اسد کے کمرے میں رائما کو لائی تھی ...وہ صرف دیکھنا چاھتی تھی کے اسد کا ری۔ایکشن کیا ھوگا..یہ بات سب جانتے تھے کے اسد شروع سے ھی اپنے ...کمرے میں کسی کا آنا پسند نھیں کرتا

رائما کمرے میں آکر سکون کا سانس لیتی ھے یہ دیکھ کے اسد کمرے میں موجود ھی ...نھیں ھے

رمشاء ": میں یہ کھنا چاھتی تھی کے رائما اسد بھت خوبصورت ھے...اور تم... تم جانتی ھو" وہ کچکچا رھی تھی

"...رائما اس کی بات پر ":آپ کو جو کھنا ھے صاف صاف کھیں

"رمشاء بڑے پیار سے ": میں چاھتی ھوں تم اسد کو چھوڑ دو

رائما حقاء بقاء ھوکر رمشاء کو دیکھتے ھوئے ": یہ کیا کھ رھی ھیں آپ؟؟ ...میں سمجھی نھیں "

رمشاء انتھائی کڑوئی بات بڑے میٹھے انداز میں کر رھی تھی گویا زھیریلے لڈو کو شھد کی چاسنی میں ڈبو کر بات کر رھی تھی ":...میرا مطلب... تم برا مت ماننا ..مگر سب جانتے ھیں کے اسد نے تم سے شادی صرف مامی کی طبیعت کی وجہ سے کی تھی ...اب وہ ٹھیک ھوگئی ھیں..تو مجھے ڈر ھے ..بلکے مجھے کیا سب کو یھی ڈر ھے کے اسد تمھیں کوئی بھانا بناکر چھوڑ نہ دے...مجھے یقین ھے وہ اب بھانے تلاش کرنا شروع کردے گا اس نکاح کو توڑنے کے ...ویسے بھی اگر دیکھا جائے تو وہ بیچارا بھی مظلوم ھے..

خود سوچوں اگر مامی ٹھیک ھوتیں تو کیا وہ تمھیں کبھی بھی اپنے اسد کی دولھن بناتیں.. تم خود اپنے دل سے جواب دو" وہ کھ کر رائما کو دیکھنے لگتی ھے

رائما کو یہ ساری باتیں ناگوار گزرتی ھیں..یہ باتیں اس کے دل پر نشتر کی طرح چب رھی تھیں..مگر وہ خاموش کھڑی سن رھی تھی ...رمشاء مانو سمجھانے کے نام پر ...اسے ذلیل کر رھی تھی

رمشاء صوفے پر بیٹھ کر "اِدھر آکر بیٹھ جاؤ..میرے پاس" کھ کر رائما کو اپنے پاس بلا رھی تھی ..رائما بیڈ کے پاس کھڑی تھی..واش روم کے بلکل سامنے اس کا چھرہ تھا.....وہ صرف رمشاء کی باتیں سن رھی تھی ...اس سے نظریں نہ ملانا پڑے اس لیے رائما اس طرح کھڑی ھو گی تھی کے رمشاء اس کے چھرے کو نہ

دیکھ سکے..وہ نھیں دیکھ پارھی تھی کے رائما اس کی باتیں جو نھایت کڑوی تھیں مگر تھیں سچائی پر مبنی .... سن اپنے آنسوں پر قابو نہ رکھ سکی اس کے آنسو بھنے لگے تھے جنھیں اس نے فورا صاف کیا تھا ...رائما بھاری آواز سے ": نھیں ... میں یھاں ٹھیک ھوں"

رمشاء ": عقل مندی اسی میں ھے رائما کے تم اسے چھوڑ دو ...اس سے پھلے وہ تمھیں چھوڑ دے... میں ٹھیک کھ رھی ھوں..یار ... سچ کھوں ...تو مجھے اسد کے لیے بھت دوکھ ھوتا ھے..وہ کتنا خوبصورت ھے بلکل شھزادے جیسا ..اس کے لیے کوئی شھزادی جیسی ھی آئے تو اچھا ھے..وہ آخر ڈاکٹر ھے..اس کی بیوی تو خوبصورت سی ڈاکٹرنی ھی ھونی چاھیے ..سب نے دیکھ رکھا ھے اسد کو بلکل تم میں انٹرس نھیں ھے ...میں نے اندازہ لگایا ھے وہ تو تمھیں اپنی بیوی بھی نھیں مانتا...ورنہ

کون سی بیوی اپنے ھی شوھر کے کمرے میں آنے میں ڈرے گی ...میں جانتی ھوں ......"

ابھی وہ بول ھی رھی تھی کے واش روم کا دروازہ کھلنے کی آواز آتی ھے ...اور واش روم سے اسد نیکلتا ھے ...اسے نیکلتا ھوا دیکھ رمشاء کو سانپ سونگھ گیا..وہ دونوں ھی اسد کے واش۔روم سے نیکلنے پر حیران ھوتی ھیں ...اسد کے بلکل سامنے رائما کھڑی ھوتی ھے..وہ مسکراتا ھوا آتا ھے رائما کے پاس اور اپنا ٹاول رائما کے سر پر ڈال دیتا ھے..اور اپنے گیلے بال اپنے ھاتھوں سے سوکھانے لگتا ھے...

رائما بڑی حیران ھوتی ھے اس کے اس عمل سے..وہ ٹاول اپنے سر سے ھٹاکر حیرت سے پوچھتی ھے ":تم نہاء رھے تھے؟؟"

"اسد مسکراتے ہوئے": ھاں.. کیوں؟؟

رائما اپنے دل میں ": یہ تو بڑی عجیب بات ھے یہ مجھ پر غصہ کیوں نھیں کر رھا.. کے میں اس کے کمرے میں بغیر اس کی اجازت کے آگی ... میں کوئی خواب تو نھیں دیکھ رھی ...اوپر سے یہ مجھے دیکھ کر اتنا مسکراء کیوں رکھ رھا ھے ...اس کی طبیعت خراب ھے یا میں آج کل خواب دیکھ رھی ھوں" وہ ابھی انھی سوچوں میں گم تھی کے اسد اس کے آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے،"کھاں کھو گیئں"؟؟؟؟

رائما اپنی حواس میں واپس لوٹتی ھے ":... نھیں .. کچھ نھیں..وہ .. میں .. نھیں ... ھم "..وہ بھوکھلاھٹ میں ٹھیک طرح بول بھی نھیں پارھی تھی..

"اسد مسکراتے ہوئے:" ہم کیا ہم؟؟؟؟

رمشاء سمجھ جاتی ہے کے شاید اسد کمرے میں اس کی موجودگی سے ناواقف ہے..:
"وہ میری بات کر رہی ہے اسد"

اسد رمشاء کی آواز پر چونک کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے:" تم؟؟ تم میرے کمرے میں کیسے آئیں؟؟"

رمشاء یہ دیکھ حیران ہوئی کے اسد نے رائما سے تو کچھ نہیں کہا بلکے اس پر اپنی ٹاول بھی ایسے ڈالی جیسے وہ یہ عمل کرتا رہتا ہو... جیسے رائما اس کے بہت قریب ہو":... وہ.. میں رائما کے ساتھ آئی تھی

اسد رائما کی جانب دیکھ کر ":تمھارے ساتھ آئی ھیں یہ؟؟"وہ ابرو اچکا کر

"...رائما اپنے دل میں ":اب تو پکا یہ مجھے رمشاء کے سامنے ذلیل کرے گا

اسد مسکرانے لگتا ھے ":اچھا...چلو ٹھیک ھے اگر یہ تمھارے ساتھ آئیں ھیں تو"...پھر رمشاء سے مخاطب ھوکر ":ورنہ مجھے پسند نھیں ھے کسی کا میرے کمرے میں آنا..."

رائما بڑی حیرت سے اسد کو دیکھ رھی تھی....وہ اپنے دل میں ":آج سورج کیا مشرق کی جگہ مغرب سے طلوع ھوا ھے؟؟"

رمشاء اسد کی بات سن شرمندگی محسوس کرتی ھے ":..اچھا میں نیچے جاتی ھوں..مامی اور امی کے پاس "کھ کر وہ اٹھ کر جانے لگتی ھے ...رائما پیچھے سے آواز دے کر ":روکیں ...میں بھی چلتی ھوں" وہ ھاتھ میں پکڑی ھوئی ٹاول بیڈ پر ...رکھ بولی تھی ...اس نے ایک ھی قدم بڑھایا تھا آگے ..باھر جانے کے لیے کے اسد اس کا ھاتھ پکڑ کر ...رمشاء سے مخاطب ھوکر ":تم جاؤ...دروازہ بند کرتی جانا.."

رائما یہ سن بڑی بڑی آنکھیں پھاڑ کر اسد کو دیکھتی ھے..رمشاء اثبات میں سر ھلا کر چلی جاتی ھے دروازہ بند کر کے..

اسد گرگٹ کی طرح تیزی سے رنگ بدل گیا تھا دروازہ بند ھوتے ھی..وہ نھایت غصے سے ":تم میرے کمرے میں کیا کرھی ھو؟؟؟ ...اوپر سے خود تو آئیں آئیں رمشاء کو بھی لے آئیں..."

رائما اسے غصہ کرتا ھوا دیکھ ":ابھی تو تم اتنے اچھے بنیں ھوئے تھے رمشاء کے سامنے...اب تمھیں اس کے جاتے ھی کیا ھوگیا؟؟؟"

اسد ":میں ناٹک کر رھا تھا اس کے سامنے..تمھاری عزت کا احساس دلا رھا تھا اسے ...جو وہ بکواس کر رھی تھی سب سن لی تھی میں نے..غصہ مجھے اس بات پر آرھا ھے تم اس کی فالتوہ بکواس سن ھی کیوں رھیں تھیں..منہ میں زبان نھیں ھے تمھارے..."

رائما حیرت سے ":کیا؟؟ اس کا مطلب تم نے ساری باتیں سنیں ھیں اس کی؟؟"

"اسد": ھاں

رائما اسد پر چڑائی کرتے ہوئے": ساری غلطی تمھاری ھی ھے ... تم نے اگر مجھ میں ذرا سہ انڑس دیکھایا ھوتا ... تو آج لوگ مجھے باتیں نھیں سنا رھے ھوتے ... سب تمھاری غلطی ھے ... اور اب تم مجھ پر غصہ کر رھے ھو..."

اسد چڑتے ہوئے": جتنا تم مجھ سے لڑتی ھو... اتنے میں سے اگر 30 بھی اس رمشاء سے لڑ لیتیں .. تو کیا ھی بات تھی .. دوبارا بکواس کرنے کی ھمت ھی نھیں کرتی وہ... پر نھیں میم منہ میں دھی جمائے کھڑی رھیں ... جواب دینا سیکھو.. لوگوں کو"

" رائما افسردہ سہ چھرہ بناکر ": مجھے لڑنا نھیں آتا

اسد حیران نظروں سے تکتے ھوۓ ": کیا؟؟ لڑنا نھیں آتا... تمھاری مثال تو وہ والی ھے.. ننیانوے چوھے کھا کے بلی حج کو چلی.. میم آپ مجھے بتائیں گی کے صبح شام جو آپ مجھ سے کرتی ھیں..وہ کیا ھے؟؟؟ "..پھر منہ بناکر رائما کی نکل اتارتے "ھوۓ ": لڑنا نھیں آتا

رائما ": مجھے واقعی نھیں آتا ....میں کبھی کسی کو جواب نھیں دیتی..پھر وہ ٹھیک "ھی تو کھ رھی تھی..غلط کیا کھا اس نے جو میں ان سے لڑتی؟؟

اسد غصے سے ": کیا کھا؟؟ غلط کیا کھا اس نے..مجھے یقین نھیں آرھا.. تم اس فالتوہ بکواس کو ٹھیک کھ رھی ھو..بے وقوف "وہ ابھی بول ھی رھا تھا..کے اسے

محسوس ھوتا ھے کے کسی نے ھلکے سے دروازہ کھولا ھے وہ سامنے شیشے کے عکس میں دیکھتا ھے تو اسے رمشاء جھانکتی ھوئی نظر آتی ھے..وہ رائما سے ہلکے دیھمے سے پوچھتا ھے ":..دروازے پر رمشاء کھڑی ھے ناں؟؟

رائما کا چھرہ بلکل کمرے کے دروازے کے سامنے ھوتا ھے وہ بھی یھی دیکھتی ھے کے رمشاء کھڑی ھے دروازے پر کان لگائے اور اندر جھانک رھی ھے..وہ اثبات میں سر ھلاکر اسد کو بتاتی ھے ..اسد اس کے کان کے پاس آکر ":چلو میں تمھیں سیکھاتا ھوں بغیر لڑے جواب دینا "

"رائما ھلکے سے اس کے کان میں سرگوشی کرتی ھے ":وہ کیسے؟

اسد پھلے شیشے میں عکس دیکھتا ھے رمشاء کا..پھر مسکراتا ھے ...رائما اسے مسکراتا دیکھ ابھی اس کے مسکرانے کی وجہ پوچھنے ھی والی ھوتی ھے..کے وہ اچانک بڑی

گرم جوشی سے اس کے گلے لگ گیا تھا ..رائما حیرت کے غوطے کھا رھی تھی ..کے وہ اس کے گلے لگا ھے ..اسد نے اپنی بھاؤں کے حصار میں اسے پوری طرح جکڑ لیا تھا....رائما کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گیئ تھیں ..اس کے دل و دماغ کو مفلوج کردیا تھا اسد کے اس فعل نے ..اس کا دل اتنی زور زور سے دھڑک رہا تھا ... جیسے آج باھر ھی نیکل آےَ گا

دوسری طرف اسد بھت خوش تھا اس کی خوشی اس کے چھرے سے جھلک رھی تھی..وہ نھایت محبت اور مسرت سے اسے اپنی باھوں کے حصار میں جکڑےَ کھڑا تھا ...وہ اپنے دل میں ":یہ جواب ھے رمشاء کے لیے بھی اور تمھارے لیے بھی.."

رائما بوکھلا کر ھٹنے کی کوشش کرتی ھے..تو اسد اور زیادہ اپنی باھوں کے حصار میں اسے جکڑنے لگتا ھے ...رمشاء یہ دیکھ حیرت سے منہ پر ھاتھ رکھ لیتی ھے اور ھلکے سے دروازہ بند کر کے چلی جاتی ھے..اس کے جاتے ھی رائما جھنجھلا کر :"

"چھوڑو...میں نے کھا چھوڑو مجھے

اسد اس کی آواز اور اس کا انداز دیکھ سمجھ جاتا ھے کے اسے برا لگ گیا ھے..وہ فورا ھٹ کے کھڑا ھوجاتا ھے..رائما اسے غصے سے کھاجانے والی نظروں سے دیکھتی ھے ...اور بغیر کچھ کھے ھی جانے لگتی ھے

اسد اسے روکنے کے کی نیت سے ھاتھ پکڑتا ھے مگر وہ پلٹ کر غصے سے گھورتی ھے ..اسد ھاتھ چھوڑ دیتا ھے ":...میں نے کچھ غلط نھیں کیا ھے..بیوی ھو تم

میری"...ابھی وہ بول ھی رھا تھا کے رائما غصے سے کھتی ھے ":بس اسی بات کا تو غم ھے "کھ کر وھاں سے چلی جاتی ھے ...اسد کے دل پر لگتے ھیں یہ الفاظ .... اسے بھت تکلیف ھوتی ھے ان الفاظوں سے ..نشتر سے زیادہ دل خراش تھے اس کے یہ الفاظ.....

رائما کمرے میں آکر اپنی انگلی میں پھنی ھوئی جعفر کی انگوٹھی کو دیکھ کر رونے لگتی ھے ...وہ اپنے آپ سے ":اسد کے گلے لگ کر میرا دل زور سے دھڑک رھا تھا...جبکے اس دل کا مالک صرف جعفر ھے...پھر یہ اسد کے لیے کیسے دھڑکنے لگا آج؟؟؟..کیسے؟؟؟...مجھے سمجھ نھیں آرھا میرا دل اس کمینے کے لیے دھڑک رھا ھے ...اس مطلبی و مغرور اسد کے لیے "..پھر اسے رمشاء کی باتیں یاد آتیں ھیں وہ زور زور سے رونے لگتی ھے ":...وہ ٹھیک کھ رھی ھے..اسد مجھے چھوڑ دے گا اب ....اب وہ صرف کوئی بھانا تلاش کرےؔ گا مجھے چھوڑنے کا....کیا

میری زندگی صرف اسد سے زلیل ہونے کے لیے ہے؟؟ "..پھر وہ اپنے آنسوں صاف کرتی ہے اور اپنا موبائل اٹھاتی ہے بیڈ سے اور امرین کو کال کرتی ہے

امرین رائما کی آواز سن کر سمجھ جاتی ہے کے کچھ ہوا ہے ...رائما ":مجھے ڈاکڑ کا نمبر چاہیے تھا"

امرین حیران ہوکر ":واقعی؟؟؟.اچانک سے کیوں ؟؟؟"

رائما ":بس مجھے اب چاہیے ..ہوسکے تو کل کا اپوائنمنٹ بھی لے لو..."

امرین ":تم کیا کھ رہی ہو ..تم جانتی بھی ہو؟؟..تم وائٹنگ انجیکشن لگوانے کی سوچ رہی ہو...پر کیوں؟؟"تو بڑی حیرت سے پوچھنے لگی

"...رائما": هاں .. مجھے لگوانے ھیں

اسد رائما سے بات کرنے آرہا تھا مگر دروازہ کھولتے ھوئے اس کی سماعت سے وائٹننگ انجکشن کا لفظ ٹکرایا تو وہ وھیں کھڑا ھوگیا..اور خاموشی سے اس کی باتیں سنے لگا...

رائما": مجھے لگوانے ھیں ... میں چاھتی ھوں .. میں ھر مقابلے میں اسد کے برابرٓ کھڑی ھو سکوں...وہ پڑھائی ھو یا خوبصورتی... میں ھر چیز میں اس کے مقابل آنا چاھتی ھوں .... میں اور زیادہ اب زلیل نہیں ھونا چاھتی.. میں چاھتی ھوں میرے پاس یہ اختیار ھو کے میں اسے چھوڑ دوں...نہ کے اس کے پاس ...اگر وہ مجھے کبھی چھوڑے تو اسے پچتاواہ تو ھو مجھے چھوڑنے کا ..."

امرین ": مجھے کچھ سمجھ نھیں آرھا ... تم آج اتنی عجیب باتیں کیوں کر رھی ھو؟" وہ الجھ گئی تھی---

رائما ": تم نے کھا تھا ناں تمھاری کزن کا رنگ واقعی گورا ھوگیا بلکل سفید "...وہ تصدیق کررہی تھی

"امرین ": ھاں..مگر رائما بھت مھنگے ھیں یہ انجکیشن ..دولاکھ کے قریب

"رائما ": مجھے یاد ھے تم نے بتایا تھا مجھے..کیفے شاپ پر

"امرین سے بات کرنے کے بعد رائما جعفر کو فون ملاتی ھے ": اسلام علیکم

جعفر رائما کی آواز سن غمزادہ ھوجاتا ھے اسے اسد اور رائما کا گلے لگنا یاد آگیا تھا..اور اسد کے الفاظ آج بھی کان میں گونج رھے تھے }میری اور میری بیوی کی مدد کرنے کے لیے شکریہ ":......{وعلیکم اسلام .....کیا ھوا ؟؟؟ خیریت

"رائما ":مجھے ایک کام تھا تم سے

"جعفر بے دلی سے ":بولو

"رائما ":مجھے پیسے چاھیے تھے

"جعفر پریشان و حیران ھوکر ":پیسے ؟؟؟ ..پر کیوں... سب خیریت تو ھے ناں؟

"رائما ":بے فکر ھوجاؤ..سب ٹھیک ھے..بس مجھے دو لاکھ روپے دے دو

اسد باھر کھڑا سب سن رھا تھا..وہ غصے سے اپنے آپ سے ":حد ھے اس سے اسے پیسے بھی مانگنے ھیں تو جعفر سے ھی مانگنے ھیں..میں اس کا شوھر ھوں..

میرے ھوتے ھوئے یہ جعفر سے پیسے مانگ رھی ھے.."

جعفر حیرت سے ":کیا کھا..کتنے چاھیے؟؟"

رائما اپنی بات دوراتے ھوئے ":دو لاکھ "

جعفر ":اتنے سارے پیسے تمھیں کیوں چاھیے...سب ٹھیک تو ھے ناں"وہ پریشان ہو کر پوچھنے لگا

رائما اطمینان سے اسے سمجھاتے ہوئے،" پریشان مت ہو... سب ٹھیک ہے.. مجھے ایک کام کے لیے چاہیے .. میں ہر مہینے تمھیں دس ہزار دیتیں رہوں گی... تم سمجھو تم سے قرضا مانگ رہی ہوں.."

جعفر ":مزاق بند کرو.. تمھیں پتا ہے مجھے پیسے دینے میں کوئی پریشانی نہیں ہے میں تمھارے لیے فکر مند ہوں.. ..."

رائما ":میں کہ تو رہی ہوں فکر مت کرو... سب ٹھیک ہے... بس مجھے پیسے دے دو" وہ لاپرواہی سے گویا ہوئی

جعفر ":یار.."

رائما ”:دے رہے ہو یا نہیں؟؟؟ بس یہ بتاؤ ...ورنہ میں کسی اور سے مدد لے لوں گی“وہ بھرم سے استفسار کرنے لگی

”جعفر ”:میں دے دوں گا...مگر

”رائما ”:مگر کیا؟؟

”جعفر ”:مجھے پہلے بتاؤ...کہاں استعمال کرنا چاھتی ہو

”رائما ”:اگر میں نے بتادیا ....تو تم نہیں دو گے

”جعفر ”:میں دے دوں گا..پر پہلے مجھے بتاؤ

”رائما ”:پہلے وعدہ کرو تم مجھے رکو گے نہیں

جعفر ":اب یہ کیا بات ہوئی ...مجھے پتا نہیں ہے تو میں وعدہ کیسے کرلوں" وہ ہلکا سا احتجاج کرنے لگا وعدہ کرنے کے خلاف

"رائما ":کرو گے تو بتاؤں گی ..ورنہ میں کسی اور سے مدد لے لیتی ہوں

":جعفر ہلکا سہ احتجاج کرتا ہے لیکن وہ اپنی بات پر بضد تھی اس لیے وہ مجبور ہوکر "ٹھیک ہے وعدہ

رائما اسے انجکیشن کا بتاتی ہے .. جعفر پریشان ہوکر ":پر کیوں؟؟؟ تمھارا دماغ "خراب ہوگیا ہے کیا... تم جیسی ہو ویسی ہی بہت پیاری ہو ... تم

ابھی جعفر بول ھی رھا تھا کے رائما اس کی بات کاٹتے ھوۓ ":وعدہ یاد ھے ناں تمھیں اپنا.. "

جعفر اسے سمجھاتے ھوۓ ":پر میں نے سنا ھے اس کے بھت نقصانات بھی ھیں"

رائما ":تم سے کھا ناں میں نے ...اپنا وعدہ یاد رکھو بس "...پھر وہ روتے ھوۓ استفسار کرتی ھے ":کیا تم صرف میری خوشی میں خوش نھیں ھوسکتے؟؟؟"

جعفر اس کی بھری ھوئی آواز سن سمجھ جاتا ھے ضرور کچھ ھوا ھے ..جو وہ رو رھی ھے...اور اس نے اتنا بڑا فیصلہ لیا ھے..وہ مسکراتے ھوۓ ":ٹھیک ھے.. میں تمھارے ساتھ ھوں...مجھے کوئی فرق نھیں پڑتا تمھارے رنگ سے.. تم میرے لیۓ بھت خوبصورت ھو..دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی" یہ سنتے ھی رائما کا دل تڑپ

جاتا ھے ":..اگر تمھاری خوشی اسی میں ھے ..تو ٹھیک ھے..میں ساتھ ھوں..مجھے ساری ڈیٹیل بتاؤ...میں خود لے جاؤں گا تمھیں"

رائما اپنے آنسوں صاف کرتے ھوئے ":میں نے امرین سے کھا ھے..وہ مجھے فون کر کے بتائے گی تو میں تمھیں بتادوں گی ....امرین نے ہی بتایا تھا مجھے اُن انجکیشنوں کے بارے میں...اس کے کزن نے لگوائے ھیں..."

جعفر ":اس نے کل تمھیں بتایا اور آج تم کھڑی ھوں گئیں لگوانے کے لیے"

رائما بڑے پیار سے ":نھیں...مجھے ان کے بارے دو مھینے پھلے ھی پتا چل گیا تھا...پر ضرورت آج محسوس ھو رھی ھے..."

جعفر بھت پیار سے پوچھتا ھے ":اگر میں پوچھوں کیا ھوا ھے ....تو بتاؤ گی؟؟"

رائما ": نہیں" اس کا صاف منع کرتے ہی جعفر کو بے اختیار ہسی آجاتی ہے..وہ کھوئے کھوئے انداز سے مسکراتے ہوئے ": کاش میں تمھاری ڈائری ہوتا... تم اپنے دل کی ہر بات مجھے خود آکر بتاتیں ".... رائما یہ سنتے ہی مسکراء دیتی ہے...

اسد کی اب حد پار ہورہی تھی رائما کو جعفر سے مسکراتے ہوئے بات کرتا دیکھ ...وہ اپنے دل میں ": ایسی کیا باتیں کر رہا ہے یہ جعفر ؟؟ جو رائما روتے روتے مسکراء رہی ہے" وہ پاؤں پٹکتا ہوا وہاں سے چلا جاتا ہے...

رائما اپنی ڈائری میں لکھتی ہے ": آج مجھے پہلی بار بہت شدت سے احساس ہوا کے میں بھی انسان ہوں میرے بھی جذبات ہیں... لوگ کتنی آسانی سے مجھے.... ذلیل کر کے چلے جاتے ہیں.. اور کوئی بھی مجھے اپنی ضرورت کے تحت استعمال

کر کے چھوڑ دیتا ھے ...بات کڑوی تھی رمشاء کی...مگر تھی سچ...مجھے بھی اب یھی لگتا ھے کے اب میری یہاں ضرورت ختم ہوگی...اب مجھے اسد یہاں زیادہ دن نھیں رھنے دے گا...میں بے کار ھوں اب اس کے لیے ...لیکن میں اب اس وقت کا انتظار نھیں کرنا چاھتی جب وہ آکر مجھے کھے کے ...مجھے اب تمھاری ...ضرورت نھیں ھے

میں اب واقعی اپنی پھچان بنانا چاھتی ھوں.. جیسا رمشاء نے
کھا..کے اسد کے لیے تو کوئی ڈاکڑنی ھونی چاھیے تھی ...ڈاکڑنی ناں صحیح لیکن میں ایک بھت کامیاب بزنس ومین بنا چاھتی ھوں ... ھمیشہ لوگ مجھے ھی کیوں کھیں کے میں خود کو دیکھوں کیا میں اس کے قابل ھوں؟؟...میں چاھتی ھوں اب ....بلکے آج سے ھی ...لوگ اسد سے بھی کھیں کیا وہ میرے قابل ھے؟؟؟..

ھمیشہ سے لوگ مجھے ھی خوش قسمت کیوں کھیں کے مجھے وہ ملا....اب
میں چاھتی ھوں لوگ اس سے بھی بولیں ...کے وہ بھت خوش قسمت ھے کے
....اسے میں ملی

اگر وہ مجھے چھوڑتا ھے ...تو حقارت کے ساتھ نہ چھوڑ سکے...بلکے اسے
.... پچھتاوا ھو مجھے چھوڑنے کا

میں اب اس خوف کے ساتھ زندگی نھیں گزارنا چاھتی..کے وہ مجھے
چھوڑ دے گا..اور پھر وھی سب شروع ھوجاۓ گا..وھی سب فالتوہ عورتیں بیٹھ کر
میری زندگی پر تبصرے کریں گی ...میں کالی ھوں... مجھ سے اب شادی کون کرے
گا وغیرہ وغیرہ ....میں تھک گئی ھوں ان سب سے ...میں واقعی اب تھک گئی
....ھوں

اگر واقعی وہ انجکیشن گورا کردیتے ھیں..تو مجھے
بھت ھسی آۓ گی...اپنی دادی اور ان سارے لوگوں پر جو خود کے روپ رنگ پر

اتراتے ھیں... کیونکے اب یہ چیز کوئی نایاب نہ رھی.. یہ تو اب پیسوں سے خریدی جاسکتی ھے .... پر ابھی بھی عقل اور نیک سیرتی بازار سے نھیں مل رھی...جو ...میرے پاس ھے

اب دادی کس چیز پر بھڑکا کریں گی مجھ
پر ؟؟؟؟ وہ صرف میرے رنگ کی وجہ سے مجھے سب سے کمتر سمجھتی تھیں...اپنی ساری پوتیوں سے ... لیکن اب میں انھیں اپنی ذھانت و قابلیت اور اپنی محنت ...سے بتاؤں گی...کے میں کسی سے کمتر نھیں ھوں "

اسد بھت دوکھی ھوتا ھے وہ تو رائما سے بات کرنے ھی گیا تھا...وہ اسے سمجھانا چاھتا تھا کے وہ جو اس کے گلے لگا ...وہ صرف رمشاء کو دیکھانے کے لیے نھیں تھا..بلکے خاموش جواب تھا رمشاء اور رائما دونوں کے لیے) کے وہ رائما سے محبت کرتا ھے...اور وہ اسے نھیں چھوڑے گا...(وہ خود سے ": کیا کھا اس نے ... کے

وہ پھلے میرے قابل بنے گی پھر میرے برابر آۓ گی اور پھر مجھے چھوڑ دے گی... عجیب....وہ بے وقوف ھی ھے ....وہ پاگل کیوں مجھ سے خود کو کمتر سمجھ رھی ھے ...اوپر سے انجکیشن لگوانے چلی ھے...اس لڑکی کو سمجھنا اتنا مشکل کیوں ...ھے .؟؟؟

جعفر اب سو نھیں پارھا تھا ...اسے اب رائما کی فکر ستا رھی تھی ":... نھیں وہ ٹھیک نھیں ھے... ضرور وھاں کچھ ھوا ھے... میں کل ھی اسے واپس لے آؤں گا ..ویسے بھی اب وہ وھاں کیوں رھے گی..اس کی مامی تو ٹھیک ھوگی ھیں..ھاں..یھی ٹھیک رھے گا... "

*********___________*********

رائما کچن میں آتی ھے تو دیکھتی ھے اسد وھاں کھڑا کچن کے بٹن جو کل رات ٹھیک طرح کام نھیں کر رھے تھے انھیں کھول کر اس کے تاروں کو پلاس سے ٹھیک کررھا ھے ...وہ بھت نیند میں تھی..اس کی آنکھیں ٹھیک طرح کھل بھی نھیں رھیں تھیں ...اسد کو کل رات کا غصہ ابھی بھی تھا..جبکہ رائما نیند کے قمار میں تھی..وہ کچن میں آکر پیاز لے کر نیند میں کاٹنے لگتی ھے..اسد اپنے دل میں ":آنکھ تو کھل نھیں رھی میم سے..اور پیاز کاٹ رھی ھیں...کھیں اپنی انگلی ھی نہ کاٹ لے"..وہ فکر مند ہورھا تھا اسے یوں نیند میں پیاز کاٹتا ھوا دیکھ ":..رائما.. تم چھوڑو..رخسانہ کاٹ دے گی"

":رائما کو اسد کی آواز ٹھیک طرح سنائی نھیں دیتی..وہ اس کی جانب دیکھتے ھوئے "کیا کھا؟؟

اسد ":میں نے کھا رخسانہ کاٹ دے گی تم چھوڑ دو" بس اسد کا یہ کھنا تھا رائما کی ساری نیند اُڑ گی...اس نے فورا جاکر اپنا منہ دھویا اور اپنے دل میں ":یہ آج ایسا کیوں بول رھا ھے..ویسے تو ھمیشہ کہتا ھے کے تم میری ماں کے سارے کام کرو..میں تمھیں لایا ھی اس لیے ھوں...کیا یہ اس لیے ایسا کر رھا ھے کے مجھے بتادے کے میں سمجھ جاؤں کے اب اسے اور مامی کو میری ضرورت نھیں رھی..کیا واقعی جیسا میں سوچ رھی ھوں ویسا ھی ھے..اگر یہ ایسا کرنے کی کوشش کر رھا ھے..تو اب میں کیا کروں؟؟؟"

وہ منہ دھوکر آتی ھے تو رخسانہ کو مامی کا سالن چڑھاتے ھوئے دیکھتی ھے..وہ یہ دیکھ اسد کو غصے سے دیکھنے لگتی ھے ...اسد رائما کو خود کو کھاجانے والی نظروں سے گھورتا ھوا دیکھ ....آبرو اچکاکر ":کیا؟؟؟"

رائما نفی میں گردن ھلاکر خود رخسانہ کے پاس جاکر زور سے چیختے ھوئے ":تم نے کس کی اجازت سے مامی کا سالن چڑھایا؟؟؟ ...کیا کرنا چاہ رھی ھو تم؟؟"

":رخسانہ نے رائما کو پھلی بار اتنے غصے میں چیختے ھوئے دیکھا تھا...وہ سھمی سھمی باجی مجھے تو اسد بھائی نے کھا تھا..تو میں نے کردیا..مجھے نھیں پتا تھا کے آپ اتنا غصہ ھوجائیں گی"

اسد بھی رائما کو پھلی بار اس قدر غصے میں دیکھ رھا تھا...وہ اپنے دل میں ":اب اسے کیا ھوگیا؟؟؟..یہ صبح ھی صبح اتنے غصے میں کیوں ھے؟؟"

رائما اسد کا سارا غصہ رخسانہ پر نیکال رہی تھی":..ھٹو..میں خود پکالوں گی ...اور ھٹو میرے راستے سے...آرام سے باھر بیٹھو تم"

اسد بولنے والا ھوتا ھے مگر اسے غصے میں دیکھ سوچتا ھے ":جانے دو..ابھی یہ بھت غصے میں ھے"

رائما غصے میں ھی سبزیاں کاٹ رہی تھی..اور بار بار اسد کو دیکھ رہی تھی..اس کا دماغ اب اسد پر چل رھا تھا وہ بے دیھانی میں کاٹ رہی تھی..

اسد اس کی آنکھوں کی تپش کو اپنے چھرے پر محسوس کر رھا تھا...لیکن پھر بھی وہ اس کی جانب دیکھ نھیں رھا تھا....اسے اچانک رائما کی چیخ سنائی دیتی ھے..وہ

پلاس پھینک تیزی سے بھاگتا ہوا رائما کے پاس آتا ھے..اس کا بے دیھانی میں انگلی پر کٹ لگ گیا تھا وہ بھی بھت گھرا....اس کی انگلی خون نم خون ھوگی تھی..اور خون زمین پر تیزی سے گر رھا تھا ...

..اسد نے فورا اس کی انگلی کٹ پر سے پکڑی اور رخسانہ سے پٹی کا سامان منگایا اس نے روئی سے خون صاف کیا ..اور کریم لگا کر پٹی باندھنے لگا...رائما پٹی کرتے وقت اس کا چھرہ بھت نزدیک سے دیکھتی ھے..وہ برف کی طرح سفید تھا...اس کا پورا وجود قیامت خیز حسن کا مالک تھا..اس کی آنکھیں نیلے رنگ کی تھیں...جو اس کے حسن کو چار چاند لگاتی تھیں...ناک کھڑی..پلکے لمبی و گھنی...ھونٹ گلابی..لمبا قد..اچھی جسمانیت کا مالک.....وہ اپنے دل کو دھڑکتا ہوا پھر محسوس کرتی ھے..وہ فورا اپنا دوسرا ھاتھ اپنے دل پر رکھ لیتی ھے ..وہ خود سے ": یہ کیا ھوگیا ھے میرے دل کو....کیوں آخر کیوں یہ اسد کے پاس آتے ھی دھڑکنے لگتا ھے ...یہ کیا ھوتا

جارھا ھے مجھے..میں دیکھ ھی کیوں رھی ھوں اسے اتنی غور سے"...وہ ابھی سوچ ھی رھی تھی کے اسد بڑے پیار سے کھتا ھے":میں بھت آرام سے باندھ رھا ھوں "تمھیں تکلیف تو نھیں ھورھی ناں؟؟..

رائما کوئی جواب نھیں دیتی بس یہ دیکھتی ھے کے وہ کتنے پیار سے بات کر رھا ھے..اس کے چھرے کو دیکھنے لگتی ھے جیسے دیکھ ایسا لگ رھا تھا----لگی بھلے ھی اس کے ھو مگر درد اسد کو ھو رھا ھے...اسد":تم سے کھا تھا ناں میں نے "رخسانہ کر لے گی..مگر تم میری سنتی کب ھو

رائما یہ سنتے ھی اپنی نظریں اس پر سے ھٹاکر نیچے دیکھنے لگتی ھے..مگر اس کا دل زور زور سے دھڑک رھا تھا..اسد ابھی ٹیپ نیکالنے کے لیے باکس میں ھاتھ ڈال ھی رہا تھا..کے رائما صوفے سے کھڑی ھوجاتی ھے..

"اسد حیران ہوکر": کھڑی کیوں ہوں گییں؟؟ ٹیپ تو لگانے دو

"رائما": چھوڑو.. میں رخسانہ سے لگوالوں گی

"اسد کھڑا ہوکر": میں لگا تو رہا ہوں... مجھ سے کیوں نہیں لگوارہیں؟!؟؟

"... رائما": مجھے جانا ہے

"اسد اب جھنجھلا کر": ہوا کیا ہے؟؟..بتاؤ گی مجھے... مسئلہ کیا ہے؟؟؟

رائما غصے سے": تم "کہ کر چپ ہوجاتی ہے

" اسد الجھ کر": کیا؟؟

" رائما": جی... تم کیوں اتنا اچھے بن رہے ہو؟؟

اسد اپنی پیشانی مسلتے ہوئے ": مجھے سمجھ نھیں آتا... میں کیا کروں جو تم راضی ہو ... حد ھے تم سے.. تمھاری فکر کر رھا ھوں تو تم غصہ ھورھی ھو... تمھاری پٹی کر رھا ھوں تو تمھارا منہ بن رھا ھے.. کیا کوئی نٹ ڈھیلا ھے تمھارا؟؟"

رائما" تو کس نے کھا ھے میری فکر کرنے کے لیے؟؟ ..اپنی پٹی میں خود بھی کرسکتی ھوں..مجھے سب کرنا آتا ھے.. سمجھے"وہ بھرم سے کہہ رہی تھی

اسد کو غصہ آنے لگتا ھے مگر اپنا غصہ پینے کی کوشش کرتے ھوئے آواز دھیمے رکھ کر کھتا ھے ":رائما.. تم اپنے کمرے میں جاؤ"

رائما ": نھیں " کھ کر اسی کے سامنے واپس کچن میں جانے لگتی ھے.. اسد ھاتھ کی کلائی پکڑتے ھوۓ ": میں کھ رھا ھوں کمرے میں جاؤ اپنے... سمجھ نھیں آیا "کیا؟؟؟

"رائما غصے سے ": ھاتھ چھوڑو میرا

اسد ایک گھری سانس بھرتے ھوۓ ": کمرے میں چلو اپنے " کھ کر اس کا ھاتھ کھینچتے ھوۓ کمرے کی جانب لے جانے لگتا ھے .....

دوسری طرف....

جعفر اپنے کمرے میں بیٹھا ھوا تھا کے کنول آتی ھے ": ناشتے کی ٹیبل پر سب "انتظار کر رھے ھیں

".. جعفر ": ٹھیک ھے میں آتا ھوں

":کھانے کی ٹیبل پر جعفر ناشتہ کرنے کے بعد اپنے دادا سے مخاطب ہوکر کھتا ھے
"دادا میں نے اپنے سارے کاغذات بن والیے ھیں

دادا ":کون سے؟؟"وہ الجھ کر پوچھنے لگے

جعفر ":میں نے اپنا بنگلہ ,اپنی کار یھاں تک کے اپنے تمام شیئرز جو کمپنی میں
"میرے ھیں بیچ کر امریکہ جانے کا فیصلہ کرلیا ھے

"دادا حیرت سے ":یہ کیا کھ رھے ھو تم؟؟

"جعفر ": دادا میں نے ساری تیاری کرلی ھے ... بس آپ کے دستخط چاھیے تھے

... سارے گھر والے جعفر کی اس بات پر حیرت زادہ ھوتے ھیں

"دادا ": اور میں جان سکتا ھوں کے تم نے یہ اتنا بڑا فیصلہ کیوں لیا ھے

جعفر ": ھاں ضرور.... پوچھیں آپ کا حق بنتا ھے آخر ... اس لیے " پھر کھنے کے

.. بعد خاموش ھوجاتا ھے

"دادا ": بولو اس لیے کیا؟؟

"جعفر ": میں جانتا ھوں کے رائما یھاں اپنے گھر میں کیوں نھیں رہ رھی ھے

دادا الجھ کر ": کیا؟؟.. کیونکے اس کی ساس بیمار ھے "وہ فورا ہی ریزن بتانے لگے

جعفر ":وہ بیمار تھیں ...اب نھیں ھیں...اور اگر وہ بیمار ھیں بھی تو اس کا
"مطلب یہ تو نھیں کے آپ رائما کو گھر سے نیکال دیں

دادی ":جعفر تم رائما کے معاملات میں نھیں بولا کرو"وہ غصے سے بولیں

جعفر دادی کی جانب مخاطب ھوکر ":کیوں ناں بولوں؟؟ ..میں جان چکا ھوں کے
اس دن جب رائما کا فون آیا تھا ...جب میں لاھور میں تھا تو وہ ساری باتیں رائما
" نھیں دادی آپ نے کھیں تھیں

دادی ":تو کیا رائما کے لیے تم اپنی دادی سے لڑو گے؟؟"وہ حیرت سے پوچھنے
لگیں

جعفر ": نہیں... ہرگز نہیں ...بس میں تو اتنا چاہتا ہوں کے رائما کے ساتھ انصاف ہو اگر اسے سزا ملی ہے تو مجھے بھی ملنی چاہیے ...آپ لوگ مجھے تو سزا دے نہیں رہے اس لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کے میں اپنے آپ کو خود سزا دوں "کہہ کر اپنے کمرے کی طرف چلا جاتا ہے..وہاں بیٹھے سب یہ باتیں جانتے تھے سوائے کنول کے...

کنول اپنے دل میں ": یہ کیا معاملہ ہے؟؟ ...رائما اپنی ساس کی خدمت کے لیے نہیں بلکے سزا کے طور پر گی ہے ...اور سزا کچھ ایسی بات پر ملی ہے ...جس میں جعفر برابر کا شریک ہے ...ارے واہ ...کیا مصالحے دار خبر ہاتھ لگی ہے ..مجھے پتا ہے مجھے اس خبر کا استعمال کس طرح کرنا ہے ..اچھا ہوا کے میں نے یہاں دادا دادی کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا...ورنہ مجھے تو یہ باتیں کبھی پتا ہی نہیں چلتیں" وہ اپنے ذہن میں شیطانی منصوبے بنا کر خوش ہونے لگی

پھر دادا جعفر کو اپنے کمرے میں بلاتے ھیں... جعفر کمرے میں آکر ":آپ نے بلایا دادا ؟؟"

دادا ":ھاں آکر بیٹھو .. میرے پاس "

جعفر آکر دادا کی کرسی کے سامنے رکھے ہوۓ صوفے پر بیٹھ جاتا ھے ":جی بولیں "

دادا ":تم کیوں جارھے ھو؟؟"

جعفر ":دادا میں نے بتا دو دیا تھا ٹیبل پر کے سزا دینا چاھتا ھوں میں اپنے آپ کو"

دادا ":کس بات کی سزا؟" وہ اپنے غصے پر قابو رکھتے ہوئے نرمی سے پوچھنے لگے

جعفر ":یهی تو میں جاننا چاهتا هوں کے کس بات کی سزا مل رهی هے رائما کو

جعفر دادا کو ان هی کے سوال میں پهنسا دیتا هے وه پوچهتے هیں ":کیا چاهتے هو

تم ....یہ بتاؤ"

جعفر ":بس اتنا کے رائما کو گهر لے کر آجائیں آپ...اس کی ساس کی طبیعت اب

بلکل ٹهیک هے..اس کے وهاں رهنے کا اب کوئی جواز نهیں بنتا "

دادا جعفر کی بات سن کر ":اچها ٹهیک هے ...هم کل جاکر اسے لے آئیں

گے...یهی چاهتے هو ناں تم"

جعفر خوش ہوکر ": ہاں ... یہی تو چاہتا ہوں... بلکے کل کیوں آج ہی چلیں... میں آج ہی لاؤں گا اسے"

دادا ": مجھے آج کام ہے.... تم اکیلے جاکر لے آؤ" انہوں نے تو صرف ٹالنے کے لیے کہا تھا لیکن جعفر فورا تیار ہوگیا تھا اسے اکیلے جاکر لانے کے لئے

جعفر مسکراتے ہوئے ": ٹھیک ہے ... میں ابھی نیکلتا ہوں" کھ کر خوشی خوشی کمرے سے نیکلتا ہے ...اور سوچتا ہے ": دادا اگر آپ اور دادی میری کمزوری جانتے ہو کے وہ رائما ہے تو میں بھی جانتا ہوں کے آپ کی کمزوری میں خود ہوں ... میں اپنی جان دے سکتا ہوں اس کے لیے یہ بزنس، بنگلہ، گاڑی چھوڑ چھاڑ کے جانا تو میرے لیے معمولی بات سے بھی کمتر ہے"

کنول کی چاچی ": کنول تم شادی کے لیے کب ھاں کروں گی؟؟؟... تمھاری عمر کی تمام لڑکیاں اپنے اپنے گھروں کی ھو گیئں .. سمجھ نھیں آتا تم کیوں شادی کے لیے تیار ھونے میں اتنا وقت لگا رھی ھو"

کنول صوفے پر لیٹ کر مزے سے ٹی۔وی دیکھ رھی تھی وہ اپنی چاچی کی بات کا جواب دیتے ھوئے،" ابھی مجھے بھت ضروری ایک کام کرنا ھے..بس وہ کرلوں پھر کرلوں گی شادی بھی.."

چاچی اشتیاق سے" ایسا کیا کام کرنا ھے تمھیں؟؟"

کنول ": بس ھے ایک کام"

کنول رائما کی ماں کو چاچی کھتی ھے کیونکے باقی سب بھی یھی کھتے ھیں...جبکے رشتے کے اعتبار سے وہ اس کی بڑی امی ھیں..

کنول اپنے دل میں ":بس ایک بار اس اسد کے بچے کو سبق سیکھا دوں...اس کی زندگی برباد کردوں ...پھر آرام سے کرلوں گی شادی ...اس کو جب تک میں تباہ اور برباد نہ کردوں ...مجھے چین نھیں آۓ گا...آخر اسے بھی تو پتا چلے کے کنول عباس کوئی معمولی لڑکی نھیں"

اسد رائما کا ھاتھ پکڑ کر ":اپنے کمرے میں جاؤ"

رائما ابھی کچھ بولے اس سے پھلے کوئی کھتا ھے ":رائما جائے گی ضرور... پر کمرے میں نھیں "..اسد اور رائما آواز سن کر سامنے دیکھتے ھیں..تو انھیں جعفر کھڑا نظر آتا ھے ..رائما کی آنکھیں چمکنے لگتی ھیں جعفر کو دیکھ.....

جعفر بڑی مسرت بھرے لھجے میں رائما کو دیکھ کر کھتا ھے ":میں لینے آیا ھوں رائما...چلو گھر چلو میرے ساتھ" وہ لمحہ رائما کے لیے ناقابلے بیان ھوتا ھے..اس کی آنکھوں میں یہ سن کر آنسوں آجاتے ھیں خوشی کے ":..واقعی... تم مجھے گھر لے جانے آئے ھو؟؟"

جعفر محبت آنکھوں میں بھرے اثبات میں سر ھلاتا ھے...رائما اب اسد کی جانب دیکھتی ھے جو حیران و پریشان کھڑا تھا جعفر کے اچانک رائما کو لینے آنے کی وجہ سے ":....میں جاؤں ؟؟

اسد ناچھتے ھوۓ بھی اثبات میں سر ھلاتا ھے..اس کا منہ اتر گیا تھا جعفر کو دیکھ..وہ روکنا چاھتا تھا ..مگر روکنے سے قاصر تھا...

"رائما دوبارا پوچھتی ھے ":میں جاؤں؟؟؟

اسد "ھاں" بڑی مشکل سے)ہاں (کا لفظ منہ سے ادا ہوا تھا

رائما اسد کو آنکھوں کے ذریعے اشارا کرتی ھے کے وہ اس کا ھاتھ چھوڑے تبھی تو وہ جاسکے گی...مگر وہ اشارا سمجھ نھیں پاتا...

جعفر ":رائما تم چلنے کی تیاری کرو..میں انٹی سے مل لیتا ھوں "...وہ دیکھ چکا تھا کے اس کے آنے سے اسد کا منہ اتر گیا ھے ...وہ رائما کا اشارا بھی سمجھ گیا تھا جو وہ مسلسل اسد کو کر رھی تھی ...اس لیے اسے وھاں کھڑا ھونا ٹھیک نھیں لگا...

جعفر کے جاتے ھی رائما ":میں جاؤں اسد" وہ مسکراتے ھوۓ پوچھ رھی تھی...ذرا سی گردن اڑی کر کے بڑے پیار سے..اسد اپنے دل میں ":صبح سے تو آگ برسا رھی تھی ..اور جب سے جعفر آیا ھے کشمیر کی کلی بنے جا رھی ھے" ..وہ اس بار جھنجھلا کر ،" کتنی بار کھوں .. جاؤ"

رائما اتنا خوش تھی کے اسے اب اسد پر ذرا سہ بھی غصہ نھیں آرھا تھا..وہ مسکراتے ھوۓ ":ھاتھ تو چھوڑ دو میرا..."

جیسے ھی وہ کھتی ھے اسد ھاتھوں کی طرف دیکھتا ھے..اور فورا چھوڑ دیتا ھے...

رائما خوشی خوشی وھاں سے چلی جاتی ھے...وہ جاتا ھوا دیکھ ":کاش میں تمھیں روک سکتا"

اسد رائما کے کمرے میں آکر ":کچھ کھنا تھا تم سے"

رائما اپنا سامان رکھتے ھوۓ بیگ میں ":کھو"

اسد ":میرے جانے کے بعد ھوسکے تو آتی جاتی رھنا...امی اور ڈیڈ کے پاس...انھیں عادت ھے تمھاری"..وہ التجائی لھجے میں گویا ہوا

"...رائما پلٹ کر اسد کی جانب دیکھتی ھے ":ٹھیک ھے

اسد اس کا جواب سن وھیں بیڈ پر بیٹھ کر اسے واپس جانے کی تیاری کرتا چپ چاپ دیکھتا رھتا ھے ...وہ بھی کچھ نھیں کھتی..اپنے کام میں لگی رھتی ھے ...اسد چھرے سے ھی بھت دوکھی لگ رھا تھا.. لیکن وہ کچھ کھ نھیں رھا تھا...رائما اسے دوکھی ھوتا ھوا دیکھ اپنے دل میں ":کیا یہ واقعی دوکھی ھورھا ھے میرے جانے سے؟؟ ایسا کیسے ھوسکتا ھے"

جب رائما کا سارا سامان پیک ھوجاتا ھے..وہ اسد سے ":اسد میں جارھی ھوں..اُو۔کے....مامی کا بھت خیال رکھنا"..وہ مسکراتے ھوۓ کھتی ھے...وہ صرف خاموشی سے اسے جاتا دیکھتا رھتا ھے...وہ اسی کے سامنے سے کمرے

سے نیکل جاتی ھے...جب وہ کار میں بیٹھتی ھے ..تو پھلے پیچھے پلٹ کر دیکھتی ھے لیکن اسے اسد نظر نھیں آتا...وہ اپنے دل میں ":باھر تک چھوڑنے تو آھی سکتا تھا.."

....جعفر خوشی اسے اپنے ساتھ کار میں بیٹھاتا ھے ...اور کار اسٹارٹ کرتا ھے

رائما کو جعفر بتاتا ھے کے ڈاکٹر کی اپوائنمنٹ تین دن بعد کی ملی ھے...اس نے امرین سے خود بات کرئی تھی..رائما مسکراتے ہوئے ":اُو۔کے"

دوسری طرف رائما اپنے گھر آکر بھت خوش ھوتی ھے ...اس کا دل خوشی کے مارے پھولے نھیں سمارھا تھا...مگر وہ اپنے گھر والوں سے ناراض بھی تھی...خاص طور پر اپنے ماں باپ سے

رائما کی ماں بڑے پیار سے ":تم کھانے میں کیا کھاؤ گی بتادو..میں خود اپنے ھاتھوں سے بناؤں گی"

رائما بے رخی سے ":امی بس کردیں..یہ منہ دیکھاوے کی محبت"

امی ":مطلب؟؟"وہ الجھ کر پوچھنے لگیں

رائما ": امی آخر ایسی کون سی قیامت ٹوٹ پڑی تھی جو آپ اور پاپا نے مجھ سے بات کرنا چھوڑ دی ... بولیں... ایسا کیا کھ دیا تھا دادی نے ؟؟"وہ تجسس سے روہانسا آواز میں پوچھنے لگی

رائما کے ابو بھی آجاتے ھیں اور کھتے ھیں ": تم نے یقین توڑا ھے ھمارا"ان کا لہجہ نہایت سخت تھا

"رائما پریشان ھوکر ": کیوں ایسا کیا کیا ھے میں نے ؟؟

ابو ": مجھے تو کھتے ھوۓ بھی شرم آرھی ھے .. یقین نھیں آتا کے ھماری رائما .. ایسی حرکت کرسکتی ھے "کھ کر رائما سے منہ موڑ کر کھڑے ھوجاتے ھیں... رائما روتے

ھوئے ":میں نے ایسا کون سہ کام کیا ھے ابو....جو آپ کو شرم آرھی ھے؟؟؟"پھر رائما طنز کرتے ھوئے ":کیوں کیا بھاگ گی تھی کسی کے ساتھ "میں؟؟

"اس پر رائما کی ماں زور سے چیختے ھوئے ":رائما

"رائما روتے ھوئے،" تو پھر ایسا کیا کیا ھے میں نے؟؟

"رائما کی ماں،" تم جعفر کو پسند کرتی تھیں صرف ھاں اور نہ میں جواب دو؟؟

"رائما حیرت سے ":پر

امی کی آنکھوں میں آنسوں آگئے تھے..پھر انھوں نے سخت آواز میں پوچھا ":ھاں یا نہ؟؟"

":رائما دیکھے سے ":ھاں

یہ جواب سنتے ھی رائما کی ماں اس کے چھرے پر زور سے تھپڑ مار دیتی ھے ...اور کھتی ھے ":ٹھیک کھتی تھیں تمھاری تائی ..وہ پھچان گیئں تھیں تمھاری گندی نظروں کو" پھر اپنے سر کو پیٹتے ہوئے کھتی ھیں" ھائے...میں ھی نہ پھچان سکی.. تم پر اندھا یقین کرتی رھی... شرم تو آ نھیں رھی ہوگی؟؟ تمھیں ....اپنے باپ کے سامنے ایسی بات کرتے ہوئے ...ڈوب کر مرجاؤ.."

"رائما کے والد ": چلو جواد کی ماں یہاں سے

رائما پیچھے سے اپنے باپ کے پاؤں میں گر کر ان کا سیدھا پاؤں پکڑ کر رونے لگتی ہے ..

"پاپا ": ھٹو.... ھٹ جاؤ رائما

رائما روتے ھوئے ": مجھے معاف کردیں پاپا... بس ایک بار میری بات سن لیں" وہ روتے ہوئے التجائی لہجے میں گویا ہوئی

رائما کی امی اپنے شوہر سے بڑی التجائی نظروں سے دیکھتے ہوۓ کھتی ھیں ":سن لیں۔۔۔ کیا کھنا چاھتی ھے"

"وہ رائما کو اپنے ھاتھوں سے کھڑا کرتے ھیں ":کھو۔۔۔کیا کھنا چاھتی ھو؟

رائما ":پاپا۔۔۔میری منگنی تو آپ لوگوں نے اسد سے کروادی تھی ۔۔مگر اسد بڑے برے لھجے میں مجھ سے بات کرتا تھا ۔۔ایسا لگتا تھا کے جیسے اسے مجبور کیا گیا ھے مجھ سے منگنی کرنے کے لیے ۔۔۔اور سب کھولے الفاظ میں کھتے تھے کے۔۔۔بلکے ۔۔۔کھتے ھیں اس نے صرف اپنی ماں کی خدمت کے لیے مجھ سے نکاح کیا ھے میں بھی تو لڑکی ھوں ناں امی۔۔۔میرے بھی تو کچھ ارمان تھے ۔۔جس کے بارے میں نہ کسی نے پرواہ کی اور نہ کوئی کر رھا ھے

کیوں آپ لوگوں کو یہ بات یاد نھیں رھتی .. میں کالی ھوں تو
کیا؟؟... ھوں تو لڑکی ناں ... دل تو مجھے بھی دیا ھے خدا نے ... اور اگر اس دل کو
اسد کی جگہ جعفر پسند آگیا.. تو اس میں میری کیا غلطی"

رائما کی ماں حیرت سے ": مجھے تو یقین نھیں آرھا اپنے کانوں پر ... کے جو کچھ میں
نے سنا وہ سچ ھے ... اگر تمھیں اسد کے ساتھ کوئی مسئلہ تھا تو تم نے ھم سے
بات کیوں نھیں کی... بولو"

رائما اس پر روتے ھوئے ": کیا کھتی میں آپ سے ... اور اگر کھ بھی دیتی تو کیا
کرلیتی آپ ؟؟؟----. ھر بار کی طرح مجھے خاموش کرداتیں ... آپ تھوڑی جعفر کی
... طرح ھیں جو میرے لیے .. میرے حق کے لیے ... میری خواھشات کے لیے

...میری پسند ناپسند کے لیےؑ...میری اس گھر میں جگہ کے لیئے لڑتے سب سے

...امی میں تو چڑتی تھی ھر لڑکے سے

سمجھتی تھی کے ھر لڑکا جس طرح بچپن میں میرا مزاق اڑاتا تھا

اسی طرح بڑے ھونے کے بعد بھی اڑائے گا...پر جعفر نے میری سوچ کو بدل دیا... بچپن میں جو لڑکا میرا سب سے بڑھ کر مزاق اڑاتا تھا...آج وھی سب سے بڑھ کر میری عزت کرتا ھے ...اور ناں صرف کرتا ھے بلکے امیما جیسی لڑکیوں سے کرواتا بھی ھے ....آپ کو پتا ھے امی امیما نے" یہ کھتے وقت رائما کے چھرے پر فخر آجاتا ھے .....ایک خوشی کی لہر اس کی آنکھوں میں چمکتی ھے ":امیما نے مجھ "سے معافی مانگی....وہ بھی خود چل کر آکر ...کیونکے اسے جعفر نے سمجھایا تھا

"رائما کی امی یہ سن روتے ھوئے ":تمھارا نکاح ھوچکا ھے رائما

رائما "پتا ھے مجھے امی...اور آپ میرا یقین کریں میں نے نکاح کے بعد سے صرف جعفر کو اپنا کزن اور دوست سمجھا ھے اور اس سے زیادہ کچھ نھیں ...اور آپ خود دیکھیں وہ کتنے اچھے کردار کا مالک ھے کے مجھے یھاں لانے کے لیے لڑا...میرا حق دلایا مجھے...کیونکے میں بھی اس گھر پر حق رکھتی ھوں ..میں بھی تو دادا کی پوتی ھوں..."

رائما کے ابو اس کی پوری بات سن کر اسے سمجھتے ھیں..اور اپنی ناراضگی اس سے دور کرتے ھیں...اس کی ماں کو بھت شکوہ تھا کے رائما نے انھیں پھلے کیوں نھیں بتایا جعفر کا...وہ کبھی رائما کا نکاح اسد سے نہ ھونے دیتیں...وہ بھت افسردہ ھوجاتی ھیں رائما کی باتیں سن...اور رائما کے والد بھی

.

*******___________*******

تین مھینے بعد....آفس میں ایک بھت خوبصورت لڑکی داخل ھوئی... ھر کوئی ٹکٹکی باندھ کر اس کی جانب دیکھ رھا تھا ....جو ایک بار دیکھتا پھر نظر نہ ھٹا پاتا ...خاص طور پر آفس کے میل ورکر اپنے دل تھام رھے تھے.. مینیجر کے پاس جاکر اس لڑکی نے کچھ باتیں کیں...اس مینیجر کی حالت بھی غیر ھوگی تھی اس سراپاے حسن کو دیکھ.... میل تو میل ...فی میل ورکرز کی نظروں کا مرکز وہ آنے والی نئی خوبصورت سی لڑکی تھی..جیسے ھی وہ جعفر کے آفس میں داخل ھوتی ھے..جعفر اسے دیکھ اپنے منہ پر فائل رکھ کر ":اُو...نو"

سمجھ تو گئے ہوں گے آپ ....جی۔ بلکل..یہ میں ہوں }رائما ...{جو ابھی جعفر" کے کمرے میں داخل ہوئی ہوں.. جیسے دیکھ وہ منہ چھوپا رہا ھے ...اور میں ھی وہ خوبصورت لڑکی ہوں .. جیسے باھر لوگ دیکھ کر عش عش کر رھے ھیں...ان انجیکشنوں نے واقعی میری زندگی ھی بدل دی ...اب میں جاھا جاتی ہوں ...لوگ ایسے ھی مڑ مڑ کر دیکھتے ھیں..مجھے کوئی خوشی نھیں ھوتی...میں سمجھ گی ھوں یہ عش عش میرے رنگ کی ھے..جو میں نے خرید لیا ھے ...سچ کھوں میں اتنی.. خوبصورت تھی مجھے خود نھیں پتا تھا...یہ بات تو مجھے خود ان تین مھینوں میں پتا چلی...

رائما ": تم منہ کیوں چھوپارھے ھو مجھے دیکھ؟؟"وہ کمر پر ہاتھ رکھ بڑی بی کی طرح ابرو اچکاکر پوچھنے لگی

جعفر فائل ھٹاکر ":تم مانتی کیوں نھیں ھو میری بات"...وہ منتی انداز میں گویا ہوا

"رائما ":تم نے دادا سے بات نھیں کی؟؟؟ ھے ناں؟؟

.. جعفر اپنے ھونٹ دانتوں میں دباتے ھوۓ نفی میں گردن ھلاتا ھے

رائما ":مجھے پتا تھا... تم میری بات کرنے والے ھو ھی نھیں دادا سے...اس لیے میں خود آگی ...بات کرنے"...وہ جعفر کو غصے سے گھورتے ہوئے دیکھ گویا ہوئی

جعفر":اچھا بیٹھو تو صحیح پھلے... هم بات کر لیتے هیں پھلے" وہ اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا تھا

رائما اس کے سر پر آکر کھڑی ہوگی تھی اور غصے سے کھا جانے والی نگاہ سے دیکھ رھی تھی...

جعفر":یار... میں نے بات کی تھی"... وہ ڈرتے ہوئے دھیمی آواز میں گویا ہوا

"رائما گھورتے ھوۓ":واقعی؟؟؟

"جعفر پھلے تو بڑے بھرم سے":ھاں

"مگر رائما کی نگاھوں سے نروس ھوکر":..اچھا.. نھیں کی... بس

رائما ": سیدھے جاؤ...اور ابھی بات کرو دادا سے... سمجھے" وہ حکم صادر کر رہی تھی

جعفر ": یار ھمارے خاندان میں تم پہلی لڑکی ہو جو آفس میں آئی ہو... تم سمجھ کیوں نھیں رھی ہو ...دادا نھیں مانیں گے.. میں اتنے دنوں سے تمھیں یھی سمجھانے کی کوشش کر رہا ھوں ..."

رائما ": مجھے پتا ھے.. سب پتا ھے مجھے .. پر میں کرنا چاھتی ھوں ...پلیز میری خاطر.. مجھے آفس میں نوکری دلوادو...دادا مجھے تو پکا ھے منع کردیں گے.. پر تم بات کرو گے تو مجھے یقین ھے بات بن جائے گی"

رائما اس کے چھرے کے پاس اپنا چھرہ جھکاتے ہوئے.. بڑے پیار سے مکھن لگاتے ہوئے ”پلیز جعفر.. میری خاطر“ ...وہ اپنا چھرہ کیا پاس لائی دل ھی دھڑکنا ... بھول گیا...وہ دو تین لمحوں کے لیے اس کے وجود کو تکنے لگا.. سب بھول بھال وہ سگے مرمر سے تراشہ ھوا خوبصورت سہ مجسمہ لگ رھی تھی...پھلی بار اس نے اپنی پوری زندگی میں رائما کو کالے رنگ کے قمیض جس کی آستین نیٹ کی تھیں.. جس سے اس کی جلد کا رنگ ظاھر ھورھا تھا.. کالا چوڑی دار پاجامہ ...وہ جعفر پر بجلیاں گرا رھی تھی...اس کا خوبصورت ترین سراپا بھکنے پر مجبور کر رھا تھا....دل چاہ رھا تھا بس اسے چھو کر دیکھے ..کیا واقعی وہ آج اتنی قریب ھے...کے اس کی سانسوں کی مھک دل کو بھکا رھی ھے ...اس کا گلاب سہ چھرہ .. چھونے کے لیے جیسے ھی وہ ھاتھ اس کے چھرے کے آگے بڑھاتا ھے

رائما اس کی آنکھیں دیکھ نروس ہوجاتی ھے.. جیسے ھی جعفر اسے نروس ھوتا دیکھتا ھے فورا اپنے حواس میں لوٹتا ھے اور مسکراتے ھوئے اس کے گال پکڑ کر کھینچتا ھے..: " میرے ساتھ ایسا دوبارا مت کرنا...دور رھا کرو تھوڑا..آفس ھے یہ... سب غلط سمجھیں گے..."

وہ فورا پیچھے ھٹ کر کھڑی ھوجاتی ھے..وہ کافی نروس ہوچکی تھی

جعفر کھڑے ھوتے ھوئے چیئر سے ": تم یھیں رکو.. میں بات کر کے آتا ھوں"

رائما جعفر کی کرسی پر بیٹھ کر ھی انتظار کرنے لگی...آمنہ اسی وقت دروازہ نوک کر کے اندر آنے کی اجازت مانگتی ھے ...رائما ": آجائیں"

آمنہ ":آپ کون؟؟" وہ جعفر کی کرسی پر رائما کو بیٹھا ہوا دیکھ حیرت سے پوچھ رہی تھی...

"رائما ":آپ آمنہ ھیں؟؟ ھیں ناں؟

"آمنہ اثبات میں سر ہلاتی ھے ":جی....پر آپ کون؟؟

رائما ":آپ نے مجھے پہچانا نھیں؟؟ ہم پہلے بھی ملے ھیں"وہ مسکراتے ہوئے اسے یاد دلانے لگی

آمنہ اپنی یاد داشت پر زور ڈالتے ہوئے اپنے دل میں" مجھے کیوں یاد نہیں ھے اگر میں اس خوبصورت لڑکی سے پہلے ملی ہوں "...پھر وہ رائما سے ": نہیں ... میں آپ سے پہلے نہیں ملی"

رائما یہ سن مسکراتی ھے ": ھاں .. شاید ہم واقعی پہلے نہیں ملے ".وہ سمجھ گی تھی کے آمنہ اسے پہچان نہیں سکی ھے."...پر میں نے بھت سنا ھے آپ کے بارے میں"

آمنہ حیران ہوکر" واقعی...کس سے؟؟"

رائما ": ھمارے گھر میں آپ کا ذکر اکثر ہوتا ھے "وہ مسکراتے ہوئے اسے بتانے لگی

وہ دونوں باتیں ھی کر رھی تھیں کے جعفر آکر رائما سے مخاطب ھوکر ":مبارک ھو آپ کو میڈم...آپ کو جاب مل گی ھے.."

رائما خوش ھوکر ":مجھے پتا تھا.. تم بات کرو اور بات نہ بنے ...ایسا ھو ھی نھیں سکتا...چھا گیے .... تم"

جعفر مسکراتے ھوۓ ":شکریہ..اب آپ میری کرسی سے ھٹیں گی میڈم؟؟" وہ بھت پیار سے پوچھتا ھے ..آمنہ کی نگاہ تو جعفر پر ٹکی تھیں ...اس کا مسکراتا ھوا چھرہ دیکھ ...اس کا دل جعفر کو دیکھ عجیب سی کیفیت کا شکار ھوگیا تھا..اس کا

دل چاہ رہا تھا وہ بس جعفر کو ہی دیکھتی رہے...وہ نہیں سمجھ پارہی تھی
...کیوں....مگر آج دل جعفر کی مسکراہٹ دیکھ کر اس کی جانب مائل ہورہا تھا

رائما کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے ":جی ضرور...بس یہ بتاؤ ..میرا آفس کون سہ
"ھے ؟؟

جعفر حیرت سے

"

pardon"

" رائما ":آفس

جعفر ":میڈم ..آپ یہاں میری سیکرٹری کے طور پر اسپیرین لیں گی پہلے...پھر آپ کو جب کام واقعی کرنا آجائے گا ..تو جاکر آپ کو آفس کا ایمپلائی بنایا جائے گا.."

رائما منہ بسور کر ":پر میں واقعی بھت قابل ھوں... تم یہ بات جانتے ھو.. "

جعفر ":ھاں.. لیکن ابھی تم نے صرف بیچلر ھی کیا ھے.. تبھی تو میں تم سے کھ رھا ھوں اپنی پڑھائی مکمل کرؤ پہلے..پھر آنا ...پھر مجھے یقین ھے دادا خود تمھیں بھت اچھی جاب دیں گے..."

رائما ":چھوڑو... لیکن تماری سیکریٹری تو پھلے سے ھے

جعفر ":ارے ھاں" کھ کر آمنہ کی جانب متوجہ ھوتا ھے ":آپ کو دادا بلا رھے ھیں...آپ کو بھی مبارک ھو...آپ کو ترقی مل گی ھے "

...آمنہ سر اثبات میں ھلا کر چلی جاتی ھے

"رائما جعفر کو دیکھ کر ":تو شروع کریں جعفر

"جعفر مسکراتے ھوۓ ":جعفر نھیں ----سر

" رائما اتراتے ھوۓ بڑے پیار سے ":سر...بس

وہ مسکرانے لگتا ھے....وہ جاکر اپنی کرسی پر بیٹھتا ھے ":....ابھی مس آمنہ آجائیں..تو میں ان سے کھ دوں گا ..وہ آپ کو سارا کام سمجھا دیں گی..اُو۔کے "

رائما مسکراتے ہوئے ":اُو۔کے جعفر" وہ فورا اسے گھورتا ھے ":...اُپس سوری... سر "

کچھ دنوں بعد ....

جعفر رائما کو بھت ساری فائلز پکڑاتے ہوئے فکر مند ھوکر ":تم واقعی کر لو گی "

رائما ":ھاں...فکر مت کرو...."

جعفر مسکرانے لگتا ھے یہ دیکھ کے وہ بہت دل لگا کر کام کر رھی ھے ":...کل کلائنٹ سے بھی ملنے جانا ھے..تو میرے ساتھ چلنا"

رائما پریشان ہوتے ہوئے ":کل ..تو میں نھیں جا سکتی...مجھے یونیورسٹی میں فارم جمع کرانا ھے"

"...ابھی وہ بول ھی رھی تھی ":اچھا... تم فکر مت کرو..میں خود چلا جاؤں گا

رائما ":شکریہ سر" وہ مسکراتے ہوئے فائلز لے کر چلی جاتی ھے۔

**********_________***********

کنول ایان کے پاس آکر کھتی ھے ": ایان کیا کر رھے ھو آپ؟؟"

ایان ریموٹ کنٹرول گیم کھیل رھا تھا... بڑے بھولے انداز سے ": کنول پھوپھو آپ بھی بچوں والے سوال کرتی ھیں..."

کنول ": کیوں میں نے ایسا کیا پوچھ لیا؟"

اس پر بڑوں کی طرح سر پکڑتے ھوئے،" اُو.. ھو... بڑی دادی ٹھیک کھتی ھیں عقل مند کو اشارہ کافی ھے... مجھے بھی دیکھ کر بات کرنی چاھیے..."

کنول اس پر بڑی حیرت والے لھجے سے بولتی ھے ": تم مجھے بے وقوف کھ رھے ھو؟؟؟"

اس پر ایان جھنجھلا کر ": تو آپ دیکھ نھیں رھیں میں گیم کھیل رھا ھوں... آپ ڈسٹرب نہ کریں ... میں ھار جاؤں گا"

کنول اپنے دل میں ": اللہ... آج کل کے بچے بڑے اباوں کی طرح بات کرنے لگے ھیں... پر مجھے تو اپنا کام نیکلوانا ھی ھے" پھر وہ بڑے پیار سے کھتی ھے ": ایان تمھیں چاکلیٹ پسند ھے؟؟"

ایان ": وہ تو سارے بچوں کو پسند ھوتی ھے" وہ لاپرواہی سے جواب دینے لگا

کنول ": اگر میں تمھیں ایک ڈبہ دوں چاکلیٹ کا... تو میرا ایک کام کرو گے؟؟"

ایان اس کی آفر کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ":ایک تو مجھے بڑی دادی بغیر مانگے ھی دے دیتی ھیں" کھنے کے بعد گیم کھیلنے لگتا ھے

"کنول ":اچھا ...دو...دو دوں گی تو کرو گے

ایان منہ بسور کر ":جعفر چاچا جب بھی آفس سے آتے ھیں میرے لیے دوچاکلیٹ کے ڈبے لے کر آتے ھیں...کوئی اور آفر ھو تو بولیں"

"کنول پریشان ھوتے ھوئے ":اچھا دس ڈبے دوں گی اب چلے گا

"ایان گیم چھوڑ کر کنول کا ھاتھ پکڑتے ھوئے ": چلے گا نھیں دوڑے گا

کنول ": کام بھت چھوٹا سہ ھے... بس تمھیں فون کے پاس بیٹھے رھنا ھے... جیسے ھی اسد کا فون آئے اور وہ پوچھے کے رائما پھوپھو کھاں ھیں تمھاری .. انھیں بلاؤ.... تو بس اتنا کھنا کے وہ جعفر چاچا کے کمرے میں بیٹھی ھیں... جعفر چاچا کے ساتھ"

ایان ": پر یہ تو جھوٹ ھے اور جھوٹ بولنے سے گناہ ملتا ھے... بڑی دادی کھتی ھیں کے جھوٹ گندے بچے بولتے ھیں"

کنول ": سوچ لو...."

ایان سوچ میں پڑ جاتا ھے... کنول ":اچھا ٹھیک ھے میں کسی اور سے کروالوں گی اور چاکلیٹ کے دس ڈبے بھی اسے ھی دے دوں گی" کھ کر اٹھ کر جانے لگتی ھے...

ایان ":اچھا ٹھیک ھے میں تیار ھوں"

کنول ایان کو دیکھ مسکرانے لگتی ھے اور دل میں سوچتی ھے ":چلو آدھا کام تو ھوگیا.. بس آدھا باقی ھے"

کنول گارڈن میں جاکر آرام سے جھولے پر بیٹھ کر اسد کو فون ملاتی ھے... اسد پڑھ رہا ھوتا ھے... کنول کا فون دیکھ کر ":کیا یار... پڑھائی بھی کوئی سکون سے کرنے نھیں دیتا"

"پھر فون اٹھاکر بے رخی سے ":کیا کام ھے؟؟

"کنول ":بڑے بدتمیز ھو تم...نہ سلام ..نہ دعا

اسد ":اُو...معاف کرنا ...یار میں پڑھ رھا ھوں...پیپر میں صرف کچھ ماہ رہ گئے ھیں ...پڑھائی کا لوٹ بھت ھے ...اس لیے دماغ بھی عجیب سہ ھوگیا ھے "چلو اب سلام کر لیتا ھوں...السلام و علیکم کنول...

"کنول ":وعلیکم اسلام

اسد ":کیسی ھو؟؟ آج کل کیا کر رھی ھو؟؟"ایسا لگ رہا تھا کہ وہ سوال کرنا نہیں چاہتا مگر زبردستی کر رہا ہے

کنول ”:وہ میں تو ٹھیک تھی...پر جب سے رائما اور جعفر کے بارے میں مجھے
....مصالحے دار خبر سنے کو ملی ھے میرا دل بڑا بے چین ھوگیا ھے تمھارے لیے
“سوچ سوچ کر دوکھ ھوتا ھے....رائما کو ایسا نھیں کرنا چاھیے تھا تمھارے ساتھ

اسد اس کی بات سن کر بے چین ھوجاتا ھے...اور بے صبروں کی طرح پوچھتا
“ھے،”کیا کھنا چاھتی ھو؟؟.....کیسی مصالحے دار خبر

....کنول چپ رہ کر اس کی بے صبری و پریشانی سے لطف لیتی ھے

اسد ”:بولو“وہ بے صبرا ہو کر پوچھنے لگا ہے

کنول فورا فون کاٹ کر جھولے سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر کے دل ھی دل خوش
ھونے لگتی ھے ....وھاں اسد کے دل میں ھل چل سی مچی ھوتی ھے ...وہ بار

بار کنول کو فون ملاتا ھے... مگر کنول نھیں اٹھاتی ....اور مسکراتے ہوئے کھتی ھے ": کرو اسد اور فون کرو... تڑپو ...... جلو... اور جلو... تم جتنا بے چین ھوگے... میرا دل اتنا ھی سکون و تسکین پائے گا .... تم نے کنول عباس کو دھوکا دیا ھے اس کی سزا تو تمھیں مل کر رھے گی ... میں تمھیں اتنا مجبور کر دوں گی کے تم ایک دن خود اپنے ھاتھوں سے اپنی زندگی تباہ کرو گے ... مجھ سے شادی کے وعدے کرتے رھے اور شادی کر لی رائما سے ... مجھ سے کھتے رھے کے بس میں رائما سے منگنی اپنی ماں کی وجہ سے کر رھا ھوں ... جیسے ھی لندن سے واپس آؤ ں ..... گا منگنی توڑ دوں گا... اور پھر ھم دونوں شادی کرلیں گے

اتنے جھوٹی خواب دیکھائے اور پھر اچانک سے پتا چلا کے
تم نے نکاح کر لیا ھے .. بغیر مجھے بتائے ... اور پھر ایسے قطائے تعلقی اختیار کر لی "

دوسری طرف اسد باربار فون ملا رہا تھا...کنول پورے بیس 20 منٹ بعد فون اٹھاتی ھے'':...ھیلو

''اسد غصے سے '':تم نے فون کیوں کاٹا

''کنول بڑے بھولے انداز میں جھوٹ بولتے ھوئے '':وہ دادی نے بلا لیا تھا مجھے

''اسد '':یہ بات چھوڑو ...رائما اور جعفر کے بارے میں کیا کھ رھی تھیں تم وہ بولو

کنول '':مجھے تو بولتے ھوئے بھی حیاء آرھی ھے...رائما میری کزن ھے اور اس نے''

"اسد بات کاٹتے ہوئے ": تم سیدھے سیدھے بولو.....کیا بات ھے؟؟

کنول جھولے سے ٹیک ہٹاتے ہوئے ": اگر ھمت ھے تو سنو.... تمھاری بیوی رائما کوئی تمھاری ماں کی خدمت کرنے تمھارے گھر نھیں آئی تھی.... بلکے اسے دادا دادی نے گھر سے نیکالا تھا..."

"اسد حیرت سے ": کیا؟؟

کنول ": اور جاننا چاھتے ہو کے کیوں نیکالا تھا ... کیونکے انھیں رائما اور جعفر کے بیچ چلنے والے چکر کا پتا چل گیا تھا.... اور تم خود ڈاکٹر بن رھے ہو ... عقل مند تو ہوگے .... تم خود ھی سوچ سکتے ہو کوئی خاندان ...وہ بھی عبداللہ ستار چوھدری کا

خاندان ایسی ویسی یعنی سمجھ سکتے ہو چھوٹی موٹی باتوں پر تو نھیں نیکالیں گے اپنی پوتی کو گھر سے"

اسد یہ سنتے ھی غصے کے مارے پاگل سہ ہوجاتا ھے": تم جھوٹ بول رھی ہو.... اگر ایسا ہوتا تو رائما واپس اپنے گھر کیسے چلی گی "

کنول اس پر ھستے ہوئے": دل کو بھلانے کے لیے خیال اچھا ھے غالب..... تمھاری انفارمیشن میں اضافے کے لیے میں بتادیتی ہوں... ورنہ میں شاید تمھیں بتاتی بھی نھیں ... کے جعفر ھی ضد و بحث کر کے دادا سے اور دادی سے اسے یھاں واپس لایا ھے ... اب تم خود سوچو .... کوئی لڑکا کسی لڑکی کی خاطر.... اپنے دادا دادی سے بھی لڑ جائے تو کچھ تو بات ہوگی .... اب بھی اگر آگ لگی ھے

تبھی تو دھوا اڑ رھا ھے ....اگر مجھ پر یقین نھیں آرھا ....جو مجھے پتا ھے نھیں آرھا ... ھوگا تو خود اپنی رائما سے پوچھ لو " ....کھ کر فون کاٹ دیتی ھے

اسد پھلے تو ٹیل لگاتے ھوۓ سوچنے لگتا ھے ...کے جو کنول نے رائما کے بارے میں کھا وہ سچ ھے....پھر وہ رائما کا سیل فون پر فون ملاتا ھے...رائما کا فون سائلنٹ پر تھا..وہ بجتا رھا فائلز کے نیچے ...مگر رائما کو خبر نہ ھوسکی...وہ اپنے کام میں مصروف تھی آفس میں...اسد رائما کے آفس میں سیکریٹری کی جاب کرنے سے بھی لاعلم تھا.---

پھر وہ رائما کے گھر فون ملاتا ھے..اس سے بات کرنے کے لیے ..فون ایان اٹھاتا ھے.اسد غم وغصے کے عالم میں پوچھتا ھے ":کون بات کر رھا ھے؟؟

''ایان '': میں ایان

اسد '': ایان رائما پھوپھو کہاں ھیں انھیں بلاؤ... مجھے ان سے بات کرنی ھے جلدی''

ایان بڑی ھی صفائی سے جھوٹ بولتے ہوئے '': پھوپھو تو جعفر چاچا کے کمرے میں ھیں ان کے ساتھ بیٹھی ھیں... میں ابھی بلا کر لاتا ہوں''

اسد یہ سنتے ھی غصے کے مارے پاگل سہ ہوجاتا ھے اور اپنا موبائل زمین پر زور سے پھینک دیتا ھے ...اپنا سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ھے ...اسے کنول کی باتیں سچ لگنے لگتی ھیں ...اس کی آنکھوں میں آنسوں آجاتے ھیں ..وہ خود سے '': رائما اچھی لڑکی نھیں ھے...اس نے بے وفائی کی ھے میرے ساتھ ..دھوکا دیا ھے مجھے ..نہ

صرف مجھے بلکے میرے والدین کو بھی " ...پھر طنزیہ مسکراتے ہوئے ":اُو...تو اس لیے منگنی کی انگوٹھی اتارئی تھی... میں سمجھا کیوں نھیں"

فون بجتا ھے...رائما کی دادی اپنی کرسی پر بیٹھی آوازیں لگارھی ھوتی ھیں ":ارے کھاں ھو سب ...دیکھو ذرا فون کب سے بج رھا ھے" اتنے میں رائما کچن سے نیکل کر آتی ھے ":ھاں ھاں دادی ...دیکھ رھی ھوں"

فون اٹھاتی ھے تو حیدر پریشان لھجے میں بولتا ھے ":السلام علیکم"

رائما حیدر کی آواز سن کر ":وعلیکم اسلام"

حیدر ":رائما ..وھاں ..وہ"

رائما کو حیدر کی آواز سن کر محسوس ھوتا ھے کے وہ بھت پریشان ھے اور کچھ بولنا چاھتے ھوئے بھی بول نھیں پا رھا...

"رائما ": کیا بات ھے ؟؟ سب ٹھیک تو ھے ناں

"حیدر پریشان لھجے میں ": پری وھاں آئی ھے کیا؟

رائما ": ھاں ..ابھی دو گھنٹے پھلے ھی آئی ھے...پر تم اتنا پریشان ھوکر کیوں پوچھ رھے ھو؟؟؟...پری کے بارے میں"

وھاں دوسری طرف حیدر رائما کا جواب سن کر اطمینان پاتا ھے ...اس کے منہ سے نیکلتا ھے ": شکر ھے خدا کا...میری تو جان ھی نیکل گی تھی"

رائما اس کی بات سن الجھ کر ": تم ایسا کیوں بول رہے ہو ؟؟"

پھر حیدر غصے اور سخت لہجے سے ،" کل رات ہماری چھوٹی سی بات پر بحث ہوئی تھی ... جس پر پری بغیر مجھے بتائے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کراچی آ گئی ... صبح سے اسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہوں "

رائما ": اچھا... ٹھیک ہے میں اس سے پوچھتی ہوں" وہ شرمندہ سی ہو گئی تھی حیدر سے

اس پر حیدر ": اس سے کہیں جس طرح گئی ہے اسی طرح لوٹ آئے ...ورنہ مجھے مجبورا کوئی سخت فیصلہ لینا پڑے گا" وہ لہجہ میں سختی لئے بولا

رائما ": ایسا مت بولو... ابھی چھوٹی ہے اس لیے اس سے غلطیاں ہوجاتی ہیں... میں بات کرتی ہوں ناں اس سے "اس پر حیدر بڑے دوکھ سے کہتا ہے ": میں یہ کہنا تو نہیں چاہتا مگر کہے بغیر رہ بھی نہیں پارہا کے وہ بلکل آپ کی بہن نہیں لگتی ...آپ کا رہن سہن ,آپ کی عادات و خیالات ,آپ کا بات کرنے کا انداز ,آپ کا نظریہ زندگی ,آپ کی خوبیاں , حسن سادگی ,اعلی تعلیم ,بڑوں کا عزت و احترام کرنا ,صبر و برداشت کا مجسمہ ہونا....ان میں سے صرف ایک ,ایک خوبی بھی پری میں ہوتی تو آج یہ سب نہ ہوتا"

رائما حیدر کی ساری باتیں سنیں کے بعد بڑے غصے سے پری کے پاس آتی ھے..پری ایان کے ساتھ کمرے میں بیٹھی باتیں کر رھی تھی ...رائما کی والدہ رائما کو ایان کے کمرے میں غصے میں جاتا دیکھ غلط فہمی کا شکار ھوجاتی... ھیں..کے ضرور ایان نے کوئی غلطی کی ھوگی...جس پر رائما اسے ڈانٹنے جارھی ھے..تو وہ ایان کو بچانے کی نیت سے خود بھی رائما کے پیچھے پیچھے کمرے میں چلی آتی ھیں...

رائما پری سے مخاطب ھوکر غصے سے ":کون لے کر آیا ھے تمھیں یہاں؟؟"

اس پر پری جھوٹ بولتے ھوئے ":بتایا تو تھا کے حیدر نے میری فلائیٹ کروا دی تھی ...پھر میں خود آگئی"

پری رائما کی آنکھوں سے سمجھ جاتی ھے کے ضرور کوئی بات ھوئی ھے

رائما دونوں ھاتھ فولڈ کر کے ": اُو...تو اب تم جھوٹ بولنا بھی سیکھ گی ھو

اس پر پری رائما سے آنکھیں چوراتے ھوۓ ": نھیں ...رائما ..میں جھوٹ نھیں بول رھی" کھ کر کھڑی ھوکر کمرے سے جانے لگتی ھے

رائما ": پری ...بس کردو...مجھے سب پتا چل گیا ھے

رائما کی والدہ ": کیا پتا چل گیا ھے تمھیں؟؟

"رائما ":یھی کے یہ یھاں حیدر سے ناراض ھوکر ...بغیر اسے بتائے چلی آئی ھے

اس پر والدہ پریشان ھوکر سر پکڑتے ھوئے ":یاخدا....یا خدا....یہ کیا کیا پری تم نے؟؟؟"

پری غصے میں ":تو اور کیا کرتی میں؟؟...وہ شخص خود بھی پاگل ھے ھر وقت اس پر دیوانا پن غالب رھتا ھے اور مجھے بھی کردے گا"

اس پر رائما ":تمھیں شرم نھیں آرھی اپنے شوھر کے بارے میں ایسے گندے الفاظ کھتے ھوئے"

" پری اکڑ کر ": نھیں آرھی...جو جیسا ھے ....اسے ویسا ھی بولوگی

والدہ ": اب رائما تم ھی اسے سمجھاؤ...میں تو تھک گی اسے سمجھا سمجھا کر ...مگر مجال ھے اس کے دماغ میں میری ایک بات بھی بیٹھی ھو ....اپنی خوشیوں کی خود ھی دشمن بن بیٹھی ھے یہ لڑکی ....ارے لڑکیاں تو اپنے شوھروں کے جوتے تک ...کھانا برداشت کر لیتی ھیں...مگر اس کا دماغ تو آسمانوں سے باتیں کر رھا ھے سمجھاؤ اس کو ... نصیبوں سے ملتے ھیں ایسے سسرال ... جھاں نہ ساس ھو نہ نندیں ....خدا نے عیش کی زندگی نصیب فرمائی ھے مگر قدر ھی نھیں ھے اسے"

...کھ کر غصے سے چلی جاتی ھیں

پری ": عیش کی زندگی؟؟؟....خدا جانے کیسے عیش کی زندگی سمجھتی ھیں یہ... جا کر رھیں میری جگہ تو پتا چلے کے کتنا مشکل ھے سب کچھ"

رائما ": میں بھی تو سنو ...ایسا کیا مشکل ھے تمھاری زندگی میں"

پری ": تم نھیں سمجھو گی..کوئی نھیں سمجھ سکتا" ...وہ جھنجھلاتے ہوئے گویا ہوئی

رائما ھمدردی سے ": ایسا کیا ھے جو میں نھیں سمجھ سکتی...مجھے بتاؤ تو صحیح"

اس پر پری اپنی آپ بیتی سناتے ھوۓ ": تمھیں کیا پتا کے کسی خاموش شخص کے ساتھ رھنا کتنا مشکل ھے ...زندگی کتنی مشکل ترین لگنے لگتی ھے جب آپ کا ھم سفر آپ میں کسی اور کو تلاش کرے"

"رائما ":کیا مطلب ؟؟

پری ":وہ کسی اور سے پیار کرتا ھے ...اور وہ چاھتا ھے .. میں بلکل اس لڑکی کی طرح بن کر رھوں ... جیسے وہ رھتی تھی...ایسا لگتا ھے جیسے ھر وقت اس کی نظریں اس کو مجھ میں ڈھونڈتی ھوں ... میں پورے خاندان کی سب سے خوبصورت لڑکی ھوں یہ سب کھتے ھیں.....

ھر کوئی میرے حسن و جمال کی تعریف کرتا ھے...اور وہ حیدر میرا شوھر ھوکر میری تعریف کرنا تو دور ... میری طرف دیکھتا تک نھیں ...اوپر سے غصہ تو اتنا کرتا ھے کے بس....اس آیا...بی۔جانی کے سامنے جب دیکھو مجھے ڈانٹتا رھتا ھے"

اس پر رائما بڑی حیرت والے انداز سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھتی ھے ": تمھارے لیے تکلیف دینے والی بات کیا ھے ان میں سے؟؟...مجھے تو کوئی بات اتنی بری نھیں لگ رھی ...اگر وہ کسی اور سے پیار کرتا تھا تو اس میں کون سی بڑی بات ھے ..ھمارے پاکستان میں ھر گلی کے کونے پر ایک عاشق اور تقریبا ھر گھر کی چھت پر ایک لیلا بیٹھی ھے ...دنیا کا ھر لڑکا عام ذھنیت والے کی بات کر رھی ھوں ..جیسے ھی جوانی کے دور میں قدم رکھتا ھے پیار و عشق کے چکر میں پڑ ھی جاتا ھے....اس میں ایسی کون سی نئی بات ھے ..دوسری بات تم نے کھا کے وہ تم میں اسے تلاش کرتا ھے ...تو اس بات پر تو تمھیں شکر ادا کرنا چاھیے...کے وہ امید رکھتا ھے کے تم اس کی محبوبہ جیسی بن سکتی ھو ...اور میں تو مشورہ بھی یھی دوں گی کے بن جاؤ .... تم بھی خوش رھو گی اور وہ بھی"

پری ": تم چاھتی ھو میں اس کی محبوبہ جیسی بن جاؤں؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگی

رائما ":ھاں ...اور ھاں .. تم نے کھا ... تمھاری خوبصورتی کا طوطا بولتا ھے سب جگہ پر وہ ھے ...جو تعریف نھیں کرتا...تو یاد رکھو میری جان....یہ مرد زاد اتنی آسانی سے عورت کے بس میں نھیں آجاتی... بھت جتن کرنے پڑتے ھیں... ھر لڑکا خوبصورتی کو ایک ھی چیز گورے رنگ پر خوبصورتی کا آوٹ نھیں دیتا... سمجھیں...ھر آدمی الگ الگ سوچ, کردار, نظریے اور جذبات کا مالک ھوتا ھے ...ھوسکتا ھے حیدر ....کو جو لڑکی چاھیے وہ تم نھیں بن پارھی ھو

" ..اس نے مجھے بتایا کے تم بی۔جانی سے بدتمیزی کرتی ھو

" اس پر پری ":تو وہ تمھیں میری شکایت لگا رھا ھے

رائما ":وہ شکایت نہیں لگا رہا ..وہ خود تمھیں سمجھا نہیں سکا اس لیے اس نے مجھ سے کہا تا کے میں تمھیں سمجھا دوں"

پری ":وہ چاھتا ھے کے میں ایک آپا کو عزت دوں... تمھیں پتا ھے اگر میرے حیدر کے درمیان کوئی دیوار ھے تو وہ بی۔جانی ھی ھیں ...میری ایک ایک بات حیدر کو لگا دیتیں ھیں ...چغلی کرتی ھیں وہ میری ...میں اور حیدر بات کر رھے ھوں تو بیچ میں کود پڑتی ھیں ...اور انھیں کچھ کھ دو تو حیدر کا منہ پھول جاتا ھے مارے غصے کے...کے تم نے میری بی۔جانی کے ساتھ بدتمیزی کیسے کی...اگر وہ میاں بیوی کے معاملات میں بولیں گی تو میں چپ چاپ ھوکر بولنے دوں انھیں ... تم یھی چاھتی ھو"

رائما ":وہ تمھارے لیے صرف معمولی سی آیا ھیں ..پر تم نے کبھی خود کو حیدر کی جگہ رکھ کے سوچا ھے ..بولو...اس کے لیے تو وہ سب کچھ ھیں ...اس کی ماں اس کا باپ, اس کی بھن, اس کا بھائی...وہ اتنے سالوں سے اکیلا رہ رھا ھے ان کے ساتھ ... بھت محبت و احترام ھے بی-جانی کا اس کی نظر میں ... تمھیں پتا ھے تم بچی ہو جو انھیں اپنے اور حیدر کے بیچ دیوار سمجھ رھی ھو..اگر تمھاری جگہ ...کوئی ھوشیار لڑکی ھوتی تو سمجھ جاتی کے حیدر کے دل کی چابی ھیں بی-جانی

اگر تم ان کی عزت کرو...ان کے کھنے پر چلو...انھیں آیا نھیں
حیدر کی ماں سمجھو...تو دیکھنا حیدر تم سے کتنا متاثر ھوجائے گا...اگر تم بی-جانی کو اپنی سائٹ کر لیتی ھو تو راج کرو گی تم ..اپنی سسرال پر بھی اور حیدر کے دل پر بھی...یاد رکھنا پری خوبصورتی وھی جو پیا من بھائے...ورنہ یہ خوبصورتی کس کام کی ...کھ کر پری کو سوچنے کے لیے اکیلا چھوڑ جاتی ھے

*******_______********

رات کو سب بیٹھ کر کھانا کھا رہے ہوتے ہیں...کے ایان بولتا ہے ":بڑی دادی

" مجھے چاچو کی بہت یاد آرہی ہے...وہ اپنے نئے گھر سے واپس کب آئیں گے؟؟

اس بات پر رائما کے دل میں ہل چل سی مچ جاتی ہے

"عریچ ":ایان کھانا کھاؤ

"ایان ":امی کھا تو رہا ہوں

اس پر ایان کے دادا کہتے ہیں ":میں تمہارے چاچو سے بات کروں گا اور بتاؤں گا

" انہیں کے ایان بہت یاد کر رہا ہے

ایان ":ٹھیک ھے دادا جان" پھر وہ رائما کی طرف دیکھتے ھوۓ کھتا ھے ":رائما پھوپھو جب سے آپ آئیں تب سے ھی چاچو گھر نھیں آۓ"وہ منہ بسور کھنے لگا

اس پر جواد سخت لھجے میں ایان سے ":ایان پھوپھو سے ایسے بات کرتے ھیں "معافی مانگو پھوپھو سے..

"ایان بڑا بھولہ سہ چھرہ بناکر ":معاف کریں پھوپھو

رائما نظریں جھکاکر ":کوئی بات نھیں" وہ شرمندہ ھوگی تھی ایان کی بات پر..کھانا کھانے کے بعد وہ پورا کچن صاف کرتی ھے..اور پھر کام ختم کر کے لان میں جاکر اکیلے بیٹھ جاتی ھے

دوسری طرف عریج جواد سے ": تم نے ایان کو رائما کی وجہ سے کیوں ڈانٹا؟؟؟"

جواد ": اگر غلط بات کرے گا تو ڈانٹ تو کھائے گا"

عریج اپنی الماری سے کپڑے نیکالتے ہوئے ": کوئی غلط بات نھیں کی تھی ایان نے ....جو اسے نظر آرھا ھے وھی تو کھ رھا ھے وہ ....پلیز جواد ایان کو بات بات پر مت ڈانٹا کرو ...اس طرح اس کا حوصلہ پست ھوگا ...کانفیڈنس نھیں رھے گا اس کے اندر"

جواد ": اگر وہ غلطی کرے گا تو میں اسے ضرور سمجھاؤ گا"

عریج کپڑے چھوڑ کر اس کے پاس آکر بیٹھ جاتی ھے اور پوچھتی ھے ":آپ نے بات کی دادا سے؟؟"

جواد ": نھیں" کھ کر کھڑا ھوجاتا ھے صوفے سے اور بیڈ پر آکر سیدھے لیٹ جاتا ھے... عریج بھی اسی کے پیچھے کھڑے ھوکر آتی ھے جھاں وہ لیٹا ھوا تھا اسی سائٹ آکر اس کے ھاتھ کے پاس بیٹھ جاتی ھے ":توکب کرو گے بات؟؟"

جواد ":یار ھمت نھیں ھوتی میری" چڑتے ہوئے کھنے لگا

عریچ ":اگر وہ جعفر کو ایک گھر دلا سکتے ھیں تو ہمیں کیوں نھیں...مجھے نھیں پتا تم بس بات کرو..وہ بھی جلدی"وہ غصے سے بولی

جواد ":روک جاؤ...موقع دیکھ کر بات کروں گا"وہ نرمی سے اسے سمجھانے لگا

****_____** ****

"رائما کی امی اس کے پاس آکر بیٹھتی ھیں "تم سو نھیں رھی؟؟

"رائما ":مجھے نیند نھیں آرھی

"...امی مسکراتے ہوۓ ":مجھے بھی نھیں آرھی تھی

"رائما ":اچھا ھوا ناں کے پری چلی گی

امی ":ھاں خدا کا شکر ھے...میں تو اسے سمجھا سمجھا کر تھک گی تھی ..پر وہ سمجھتی ھی نھیں تھی...شکر ھے تمھاری باتیں سمجھ آگئیں ھیں اس کے..اب تو یھی دعا ھے کے جو وہ عزم لے کر نیکلی ھے اسے پورا کر پاۓ ...اور خوشی خوشی اپنے گھر میں رھے"

"رائما ":میری بھی یھی دعا ھے

امی ":میری ایک اور دعا ھے ...خدا تمھیں بھی اسد کے ساتھ خوش رکھے...بیٹا تم ساری پورانی باتیں بھول جاؤ...اور اپنی نئ زندگی کی شروعات کرو"

”رائما “:امی کھنا بھت آسان ھے اور کرنا بھت مشکل

امی “:مشکل کچھ نھیں ھے..ورنہ مجھے بتاؤ اپنی پریشانی ...دیکھنا میں کیسے اسے آسان کردوں گی”رائما کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجاکر مسکراتے ہوئے گویا ہوئیں

”رائما ان کی بات پر حیران ھوکر “:کیا واقعی امی آپ سب آسان کرسکتی ھیں

امی “:ھاں بیٹا...ایک بار اپنی ماں سے کھ کر تو دیکھو”وہ پر اعتماد لھجے میں بولنے لگیں

رائما اپنی ماں کے کندھے پر سر رکھ کر ": سمجھ نھیں آتا کے کیا چاھتی ھوں.. پہلے جب مامی کے گھر تھی .. تو مجھے بے چینی سی لگی رھتی تھی ... مجھے لگا وہ بے چینی آپ لوگوں کی وجہ سے ھے ... پر اب جب میں آپ سب کے پاس آگئی ھوں تب بھی میرا دل بھت بے چین رھتا ھے .. میرا دل میری نھیں سنتا امی... جب میں ... آفس میں ھوتی ھوں ... چوری چوری نظروں سے میں آج بھی اسے دیکھتی ھوں مجھے خود نھیں پتا تھا کے میں اس سے .... اس قدر محبت کرتی ھوں "... کھ کر اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسوں صاف کرنے لگتی ھے ... اس کی نگاھوں میں جعفر .... کا چھرہ گھوم رھا تھا

امی اس کے رخسار پر بڑے پیار سے ھاتھ کی ھتیلی رکھتے ھوئے ": بیٹا دل پر تو کسی کا زور نھیں چلتا .. پر ایک بات بتاؤں ... محبت کرنا گناہ نھیں ... اگر تم اس

سے محبت کرتی ہو تو اسے اپنے دل کے کسی کونے میں چھپالو... کسی سے کبھی کوئی شکوہ و شکایت مت کرو.... اور اپنے تمام فرائض پورے کرو ...اچھی بیوی, بیٹی بھو, بھن بن کر ....اور اگر تم اپنی ساری ذمہداریاں اچھی طرح نبھاتے نبھاتے مرجاؤ گی... تو مجھے یقین ھے تم شھادت کا رتبہ پاؤ گی...''

رائما '': دفنا تو چکی ھوں ... پر ماتم کرنا نھیں چھوڑ پارھی... آپ کو پتا ھے میں نے کبھی جعفر تک کو پتا نھیں چلنے دیا تھا کے میرے دل میں کیا ھے ... پر تائی امی, دادی, دادا نے میری محبت کا مزاق بنادیا.. انھوں نے اپنے اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا میرا .... اور میری محبت کا ... دادی نے تو زبردستی مجھ سے بلوایا کے میں کھوں جعفر سے کے میں اس سے محبت کرتی ھوں ... جبکے میرا نکاح ھوچکا تھا... یہ سب دادی نے کروایا تھا امی.... وہ بھت خودغرض ھیں ''.... پھر وہ روتے ہوئے اپنی ماں سے '': پھلے مجھے تنھا کردیا تھا... اب اسے کردیا ھے امی..

آپ کو پتا ھے اکثر وہ ناشتہ کر کے نھیں آتا..آفس میں.. بھوکا رھتا ھے وہ پورے دن ..... بس کام کرتا رھتا ھے... مجھے بھت دوکھ ھوتا ھے اس کے لیے"

امی ": تم فکر مت کرو... جعفر کی ماں بھت جلدی اس کی شادی بھت خوبصورت لڑکی سے کروا دے گی ... پھر وہ بھول جائے گا یہ سب ...اس لیے ماں ھونے کے ناطے سمجھا رھی ھوں بھول جاؤ اسے"

رائما نھایت بھولاپن اور اپنایت و محبت سے ": میں بھی تو یھی چاھتی ھوں کے تائی امی اس کی شادی بڑی خوبصورت لڑکی سے کروادیں تاکے ان کا ارمان پورا ھوجائے ...ویسے خوبصورتی ان کی نظر میں وہ چیز ھے جو میرے پاس نھیں ھے...اور نہ کبھی ھو سکتی ھے"

امی بڑی محبت و شفقت سے اس کا چہرہ اپنے دونوں ھاتھوں سے پکڑ کر": میرے لیے تو تم پہلے بھی خوبصورت تھیں.. لیکن اب ... میں بتا نہیں سکتی کتنی حسین و جمیل ہو ....پورے خاندان کی سب سے خوبصورت لڑکی ہو تم اب...اس لیے تو اب سب تم سے اور جلنے لگیں ھیں.. "

رائما طنزیہ مسکراتے ہوئے ":لوگوں کی سمجھ نہیں آتی امی..پہلے کالے رنگ کے پیچھے پڑے تھے اب اس سفید رنگ کے پڑھ گئے ھیں... عمیرا تائی جب بھی مجھے دیکھتی ھیں کھتی ھیں کے انجکیشن کی گوری ھے...اس میں کیا خوبصورتی ھے...قدرتی گورا ھونا اصل خوبصورتی ھوتی ھے..انجکیشنوں کا گورا ھونا کیا کمال ھے..."

امی ":ارے میری جان...وہ صرف جل رھی ھیں...انھیں اب تمھیں نیچا دیکھانے کا موقع نھیں مل پارھا...تو اپنے دل کا غبار اس طرح نیکال رھی ھیں ...اتنی توجہ نہ دیا کرو ان جیسے لوگوں کی باتوں کو...دل چھوٹا مت کرو ... تمھیں تو خدا نے اتنا اچھا نصیب دیا ھے ...کتنا خوبصورت شوھر ھے تمھارا "

اس پر رائما اداس ھوتے ھوۓ ":اسی بات کا تو دوکھ ھے کے وہ پورے خاندان کا سب سے خوبصورت لڑکا ھے ... ھر کوئی اسے دیکھ عش عش کرتا ھے ...اس کے بال گھنے چمکدار کالے سیاہ ھیں ھوا میں لھراتے ھوۓ اس قدر حسین لگتے ھیں...اس کی آنکھیں ھلکے نیلے رنگ کی ..جیسے پورے آسمان کی خوبصورتی صرف اس کی آنکھوں میں سماء گی ھو...جو اس کے حسن کو دوبالا کردیتی ھیں ...اس کی ناک کھڑی چونچ والی ....اس کے ھونٹ ایسے جیسے شاعر اپنی شاعری میں اپنی

محبوبہ کے لیۓ کھتا ھے.. گلاب کی پنکھڑی جیسے ھونٹ "....کھ کر حسرت سے مسکرانے لگتی ھے ":اس کا رنگ دودھ کی طرح سفید ...قد لمبا ..پری کے منہ سے سنا تھا اس کے

6packs

ھیں..روز صبح ورزش کرتا ھے....جو اسے دیکھے مر میٹے ...اس قدر حسین ھے وہ پر اس کا نصیب میرے نصیب سے بلکل الٹا ھے" کھ کر اپنی بے بسی پر... ھستے ھوۓ ":اسے پورے خاندان کی سب سے بد صورت لڑکی ملی ھے...بطور بیوی"

امی ":اتنی اتنی باتوں سے فرق نھیں پڑتا" وہ لا پروری سے گویا ہوئی

رائما ":امی یہ اتنی سی بات نھیں ھے...جب میں دولھن بن کر اسٹیج پر بیٹھوں گی اس کے ساتھ ..تو ھر شخص کے منہ پر یہی بات ھوگی کے دولہا حسن و جمال کا مجسمہ ھے اور دولہن بلکل اس کی الٹ ھے ... ھسیں گے لوگ ھماری جوڑی پر ...اور کچھ لوگ تو اتنے منہ پھٹ ھوتے ھیں کے شاید وہ میرے منہ پر ھی بول کر جائیں"

امی مسکراتے ھوئے ":ایسا کیوں سوچتی ھو تم؟؟...اگر وہ بھت خوبصورت ھے...تو تم بھی کچھ کم نھیں ھو ...کالے رنگ سے جو تمھارے دوسرے نقوش چھپ گئے تھے وہ اس گورے رنگ نے ابھار دیئے ھیں... تم بلا کی حسین ھو رائما ...میں تو بس انتظار کر رھی ھوں اس لمحہ کا جب اسد تمھیں دیکھے گا ...مجھے یقین ھے وہ ناز کرے گا اپنی قسمت پر..."

"رائما بہت اداس ہوکر ":اس کے لیے یہ نکاح مجبوری ہے فقط

امی ":یہ تمہاری اور اس کی سوچ ہے ...نکاح ہوا بھلے ہی مجبوری میں ہو ...پر یہ احساسِ نکاح انسان کو ایک نئی ڈور میں باندھ دیتا ہے ..تمہاری زندگی اس کے ارد گرد ہی طواف کرے گی اور اس کی تمہارے ارد گرد... تم چاہو یا نہ چاہو ...نکاح کے بعد میاں بیوی کے دل میں محبت خدا ڈالتا ہے .... تمھیں تو صرف اس کے دل میں اپنی ڈلی ہوئی محبت کو جگانا ہے.. تم اس کی خدمت کرنا...اس کے سارے کام خود اپنے ہاتھوں سے کرنا....اسے اپنی اتنی عادت ڈال دینا کے تمہارے بغیر ایک لمحہ بھی نہ رہ سکے ...اس کی عزت کرنا ...اس کے ہر فیصلے کے آگے سر جھکانا ...دیکھنا زندگی خود بہ خود آسان ہوتی چلی جائے گی ....وہ کب تم سے محبت کرنے لگے گا اسے بھی خبر نہ ہوگی"

"رائما یہ سن مسکراتے ہوئے ":واقعی؟؟

....امی ": ھاں میری جان ...واقعی" وہ اثبات میں سر ھلاتی ھیں

*******___________********

دن گزرتے ھیں ...ماہ گزرتے ھیں..اور دیکھتے ھی دیکھتے اسد اپنی ڈگری لے کر اپنے گھر لوٹ آتا ھے .. تھوڑے دنوں بعد رائما کی ساس اسد سے کھتی ھے کے وہ اب ٹھیک وقت سمجھتی ھیں کے وہ اپنی بہو کو ھمیشہ کے لیے اپنے گھر لے آئیں.. لیکن اسد صاف منع کردیتا ھے...

وقت گزر رھا تھا ..اور جتنے منہ اتنی باتیں شروع ھوچکی تھیں...رائما کی دادی ..رائما کی والدہ سے کھتی ھیں کے وہ اپنے بھائی سے معلوم کرے کے رخصتی کب لیں

گے ...رائما ساری باتیں سن لیتی ھے ..رائما کی والدہ بھی پریشان ھوکر کھتی ھیں ...کے وہ تین چار بار بات کرچکی ھیں مگر بھابھی بھائی کوئی جواب نھیں دیتے

رائما یہ سن کر اپنے کمرے میں آکر ڈائری میں لکھتی ھے ":مجھے لگ رھا ھے شاید اسد رخصتی لینا ھی نھیں چاھتا..مگر اب کیوں ؟؟ اب تو میں کالی نھیں ھوں....ایک بار دیکھے تو صحیح مجھے..پھر فیصلہ کرے...وہ تو مجھے بغیر دیکھے ھی ریجیکٹ کر رھا ھے...کیا مامی نے اسے بتایا نھیں میرے بارے میں..کے میں اب بدل گی ھوں...کیا وہ ایک موقع نھیں دے سکتا ھماری شادی کو...کیا میں اسے اتنی ناپسند ھوں؟؟ پر کیوں؟؟؟...اب تو سب کھنے لگیں ھیں کے وہ رخصتی لے گا ھی نھیں ...

مجھے بھت دوکھ ھوتا ھے...اب اسے اور اس کی والدہ کو

...میری ضرورت نھیں ھے تو مجھے چھوڑ رھا ھے.. جیسا رمشاء نے کھا تھا

پر میرا دل چاھتا ھے اس کے پاس جاؤ ں ..اور پوچھوں..کیوں کر رھے ھو میرے ساتھ ایسا اسد... کیوں؟؟؟ "...پھر وہ ڈائری بند کر کے باھر لان میں جاکر چاند دیکھنے لگتی ھے...اس کی آنکھوں میں آنسوں آجاتے ھیں..وہ اداس ھوکر کھتی ھے

اسد آجاؤ ناں پلیز...مجھے بچا لو لوگوں کے طعنوں سے ..اسد آجاؤ..."

...ایک سال گزرنے کے بعد

اسد ھسپتال سے جارھا تھا کے وہ ریسپشن پر امرین کو دیکھتا ھے...امرین)رائما کی سھیلی.. (اسد اس سے بات کرتا ھے تو اسے پتا چلتا ھے کے اس کی والدہ کی دل

کی سرجری ہوئی ھے ..اسی ہسپتال میں...وہ ڈاکٹر کا نام معلوم کرتا ھے جس نے ...سرجری کی ھے...امرین بتاتی ھے ڈاکٹر وقار نے کی ھے اس کی والدہ کی سرجری اسد ڈاکٹر وقار کو اچھی طرح جانتا تھا..تو وہ امرین کو تسلی دیتا ھے کے وہ فکر نہ کرے ڈاکٹر وقار بھت زبردست ڈاکٹر ھیں..امرین پریشان تھی وہ اسد سے کھتی ھے ...اس کی ماں ابھی تک ہوش میں نھیں آئی ھے..ایک بار اگر وہ چل کر دیکھ لے ...اسد امرین کی خاطر اس کی والدہ کا چیک اپ کرنے اس کے ساتھ چلا جاتا ھے

دوسرے دن اسد ہسپتال سے نیکلتے ھوۓ چابی نیکالنے کے لیۓ جیسے ھی جیب میں ھاتھ ڈالتا ھے وہ دیکھتا ھے اس کی جیب میں چابی نھیں ھے ":..اُو ـنو ...چابی کھاں بھول گیا میں..شاید آفس میں..اب واپس جانا پڑے گا..ایک تو پھلے ھی اتنی دیر ھو رھی ھے..امی انتظار کر رھی ھوں گی کھانے پر "..کھ کر واپس ہسپتال میں داخل ھوتا ھے...جب وہ دل کے واٹ کے پاس سے گزر رھا تھا..تو

وھاں کچھ ڈاکٹروں اور کام کرنے والے اسٹاف کو عورتوں کے واٹ کے سامنے "باتیں کرتا سن رکتا ھے ..ان میں سے ایک کھتا ھے ":بلا کی حسین ھے یہ لڑکی

بس اسد کا یہ سننا تھا کے اس کے پاوں رک گئے تھے ...یہ وھی الفاظ تھے جو اس کی ماں رائما کی تعریف کرتے ھوۓ بولتی ھے ..اسے یاد آتی ھے اپنی ماں سے آخری بار کی ھوئی لڑائی..

اسد کی والدہ ":تم کیوں راضی نھیں ھورھے رخصتی کے لیے ؟؟؟ تمھاری پھوپھو} بار بار بول رھی ھیں مجھ سے اور تمھارے ڈیڈ سے ...آخر تم کیوں کر رھے ھو ایسا؟؟ "

"اسد ": مجھے کوئی انٹرس نہیں ہے اس میں

والدہ ": کیا مطلب ؟؟؟ بیوی ہے تمھاری.. کیا رخصتی کر کے لانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے تمھارا؟؟"

"اسد ": ابھی تو واقعی نہیں چاہتا

والدہ ": پر کیوں؟؟؟ "وہ اسد کے جواب دینے کا انتظار کرتی ہیں.. جب دیکھتی ہیں کے وہ سوال سن کر بھی نظرانداز کر چکا ہے ..اور بیٹھ کر موبائل میں گیم کھیلنے لگ گیا ہے تو خود ہی اندازہ لگاتے ہوئے ": کیا تم" کہتے ہوئے ڈر رہی تھیں کھیں وہ ہاں نہ کردے ": کیا تم طلاق "ابھی وہ بول ہی رہی تھی ڈرتے ڈرتے.. کے اسد غصے سے کھڑے ہوکر ": بس کریں امی.. فالتوہ اندازے لگانا... میں اپنے کمرے میں جارہا ہوں.. یہاں لان میں بیٹھو گا تو آپ مجھے سکون سے بیٹھنے تو

نھیں دیں گی" کھ کر اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب چل پڑتا ھے ...وہ پیچھے پیچھے ...آرھی تھیں اسد اسد کرتے ھوئے

امی ":ایک بار دیکھ تو لو اسے ...دل بدل جاے گا...تمھارا ...یقین مانو...بلا کی حسین ھے وہ ..."

اسد یہ سن کر رک جاتا ھے اور پلٹ کر اپنی ماں کو دیکھ کر":مجھے پتا ھے وہ کیسی دیکھتی ھے...تو جھوٹی تعریفیں بند کریں ...میں نے کھا ناں ... مجھ سے اس بارے میں کوئی بات مت کریں اور نہ کوئی سوال پوچھیں...پلیز" کھ کر اپنے کمرے میں چلا جاتا ھے}

اسد اپنے دل میں ":میں بھی تو دیکھوں ...یہ بلا کے حسین لوگ دیکھتے کیسے هیں"سوچ کر وہ نرس سے امرین کی والدہ کی فائل لے کر اس کی والدہ کے پاس .. جاتا هے .. کیونکے امرین کی والدہ اسی واٹ میں تھیں جس میں وہ لڑکی تھی

"...نرس ":ڈاکٹر وقار نے چیک کر لیا هے

اسد ":هاں مجھے پتا هے..مگر یہ میری فیملی ممبر کی طرح هیں تو میں جانے سے " ...پہلے خود پرسنلی چیک کرنا چاهتا هوں

"نرس ":او۔کے ڈاکٹر اسد

اسد واٹ میں داخل هوتا هے تو اسے کوئی خاص لڑکی نظر نهیں آتی...سوائے ایک لڑکی کے جو کرسی پر بیٹھی تھی پر اپنا منہ امرین کی والدہ کے بیڈ پر رکھ کر سو

رهی تھی...اس کا چھرہ اس نے جھکا رکھا تھا اس لیے...اسد سمجھتا ھے شاید وہ امرین ھے جو سو رھی ھے ...وہ اس کی ماں کا چیک اپ کر کے جانے لگتا ھے..کے وھاں موجود ایک اور پیشنٹ خاتون اسد سے کھتی ھیں ":ڈاکٹر اس لڑکی کو چیک کرلیں..جب سے آئی ھے ...ایسے ھی منہ نیچے کیے بیٹھی بیٹھی سو رھی ھے."

اسد یہ سن کر ":اچھا..میں دیکھ لیتا ھوں"..وہ اس لڑکی کے پاس جاکر ":امرین اٹھو...طبیعت ٹھیک ھے تمھاری؟؟"

وہ اسے پہلے تو صرف آواز لگا کر اٹھانے کی کوشش کرتا ھے ..پر جب وہ محسوس کرتا ھے کے شاید واقعی وہ لڑکی ھل نھیں رھی ...وہ نرس سے کھتا ھے چیک کرنے

کے لیے ..نرس اس لڑکی کو ھلاتی ھے تو وہ اپنا چھرہ اٹھاتی ھے ..اسد کی اسے دیکھتے ھی آنکھیں شاکٹ کے مارے بڑی ھوجاتی ھیں....وہ لڑکی نھایت حسین تھی...اس کے منہ سے بے ساختہ نکلتا ھے ":رائما...

نرس ":ڈاکڑ اسد اسے تو بھت تیز بخار ھے"

اسد نرس کی بات سن پریشان ھوکر ":کیا؟" وہ فورا اس لڑکی کے پاس آکر اس کے ماتھے پر ھاتھ رکھ کر ":اس کو تو واقعی بھت تیز بخار ھے..."

وہ اس قدر تیز بخار میں تھی کے وہ اسد کو ٹھیک طرح دیکھ بھی نھیں پارھی تھی لیکن اسد کی جان نیکل گی تھی رائما کو اس قدر بخار میں تپتا ھوا دیکھ ..وہ کسی کا...

خیال نھیں کرتا اور فورا اسے اپنی باھوں میں بھر کر اٹھالیتا ھے...اور فورا اسے اپنے روم میں لے جاتا ھے..وھاں جاکر اسے صوفے پر لیٹاتا ھے ..نرس ڈاکٹر اسد کے پیچھے پیچھے آتی ھے ...اسد اسے فورا دوائی دیتا ھے اور اس کے انجکشن لگاتا ھے پھر نرس سے کھتا ھے اس کا خیال رکھیں میں پٹیناں رکھنے کے لیے پانی لے کر آتا ھوں.. ..اسد اسے لیٹا کر جانے لگتا ھے ...تو رائما اس کا ھاتھ پکڑ کر بخار میں تپتی ھوئی حالات میں کھتی ھے ":آجاؤ اسد..پلیز ...آجاؤ"

اسد یہ سن بھت حیران ھوتا ھے ..وہ نرس بھی اسد کو دیکھنے لگتی ھے ":یہ کون ھے ڈاکٹر اسد؟؟"

اسد تھوڑی سی دیر خاموش رھتا ھے..پھر رائما کو دیکھ کر ":بیوی ھے میری"

نرس یہ سن کر عش عش کرتے ہوئے ":واقعی یہ خوبصورت سی لڑکی آپ کی بیوی ھے؟؟"

اسد نرس کے لہجے میں حیرت دیکھ مسکراتا ھے..پھر اس کے ھاتھ سے اپنا ھاتھ پیار سے چھڑاکر ":میں ابھی آتا ھوں" کھ کر چلا جاتا ھے.

وہ رائما کے برابر میں کرسی لگا کر بیٹھ جاتا ھے اور اس کی پٹیاں کرتا رھتا ھے ..پھر اس کی والدہ کا فون آتا ھے ...

اس کی والدہ انتظار کر رہی تھیں کھانے پر ..مگر اسد منع کردیتا ھے ..والدہ ":بارش شروع ھوگی ھے "..انھوں نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے باھر دیکھتے ھوۓ کھا تو "اسد ":واقعی ؟؟ بارش ھو رھی ھے؟

"والدہ ":ھاں..اندھیرا چھایا ھوا ھے باھر .. تم نے دیکھا نھیں...؟؟

اسد ":ھاں ... تبھی تو میں اور زیادہ جلدی کر رہا تھا..مگر پھر اچانک سے ایک پیشنڈ "آگیا..تو مجھے یھیں رکنا پڑے گا

"والدہ ":اچھا چلو ... ٹھیک ھے پر یاد سے کھانا کھا لینا

اسد ":جی امی" پھر کال کاٹتے ھوۓ ":باھر بارش ھورھی ھے.. ھمم "..پھر اٹھ کر کھڑکی کھول کر بارش دیکھنے لگتا ھے ..پھر رائما کی جانب دیکھ کر جو سب سے

....بے خبر سو رہی تھی .... کھتا ھے ": ھماری پہلی بارش ھے یہ....نکاح کے بعد

" ....جو تم اور میں ساتھ ھیں

رائما کو ھوش آتا ھے تو وہ خود کو ایک کمرے میں باتی ھے اس بات سے لاعلم کے یہ کمرہ اسد کا ھے ..وہ فورا اٹھ کر بیٹھتی ھے ...اب وہ کافی بھتر محسوس کر رھی تھی ..وہ اٹھ کر اپنا دوپٹا ٹھیک کرتی ھے ..اپنی سینڈل پھنتی ھے اور اٹھ کر ..جانے ھی لگتی ھے کے کمرے میں نرس آجاتی ھے

"نرس رائما کو جاتا ھوا دیکھ ": آپ جارھی ھیں؟؟

رائما ":ھاں.. لیکن میں یھاں کیسے ؟؟..مجھے یاد ھے میں تو امرین کی والدہ کے پاس بیٹھی ھوئی تھی ....پھر میں یھاں کیسے آئی ؟؟"وہ پریشان تھی خود کو اس کمرے میں دیکھ..

"نرس ":وہ ڈاکٹر اسد آپ کو لیکر آئے تھے ...آپ کو بھت تیز بخار تھا

" رائما حیران ھوکر ":کیا ڈاکٹر اسد ؟؟

نرس ":جی ..یہ انھی کا روم ھے ..اب آپ کی طبعیت کیسی ھے ..بیچارے ڈاکٹر اسد سارا وقت آپ کی پٹیاں کرتے رھے....جب تک آپ کا بخار نھیں اترا ..بس وہ ابھی تھوڑی دیر پھلے ھی ایک پیشنڈ کو دیکھنے گئے ھیں..آپ کھیں تو میں انھیں بلا دوں؟؟"

رائما ": نہیں ضرورت نہیں... بس انہیں میری طرف سے شکریہ کہہ دیجیے گا" کہہ کر چلی جاتی ہے..

رائما امرین کی والدہ کے پاس جاتی ہے تو دیکھتی ہے امرین وہاں موجود ہے وہ معافی مانگتی ہے کے وہ اس کی والدہ کا خیال نہیں رہ سکی.. مگر امرین اس سے کہتی ہے ": فکر مت کرو... تمہاری جگہ تمہارے شوہر نے تمہاری ذمہداری نبھا لی ہے .. ڈاکٹر اسد نے ایک نرس کو مما کے پاس بیٹھا دیا تھا... اور مجھے تم نے بتایا کیوں نہیں کے تمہیں اتنا تیز بخار تھا.. میں کبھی تم سے نہ کہتی مما کا خیال رکھنے کے لیے "

رائما بہت حیران ہوتی ہے یہ سب سن.. مگر وہ کچھ بولتی نہیں ہے..

نرس بھاگتے ہوئے آکر رائما کو دیکھ سکون کا سانس لیتی ھے ":شکر ھے آپ گئیں

"نھیں..ورنہ ڈاکٹر اسد مجھ پر بھت غصہ ہوتے ..چلیں آپ کو ڈاکٹر بلا رھے ھیں

رائما اس کے ساتھ اسد کے روم میں آتی ھے ..اسد رائما کو غصے سے دیکھتے

" ہوئے،"کھاں چلی گئیں تھیں تم اچانک؟؟

"رائما ":وہ امرین کی والدہ کے پاس

اسد غصے سے ":جب تمھاری اپنی طبعیت ٹھیک نھیں تھی تو کیا ضرورت تھی

"..امرین کی والدہ کی ذمہداری لینے کی....ذمہداری تب لینا چاھیےؐ جب نبھا سکو

رائما اس کی بات سن طنزیہ مسکراتی ھے اور بڑا جتا کر اسی کی لائن دھراتی ھے:"

ٹھیک کھا تم نے...ذمہداری جب لینی چاھیے جب نبھا سکو... لیکن یہ بات آپ کو زیادہ یاد رکھنے کی ضرورت ھے ...ڈاکٹر اسد" کھ کر اسے گھورتے ہوئے دیکھنے لگتی ھے..جیسے اسے احساس دلا رھی ھو کے وہ بھی اپنی ذمہداری سے بھاگ رھا ھے..

اس کی نگاھیں اسد کو چب رھی تھیں..ان میں بھت غصہ تھا اور شکوے شکایات...وہ منہ سے تو نھیں کھ رھی تھی مگر آنکھوں ھی آنکھوں میں اسد کو بتا گئی تھی کے وہ بھی بھت غصہ ھے اس پر....

وہ غصے سے جانے لگتی ھے تو اسد دل کے ھاتھوں مجبور ھوکر اسے رکتا ھے "رک جاؤ...پھلے چیک اپ کروالو..پھر چلی جانا" اس نے اب آواز کو دیھما رکھ کر التجائی انداز میں کھا تھا...نرس سب دیکھ رھی تھی ..مگر سمجھ نھیں پا رھی تھی کے چل کیا رھا ھے...

اسد خود اس کا بخار چیک کرتا ھے.. پھر بلڈ پریشر ...جب وہ اطمینان پاتا ھے کے وہ ..ٹھیک ھے اب..تو دوائی لکھ دیتا ھے کمزوری کی

اسد ": تمھیں بخار کمزوری سے چڑا تھا .. خیال رکھا کرو اپنا.. میں نے دوائیاں لکھ دی ھیں..یاد سے روز لینا "..اس کے لھجے سے ھی معلوم ھورھا تھا کے وہ فکرمند ھے ..اس کے لیے ...وہ اثبات میں سر ھلا کر چلی جاتی ھے

اسد اپنے گھر آکر جب فریش ھوکر صوفے پر گرتا ھے..اور آنکھیں بند کرتا ھے تو رائما کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے لگتے ھیں ":..آجاؤ اسد ..پلیز آجاؤ اسد" وہ خود سے ":کیا واقعی میں اپنی ذمہداری سے بھاگ رھا ھوں اب ...کیا مجھے رخصتی

لے لینی چاھیے اب ....کیا وہ صحیح اور میں غلط ھوں؟؟؟ ...جو اس کی نگاھوں میں غصہ تھا جبکے ھونا تو میرے چاھیے تھا...کیوں اس کی آنکھیں مجھے شرمندہ کر رھی تھیں..کیوں وہ مجھے پکار رھی تھی ....وہ تو مجھ سے پیار نھیں کرتی...پھر میرا نام کیوں لے رھی تھی ...کھیں میں کوئی غلطی تو نھیں کر رھا کنول کی بات پر یقین کر کے .....اگر رائما کے دل میں کوئی اور ھے تو پھر میرا نام اس کے لبوں پر کیوں؟؟؟ "...پھر اپنا سر کھوجاتے ھوۓ،" یہ لڑکی مجھے پاگل کردے گی

کچھ دنوں بعد رائما کی والدہ اس کے کمرے میں آکر بڑی خوشی سے اس کے منہ میں میٹھائی ڈالتے ھوۓ ": مبارک ھو...بھابھی کا فون آیا تھا وہ کھ رھی تھیں کے ...وہ اپنی بھو اب اپنے گھر لے جانا چاھتی ھیں "

"رائما حیران ھوکر ":واقعی؟؟

"..امی ":ھاں

ان کے جانے کے بعد رائما حیرت سے خود سے ":کیا واقعی اسد رخصتی کے لیئے تیار ھوگیا؟؟ ..مجھے یقین کیوں نھیں آرھا ھے اس بات پر"

اسد نھاء کر نیکلتا ھے تو بال سوکھاتے ھوۓ فون اٹھاتا ھے جو بھت دیر سے بج رھا تھا..فون پر نام دیکھ مسکراتا ھے ":ھیلو"

رائما جھنجھلاکر ":کس طرح کی دوائیاں لکھی ھیں تم نے..کھیں مل ھی نھیں رھی ھیں..."

"...اسد ":یہ ھمارے ہسپتال میں آرام سے مل جائیں گی

"...رائما ":حد ھے ..اب میں اتنی دور صرف دوائی لینے آؤں

"..اسد مسکراتے ہوئے ":جی...بلکل

"...رائما ":کیا اس جیسے کوئی اور

وہ ابھی بول ھی رھی تھی کے اسد بات کاٹتے ہوئے ":میرے پاس ٹائم نھیں ھے تم سے بات کرنے کا...ہسپتال آجاؤ ...اگر دوائی چاھیے تو ...یاد رکھنا دوائی کا ..ناگا نھیں ھونا چاھیے ... سمجھیں" کھ کر فون کاٹ دیتا ھے

رائما غصے سے چڑتے ہوئے ":ڈاکٹر اسد نھیں اس کا نام سڑھو اسد ھونا چاھیے "تھا...دماغ خراب ...اب اتنی دور جاؤں..صرف دوائی لینے

رائما اسد کا روم کا دروازہ نوک کرتے ہوئے اندار آنے کی اجازت مانگتی ھے..اسد "اسے دیکھ کر ":آجاؤ

رائما ": شکریہ کہنے آئی تھی... بخار میں میرا خیال رکھنے کے لیے"

اسد اثبات میں سر ہلا دیتا ہے "..: دوائی لے لی؟؟؟"

رائما ": ہاں .. اُو۔کے.. اب میں چلتی ہوں "اس کا کہنا تھا کے لائٹ اچانک سے چلی جاتی ہے.... رائما اندھیرے سے ڈر کر ہاتھ چلانے لگتی ہے.. وہ گھبرا کر ": یہ اندھیرا کیسے ہوگیا؟؟"

اسد اپنی جگہ سے کھڑے ہوکر اس کے پاس آتا ہے "..: بے فکر ہو جاؤ ابھی آجائے گی.. ڈرو مت"

رائما اندھیرے کے سبب اسد کا ھاتھ پکڑ لیتی ھے ...ابھی وہ پکڑتی ھی ھے کے لائٹ اون ھوجاتی ھے...وہ روشنی ھوتے ھی اوپر کی طرف دیکھنے لگتی ھے..اسی لمحے اسد صرف رائما کو دیکھتا ھے ..رائما روشنی کو دیکھ اطمینان پاتی ھے ..جبکے اسد اسے اپنے اتنا قریب دیکھ اطمینان پاتا ھے....وہ اس کے خوبصورت سراپے کو ...نظروں میں بھر رھا تھا ..اس کا خوبصورت وجود جو اسے اپنی جانب کھینچ رھا تھا رائما لائٹ اُون ھوتے ھی اس کا ھاتھ چھوڑ دیتی ھے..اسد کو اچھا نھیں لگتا کے اس نے اس کا ھاتھ روشنی ھوتے ھی چھوڑ دیا ...وہ رائما کے چھرے کے قریب "آکر ": ھمیشہ میرا ھاتھ اندھیرے میں ھی کیوں پکڑتی ھو؟؟

رائما اس کی آنکھوں میں بھرے رومانس سے گھبرا جاتی ھے ...وہ ھچکچاتے ھوئے اپنا چھرہ تھوڑا پیچھے کرتی ھے ": ...میں چلتی ھوں" کھ کر فورا بھاگ جاتی ھے...اسد

اسے بھاگتا ھوا دیکھ ":بات تو پوری کرنے دیتی...چلو پھر کبھی سھی" کہتے ہوئے پر سرار مسکراہٹ اس کے لبوں پر دوڑ جاتی ہے

رائما کے پیپر ختم ھوتے ھی شادی کی رسمیں شروع ھوجاتی ھیں..رائما کی مایوں ... مھندی والے دن اسد کی پوری فیملی بھی رائما کے گھر آجاتی ھے

صحن کے اندر بیچ میں پیلے رنگ کا نیٹ کا پردہ ڈال دیا جاتا ھے ..رائما پردے کے سیدھے ھاتھ پر پیلے رنگ کی سجی ھوئی کرسی پر بیٹھی ھوتی ھے اور اسد الٹے ھاتھ پر ...رائما پیلے رنگ کی کلیوں والی فراک ,چوڑی دار پاجامہ اور نیٹ کا دوپٹے میں ...ملبوس تھی

رائما کی بڑی پھوپھو ":اتنا بڑا دوپٹا اڑ کر کیوں بیٹھ گی ہو؟؟ اتارو اسے...ورنہ اس پر بھی اپٹن لگ جاۓ گا"

رائما ":پر" وہ ہلکا سا احتجاج کرتے ہوئے

بڑی پھوپھو ":کوئی نھیں آۓ گا.. ہم نے سارے لڑکوں سے کھ دیا ھے کے وہ لڑکوں کے سائٹ پر رھیں گے"

اس پر امیما ":اب اتار بھی دو"

.. رائما اپنا دوپٹا اتار کر کرسی پر لٹکا دیتی ھے

پری ":سب سے پھلے رائما کو اور اسد ....دونوں کو میں لگاؤ گی اپٹن"

رائما کی دادی ":پری بیٹھ جاؤ ..سب سے پھلے گھر کا سب سے بڑا فرد لگائے گا اور وہ میں ھوں ..تمھاری باری تو بھت بعد میں آئے گی "...پھر وہ بڑی پھوپھو سے مخاطب ھوکر":اچھا چلو اب رائما کو کھڑا کردو اور اس کی سسرال سے دوپٹا آیا ھے لال اسے وہ اڑا دو"

رائما کو اس کی امی بڑے پیار سے وہ دوپٹا اڑاتی ھیں......اس کی والدہ اس کی بلائیں لیتے ھوئے ":کسی کی نظر نہ لگے میری بچی کو"

پھر رائما کے ابو کو بلایا جاتا ھے وہ گیارہ لڈو والی رسم ادا کرتے ھیں...اور جو دادی بولتی ھیں وھی دوھراتے ھیں تو اخری میں کھتے ھیں ":..آج سے تم پرائی ھو گی بس یہ کھنا ھوتا ھے کے رائما کی آنکھیں نم ھوجاتی ھیں ...پھر وہ رائما کے سر پر " ..ھاتھ رکھ کر دعا دے کر چلے جاتے ھیں

سب باری باری آتے ھیں رائما کے ایک ہاتھ پر پتہ رکھا ھوتا ھے اس میں مھندی ...لگاتے ھیں..اور چھرے پر اپٹن

روشنی آکر شرات سے ":یاد ھے ناں کیسے بھر بھر کے لگایا تھا تم نے میرے اپٹن...اب میری باری آئی ھے" کھنے کے بعد پورا ھاتھ اپٹن سے بھر کر رائما کے

چھرے پر ملتی ھے ...پری اور باقی سب خوب ھستے ھیں..پری اپنی جگہ سے اٹھتے ھوۓ ":اب آئی ھے میری باری "

"رائما پری کو آنکھیں دیکھاتے ھوۓ ":تھوڑا سہ لو بلکل

پری اپنی امی کی طرف دیکھتے ھوۓ ":امی دیکھیں ناں رائما کو ...مجھے روشنی باجی کی طرح نھیں لگانے دے رھی"

"امی ":رائما لگانے دو ...آخر پری کے بھی ارمان ھیں

"اس پر کنول طنز کرتے ھوۓ ":چاچی یہ ارمان نھیں بھڑاس نیکالے گی جاکر

اس پر عمیرا تائی کھتی ھیں ":ارے یھی وقت ھے رائما سے اپنے سارے بدلے لینے کا...جاؤ پری لگاؤ...جیسے لگانا چاھتی ھو"

پری مسکراتے ھوۓ ":اب آۓ گا مزا" پھر ھاتھ بھر کر اپٹن لیتی ھے..رائما بڑے پیار سے مکھن لگاتے ھوۓ ":پری تم میرے ساتھ ایسا کرو گی؟؟"

پری ":ھاں ..کیونکے تم نے بھی ایسا ھی کیا تھا" کھنے کے بعد رائما کے چھرے پر مسل دیتی ھے

دادی ":اس کی آنکھوں میں سرمہ لگا دو" روشنی فورا آکر اس کی آنکھوں میں کاجل لگاتی ھے...

"ماہ رخ وھاں آکر ": میں لگا سکتا ھوں ؟؟ رائما کے اپٹن

"رائما مسکراتے ھوئے ": ھاں ضرور

..وہ آکر اس کے دونوں ھاتھوں پر اپٹن لگاتا ھے

"ایان آکر ": میں بھی لگاؤں ؟؟

رائما ": ھاں ضرور... میری جان.. کسی کا کوئی ارمان رہ نہ جائے " .وہ بھی آکر اپٹن لگا کر جانے ھی لگتا ھے کے جعفر وھاں آکر اسی کی لائن دھراتے ھوئے ": کسی کا کوئی ارمان نہ رہ جائے.... ھمم------.پھر تو میں بھی لگاؤں گا "....اس کی ...آنکھیں سرخ تھی جیسے رو کر آیا ھو ..رائما اس کی آنکھوں کا کرب دیکھ پا رھی تھی

"جعفر کی ماں فورا بولتی ھیں ": تم نھیں لگا سکتے

جعفر طنزیہ مسکراتے ہوئے ": میں پوچھ نہیں رہا ہوں...بتا رہا ہوں" کہ کر اس کے پاس خود چلتا ہوا آتا ہے ..آمنہ بھی وہیں دوسرے آفس کی لڑکیوں کے ساتھ .... آئی ہوئی تھی..سب کی طرح وہ بھی تماشائی بنی ہوئی تھی

... جعفر آکر بڑے پیار سے اپٹن لگاتا ہے دونوں ہاتھوں سے اس کے چہرے پر رائما اس لمحے شدید کرب میں مبتلا ہوگی تھی ..وہ کان کے پاس آکر ہلکے سے سرگوشی کرتے ہوئے ":اس روپ میں, میں تمھیں اپنے لیے دیکھتا تھا... بہت ... خوبصورت لگ رہی ہو تم ...اس لال دوپٹے میں اس پیلے رنگ کے لباس میں بہت خوبصورت" رائما کو محسوس ہوتا ہے وہ بول تک نہیں پارہا..اس کی زبان لڑکرڑا رہی ہے...اس کی آنکھوں سے آنسوں نکلنے لگتے ہیں"..میرا ارمان تھا اپنے ہاتھوں سے تمھیں خود اپٹن لگانے کا....پر اس طرح نہیں" کہ کر مسکراتا ہوا دور ہوجاتا ہے ...وہ نظر جھکا لیتی ہے..

پری وھاں آکر..بات سمبھالنے کی کوشش کرتے ھوۓ مھمانوں کے سامنے ”:کیا جعفر بھائی..آپ نے تو واقعی رولا دیا ...میں نے تو مزاق میں کھا تھا کے ..آپ رائما کو رولا کر دیکھایں تو میں مانو...کیونکے یہ آرام سے روتی نھیں ھے ...آپ بھی ناں“ کھ کر جعفر کو آنکھیں دیکھاتی ھے کے اپنا نھیں تو رائما کا خیال کر لے...اس کی ساس وھاں بیٹھی سب کی طرح حیرت سے دیکھ رھی ھے ...جعفر خاموشی سے ...چلا جاتا ھے ...پری فورا رائما کو بھی اس کے کمرے میں لے جاتی ھے

دوسری طرف اب اسد کی رسمیں شروع ھوجاتی ھیں

”واصف بیٹھا سوچ رھا ھوتا ھے ..پری وھاں آکر ”: تم کھاں گم سم ھو؟؟

"واصف ": یار مزا نھیں آرھا

"پری ": کیسا مزا؟؟

"واصف ": دولھن دولھا ایک چھت کے نیچے ھوکر ایک دوسرے کو دیکھ نھیں سکتے

"پری ": تو ؟؟

واصف ": کیوں ناں ھم ان دونوں کو ملا دیں.. بڑا مزا آۓ گا" وہ آنکھوں میں شرارت لیے گویا ہوا

"پری ڈرتے ھوۓ ": پاگل ھو گۓ ھو کیا؟؟ دادی کو پتا چلا تو ھمیں مار ڈالیں گی

..واصف ": جب پتا چلے گا تب ماریں گی ناں" وہ شرارت سے بول رھا تھا

پری ":ویسے میں نے بھی آج تک ایسی کوئی شرارت نھیں کی ...مزا آۓ گا ...کرتے ھیں ..میں رائما کو اسکے کمرے میں چھوڑ کر آئی ھوں ..تم اسد کو لے آؤ پھلے تو ھم ان دونوں کو خود بند کردیں گے اور پھر پانچ منٹ بعد جاکر دروازہ کھولیں گے اور ایسا ظاھر کریں گے کے ھم نے ان کی چوری پکڑ لی ...بڑا مزا آۓ گا" پری کی آنکھوں میں بھی شرارت آگئ تھی

"واصف ":ھاں دونوں ڈر جائیں گے

..اسد کے اپٹن لگنے کے بعد واصف اسے رائما کے کمرے تک لے آتا ھے

"اسد ":کھاں جارھے ھیں ھم؟؟

"واصف":"میرے کمرے کی جانب ...آپ تھوڑا آرام کرلو

"اسد ": پر میں ٹھیک ہوں

واصف رائما کے کمرے کے پاس لاکر ": اچھا آپ اندر جاکر تھوڑا آرام کرلو ... پھر واپس نیچے چلیں گے"

اسد ": اچھا" کہ کر رائما کے کمرے میں آجاتا ھے.. کمرے میں اندھیرا تھا.. وہ جیسے ... ھی اندر داخل ھوتا ھے واصف باھر سے دروازہ بند کردیتا ھے بلکل آھستہ سے

رائما روتے روتے سوگی تھی.. وہ اندر آتا ھے مگر اسے ٹھیک طرح کچھ نظر نھیں آرھا ... تھا ... اس کے ذھن و گمان میں بھی یہ نھیں تھا کے رائما بیڈ پر سو رھی ھے اسد بیڈ کے سائٹ والا لیمپ اون کرتا ھے .... جیسے ھی کمرے میں ھلکی سی پیلے رنگ کی روشنی ھوتی ھے.. اس کی نظر سب سے پھلے بیڈ پر سوتی ھوئی رائما پر پڑتی ھے ... وہ ابھی بھی اپنے مایوں کے کپڑے میں ملبوس تھی.. اس لمحے اس کے

چھرے پر هلدی لگی هوئی تھی جیسے دیکھ وہ مسکراء دیا تھا ..وہ بھت خوبصورت سی شھزادی لگ رھی تھی سوتے هوۓ ...وہ اس کے پاس چلتا هوا آتا ھے ..اس کی نظر اس کے حسین چھرے پر ٹک جاتی هیں...

یہ زلفیں تیری ھے رات گھنی...

وہ رائما کے بالوں کو مسکراتے هوۓ چھو کر سھلاتے هوۓ

.....

یہ چھرہ تیرا صبح کی طرح...

وہ محو ھوجاتا ھے اس کے چھرے کے حسن میں...وہ سفید تھی
بلکل برف کے گالوں کی طرح ....اسے وہ لمحہ یاد آتا ھے جب وہ اسے اٹھانے آتی
ھے اور وہ نیند میں اسے اپنی جانب کھینچ لیتا ھے...

یہ جھکتی نظر ھو جیسا حیا....

اسے رائما کا ائیرپورٹ والا چھرہ یاد آیا تھا جو وہ نیچے نظریں کرے
اسے چوری نظروں سے دیکھ رھی تھی...

یہ باتیں تیری سبحان اللہ...

اسے رائما کا خود سے لڑنا یاد آرھا تھا....اس کا کھنا کے مجھے لڑنا
نھیں آتا....اسکے باوجود ھر وقت لڑتی رھتی ھے...

...تو علم سی ھے میں طالب ھوں

...تو شاعری ھے میں غالب ھوں

....تو موسم ھے میں بارش ھوں

....تو عرضی میں سفارش ھوں

اسے اسپتال کا وہ لمحہ یاد آیا تھا جب وہ سو رھی
تھی اور وہ بارش کو کھڑکی سے دیکھنے کے بعد محبت سے اسے دیکھ رھا تھا...

... یہ سانسیں تیری بھکتی ھوئی

....مھکتی ھوئی صبح کی طرح

وہ اب اس کے سرہانے میں بیٹھ گیا تھا اور بڑی محبت سے
اس کے بالوں کو اس کے چہرے سے ہٹا رہا تھا ...وہ لمحہ یاد کر کے مسکراتا ھے
جب وہ کار میں سو رھی تھی...اور وہ اس وقت بھی دیوانوں کی طرح اسے تک رہا
تھا...اس کی سانسوں کی مہک کو محسوس کر رہا تھا ...اس کی سانسیں اس لمحے بھکا
...رھی تھیں

...یہ ھونٹ تیرے گلاب کھلیں

وہ آج تھوڑا بھکنا چاھتا تھا...اس کی سانسوں کی خشبوں
جادوں چلا رھی تھی ..اسے اپنی جانب مائل کر رھی تھی...اس کے ھونٹ ..اسے
...بے قابو کر رھے تھے ..وہ اپنا چہرہ اور اس کے چہرے کے قریب لے آیا تھا

....یہ نخرا ادا   کروں کیا بیاں

.... تو شما سی   میں پروانہ

....تو جامہ ھے تو   میں میخانہ

....تو عشق سی ھے   میں دیوانہ

اسد کو اسکا ھاتھ چھوڑ کر چلا جانا یاد آیا تھا...وہ مسکراتے ھوئے ":میری بات تو سن لیتیں پوری اس دن "..ابھی بول ھی رھا تھا ...اپنی مستی میں مست ھوکر اس سے ھلکے سے سرگوشی کرتے ھوئے...کے رائما کی آنکھ کھل جاتی ھے ...اسد اسے اچانک اٹھتا ھوا دیکھ چونکتا ھے اس کا دماغ اس لمحے مفلوج ھوجاتا ھے کے وہ کرے کیا ....

رائما اسے اپنے اتنے نزدیک دیکھ بری طرح چونک کر اٹھنے لگتی ھے ..اسد بھی اپنے حواس میں لوٹا تھا .. لیکن اسے چونکتا ھوا دیکھ وہ تھوڑا نروس بھی ھوگیا تھا ..وہ اتنی ...جلدبازی میں اٹھنے لگتی ھے کے اس کی پیشانی اسد کی پیشانی سے ٹکرا جاتی ھے

"دونوں اپنا سر پکڑ کر ":آآآآ اُوچ

دونوں سر پکڑ کر مسلنے لگتے ھیں ..وہ اٹھ کر بیٹھ جاتی ھے ...اسد فورا کھڑا ھوجاتا ھے ..اسد کی نظروں کا مرکز ابھی بھی رائما ھی تھی..رائما فورا اپنے گلے پر ھاتھ رکھ کر اپنا دوپٹہ ڈھونڈنے لگتی ھے ....وہ اسے دوپٹا ڈھونڈتا ھوا دیکھ اپنی نظریں جھکا لیتا ھے اور مڑ کر کھڑا ھوجاتا ھے ...اپنی پیٹ اس کی جانب کر لیتا ھے ...وہ اپنا دوپٹا ...اٹھاکر اچھی طرح اڑ لیتی ھے

وہ اپنے دل میں ":اسد میرے کمرے میں کیوں آیا ھے؟؟؟ اگر کسی نے دیکھ لیا تو..."

رائما کے چھرے کے تاثرات دیکھنے کے بعد اسے احساس ھوتا ھے کے اسے یھاں اس وقت رائما کے کمرے میں نھیں ھونا چاھیے تھا...وہ اپنے دل میں ":رائما کیا سوچے گی میرے بارے میں...کے میں اس کے کمرے میں منہ اٹھاکر چلا آیا...یہ واصف بھی ناں....اسے شاید پتا نھیں ھوگا یھاں رائما ھے...میں رائما کو بتادیتا ھوں کے مجھے یھاں واصف لایا ھے"

رائما ":چپ چاپ کھڑا ھے کچھ بول کیوں نھیں رھا ..میں پوچھوں کے کیوں آیا ھے...ھاں ..مجھے پوچھنا چاھیے" وہ اپنے دل میں سوچتے ہوئے

اسد رائما کی طرف مڑتا ھے بتانے کے لیے ..مگر کمرے کا دروزاہ کھل جاتا ھے..دونوں باھر کی طرف دیکھتے ھیں تو دروازے پر رائما کی والدہ نظر آتی ھیں اسد انھیں دیکھ گھبرا جاتا ھے جبکے رائما کی تو ڈر کے مارے جان ھی نیکل جاتی ھے...

والدہ کمرے میں آکر ":یہ کیا ھورھا ھے یہاں؟؟؟ .....تم دونوں کو شرم آنی چاھیے"

رائما ":امی ایسا کچھ نھیں ھے جیسا آپ سوچ رھی ھیں..."

اسد ": ھاں پھوپھو... میں آپ کو بتاتا ھوں کے کیا ھوا ھے" وہ دونوں ہی گھبرا کر بولنے لگے

وہ بڑے سخت لھجے میں ": تم دونوں سے مجھے یہ امید نھیں تھی ... تم دونوں کو تو میں سمجھدار سمجھتی تھی ... تم ایسا کرو گے.. میں سوچ بھی نھیں سکتی تھی"

رائما اپنی ماں کو غصے میں دیکھ کر اتنا ڈر جاتی ھے کے رونے لگتی ھے اور روتے ھوۓ بولتی ھے ": امی پلیز میری بات سن لیں ... میں آپ کو پوری بات سمجھاتی ھوں"

اسد ": ھاں.. پھوپھو.. پھلے ھمیں سمجھانے کا موقع تو دیں کے ھوا کیا ھے"

"اس پر رائما کی ماں ": تم دونوں مجھے سمجھاؤ گے ؟؟؟

ایک لمحے کے لیے وہ خاموش ہوجاتی ہیں ...وہ دونوں ہی اپنا سر جھکا کر کھڑے ہوجاتے ہیں...انہیں محسوس ہوتا ہے کہ رائما کی والدہ غلط مطلب اخذ کر گئی ہیں ان کے ساتھ ہونے کا

والدہ پھر خوب زور زور سے ہسنے لگتی ہیں..تو وہ دونوں حیرت سے انھیں دیکھنے لگتے ہیں...

رائما کی والدہ دروازے کی اڑ میں جو واصف چھپا ہوا تھا اسے کان سے پکڑ کر کھینچ کر ان دونوں کے سامنے لاتی ہے ...پری بھی برابر میں کھڑی ہوتی ہے وہ ہستے

ہوئے ان دونوں کے سامنے آکر ":معاف کرنا ہمیں" کان پکڑ کر معافی مانگتے ہوئے

"رائما کی امی ":ان دونوں کی شرارت تھی یہ

واصف اسد کو چھیڑتے ہوئے ":ویسے اسد تو مجھے دل ھی دل دعائیں دے رہا ہوگا...کے میں نے اسے اس کی دولھن سے ملوایا ھے "

اس پر والدہ واصف کے سر پر ھلکاسہ تھپڑ مارتے ہوئے ":بڑا بدمعاش لڑکا ھے ...مجھے آکر کھنے لگا کے چاچی جلدی چلیں...ان دونوں کو بند کر کے آیا ھوں"

رائما روتے ہوئے آکر اپنی والدہ کے گلے لگتے ہوئے ":مجھے لگا پھر سے آپ مجھے غلط سمجھ رھی ھیں"

پری ":او۔ھو... ھم مزاق کر رھے تھے ... تم تو بھت جلدی ڈر جاتی ہو" وہ رائما کی کمر سہلاتے ہوئے پیار سے کہنے لگی

اسد اپنے دل میں رائما کو والدہ کے گلے لگے روتے ہوئے دیکھ بڑی الفت بھری نظروں سے تکتے ہوئے ":سچ کھا تھا امی نے ...واقعی بلا سی حسین ھے...."

مسکراتا ھوا کمرے سے نیکل کر واصف کے کندھے پر ھاتھ رکھ کر اس کو بڑے پیار سے ":دعائیں دینے کا دل چاھ رھا ھے ...."واصف ھستے ہوئے ": سچی؟؟"

اسد ":ھاں" ..کہہ کر ہنستا ہوا چلا جاتا ہے

گھر واپس جاتے وقت اسد کے ذھن میں رائما کی آخری لائن باربار آرھی تھی ...وہ گھر پھنچ کر بھی یھی سوچتا رھتا ھے کے رائما نے ایسا کیوں کھا ":مجھے لگا پھر سے آپ مجھے غلط سمجھ رھی ھیں"

کیا ایسا کچھ ھوا تھا جس میں رائما کو سب نے غلط سمجھا تھا یھاں تک کے پھوپھو نے بھی... کھیں وہ وھی کنول والی بات تو نھیں کر رھی تھی ..ھوسکتا ھے اس کے اور جعفر کے بیچ کچھ نہ ھوا ھو ...اور سب غلط سمجھ رھے ھوں..دل تو چاھتا ھے کے جو بس میں سوچ رھا ھوں وھی صحیح نکلے..پر یہ ضروری تو نھیں ..وہ اسی بارے میں بات کر رھی ھو...."

آمنہ جاتے وقت جعفر کی والدہ سے ":اچھا آنٹی میں چلتی ھوں"

آنٹی ":آرے اتنی رات میں اکیلے جاؤ گی..روکو

آمنہ منع کرتی ھے مگر وہ اس کی ایک نھیں سنتی اور جعفر کو بلا کر لاتی ھیں کے وہ اسے گھر چھوڑ کر آئے...

جعفر":روکو میں کار کی چابی لاتا ھوں کمرے سے" وہ کھ کر جاتا ھے تو آمنہ اسے جاتے ھوئے محبت بھری نگاہ سے دیکھنے لگتی ھے...اور اسے دیکھتے ھوئے دیکھ... جعفر کی والدہ آمنہ سے ":تم پسند کرتی ھو ناں میرے بیٹے کو؟؟؟...."

آمنہ بڑی حیرت سے ":جی؟؟؟"

وہ دوبارا مسکراتے ھوئے کھتی ھیں ":تم پسند کرتی ھو...تمھاری آنکھوں میں نظر آتا ھے"

آمنہ ":جی "..وہ اچانک پوچھے جانے سے سوال سے حقاء بقاء رہ گی تھی..اسے سمجھ ھی نھیں آرھا تھا کے کیا جواب دے...اتنے میں جعفر آجاتا ھے ":چلیں؟؟"

آمنہ اثبات میں سر ھلاتی ھے..اور بغیر جواب دیئے چلی جاتی ھے...وہ پورے راستے صرف جعفر کو محبت بھری نگاہ سے تکتی رھتی ھے...مگر جعفر اس کی جانب دیکھتا تک نھیں...وہ اپنے دل میں ":کیا واقعی مجھے یہ دادا کا بیگڑا ھوا پوتا پسند آگیا ھے؟؟؟...اگر نھیں تو کیوں میرا دل کرتا ھے کے بس اسے ھی دیکھتی رھوں؟؟؟...مجھے کیوں اچھا لگتا ھے اس کا مسکرانا....اور کیوں برا لگتا ھے اس کا اداس چھرہ...مجھے کیوں فرق پڑتا ھے اس کے اداس ھونے یا خوش ھونے سے؟؟"

رائما کی مھندی کی رسم شروع ھوتی ھے..روشنی ":رائما کے ایک ھاتھ پر مھندی میں لگاؤں گی..."

رائما ":آپ کا بھت شکریہ...پر میں مھندی نھیں لگواتی اور نہ لگواؤں گی

پری ": پر میری شادی پر تو لگوائی تھی

رائما کے منہ سے یہ سنتے ھی بے ساختہ نیکلتا ھے ": وہ تو جعفر "...وہ بولتے بولتے خاموش ھوئی تھی..کے کیا کھنے والی ھے سب سے...کے وہ مھندی صرف جعفر کی خوشی کے لیے لگوائی تھی..فقط...

کنول بڑے تجسس سے ": کیا جعفر؟؟؟

رائما ": وہ میرا مطلب تھا..امی نے جعفر کو میرے پیچھے لگایا تھا زبردستی ...صرف اس لیے لگائی تھی..فلحال مجھے نھیں لگوانی.."

عمیرا تائی منہ بسور کر ": جب دولھن مھندی نھیں لگوائے گی ..تو یہ رسمِ مھندی کیسی؟؟"

اس پر امیما رائما کو چھیڑتے ہوئے ":اگر مہندی نہیں لگواؤ گی ...تو پتا کیسے چلے گا
"اسد رائما سے کتنی محبت کرتا ہے

رائما لبوں پر مسکراہٹ اور دل میں اداسی لیے سوچتی ہے ":اس بات کو معلوم
"کرنے کے لیے مہندی لگوانے کی کیا ضرورت .....یہ تو میں خود بتا سکتی ہوں

امیما ":تو کیا واقعی تم اسد کے نام کی مہندی نہیں لگواؤ گی؟؟؟" بڑی حیرت
...سے پوچھتے ہوئے

..رائما ": نہیں" اس نے صاف منع کیا تھا

دادی ":کھیں دیکھی ھے بغیر مھندی کی دولھن.. میں تو صرف اس کا رنگ سب سے الگ سمجھتی تھی پر اس کا تو دماغ بھی سب سے الگ ھے... لوگ کیا کھیں گے سوچا ھے ؟؟؟"وہ منہ بسور کھنے لگیں

اس پر کنول بولی" چھوڑیں ناں دادی.. اس کا رنگ بدل گیا ھے اب ان انجکیشنوں سے... بس.."

پھر رائما سے متوجہ ھوکر زھریلے تیر برساتے ھوۓ ":تم فکر مت کرو رائما ...اب ان انجکیشنوں نے تمھارا رنگ بدل دیا ھے.. مانا قدرتی گورا ...قدرتی ھی ھوتا ھے.. اور آرٹیفیشل ---- آرٹیفیشل ھی رھتا ھے... مگر اب تمھارے ھاتھ میں مھندی اچھی لگے گی.. پھلے کی طرح نھیں ھوگا کے نظر ھی نہ آۓ"

رائما کے دل پر لگتی ھے اس کی یہ بات...اس کی آنکھوں میں آنسوں موتی کی طرح چمکنے لگتے ھیں...مگر وہ خود پر قابو پاتی ھے ..وہ نھیں چاھتی کے وہ کنول کے سامنے روئے....

کنول کا یہ کھنا پری، روشنی اور امیما کو بھی ناگوار گزرتا ھے..

امیما اس پر کھتی ھے ":تمھاری آنکھیں کمزور تھیں اس کا مطلب یہ نھیں کے سب کی آنکھیں بھی کمزور تھیں.."

پری ":ویسے بھی محبت سے دیکھتیں تو تب بھی ضرور نظر آتی" پری نے نھایت سخت لھجے میں جواب دیا تھا

اس پر کنول ":میں تو رائما کا ھی ساتھ دے رھی تھی"

"روشنی طنزیہ ": ھم جانتے ھیں تم کتنا ساتھ دے رھی تھیں

رائما کی والدہ بھی اس سے تھوڑی ضد کرتی ھیں مگر اس کا جواب نھیں ھی رھتا ھے .. سب لڑکیاں مھندی لگوا رھی تھیں کے واصف ، عامر، جواد، ایان ، ماہ رخ ... غلام طہ اور عبداللہ سب آکر لڑکیوں کے پاس بیٹھ جاتے ھیں

"واصف رائما کو دیکھ کر ھستے ھوئے کھتا ھے ": بڑا مزا آیا آج

رائما واصف کو گھورتے ھوئے ": تم بڑے ھی بدتمیز قسم کے انسان ھو.. جان نیکال دی تھی تم نے میری "اس پر سب پوچھتے ھیں کے آخر ھوا کیا ھے... پھر واصف اور پری سب کو اپنی شرارت کے بارے میں بتاتے ھیں.. پوری محفل سی بن

جاتی ھے ...سب خوب مزے لے کر پورا قصہ سنتے ھیں ...پھر خوب ھستے ھیں...

رائما ھستے ھوۓ دیکھ سب کو ":آپ سب ھس رھے ھیں میری تو جان ھی نیکل گی تھی ان کی اس شرارت سے...اور

b.b

آپ بھی انھیں کچھ نھیں کھ رھے "وہ ناراضگی سے کھتی ھے

جواد اس پر سخت لھجے میں ":ھاں کیوں نھیں بولوں گا" پھر پری اور واصف سے مخاطب ھوکر ":آخر تم دونوں نے کیوں کی یہ حرکت...بولو"سب جواد کو ڈانٹتے

ہوئے دیکھ خاموش ہوجاتے ھیں...پھر مسکراتے ہوئے ":اور کی بھی تو اکیلے

": ہمیں شامل کیوں نھیں کیا" اور یہ سنتے ھی سب خوب ھسنے لگتے ھیں ..رائما...

b.b

آپ بھی ناں" وہ آنکھیں دکھاتے ہوئے شکوہ کرتے ہوئے بولی

"واصف ": تم کچھ بھی کھو...اسد تو مجھے دعائیں دے کر گیا ھے

"عامر ":ارے یار ...تو مجھے بھی بتادیتا ...میں بھی کچھ دعاؤں میں شریک ھوجاتا

روشنی رائما کو چھیڑتے ہوئے ":ویسے دعائیں تو واصف تجھے رائما بھی دل میں

"دے رھی ھوگی...بس اوپر اوپر ایسی بن رھی ھے

''رائما '': ایسی کوئی بات نھیں ھے

''پری '': اچھا یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ کے باتیں کیا کیا ھوئیں تم دونوں میں؟؟؟

رائما کو یہ سنتے ھی اپنے نیند سے اٹھ کر اسد کا اپنے چھرے کے بھت قریب ھونا یاد آیا تھا.. اس لمحے تو دماغ کام نھیں کیا مگر اب وہ سوچ میں پڑھ گی تھی کے وہ ''اتنا قریب کیوں تھا میرے ... لیکن سب سے کھتی ھے '': کچھ نھیں

اس پر واصف '': چل جھوٹی... اتنا گولڈن چانس سب کو نھیں ملتا.. تم دونوں کو ملا صرف میری وجہ سے... اچھا ایک کام کرو ... صرف میرے کان میں بتا دو'' کھ کر اپنا کان اس کے قریب لاتا ھے ... رائما ھلکے سے اس کے تھپڑ مارتے ھوۓ '': سچ ''میں کوئی بات نھیں ھوئی ھماری

جعفر آمنہ کو چھوڑ کر آتا ھے واپس اور سب کے سامنے سے گزر کر گیسٹ روم کی جانب جانے لگتا ھے... عامر اسے دیکھ ": کھاں جارھے ہو؟؟؟... ادھر آجاؤ"

یہ سنتے ھی پری, واصف اور رائما اسے دیکھنے لگتے ھیں.. باقی سب بھی اسے بولاتے ھیں مگر یہ تینوں نھیں... جعفر صرف رائما کو دیکھتا ھے بڑی حسرت بھری نظروں سے .. اور پھر وھاں سے چلا جاتا ھے.. اس کی نگاھوں کی حسرت رائما کو سب میں ھو کر بھی تنھاء کردیتی ھے.. وہ اپنے دل میں ": میں نے کھا تھا مت لگاؤ ایسی لگن ... جو سب کے بیچ میں بھی تنھاء کردے ... دیکھوں آج تم تنھاء ھو... اور تمھیں تکلیف میں دیکھ کر میں تڑپ رھی ھوں"

رائما اپنے کمرے میں آکر ڈائری میں لکھتی ھے ": پتا نھیں کیوں سب کو یقین نھیں آرھا کے واقعی میری اور اسد کی کوئی بات نھیں ھوئی ... مجھے سمجھ نھیں آیا وہ میرے اتنا قریب کیوں تھا .. شاید میں واقعی بھول جاتی ھوں اب میرا رنگ بدل

گیا ھے ...ھوسکتا ھے اس رنگ نے اسے میری جانب کھینچا ھو ...لوگ کھتے ھیں میں بھت خوبصورت ھوں...اور اسد بھی تو خوبصورتی کے پجاریوں میں سے ایک پجاری ھے...اسے صرف اس رنگ نے کھینچا ھوگا..ورنہ میری شخصیت سے تو اسے حقارت ھے..میں بھولی نھیں ھوں اس کی وہ ظلمپرستی بھری نظروں کو...وہ تو رخصتی لینا ھی نھیں چاھتا تھا...ھوسکتا ھے مجھے اس بدلے ھوۓ رنگ کے ساتھ ...قبول کرنے کے لیے تیار ھوگیا ھو

مجھے سمجھ نھیں آرھا کے میں اس پر خوش ھوں یا
اداس ...اوپر سے وہ کنول طنز کے تیر چلا رھی تھی ...اب بھی سکون نھیں آرھا ھے اسے..پھلے جب کالی تھی تب لوگوں کو سکون نھیں تھا...اب گوری ھوں تو ...بھی سکون نھیں ھے

حیدر کی طرح کاش جعفر بھی شریک نہ ھوتا تو اچھا تھا..پتا نھیں کیوں خود کو تکلیف میں ڈال رھا ھے اور مجھے بھی...اسے شاید لگتا ھے مجھے تکلیف نھیں ھورھی..پر

وہ بے خبر ھے کے جتنی اسے تکلیف ھورھی ھے ان سب سے--- اتنی مجھے بھی ھورھی ھے..."

*******___________*************

اسد اپنے کمرے میں کرسی پر بیٹھا کھڑکی سے باھر درختوں کو ھوا سے ھلتے ھوئے دیکھ رھا تھا...کے دروازہ بجتا ھے "...کون؟؟"

اس کی والدہ کی باھر سے آواز آتی ھے ":اسد نیچے آجاؤ..کھانا کھا لو"

اسد ":آپ چلیں میں آتا ھوں.."

وہ نیچے جاتا ھے تو اس کی والدہ باتوں ھی باتوں میں پوچھتی ھیں کے تم نے رائما کی منہ دیکھائی کے لیے کیا لیا ھے؟؟"

"اسد مسکراتے ہوۓ ":ابھی تو کچھ نہیں

"امی ":تو کب لو گے..آج برات ھے ..کیا دو گے اسے آج رات پھر؟؟

"..اسد ":آپ فکر نہ کریں ..میں کچھ لے آتا ھوں بازار سے

"امی ":تم نے واقعی ابھی تک اس کی منہ دیکھائی کے لیۓ کچھ نہیں لیا؟؟

" ...اسد ":واقعی نہیں لیا..میں سوچ رہا ھوں کیا دوں..فیصلہ ھی نہیں کر پارھا ...وہ مسکراتے ہوۓ کھ رہا تھا

"امی ":بازار جاؤ..وھاں جاکے دیکھو گے تو خود ھی سمجھ آجاۓ گا

اسد جوس کا گلاس منہ سے ھٹاتے ہوۓ ":ھاں..یہ اچھا آئیڈیا ھے ..میں ابھی جارھا ھوں پھر...میں چاھتا ھوں اسے ایسا تحفہ دوں جو وہ ھمیشہ یاد رکھے"....وہ ....پرجوش ھوکر کھ رہا تھا

والد ": پہلی بار تمھیں اتنا پرجوش دیکھا ھے.. بیٹا جی شادی بھت بڑی ذمہداری ھے جس کا لڈو کھانے کے لیے تم اتنا پرجوش ہوئے وے ھو.... "

اسد یہ سن مسکراتے ہوئے ": بلکل ... میں پوری کوشش کروں گا آپ کی نک چڑئی اور لڑاکا بھانجی کو خوش رکھنے کی .. آپ فکر مت کریں.. "

رافع صاحب اس پر مسکراتے ھیں اور اثبات میں سر ہلاتے ھیں... اسد کھانا کھاتے ھی مارکیٹ چلا جاتا ھے.. وھاں وہ اتفاق سے اسی شاپ پر چلا جاتا ھے جھاں سے جعفر نے رائما کے لیے انگوٹھی لی تھی...

اسد اتنی چیزیں دیکھ چکا تھا مگر اسے سمجھ نھیں آرھا تھا ..وہ دوکاندار سے ":میری شادی کا پہلا تحفہ ھے .. کچھ خاص دیکھاؤ..."

دوکاندار ":ھو.. مبارک ھو..آپ بتائیں وہ بھاری جیولری پسند کرتی ھیں یا لائٹ؟؟"

اسد یہ سن سوچ میں پڑھ جاتا ھے..وہ نھیں جانتا تھا کے رائما کی پسند کس طرح کی ھے..وہ اپنی انگلی سے ماتھا کھوجاتے ھوۓ ":یہ تو نھیں پتا...پر شاید لائٹ..."

دوکاندار ":میں آپ کو جیولری کی بک دیکھاتا ھوں...اس میں بھت زبردست ڈیزائن ھیں ...آپ کو ضرور پسند آئیں گے"

اسد ":جی پلیز"

اس جیولری بک میں اسے وہ انگوٹھی نظر آتی ھے جو رائما پھن کر رکھتی ھے ..وہ معلوم کرتا ھے تو اسے پتا چلتا ھے کے اس ڈیزائن کی انگوٹھی صرف انھی کی شاپ پر ملے گی اور کھیں نھیں ...وہ پوچھتا ھے کے کیا اسے یہ مل سکتی ھے...تو دوکاندار بتاتا ھے کے یہ انگوٹھی بیچ دی گی ھے وہ بھی سالوں پھلے ...یہ ابھی نھیں مل سکتی..اسد کھتا ھے کے اسے یھی چاھیے ...تو دوکاندار اس سے کھتا ھے کے پھر اسے یہ آج نھیں مل سکتی...اسد اس سے ساری معلومات لیتا ھے..اسے پتا چلتا ھے کے دس بارہ لوگوں نے پھلے یہ انگوٹھی لی ھے..وہ اس لسٹ میں جعفر کا نام سن بھت حیران ھوتا ھے....اسے بری طرح شاکٹ لگا تھا.....اس کا دل ٹوٹا تھا بری طرح...

...وہ کار بھت تیز چلاتا ہوۓ واپس آرہا تھا... غم و غصے کی کیفیت سے دوچار تھا تو اس نے میری انگوٹھی اتار کر جعفر کی پھن لی تھی.. زبردست رائما... میں ":
... تمھیں سرپرائز دینا چاھتا تھا آج ...پر مجھے کیا پتا تھا تم تو مجھے پورا ھی ھلا دو گی تم میری منگیتر ہو کر جعفر کے ساتھ چکر چلاتی رھیں...وہ بھی میرے سامنے اسے میں تمھاری ھمت کھوں یا بے غیرتی سمجھ نھیں پارھا " ...وہ غصے میں... گاڑی بھت تیز چلاتا ھے ...یھاں تک کے اس کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ھو جاتا ھے...اس کا سر گاڑی کے ڈارئیونگ ویل سے ٹکڑاتا ھے اور وہ بے ھوش ھوجاتا ھے..

رائما کی رخصتی ھوجاتی ھے ..وہ اسد کے کمرے میں دولھن بنی بیٹھی تھی...وہ لال اور ھرے رنگ کے شرارے میں ملبوس ...دونوں ھاتھوں میں لال چوڑیاں بھری ہوئی..سونے کا ایک نازک سہ سیٹ گلے میں پھنی ہوئی ...کانوں میں اس کے

میچنگ کے بوندے ...وہ دولھن کے لباس میں ملبوس کوئی حور معلوم ہورھی تھی ...آج اس کا حسن قیامت خیز تھا..وہ دروازے پر آنکھیں لگائے بیٹھی تھی..اس نے اسد کے ایکسیڈنٹ کی خبر سن رکھی تھی..سنا تھا اس کے سر پر ...چوٹ آئی ھے..اور پٹی بندھی ھوئی ھے..وہ بھت فکر مند تھی اس کے لیے

وہ پلکیں بیچھائے انتظار کرتی رھی یہاں تک کے ایک گھنٹہ گزر گیا تھا ...وہ دل میں ":کب آؤ گے اسد؟؟؟ ....تم یہ تو جانتے ھو کے میں تمھارا نظریں جمائے دروازے پر انتظار کر رھی ھوں ...پھر کیوں نھیں آرھے؟؟"

ابھی وہ یہ سوچ ھی رھی تھی کے اسد کمرے میں داخل ھوتا ھے ..وہ اسے آتا دیکھ نظریں جھکا کر بیٹھ جاتی ھے ...اسد چلتا ھوا بیڈ کی طرف ھی آتا ھے ..

اس کے کدموں کی آواز دل میں ھل چل مچارھی تھی..دل زور زور سے دھڑک رھا تھا...

یھاں تک کے وہ چلتا ھوا رائما کے بلکل پاس آکر کھڑا ھوجاتا ھے ...وہ اپنی شیروانی اتار کر بیڈ پر بے دلی سے ڈال دیتا ھے ...اسد اس کی جانب ھاتھ بڑھاتا ھے ..وہ مارے حیاء کے آنکھیں بند کرلیتی ھے ...اسے لگتا ھے کے اسد اس کے قریب آرھا ھے...مگر اسد تو اس کے برابر میں رکھے تکیے کو اٹھارھا تھا..تکیا اٹھا کر جب وہ ...رائما کے پاس سے ھٹنے لگتا ھے تو اس کی نظر رائما کے چھرے پر پڑتی ھے

رائما کی آنکھیں بند ھیں اور وہ اس کے بے حد نزدیک...وہ تین چار لمحوں کے لیے تو نہ چاھتے ھوۓ بھی اس کے حسین چھرے سے نظر نھیں ھٹا پاتا...مگر پھر اس

کے ھاتھ کی جانب دیکھتا ھے اور طنزیہ مسکراتا ھے.... کیونکے رائما کے ھاتھ میں ابھی بھی جعفر کی انگوٹھی تھی... وہ دل میں ": کاش اس کے چھرے پر جو اس قدر چمک و خوبصورتی ھے ... وہ اس کی سیرت میں بھی نمایا ھوتی" اور سوچتے ھوۓ ...وھاں سے چلتا ھوا سامنے والے صوفے پر آکر لیٹ جاتا ھے

"رائما اپنے دل میں ": اسد کچھ بول کیوں نھیں رھا؟؟

یہ سوچ کر وہ اپنی آنکھیں ھلکے کھولتی ھے ... وہ اسد کو اپنے پاس نہ پاکر .. سامنے کی طرف دیکھتی ھے... تو سامنے صوفے پر اسد لیٹا تھا آنکھیں بند کر کے

وہ دل میں کڑتے ھوۓ ": لوجی .. یہ ھے رائما صاحبہ کی پھلی رات ... خوابوں سے باھر آؤ رائما... تم یھاں انتظار کرتی رہ گیئں اور اسد صاحب آکر مزے سے سو بھی

گئے....امی بھی ناں فالتوہ میں اتنے مھنگے پارلر سے تیار کروایا مجھے ...جس کی خاطر اتنا تیار کروایا..اس نے تو لمحہ بھر دیکھنا بھی گوارا نہ کیا ...ھٹویار...اب ھم شکوہ کریں بھی تو کس سے“ ...پھر وہ ڈائری لکھنے لگتی ھے ”:..اسد کی بیگانگی کا پہلا واقع تو نھیں ھے یہ....جو میں اس پر بیٹھ کر دوکھ کروں....جب سے اس نے ھماری شادی کو مجبوری کے سرٹیفکٹ سے سرفراز کیا ھے ...تب سے میں نے اس سے کوئی اچھی امید ھی رکھنا چھوڑ دی ھے “ ...وہ بیڈ سے اٹھ کر لیمپ کی لائٹ اف کردیتی ھے ..اور اسد کے پاس آکر اس کی چوٹ جھک کر دیکھنے لگتی ھے وہ چھو کر دیکھنا چاھتی تھی ھاتھ بھی بڑھاتی ھے مگر پھر وہ اپنا ھاتھ کھینچ لیتی ... ھے ”:....ابھی تم نے مجھے اتنا حق نھیں دیا کے میں تمھیں چھو سکوں “..کھ کر سیدھے کھڑی ھوجاتی ھے....پھر اسد سے مخاطب ھوکر ”:تم تو یھاں سو گئے ھو...اب میں کھاں سوں “..وہ سوچنے لگتی ھے..پھر وہ اسد کے پاس صوفے سے لگ کر زمین پر بیٹھ جاتی ھے ..جھاں اسد کے پاؤں ھوتے ھیں وہ وھاں

تھوڑی سی جگہ پر اپنا خوبصورت رخسار رکھ دیتی ھے .... تھوڑی دیر بعد اسے نیند آجاتی ھے ...وہ اسکے پاؤں پر سر رکھ کر سو جاتی ھے

اسد صبح روز جلدی اٹھ کر ورزش کرنے کا عادی ھوتا ھے ...اس کی آنکھ کھلتی ھے تو اس کی نظر سب سے پھلے خالی بیڈ پر پڑتی ھے...وہ پریشان ھوکر ":رائما کھاں گی؟؟"پھر اسے محسوس ھوتا ھے کے تھوڑا وزن ھے اس کے پاؤں پر..وہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ھے کے رائما کا خوبصورت رخسار اس کے پاؤں پر ٹکا ھے اور وہ بیٹھے بیٹھے سو رھی ھے ":...یہ یھاں کیوں سو رھی ھے ؟؟؟...میں نے تو اس کے لیے پورا بیڈ خالی چھوڑا تھا"

":اسد جیسے ھی اپنے پاؤں ھٹانے لگتا ھے ویسے ھی رائما کی آنکھ کھل جاتی ھے
اسد تمھاری چوٹ کے بارے میں کل پوچھنے کا موقع نھیں ملا تھا..کیسے ھوا تھا ایکسیڈنٹ ایکسیڈنٹ ؟... تم ٹھیک تو ھو ناں؟؟"وہ فکر مند ہو کر پوچھنے لگی

وہ اس کے سوالوں کو نظرانداز کر جیسے ھی زمین پر اپنے پاؤں رکھتا ھے ...اسے فرش کی ٹھنڈک اپنے پاؤں میں محسوس ھوتی ھے ...وہ فکر مند ھوتے ھوئے اپنے دل میں سوچتا ھے ":فرش تو کس قدر ٹھنڈا ھورھا ھے ...اسے ضرورت کیا تھی یھاں فرش پر بیٹھ کر سونے کی... فلحال مجھے کیا؟؟" اس کا دل و دماغ الجھ رھے تھے...دل اس کی فکر کرے بغیر رہ نھیں پارھا تھا اور دماغ اس کی فکر کرنا نھیں ...چاھتا تھا....وہ اٹھ کر وھاں سے چلا جاتا ھے

*********___________*********

اسد اپنے سر کی پٹی خود کھول کر دوائی لگانے کی کوشش کر رہا تھا کے رائما نہاء کر نیکلتی ھے..اس کے شیمپو کی خوشبو سے پورا کمرہ مھک گیا تھا..وہ بالوں کو سوکھا رھی تھی تو اس کی زلفوں سے پانی کے جھڑنے والا پانی اسد پر آرھا تھا جو صوفے پر بیٹھا پٹی کرنے کی کوشش کر رہا تھا..وہ چڑ کر مڑتا ھے ":کیا کر رھی ھو؟؟..سارا پانی آرھا ھے مجھ "...وہ کھتے کھتے رکا تھا اس قاتل حسینہ کو بال سوکھاتا ھوا دیکھ ...اس نے پھلی بار اسے اس روپ میں دیکھا تھا..وہ نکھری نکھری صبح کی مانند تھی..جسے دیکھ وہ محو ھوکر رہ گیا تھا ....جب اس کی نظر اسد کی چوٹ پر پڑتی ھے تو وہ ٹاول کو بیڈ پر ڈال فورا اس کے پاس آکر بیٹھ جاتی ھے..

رائما ": لاؤ میں کردوں پٹی" وہ بڑی محبت سے بولی

"اسد اس سے نظریں چوراتے ہوئے ": نہیں ضرورت نہیں.. میں خود کرلوں گا

"..رائما اس کے ہاتھ سے دوائی لیتے ہوئے ": میں کردیتی ہوں ناں

اسد واپس دوائی کی شیشی لینے کی کوشش کرتا ہے مگر وہ اپنے پیچھے چھپاکر ": میں کروں گی کہا ناں میں نے "..وہ ذرا ضدی مزاجیت سے بولی

"اسد گھورتے ہوئے ": واپس دو... میں خود کرسکتا ہوں

رائما ": ہاں .. تو میں بھی تو کرسکتی ہوں.. اب بچوں کی طرح ضد کرنا بند کرؤ... اور "میرے قریب آؤ

اسد اس کے یہ الفاظ سن چونکا تھا... اس کی آنکھیں بڑی بڑی ہوگیئں تھیں "..کیا "قریب آؤں؟؟

رائما اس کو اس کی لائن دوھراتے ھوئے دیکھ ":اچھا ٹھیک ھے تو پھر میں آجاتی ھوں" کھ کر بغیر ھچکچائے اس کے بلکل نزدیک آکر بیٹھ جاتی ھے...

وہ اس کی قربت کی مھک سے ھی نروس ھوجاتا ھے... خاموش ھوکر اسے پٹی کرنے دیتا ھے.. وہ پھلے روئی میں پایوڈین لگاکر صفائی کرتی ھے.... پھر سوکھانے کی لیے پھوکیں مارنے لگتی ھے تو اسد نظریں اٹھاکر اسے پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگتا ھے... اس لمحے وہ انگوٹھی کو بھول جاتا ھے... وہ مسکراتے ھوئے ":ویسے اسد عجیب ھے ناں... لوگوں کے دولھے سھرا باندھ کر آتے ھیں اور میرا دولھا پٹی باندھ کر" وہ جیسے ھی کھتی ھے اسد اسے خفگی سے گھورنے لگتا ھے ":.. خاموش ھوکر کرؤ.. ورنہ چھوڑ دو میں خود ھی کرلوں گا"

رائما ":اچھا سوری "کھ کر پٹی باندھنے لگتی ھے "..مامی بتارھی تھیں کے تم میرے لیے تحفہ لینے گئے تھے تو تمھارا یہ ایکسیڈنٹ ھوگیا"

اسد بے رخی سے ":تمھارے لیے تحفہ ... تمھارے خوابوں میں .... میں تو صرف بھانا کر کے گیا تھا ...امی باربار کھ رھی تھیں لانے کے لیے....تو گھر سے یہ بھانا بناکر اپنے دوستوں سے ملنے گیا تھا"

رائما کے چھرے کی مسکراھٹ غائب ھوگی تھی یہ سن ":اچھا.. ھم" اس کے بعد اس نے خاموشی سے پٹی باندھی تھی---وہ اداس ہو گئی تھی یہ سنتے ہی

وہ اٹھ کر تیار ھونے لگتی ھے کے رخسانہ دروازے پر آکر بتاتی ھے کے جواد آیا ھے رائما بھابھی کو لینے..

رائما ": تم مجھے منہ دیکھائی کا تحفہ دینے والے تھے یا نھیں؟؟" وہ ابرو اچکا کر

" اسد ": میرے پاس اتنا فالتو وقت نھیں تھا کے تمھارے لیے تحفے لیتا پھروں

رائما کا دل ٹوٹا تھا یہ سن کر ": اچھا... تمھارے پاس میرے لیے تحفہ لانے کا بھی وقت نھیں تھا"... وہ طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے

... اسد اٹھ کر موبائل پکڑ کر ": ھاں .. نھیں تھا".. اس سے نظریں چوراتے ہوئے

.."رائما ": ھم

... وہ خاموشی سے تیار ھوکر چلی جاتی ھے

******_________********

ولیمے کی واپسی پر کار میں رائما": شکریہ " اسد کار چلاتا رہتا ھے اور کوئی جواب نھیں دیتا...

"رائما ": وہ بالیاں لانے کے لیے

اسد اس پر ": میں تمھارے لیے نھیں لایا تھا ...اور نہ یہ کبھی سمجھنا کے میں تمھارے لیے کوئی تحفہ لے کر آؤں گا... میں صرف دنیا دیکھاوے کے لیے لایا تھا" وہ نہایت بے رخی سے گویا ہوا

رائما کا یہ سن کر منہ اتر جاتا ھے وہ بے دلی سے ": اچھا" کہ کر کھڑکی سے باھر کی جانب دیکھنے لگتی ھے.. کمرے میں آکر اسد کپڑے بدل کر صوفے پر آکر لیٹ جاتا

ھے..وہ کمرے میں آتی ھے تو اندھیرا پاتی ھے ...وہ اپنی ڈائری لکھنے کے لیے ..لائٹ اون کرتی ھے..لائٹ کی روشنی اسد کی آنکھوں میں چبتی ھے

اسد خفگی سے چیختے ہوئے ":اب انسان اپنے کمرے میں سکون سے سو بھی نھیں ...سکتا" کھ کر اپنا ھاتھ آنکھوں پر رکھ لیتا ھے ...وہ یہ دیکھ لائٹ بند کردیتی ھے ...اور اٹھ کر برابر والے کمرے میں چلی جاتی ھے

ڈائری لکھنے کے بعد وہ کمرے میں واپس آتی ھے..الماری میں ڈائری رکھ کر کپڑے بدل کر آتی ھے..اور آکر اسد کے برابر میں صوفے سے لگ کر بیٹھ جاتی ھے...اور پھر اسد کے پاؤں کے برابر میں اپنا رخسار رکھتی ھے....اور نیند کی آغوش میں خود ...کو دے دیتی ھے

دوسرے دن پھر اسد اٹھ کر سب سے پہلے رائما کو دیکھتا ھے..وہ آج بھی اس کے پاؤں میں سو رھی تھی...آج وہ ھلتا نھیں ھے یہ خیال کر کے ..کے اس کے حرکت کرنے سے وہ اٹھ جائے گی..اسے دیکھ کر کرڑتے ہوئے ":بڑی عجیب ھے یہ ...اتنا بڑا بیڈ ھے میں اس کے لیے خالی چھوڑ رہا ھوں اور یہ ھے کے دو دنوں سے میرے پاؤں کے پاس آکر زمین پر بیٹھ کر سو رھی ھے...اگر یہ ایسے ھی "ٹھنڈی زمین پر سوئے گی...تو یہ بیمار پڑھ جائے گی

پھر وہ خود پر اس کی فکر کرنے کی وجہ سے غصہ ہوتے ہوئے ":کیا ہوگیا ھے اسد تمھیں؟؟؟ تمھیں کیوں ھے اس کی پرواہ؟؟؟ ..اگر بیمار پڑتی ھے تو پڑھ جائے تمھیں اس سے کیا" بھت آرام سے اپنے پاؤں ھٹاتا ھے اس کے چھرے کے پاس سے...اٹھ کر کمرے سے جانے لگتا ھے تو اس کا دل بے چین ہوتا ھے اسے ٹھنڈے فرش پر یوں سوتا چھوڑ جانے پر.....پھر خود سے ھمکلام ہوکر ":میں

کیوں نھیں چھوڑ پارھا اس کی پرواہ کرنا...ویسے بھی بھت کمزور ھے یہ...اگر بیمار پڑ گی تو" ...یہ سوچ کر اس کے پاس آتا ھے اور اس کو گود میں اٹھاکر بیڈ پر لیٹاتا ھے اور کمبل اڑا کر چلا جاتا ھے...

اسد جب واپس آتا ھے تو وہ سو ھی رھی تھی ":...ابھی تک اٹھی نھیں یہ.. طبعیت تو ٹھیک ھے ناں اس کی" وہ فکرمند ھوکر اس کے پاس آتا ھے جیسے ھی اس کی پیشانی پر اپنا ھاتھ رکھتا ھے اس کی آنکھ کھل جاتی ھے.....وہ... ...اسد کو اپنے قریب دیکھ چونک کر اپنی آنکھیں بڑی بڑی کھول لیتی ھے

اسد اس کی آنکھیں کی حیرت پڑھ لیتا ھے تو دور ھوکر کھڑا ھوجاتا ھے..وہ اٹھ کر بیٹھتی ھے ":.. تم کیا کر رھے تھے؟؟

"اسد ":بس چیک کر رہا تھا

"رائما ":کیا؟؟؟..کے مر گی؟؟

اسد مرنے کا لفظ سن کر آگ بگولہ ہوکر ":انسان کی شکل اچھی نہ ہو تو بات ہی اچھی کرلیتا ھے"..کھ کر منہ بسور کر جانے لگتا ھے کے رائما کا دماغ کام کرتا ھے...":ایک منٹ میں یھاں کھاں سے آئی؟؟تم" وہ پوچھتے پوچھتے رکی تھی

اسدمڑکر ":تم عجیب لڑکی...تم کیوں میرے پاؤں میں سوتی ہو؟؟؟اتنا بڑا بیڈ خالی نظر نھیں آتا تمھیں؟؟؟ "

رائما بھولا سہ چھرہ بناکر ":جب تم وھاں سو رھے ہو تو میں کیسے یھاں سو سکتی ھوں..."

اسد اس کا جواب سن چونکتے ہوئے "واقعی" اسد کو رائی ما کے اتنے خوبصورت جواب کی توقع نہ تھی

"وہ کچھ بول نھیں پاتا تو جانے لگتا ھے...رائما "تمھیں میری فکر ھورھی ھے؟؟ بہت تجسس سے پوچھتی ہے

...اسد "تمھارے خوابوں میں..فکر اور تمھاری...پلیز" وہ اکڑ کر کھتا ھوا چلا گیا تھا

وہ خود کے سر پر دھپ لگاتے ہوئے "کچھ زیادہ ھی خوش گمان ھوگی ھو تم رائما....وہ اسد ھے بھول گییں کیا؟؟؟...یاد رکھو..یہ کھڑوس اسد ھے...اس سے اچھی امیدیں بے کار ھیں"

وہ ایک ھفتے ساتھ کمرے میں رہتے ھیں مگر اجنبی کی طرح.. کبھی رائما ناول پڑھ کر ٹائم پاس کرتی کبھی ٹی-وی دیکھ..اب وہ خالی بیٹھ بیٹھ کر تھک گئی تھی..اسد ھر وقت اس سے منہ پھولا کے رکھتا ھے...پھر وہ کچھ دنوں کے لیے اپنے گھر رھنے چلی جاتی ھے...واپسی پر ماموں لینے آتے ھیں اسد نھیں...یہ دیکھ اس کو برا لگتا ھے .....وھاں سے آکر وہ کھانے کی ٹیبل پر مامی ماموں سے واپس آفس جانے کی اجازت مانگتی ھے...وہ پہلے تو انکار کردیتے ھیں مگر پھر اس کے بے حد اصرار پر وہ ..مان جاتے ھیں

اسد کو اچھا نھیں لگتا لیکن وہ پھر بھی خاموش رھتا ھے..رات میں کمرے میں جب وہ اسد کو صوفے پر لیٹا ھوا دیکھتی ھے تو سمجھتی ھے وہ سو گیا...اس کے برابر میں آکر صوفے سے لگ کر زمین پر بیٹھ جاتی ھے .....پھر اسد کے چھرے کے پاس آکر ھلکے سے سرغوشی کرتے ھوۓ": تم کیوں لینے نھیں آۓ

مجھے؟؟؟.....میں انتظار کر رھی تھی...مجھے بھت برا لگا جب تمھاری جگہ ماموں آئے"....بول کر اس کے پاس سے اٹھ کر چلی جاتی ھے کپڑے بدلنے....اسد اس کے جاتے ھی آنکھیں کھول لیتا ھے...وہ اپنے دل میں ": جتنا اس سے دور بھاگ رھا ھوں اتنا ھی اور قریب آتی جارھی ھے یہ....کیوں کر رھی تھی میرا انتظار ؟؟...میں نے تو نھیں کھا تھا کے میں آؤں گا...کیا میں غلط کر رھا ھوں اس کے ساتھ؟؟..."نھیں ---میں وہ ایک ھوں جس کے ساتھ اس نے غلط کیا ھے

وہ واپس آتی ھے تو وہ آنکھیں بند کرلیتا ھے ..جیسے سو رھا ھو...وہ آج پھر اس کے پاؤں کے پاس سر رکھ کر سوتی ھے...لیکن آج اسد نھیں سوتا...صرف انتظار کرتا ھے اس کی نیند کے گھرے ھونے کا..پھر بلکل آھستہ سے اٹھ کر اسے اپنی باھوں میں بھر کر بیڈ پر لیٹتا ھے ...کمبل اڑاتا ھے..لیکن اس دوران اپنی نظریں اس کے چھرے پر نھیں ڈالتا...کیونکے واقف ھے پھر محبت کرے بغیر رہ نھیں سکے گا ....

*****_________**********

ایک ماہ بعد...اسد کمرے میں آتا ھے رات کو ...رائما بیڈ پر لیٹی آرام کر رھی تھی اسے آتا دیکھ اٹھ کر بیٹھ جاتی ھے ":... تم ھر روز اتنا لیٹ کیوں آتے ھو ؟؟...مامی بھی کل پوچھ رھی تھیں تو میں نے بڑی مشکل سے بات بنائی"

اسد سن کر بھی خاموش رھتا ھے ..وہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ھوجاتی ھے اسد وھیں کھڑا اپنی گھڑی اتار کر رکھ رھا ھوتا ھے...

"رائما ":تم مجھ سے بیٹھ کر بات کرلو..ورنہ میں مجبورا مامی سے بات کروں گی

بس رائما کا یہ کھنا ھوتا ھے کے اسد غصے سے لال پیلا ھوکر مڑتا ھے اور رائما کا ھاتھ پکڑ کر اپنی جانب کینچھتا ھے...وہ اس کے سینے سے آلگی تھی ...وہ آنکھوں میں ...غصہ دیکھ ڈر جاتی ھے

...اسد رائما کا کاھاتھ مضبوطی سے پکڑ کر پیٹھ کے پیچھے لے جاکر مڑوڑ نے لگتا ھے

"رائما کی چیخ نیکلتی ھے":اسد

اسد ھاتھ مڑوڑتے ھوۓ ھی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال پوچھتا ھے ":تکلیف ھورھی ھے؟؟" اس کی آنکھوں سے آنسوں نیکل آتے ھیں مارے تکلیف کے...اسد پھر سے زور سے اس کا ھاتھ مڑنے لگتا ھے ...رائما تکلیف کے

"مارے کھتی ھے ":اسد چھوڑو پلیز ...مجھے تکلیف ھورھی ھے بھت

وہ اس کے چہرے کے اور پاس آکر کھتا ھے ":اس سے زیادہ تکلیف ھوتی ھے "مجھے یہ سوچ کر کے میں تمھارا شوھر ھوں ... تمھیں چھونے سے نفرت ھے مجھے اس کی آنکھوں میں کدورت ہی کدورت بھری نظر آتی ہے

رائما ":روتے ھوۓ کھتی ھے ":اسد مجھے بھت تکلیف ھورھی ھے چھوڑو میرا ھاتھ" وہ تڑپ کر کہہ رہی تھی

اسد نفرت بھری نگاہ سے رائما کو دیکھتے ھوۓ ":تم تو میری امی سے بات کرنے والی تھیں ناں...ویسے کیا سوچ رھی تھیں تم ...کیا شکایت لگانے والی تھی تم؟؟؟.."

رائما روتے ہوئے ":میں تو صرف" اب اسے اس قدر تکلیف ہورھی تھی کے وہ کچھ بول بھی نھیں پارھی تھی ...رائما کی چوڑیاں زمین پر گر رھی تھیں پر اسد اس کا ھاتھ نھیں چھوڑ رہا تھا

اسد ":دور رھو مجھ سے... یھی تمھارے لیے اچھا ھے ...اگر تم اس گھر میں رھنا چاھتی ھو تو خود سے کوشش کرنا کے میرے سامنے نہ آؤ...ورنہ یہ تمھارے لیے ھی برا ھوگا ...امید رکھتا ھوں اس بار کا سبق یاد رھا تو پھر سے کبھی سوچوں گی بھی .. نھیں میری شکایت کرنے کی" کھ کر اس کا ھاتھ چھوڑ دیتا ھے

وہ روتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال پوچھتی ھے ":اتنی نفرت کرتے ھو مجھ سے"؟؟؟

اسد اس کی آنکھوں کو اور اس کے سوال کو اگنور کر کے جانے لگتا ھے ..وہ جاتے ھوۓ اس کا ھاتھ پکڑ کر ": میرے سوال کا جواب دیۓ بغیر تم نھیں جاسکتے"...رائما کے ھاتھوں سے چوڑیوں کے سبب جو خون نیکل رھا تھا وہ اسد کی سفید شرٹ پر لگ گیا تھا....

اسد اس کا ھاتھ اپنے دوسرے ھاتھ سے ھٹاتے ھوۓ ": سمجھ نھیں آتی تمھیں میری بات...دور رھو مجھ سے" وہ سخت لہجے میں گویا ہوا

رائما پھر سے ": میری آنکھوں میں دیکھ کر کھو پھر ... صرف نفرت کرتے ھو مجھ سے .. صرف اور صرف نفرت"

اسد ":اگر میرے کھنے سے تمھیں سمجھ آجائے گی میری بات ...تو ٹھیک ..ھے... نفرت کرتا ھوں تم سے"...وہ اس سے نظریں ملا کر کھتا ھے

رائما بڑی پرامید نظروں سے ":کیا میں اتنی بری ھوں کے تمھارے پاس میرے لیے ....نفرت کے علاوہ اور کوئی جذبہ ھے ھی نھیں"...بس اس لمحے اس کی آنکھیں اس کی آنکھوں کی وہ امید بھری نظریں...میرے غصے پر حاوی ھوگیئں ..یہ زندگی میں پھلی بار ھوا تھا کے میرا غصہ ھلکا پڑھ رھا تھا....اس کی آنکھیں مجھے کمزور کر ...رھی تھیں...مجھے سمجھ نھیں آرھا تھا کے میں اب کیا کھوں

رائما ": میں پوچھ رہی ہوں کچھ اسد .....جواب دو" ...اسد اس کے سوال کا جواب دینے سے قاصر تھا"....چپ ہوجاؤ" جب کوئی جواب نہ بن پڑا تو غصے سے خاموش کرانے لگا

رائما ": نہیں پہلے جواب دو..جب مجھ سے اتنی نفرت تھی تو مجھے کیوں لائے رخصتی ".کر کے...؟؟؟

"اسد غصے سے دھاڑتے ہوئے ": میں نے کہا چپ ہوجاؤ...رائما

آج وہ صرف اپنے سوالوں کے جواب چاہتی تھی... لیکن اسد بھاگ رہا تھا...وہ اس کے باربار سوال کیے جانے سے تنگ ہوکر سامنے میز پر رکھا کانچ کا گلاس اٹھاکر زور سے زمین پر مارتا ہے...وہ اس سے سہم جاتی ہے ..اسد ": کہا ناں چپ

رهو "..وہ مڑ کر کھتا ھے..رائما اس قدر سھم گئی تھی کے وہ اپنا قدم بغیر دیکھے اسد ..سے پیچھے لے رھی تھی

اسد کی نظر کانچ کے ٹکڑے پر پڑتی ھے..جس پر وہ الٹا چلتے ھوئے پاؤں رکھنے ھی والی تھی...بس اس لمحے میں اسد اپنے دل میں ":یہ پہلی بار ھے کے میرا دل و دماغ ھوش میں ھیں اتنے غصے کے بعد بھی...آج پہلی بار میں غصے کے وقت بھی سوچ پارھا ھوں..کے نھیں میں تمھیں اتنی تکلیف نھیں دے سکتا...ھاں یہ سچ ھے کے میں تم سے نفرت کرتا ھوں ...لیکن یہ بھی سچ ھے کے اس نفرت کا میری محبت سے کوئی موزانہ ھے ہی نھیں....اگر لوگوں کی نظر میں یہ بے غیرتی ھے کے میں اس عورت سے محبت کرتا ھوں جس کا اس کے کزن سے

affair

تھا....تو چلو آج میں مان رہا ھوں کے میں بے غیرت ھوں...میں تمھیں نھیں کھوسکتا...."

رائما سھم کر اس کی جانب دیکھتے ھوۓ پیچھے قدم لے رھی تھی کے وہ آکر بڑی گرم جوشی اور محبت سے اس کے گلے لگا تھا..اسد اپنے آپ سے":اس لمحے تم میری رائما ھو...اور غصے میں بھی میں تمھیں تکلیف دینے سے ڈرتا ھوں"

رائما کو کچھ سمجھ نھیں آرھا تھا کے وہ کر کیا رھا ھے خود دور ھونے کا کھ کر خود ھی دوری مٹارھا ھے...اسی لمحے جب وہ گلے لگا تھا تو تیزی سے گلے لگ کر اسے اپنے ساتھ لے کر گھوما تھا ....اب گھومنے کے بعد اسد اس جگہ آگیا تھا جھاں ایک قدم کے پیچھے کانچ کا ٹکڑا تھا...رائما ":چھوڑو مجھے" وہ جھنجھلاتے ھوۓ اس سے دور

ھٹتی ھے اور خود سے اس کو دور دھکیلتی ھے جس سے اسد کے پاؤں میں وہ کانچ کا ٹکڑا گھس جاتا ھے..اسد کو بھت تکلیف ھوتی ھے مگر وہ منہ سے آہ تک نھیں نیکالتا...

وہ روتے ھوئے جاکر بیڈ پر بیٹھ جاتی ھے..اس کا ھاتھ چوڑیوں کی وجہ سے زخمی ھوگیا تھا جو اسد نے ابھی دیکھا تھا...اسے بھت شدید دوکھ ھوا تھا اس کے خوبصورت و نازک ھاتھ زخمی دیکھ ..وہ اپنی تکلیف بھول پھلے اس کے لیے پٹی باندھنے کا سامان لے کر آتا ھے ..جب کے خون اسد کے پاؤں سے بھی نیکل رھا تھا..مگر رائما اپنے رونے میں یہ دیکھ ھی نھیں پاتی...

..وہ اپنے آنسوں باربار صاف کرتی رھتی ھے

اسد ": ھاتھ دیکھاؤ" وہ سن کر بھی اس کی جانب نھیں دیکھتی...اسد شرمندہ ھوتا ھے ...وہ پھر بولتا ھے " ھاتھ دیکھاؤ مجھے" وہ صرف روئے جارھی ھوتی ھے...اسد اپنے ھاتھ سے اس کا سیدھا ھاتھ پکڑ کر اس کے ھاتھوں سے نیکلنے والا خون پہلے صاف کرتا ھے پھر کریم لگانے لگتا ھے...رائما ھاتھ کینچھنے کی کوشش کرتی ھے ...پر اسد نھیں چھوڑتا...جب تک پوری پٹی نھیں باندھ لیتا...

رائما اپنے دل میں ": کس قدر ظالم ھے یہ...پہلے زخم دیتا ھے پھر مرحم لگانے آجاتا ھے "

اسد پٹی باندھ کر جانے لگتا ھے تو رائما پیچھے سے ": میں تم سے یہ نھیں کھ رھی تھی کے تم مجھے اپنالو...بلکے یہ کہ رھی تھی کے تم بیڈ پر سوجایا کرو..کیونکے میں

نے دیکھا ھے کے تمھاری کمر میں کافی درد رھنے لگا ھے..صوفے پر میں سوجایا کروں گی..اور میں مامی سے کچھ نھیں بولنے والی تھی...میں تو صرف تمھیں دھمکارھی تھی...مجھے لگا کے تم مامی کا نام سن کر میری بات سن لو گے"کہ کر ...ڈائری نیکالتی ھے الماری سے اور چلی جاتی ھے

اسد بھت شرمنہ ھوتا ھے اس کی پوری بات سن ...وہ اپنے پاؤں کی پٹی کرتا ھے ...پھر پورے کمرے کی صفائی

ڈائری ":اسے تو میرے قریب آنے سے بھی تکلیف ھوتی ھے...آخر کیوں کرتا ھے وہ مجھ سے اتنی نفرت؟؟؟ ...کیا وہ دادی کی طرح صرف میرے رنگ کی وجہ سے میرے ساتھ ایسا کر رھا ھے ...دادی اب پھلے کی طرح مجھے ذلیل نھیں

کرپاتیں...کیونکے میں نے اب رنگ خرید لیا ھے...مگر اسد...وہ تو پہلے سے بھی زیادہ برا ھوگیا ھے....لوگ تو کھتے ھیں میں اس رنگ بدلنے کے بعد خوبصورت ھوگی ھوں...پر مجھے لگتا ھے شاید اسد کے لیے نھیں...شاید وہ بھی کنول کی طرح ھے کیا کہ رھی تھی وہ مجھے آرٹیفیشل رنگ والی...اسد کے نفرت کی وجہ کیا میرا.. آرٹیفیشل رنگ ھے...جیسا کنول کھ رھی تھی....حد ھے لوگوں سے...پہلے کالا گورا کرتے رہتے تھے...اب قدرتی اور آرٹیفیشل کرنے لگے ھیں...دوسرے لفظوں میں بس ذلیل کرنے کا موقع چاھیے اپنے گورے رنگ پر ناز کرنے والے لوگوں کو...لیکن اب میں یاد رکھوگی وہ مجھ سے نفرت کرتا ھے"...

وہ اسی کمرے میں سوجاتی ھے..زمین پر لیٹ کر...ڈائری لکھتے لکھتے...اسد اس کا انتظار کرتا ھے کے وہ واپس کمرے میں آئے...وہ آج بیڈ پر لیٹ کر انتظار کر رھا تھا...مگر وہ نھیں آتی..

*******____________*******

صبح اٹھ کر خود کو وہ بیڈ پر دیکھ حیران ھوتی ھے ":.میں یہاں کہاں سے
.. آگئی؟؟ "..پھر بالوں کو پونی کرتی ھے اور اٹھ کر نیچے آتی ھے

ناشتے کی ٹیبل پر اس کے ھاتھ پر پٹی بنی دیکھ اس کے ماموں پوچھتے ھیں ":کیا
ھوا بیٹا؟؟"

اسد نظریں جھکالیتا ھے..اس کی مامی ":ھاں بیٹا کیا ھوا ھاتھ میں؟؟" وہ فکر مند
ہو کر پوچھنے لگے

رائما مسکراتے ہوئے ": کچھ نھیں مامی وہ کانچ کا گلاس ٹوٹ گیا تھا .. میں اٹھانے لگی صفائی کرنے کے لیے تو وہ میرے ھاتھ میں گھس گیا... اسد نے رات کو ھی نیکال دیا تھا . پھر کریم لگا کر پٹی بھی کردی تھی..."

مامی ": بیٹا اپنا خیال رکھا کرو"

رائما مسکراتے ہوئے ": اسد ھے ناں میرا خیال رکھنے کے لیے" وہ دلی دل اپنی ھی کھی بات پر طنزیہ مسکراء رھی تھی...

ماموں ": ھاں اسد ھے مگر تم بھی خیال رکھا کرو" رائما کی بات سن کر اسد بھت شرمندگی محسوس کرتا ھے

رائما الٹے ھاتھ سے ڈبلروٹی کھانے لگتی ھے تو مامی اسد سے ": اسد تم کھلادو رائما کو"

"اسد حیرت سے ":جی؟؟؟؟

"امی ":هاں.. تم کھلادو.. شوھر ھو تم اس کے

"رائما امبیرس سی ھوکر ":نھیں ...میں خود کھالوں گی

ماموں ":لو بیٹا میں ناشتہ کرچکا..مجھے پتا ھے تم مجھ سے شرما رھی ھو.. تم اسد ..____ناشتہ کراؤ رائما کو" کھ کر چلے جاتے ھیں

امی چھیڑتے ھوۓ ":کمرے میں جاکر کرنا چاھو...تو چلے جاؤ...مجھے کوئی اعتراض ... نھیں" کھ کر مسکراتی ھوئی چلی جاتی ھیں

ان دونوں کے جانے کے بعد دونوں خاموش بیٹھے رہتے ھیں ..اسد بریڈ پر مکھن لگاتے ھوۓ":آج آفس سے اُوف لوگی؟؟" وہ دل میں ارادہ رکھتا تھا کے اگر وہ اف لےگی تو خود بھی لے گا

..رائما ":مکھن کم لگاؤ "..وہ اسد کو بھر بھر کر مکھن لگاتا دیکھ کہ رھی تھی

"اسد ":تم کمزور ھو تمھیں ضرورت ھے

"رائما منہ بسور کر ":ایسا مت دیکھایا کرو کے میری بھت پرواہ کرتے ھو

"اسد ":میں ڈاکرڑ بھی ھوں تمھارا.... بھول گی کیا؟؟

رائما اسے الجھی نگاہ سے تکتے ھوۓ ":مجھے تمھاری سمجھ نھیں آتی.... بھلا کون "نفرت اس طرح کرتا ھے... تمھاری نفرت تو محبت کا گمان دلاتی ھے

اسد اس پر اس کے چہرے کے قریب آکر ": تو تمھیں لگتا ھے کے میں تم سے ".. کھتے کھتے اور نزدیک آتے ھوئے ": محبت "پھر اور نزدیک آکر ....اب وہ اتنا قریب آگیا تھا کے دونوں کی سانسیں ملنے لگی تھیں.. رائما اس کے خوبصورت ھونٹ دیکھ سانس لینا بھول بیٹھی تھی...اس کی سانسوں کی مھک اسے بھکا رھی تھیں.. آج پہلی بار وہ بھی محو ھوگئی تھی اسے دیکھ...دل زور زور سے دھڑک رھا تھا ...اسد اسے نروس کرنے میں کامیاب ھوا تھا "...تو تمھیں لگتا ھے کے میں تم سے محبت کرتا ھوں؟؟؟" وہ آبرو اچکا کے پوچھتا ھے ...رائما پر اس کی قربت کا جادو چڑھ رھا تھا "...میں پوچھ رھا ھوں.. تمھیں لگتا ھے؟؟

رائما کا ذھن تو مفلوج ھوگیا تھا اس کی قربت اس کا حسین چھرہ اس کی رومانس بھری آنکھیں اس کی سانسوں کی مھک اسے اپنے سحر میں جکڑ چکی تھیں "..دودھ ... ٹھنڈا ھوگیا ھوگا میں گرم کر کے لاؤں؟؟" رخسانہ اچانک سے آکر پوچھ رھی تھی

اسد اور رائما دونوں چونکیں تھے ..اس کی آواز سن..اسد ":نھیں ضرورت نھیں" وہ منہ بسور کر کھ رھا تھا...اور اشارے سے جانے کا کھتا ھے

"رائما اٹھ کر تیزی سے جانے لگتی ھے....کے اسد ھاتھ پکڑ کر ":ناشتہ تو کرلو پھلے کھ کر اسے زبردستی بیٹھا لیتا ھے..اسے سلائس خود اپنے ھاتھ سے کھلاتے "ھوۓ":جواب دو

رائما بھوکھلا کر ":کیا؟؟"کھ کر نظریں جھکا کر ھلکا سہ ھاتھ سے خود پکڑ کر کھاتی ھے

"اسد مسکراتے ھوۓ ":اُف لوگی؟؟

"رائما ":ھاں..لوں گی

"اسد ":ٹھیک ھے پھر میں بھی لے رھا ھوں

"رائما الجھی نظر سے تکتے ھوۓ ":تم کیوں؟؟؟

اسد ": کیونکے تمھیں میری مدد کی ضرورت پڑھ سکتی ھے"

رائما منہ سے تھکے ھوئے انداز سے سانس باھر نیکالتے ھوئے ": ھوف...... تم شاید بھول رھے ھو وہ تم ھی ھو جو کل دور رھنے کی نصیحت کر رھے تھے مجھے"

اسد ": میں شرمندہ ھوں شاید اس لیے"

رائما حیران ھوکر ": تم بھی شرمندہ ھوتے ھو؟؟؟"

اسد شرمسار ھوکر نظریں جھکا کر دودھ کا گلاس اس کے ھاتھ میں پکڑاتے ھوئے،" مجھے واقعی نھیں پتا تھا کے تمھارا ھاتھ زخمی ھوجائے گا ... میں تو صرف تمھیں خود سے دور کر رھا تھا .. میں واقعی تمھیں تکلیف نھیں دینا چاھتا تھا ..."

رائما بھت حیران تھی اور متاثر بھی .. اسے سمجھ ھی نھیں آتا کے وہ کیا کھے اسے وہ خاموشی سے دودھ کا گلاس اس سے لے کر منہ سے لگا لیتی ھے ...

دوسری طرف آمنہ پھر آفس میں جعفر کی خالی کرسی دیکھ بھت اداس ھوجاتی ھے اچانک اسے جعفر کرسی پر بیٹھا نظر آنے لگتا ھے..اس کی آنکھیں جھلمل.... ھوجاتی ھیں جعفر کو دیکھ...ڈیڑھ مھینے سے اس نے جعفر کو نھیں دیکھا تھا...اسے خبر نھیں تھی کے جب وہ مایوں والے دن اسے گھر چھوڑنے گیا تھا وہ آخری بار تھا جو وہ اسے دیکھ رھی ھے...پتا نھیں تھا کے اتنا یاد آئے گا ...وہ کرسی پر جعفر کو بیٹھا ھوا دیکھ چھونے لگتی ھے خوشی و غم کی ملی ھوئی کیفیت سے...وہ کام میں مصروف دیکھائی دیتا ھے معمول کی طرح ...وہ جیسے ھی اس کے خوبصورت سراپے کو چھونے کی کوشش کرتی ھے وہ غائب ھوجاتا ھے ".....میں چاھو تجھے ...کسی اور کو تو چاھے یارا .....یہ پیار نہ اب ھم سے ھوگا پھر دوبارا " ....اسے وہ لمحہ یاد آتا ھے جب جعفر رائما کے ھلدی لگا رھا تھا اور وہ

حسرت سے اسے دیکھ رہی تھی "..... کب آؤ گے.. دادا کے بیگڑے ہوئے

"... پوتے ؟؟؟ کب ؟؟.... میرا دل نھیں لگتا تمھارے بغیر اس آفس میں

ابھی وہ کھ کر مڑتی ھے کے جعفر پیچھے کھڑا نظر آتا ھے...وہ اداس نظروں سے اسے

تکتے ہوئے جانے لگتی ھے

جعفر الجھ کر ": عجیب... نہ سلام نہ دعا.... مجھے دیکھ کر ان دیکھاکر کے کیوں جارھی

"ھو؟؟؟

"اس نے کھا تو وہ حیرت سے پیچھے مڑی تھی "...یہ واقعی تم ہو؟؟؟

"... جعفر مسکراتے ہوئے ": نھیں میرا بھوت ھے... مس آمنہ

آمنہ کو یقین ھی نھیں آرھا تھا اپنی آنکھوں پر...وہ بڑی گرم جوشی سے آکر اس کا

" ھاتھ پکڑتی ھے ": تم واقعی آگئے

":جعفر اس کی آنکھوں کی خوشی دیکھ کنفیوس ھوتا ھے..اور بڑا خوش ھوکر پوچھتا ھے

"تو آپ مجھے یاد کر رھی تھیں مس آمنہ؟؟

آمنہ اس کے چھرے کی خوشی اور اس کا سوال سن اپنے حواس میں لوٹی تھی

نھیں تو" وہ فورا منہ پر سختی لاتے ھوۓ بولی تھی..تو وہ جوابا مسکراء ":...

"دیا":...چلو کوئی تو ھے جسے میرے ھونے نا ھونے سے فرق پڑھتا ھے

"آمنہ مصنوعی بے رخی دیکھاتے ھوۓ،" خوش فھمی ھے آپ کی سر جعفر

جعفر مسکراتے ھوۓ ":ھاں خوش فھمی میری "....کھ کر آنکھوں سے اپنے ھاتھ کی طرف اشارہ کرتا ھے جیسے وہ پکڑ کر چھوڑنا بھول گی تھی...آمنہ امبرس ھوکر فورا ھاتھ چھوڑ دیتی ھے.. جعفر عجیب سی مسکراھٹ اپنے لبوں پر سجاۓ اس کے سر کو ھلکا سہ سھلا کر اپنی کرسی پر جاکر بیٹھتا ھے...

آمنہ کی آنکھیں تھک گی تھی اس خالی کرسی کو تک تک کر...آج جا کے ان آنکھوں کو سکون آیا تھا جب وہ آکر اس پر بیٹھا...وہ کھڑی دیوانوں کی طرح مسکرائے جا رھی تھی ... جعفر اسے خود کو مسکراتا دیکھ ":یہ مت کھنا کے محبت ھوگی ھے تمھیں مجھ سے"

"آمنہ اس کی بات پر چونک کر بڑی بڑی آنکھیں پھاڑ بوکھلا کر ":کیا؟؟؟... نھیں تو

جعفر اس کی حالت پر مسکراتے ھوئے ":تو پھر مجھے ایسے کیوں دیکھ رھی ھیں مس آمنہ ؟؟؟ جائیں کام کریں" کھ کر نفی میں گردن ھلاتے ھوئے اپنا کمپیوٹر اون کرتا ھے...

آمنہ فورا وھاں سے اثبات میں سر ھلا کر چلی جاتی ھے۔

کچھ دنوں بعد...

کنول شاپنگ پر جاتی ھے اپنی دوستوں کے ساتھ تو وھاں کار پارکنگ میں ایک کالے رنگ کی کرولا آکر روکتی ھے...

کنول کی سھیلی ":کیا کار ھے یار"

اس کار سے جعفر نیکلتا ھے اور دو گارڈز...کنول جعفر کو دیکھ کر اپنی سھیلیوں سے:"

"یہ تو جعفر ھے میرا کزن" اس پر اس کی سھیلی کھتی ھے ":چل پھینک مت

کنول ":ارے سچ کھ رھی ھوں میں یہ جعفر ھے"

اس کی دوسری سھیلی ":ھوھی نہ جائے...تو تو ھے ھی ایک نمبر کی جھوٹی...ویسے کار جتنی شاندار ھے اس سے نیکلنے والا اس سے بھی زیادہ شاندار ھے..."

کنول ”:ارے تم دونوں میری بات کا یقین کرو یہ میرا کزن ہے...ورنہ چلو میں ...ملواتی ہوں“کہ کر ان دونوں کو ساتھ لے کر جعفر کے پیچھے جاتی ہے

”جعفر... جعفر“

جعفر ”:یہ تو کنول کی آواز لگ رہی ہے“ وہ سوچ کر پیچھے مڑتا ہے تو کنول اپنی ....دوستوں کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہے

کنول جعفر کے قریب آنے لگتی ہے تو جعفر کا گارڈ روک دیتا ہے... جعفر گارڈ کو اشارہ کرتا ہے دور ہوجانے کا...کنول جعفر کے پاس آکر ”:جعفر کیسے ہو.. تم تو “آسٹریلیا گئے ہوئے تھے کراچی کب آئے؟؟؟

جعفر ”:ابھی کچھ دنوں پہلے... تم یہاں؟؟“وہ ابرو اچکاکر

" کنول ": میں اپنی دوستوں کے ساتھ آئی ہوں شاپنگ کرنے

"جعفر": اچھا

...کنول اسے اپنے دوستوں سے ملواتی ہے

"کنول ": اچھا میں چلتی ہوں

"جعفر ": روکو

"کنول مڑ کر ": کیا کوئی کام ہے؟؟

جعفر؛" میرے ساتھ چلو ... میں تمھیں شاپنگ کرادیتا ہوں ..اور گھر بھی چھوڑ دوں گا"

"کنول مسکراتے ہوئے ": اس سے اچھی کیا بات ہے

...وہ تینوں کو شاپنگ کرتا ہے...پھر اپنے ڈرائیور سے گھر بھی چھوڑواتا ہے

کنول اپنے دل میں ":پہلی بار زندگی میں جعفر کی کزن ہونے پر ناز ہورہا ہے"۔

اسد کمرے کے سامنے سے گزر رہا تھا کے اس کی نظر اندر لیپ ٹاپ چلاتی ہوئی رائما پر پڑھی...وہ دروازہ نوک کر کے اندر آنے کی اجازت مانگتا ہے ..رائما اثبات میں سر ہلادیتی ہے ...وہ سیب کی پلیٹ بھری ہوئی دیکھ ":تم نے ابھی تک سیب نھیں کھاۓ؟؟"

رائما ":سوری..اب کھالیتی ہوں" کھ کر اٹھا کر کھانے لگتی ہے..اسد ":تم کب تک آفس میں سیکرٹری بن کر کام کرو گی...؟؟"

رائما سیب کھاتے ھوئے ":میں خود بھی سوچ رھی تھی..اب میرے پاس اکسپیرینس ھے ..میں چاھتی ھوں اپنی ایڈورٹائزنگ کی کمپنی کھولوں...مگر میرے پاس پیسے نہیں ھیں...اور دادا مجھے ابھی تک اس قابل نہیں سمجھتے کے وہ مجھے ایک نیا بزنس کھولنے کے لیے پیسے دیں....اس لیے میں اب پلین کر رھی ھوں دادا کو منانے کا...تاکے وہ میری کمپنی میں انویسٹ کریں..پتا ھے انھوں نے اپنے سارے پوتوں کو خود موقع دیا آگے آنے کا...مگر مجھے نہیں دے رھے "...وہ منہ بسور کہنے لگی

اسد اس کے چھرے کی اداسی دیکھ کر ":چلو کوئی بات نہیں..اگر وہ نہیں دے رھے تو پاپا سے لے لو...وہ بھی بزنس مین ھیں...ھوسکتا ھے وہ تمھاری کمپنی میں انویسٹ کرنے کے لیے تیار ھوجائیں...۔"اس نے آئیڈیا دیا

"رائما اس کی بات سن ":تمھیں لگتا ھے ماموں کریں گے؟؟

اسد ":دیکھو بزنس کی فیلڈ کی مجھے اتنی خاص سمجھ نھیں ھے...اس لیے میرے حساب سے تم پھلے اپنے دادا سے مشورہ کرکے دیکھو...اگر بات بن جائے تو ٹھیک...ورنہ پاپا سے کر کے دیکھنا..."

رائما پریشان ھوتے ھوئے ":مگر اپنی الگ کمپنی چلانا بھت مشکل کام ھے...یہ آسان نھیں ھے...ابھی کوئی غلطی کرتی ھوں تو پیچھے بھت لوگ ھوتے ھیں اسے سمبھالنے کے لیے .... لیکن"

ابھی وہ بول ھی رھی تھی کے اسد اس کا خالی ھاتھ دیکھ کر اس میں سیب کی پھانگ پکڑاتے ھوۓ ":لیکن ویکن کچھ نھیں...ڈرؤ مت...اگر واقعی کرنا چاھتی ھو تو کر گزرو..ھار یا جیت کے ڈر سے تم پہلا قدم ھی نہ اٹھاؤ یہ غلط ھے..... تمھیں

loss

ھو یا

profit

میں تمھارے ساتھ ھوں "...وہ مسکراتے ہوئے اس کا حوصلہ بڑھانے لگا

"رائما حیران ھوکر سیب کھاتے ھوۓ ":واقعی؟؟

اسد ":ھاں...ویسے بھی کون سہ میرے پیسے جا رھے ھیں "...کھ کر ھستا ھے...رائما اس کی بات سن مسکراتی ھے

''اسد '': چلیں؟؟

''رائما '': کھاں؟؟

''اسد '': سونے

''رائما '': تم جاؤ... مجھے ابھی بھت کام ھے

...اسد منہ بسور کر '': ھم... اوکے ''.. اٹھ کر چلا جاتا ھے

اسد ایک گھنٹے بعد چکر لگاتا ھے تو وہ وھی صوفے پر بیٹھی بیٹھی سو رھی تھی.. وہ مسکراتا ھے ''.. روز کی طرح'' کھ کر اندر آتا ھے اسکا سارا سامان سمیٹتا ھے.. پھر اس کے پاس آکر '': تمھیں کیسے ھر جگہ سو جاتی ھو... سمجھ نھیں آتا مجھے'' کھ کر اسے باھوں میں بھر کر کمرے میں لے کر جاتا ھے...۔

عریج جواد کے گھر آتے ھی "تم نے بات کی دادا سے؟؟"وہ بے صبری ہو کر پوچھنے لگی

"جواد ":ھاں کرلی

"عریج تجسس سے ":کیا کھا دادا نے؟؟

جواد تھکا ھوا تھا ":یار کھڑے کھڑے ھی ساری باتیں پوچھو گی... بیٹھنے تو دو سکون سے دو گھڑی"وہ ہلکا سا جھنجھلا کر بولا

":عریج سے انتظار ھی نھیں ھورھا تھا وہ دو منٹ گزرنے کے بعد پھر پوچھتی ھے

"بتاؤ ناں کیا کھا دادا نے؟؟

"جواد منہ بسور کر ":وھی کھا جس کی مجھے امید تھی...صاف صاف منع کردیا

عریچ ":انھوں نے منع کیوں کیا؟؟ ...جعفر کی بار پر تو فورا مان گئے تھے... ھماری بار پر ایسا کیوں کر رھے ھیں.."

جواد ":وہ بول رھے ھیں ... تمھیں اس گھر میں ھمارے ساتھ رھنے میں کیا پریشانی ھے"

"عریچ ":کیا مطلب ھے اس بات کا؟؟

جواد اس پر ":اس مطلب یہ ھے کے جب تمھیں کوئی پریشانی ھو تم صرف تب مطالبہ کرسکتی ھو الگ گھر میں رھنے کا...ورنہ نھیں"

عریچ ناراضگی سے ":اس کا مطلب میں کبھی اپنے الگ گھر میں نھیں رہ پاؤں گی"

”جواد ایک گھری سانس لیتے ھوئے“: ھاں اس کا مطلب یھی ھے

عریج ”: یہ کیا بات ھوئی... کیا صرف جعفر ھی دادا کا پوتا ھے تم نھیں... اس کی تو شادی بھی نھیں ھوئی اور وہ اکیلے بنگلے میں رہ رھا ھے... یہ ناانصافی کر رھے ھیں وہ ھمارے ساتھ مجھے نھیں پتا تم کچھ بھی کرو پر مجھے ایک الگ گھر لے کردو.... میری بھی کچھ چھوٹی چھوٹی خواھشات ھیں اپنے گھر کو لے کر.. کیا میں زندگی بھر ایسے ھی رھوں گی؟؟“

”جواد اس کی باتیں سن کر کھڑا ھوکر جانے لگتا ھے ... عریج ”: کھاں جارھے ھو؟؟

جواد ”: دیکھو یار ... میں تھک چکا ھوں.. کل صبح بات کریں گے“ کہ کر جاکر بیڈ پر لیٹ جاتا ھے

"..عریج چڑتے ھوئے ":لگتا ھے خود بات کرنی پڑے گی...دادا سے

رائما دادا کے آفس کے باھر کھڑے ھوکر

" you can do it "

کھ کر خود کو ھمت دلا کر اندر جاتی ھے

"دادا ":کوئی کام تھا

"رائما کھڑے ھوکر ":جی دادا

"دادا ":کھڑی کیوں ھو بیٹھ جاؤ

"...وہ بیٹھ جاتی ھے ":میں اپنا بزنس شروع کرنا چاھتی ھوں دادا

"دادا ":یہ تو اچھی بات ھے..میری طرف سے اجازت ھے

رائما بڑا خوش ھوکر ":واقعی؟؟" اسے یقین نھیں آرھا تھا کے دادا اتنی جلدی مان جائیں گے

"..دادا ":بلکل

رائما ":تو کیا آپ مجھے پیسے دیں گے میرا اپنا بزنس شروع کرنے کے لیے؟؟

دادا اس بات پر مسکراتے ھوۓ":پیسے...یعنی تم چاھتی ھو کے میں انویسٹ "کرؤں تمھارے بزنس میں؟؟؟

رائما ”:هاں.. میں یهی چاهتی هوں“وہ اثبات میں سر هلانے لگی

دادا ایک پاس رکھی فائل اٹھا کر رائما کی جانب بڑھاتے هوئے،” مجھے اس پروجیکٹ ..کے لیے انویسٹر ڈھونڈ کر لا کر دو“

”رائما حیرت سے،”کیا؟؟؟

دادا ”:انویسٹر ڈھونڈ کر لا کے دو...اتنی کوئی مشکل بات تو نهیں کهی میں نے“ ...وہ رائما کے چهرے کے تاثرات دیکھ ---اپنی بات دهرانے لگے

”رائما ”:پر یہ تو آپ کا پروجیکٹ هے...آپ کو انویسٹر کی کیا ضرورت؟؟

دادا ”:یہ بات هم دونوں جانتے هیں کے یہ میرا پروجیکٹ هے...باهر کے لوگ نهیں...اگر میں اس پروجیکٹ کے لیے انویسٹر ڈھونڈوں ..آنکھیں بند کر کے انویسٹر تیار هو جائیں گے اس پر انویسٹ کرنے کے لیے ...کیونکے میرا نام چلتا

ھے... لیکن اگر اس پروجیکٹ سے میرا نام ھٹاکر اسے انویسٹروں کے سامنے رکھا جائے تو تمھیں لگتا ھے کے وہ اس میں انویسٹ کریں گے ؟؟؟"

رائما سوچ میں پڑھ جاتی ھے

دادا ":بھت مشکل کام ھے کسی کی جیب سے پیسے نیکلوانا..."

رائما ":تو آپ چاھتے ھیں کے میں بغیر آپ کا نام استعمال کیے انویسٹر ڈھونڈ کر لاکر دوں؟؟"

دادا مسکراء کر ":کرسکتی ھو؟؟؟" وہ چیلنج دیتے ھوئے کھ رھے تھے

رائما ":بلکل" وہ بڑے اطمینان سے فائل اٹھا کر بولی تھی..اس نے دادا کے سامنے یہ ظاھر نھیں ھونے دیا تھا..کے اندر سے وہ بھت گھبرا رھی ھے

دادا اس کے چھرے کے اطمینان کو دیکھ ":اگر تم یہ کرلیتی ہو تو میں انویسٹ کرنے کے لیے تیار ھوجاؤں گا تمھارے بزنس میں"

رائما ":اوکے..اگلی ملاقعات انویسٹر ڈھونڈ کر لانے کے بعد کروں گی"

دادا اس کا خود پر اعتیار دیکھ کافی متاثر ہوئے تھے "....ٹھیک ھے.."

وہ فائل لے کر باھر آتی ھے اور صبح اپنی اور اسد کی باتیں یاد کرتی ھے

یاد}: صبح آنکھ کھولی تو بیڈ پر خود کو پایا تھا"...میں بیڈ پر کیسے آجاتی ھوں؟؟" وہ خود الجھ کر سوال کر رھی تھی..

اسد نھاء کر نیکلا تھا..رائما اسے دیکھ ":میں کھیں بھی سوجاؤں... صبح بیڈ پر کیسے آجاتی ھوں؟؟"

اسد مسکراتے ھوئے ": تمھیں نیند میں چلنے کی بیماری ھے ...اس لیے"

رائما حیران ھوکر ":ایسا تو ھو ھی نھیں سکتا..یہ ناممکن ھے"کھ کر بیڈ سے اتر کر اس کے پاس آکر بولتی ھے

اسد اس کے قریب آکر ":تو کیا تم یہ کھنا چاہ رھی ھو کے میں تمھیں لے کر آتا ھوں اپنی باھوں میں بھر کر ..اور لاکر بیڈ پر لیٹاتا ھوں؟؟" وہ آنکھوں میں شرارت لیے آبرو اچکائے استفسار کر رھا تھا..

جس پر وہ طنزیہ مسکراء کر ":یہ تو اس سے بھی زیادہ ناممکن ھے...اس سے تو میں یہ یقین کرلوں گی کے مجھے بیماری ھوگی ھے نیند میں چلنے کی"کھ کر ھاتھ فولٹ کرتی ھے...

اسد اس کے جواب پر منہ بسور کر": ھف... ھف" کہ کر چڑتے ہوئے اپنی ..ٹاول اس کے منہ پر ڈال دیتا ھے

...رائما چڑتے ہوئے": اُف" کہ کر ٹاول اپنے منہ سے ھٹاتی ھے

اسد": ویسے

best of luck"

رائما ": مجھے تو بھت ڈر لگ رھا ھے... مجھے تو سمجھ ھی نھیں آرھا کے میں دادا سے " بات کیسے کروں گی.. دیکھو سوچ کر ھی میرے ھاتھ ٹھنڈے پڑھ رھے ھیں

اسد مسکراتے ہوئے اپنی ٹیشٹ پھنتے ہوئے کالے رنگ کی" ارے یار...دادا ھیں تمھارے...کوئی جن تھوڑی...جو اتنا ڈر رھی ھو....ان کے سامنے تو ذرا سہ بھی نروس مت ھونا...ورنہ بنتا ھوا کام بھی بگڑ جائے گا... سمجھیں..."

رائما نفی میں سر ھلا رھی تھی اور منہ سے": ھاں" کھ رھی تھی ----اس کے قول اور فعل میں تضاد تھا.. جیسے دیکھ وہ ھستا ھوا اس کے پاس چلتا ھوا آیا تھا...

اسد نے اس کے دونوں بازوں مضبوطی سے پکڑے ":سب سے پھلے خود پر اعتماد رکھو...کے تم کرسکتی ھو...ڈرنے کی کوئی بات ھے ھی نھیں ...اور دادا ایسی کوئی بات کرتے ھیں یا ایسا کوئی چیلنج دیتے ھیں جو تمھیں لگے بھت مشکل ھے تو گھبرانا نھیں...بلکے ان کے سامنے پراعتماد رھنا....اپنے چھرے پر اطمینان... ظاھر کرنا...اس سے ان پر اچھا تاثر پڑے گا ...انھیں لگے گا تم اپنے فیصلے پر

100per

"...شو ھو...اور یھی وہ اصل چیز ھے جو وہ دیکھنا چاھتے ھیں

"رائما ": تمھیں کیسے پتا؟؟

اسد ": کیونکے بزنس میں

profit or loss

ھوتا رھتا ھے.. لیکن اگر کوئی تمھارے پروجیکٹ پر پیسے لگا رھا ھے تو وہ دیکھنا چاھے

"...گا کے تمھارا خود پر کتنا اعتماد ھے...باقی باتیں بعد میں آئیں گی

" رائما مسکراتے ھوۓ ": ھم ... سمجھ گی... شکریہ

"اسد اپنے کان مسلنے لگتا ھے اچانک سے ...رائما پریشان ھوکر ":کیا ھوا؟؟

"اسد سیریس ھوکر ":لگتا ھے میرے کان خراب ھوگئے ھیں

"رائما حیران ھوکر ":کیا؟؟؟

اسد ":ھاں..یہ سن رھے ھیں کے تم ...مطلب میم رائما مجھ ناچیز کو شکریہ ادا کر رھی ھیں وہ بھی مسکراتے ھوئے..."

رائما منہ بسور کر ":آج تمھیں دیر نھیں ھورھی...فالتوہ جوک مار رھے ھو کھڑے ھوکر...راستہ چھوڑو ...مجھے واشروم جانا ھے"

"اسد راستے سے ھٹتے ھوئے":جاؤ

رائما سر کھوجاتے ھوئے سوچتی ھے ":کیا واقعی میں نے کبھی اسے مسکراء کر شکریہ نھیں کھا؟؟؟..."

اسد": جاؤ...کتنا راستہ دوں اور؟؟؟" وہ اسے نہ جاتا ہوا دیکھ اور زیادہ راستے سے

ہٹتے ہوئے کہ رہا تھا...}

آمنہ لیپ ٹائپ پر کام کرتے ہوئے غصے سے ":کیوں نھیں چل رہا یہ..بے کار

"

":جعفر وھیں سے گزر رہا تھا اسے لیپ ٹائپ پر غصہ کرتے ہوئے دیکھ رکا تھا

"کیا ہوگیا؟؟

"آمنہ جھنجھلاتے ہوئے ":یہ چل نھیں رہا

جعفر": ھاتھ ھٹاؤ میں دیکھتا ھوں" وہ جھک کر کہ رہا تھا...وہ تو جھک کر لیپ

ٹائپ صحیح کرنے لگتا ھے لیکن اس کے اتنا قریب آنے سے آمنہ کا دل بے قابو

سہ ہونے لگا تھا...وہ جعفر کو ھلکا سہ چھرہ موڑ کر دیکھنے لگتی ھے..اسے بھت

گرمی محسوس ہونے لگی تھی..اس کی سانسوں کی تپیش اس کی سانسیں روک رہی تھی...

جعفر اس کی حالت سے بے خبر ":لو ہوگیا...ہر چیز غصے سے حل نھیں ہوتی..کچھ چیزیں پیار سے بھی حل...."

وہ بولتے بولتے روکا تھا اس کی نظروں کو خود کو اس قدر محبت سے تکتا ہوا دیکھ...اس کی نگاھیں اسے بھی نروس کر رہی تھیں...وہ بھول گیا تھا کے بولنا کیا ھے..."

وہو" وہ فورا سیدھے کھڑا ہوگیا تھا..وہ بھی اس کے کھڑے ہوتے ھی حواسوں میں لوٹی تھی...

جعفر تیز قدم بڑھاتے ہوئے وھاں سے چلا جاتا ھے۔

*******_________********

کنول منھاج کو فون کرتی ھے وہ دونوں باتیں کر رھی ھوتی ھیں تو باتوں ھی باتوں میں کنول منھاج کو بتاتی ھے "پتا ھے کچھ دنوں پہلے میں جعفر سے ملی ...وہ کراچی آیا ھوا ھے مجھے اس سے مل کر پتا چلا ...ورنہ یھاں تو سب یھی سمجھ رھے تھے کے وہ آسٹریلیا میں ھی ھے ابھی تک"

منھاج ":پر ملا کھاں تمھیں وہ"

کنول خوش ھوکر ":شاپنگ سینٹر کے باھر..پتا ھے مزے کی بات یہ ھے کے اس نے سارا بل بھرا میرا بھی اور میری دوستوں کا بھی"

"منھاج ":واہ جی...تیرے تو مزے آگئے

کنول مسکراتے ہوئے ":وہ تو ھے...آیک بات بتاؤں میری دوستوں کو تو یقین تک نھیں آرھا تھا کے وہ میرا کزن ھے...جب سے میری دوستیں جعفر سے ملی ھیں وہ تو فدا ھیں جعفر پر....اور یہ جان کر کے وہ کنوارہ ھے مجھ سے کھنے لگیں کے میں ان کو جعفر سے ملوادوں"

"کنول کی بات سن کر منھاج ":تو کیا تم نے ملوادیا انھیں؟؟

"کنول ":ھاں

منھاج غصہ کرتے ہوئے ":پاگل ھے تو..بنتی تو عقل مندوں کی سردار ھے پر ھے نھیں تو"

کنول الجھ کر": کیوں؟؟"

منہاج ": ان لوگوں کو ملوانے سے اچھا تھا کے تو خود اس سے باتیں کرتی"

کنول اس پر ": مجھے اس میں کوئی انڑسٹ نہیں ہے ..ہاں وہ اچھا ہے ...بلکے سچ کہوں تو بہت اچھا ہے بلکل ہیرو جیسا...مگر میرے لیے نہیں"

منہاج اسے سمجھاتے ہوئے ": پتا ہے عبداللہ بتا رہے تھے مجھے کے جعفر سے وہ ایک میٹنگ کرنا چاہتے ہیں پر تین ماہ سے انہیں اپوائنٹمنٹ نہیں مل کر دے رہی"

کنول ": تو یہ مجھے کیوں بتارھی ہو..یہ تو میں جانتی ہوں ..کیونکے جعفر نے سوچ رکھا ھے کے کبھی رشتے داری کو کاروباری معاملات میں نھیں لائے گا "

منھاج ": تجھے پتا ھے جعفر رائما کی شادی میں بھی نھیں آیا تھا "

کنول کوفت کا اظہار کرتے ہوئے ": یہ بات مجھے کیا سب کو پتا ھے "

منھاج ": تو خود سوچ ... جس لڑکے سے میٹنگ کرنے کے لیے لوگ تین تین مھینوں سے انتظار کر رھے ھیں... بڑے بڑے بزنس مین اس سے ایک ملاقات کرنے کے لیے بےتاب ھیں ...اور ایک تم پاگل ہو جیسے قسمت نے تمھارے سامنے لاکر خود کھڑا کردیا اور تم اسے احمقوں کی طرح اپنے دوستوں سے ملوارھی تھیں "

کنول ": تائی امی کبھی میری شادی نہیں ہونے دیں گی جعفر سے"

منہاج ": تم تائی امی کی فکر کر ہی کیوں رہی ہو... اگر ایک بار جعفر تمہارا ہاتھ تھامنے کے لیے تیار ہو جائے ... تو کوئی کچھ نہیں کر سکے گا"

کنول منہ بسور کر ": پر"

منہاج ": پر ور چھوڑ اور سوچ میری بات... جعفر کے پاس وہ سب کچھ ہے جو ایک لڑکی کی خواہش ہوتی ہے... بنگلہ، گاڑی، پیسہ، اور خوبصورت تو وہ کتنا زیادہ ہے کے ہیرو لگتا ہے... تو میری زندگی دیکھ شادی کے بعد بنگلے سے نیکل کر اس معمولی سے چھوٹے سے گھر میں آگی ہوں.. پر تیرے ساتھ ایسا نہیں ہوگا.... تو دادا کے بنگلے سے نیکل کر اپنے خود کے بنگلے میں چلی جائے گی... اور وہاں راج کرے گی اکیلے"

کنول پر منہاج کی باتوں کا اثر ہوتا ہے...وہ پوری رات یہی سوچتی ہے کے آخر وہ کب تک پیچھے بھاگے گی اسد کے."..پہلے اس کی محبت میں خوار ہوئی پھر اسے برباد کرنے میں ہورہی ہوں...کیا ملا مجھے اس کے پیچھے بھاگ کر ...وہ تو اپنی زندگی میں خوش ہے...میں ہی ہوں جو صحراؤں کی خاک چھان رہی ہوں... سیراب کے پیچھے بھاگ بھاگ کر تھک گی ہوں میں...پر جعفر... منہاج بھی ناں کچھ بھی بولتی ہے...ایک بار اتفاق سے مل گیا اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کے باربار ملے گا"

******___* **___**

"اسد اپنی الماری کھولتا ہے تو زور زور سے چلانے لگتا ہے ":رائما رائما

...رائما رخسانہ کے ساتھ بیٹھ کر سبزیاں کاٹ رھی تھی

"رخسانہ ":بھابھی اسد بھائی آپ کو بلا رھے ھیں

"رائما ":اچھا میں آتی ھوں تم یہ سبزیاں کاٹ کر رکھو

پھر وہ اوپر اپنے کمرے میں جاتی ھے ...کمرے میں داخل ھوتے ھی اسد اسے غصے سے دیکھ کر کھتا ھے ":تم نے میری الماری بھی گھیر لی..حد ھے"..

رائما اپنی زبان دانتوں میں دباتے ھوۓ..اپنے دل میں ":اب تو یہ کھڑوس بھت سنانے والا ھے ....کیا کروں .. ھم آئیڈیا" پھر بڑے بھرم سے ":تو؟؟"

..اسد ":کیا تو...؟؟ نیکالو اپنے کپڑے میری الماری سے"

"..رائما ": مجھے ضرورت ھے ایک اور دراز کی

اسد اس کی بات پر غصے سے گھورتے ہوئے پہلے تو اسے دیکھ کر نفی میں گردن .. ھلاتا ھے پھر اس کا بازو پکڑ کر باقی الماریاں کھولنے لگتا ھے

"رائما بازوں چھڑواتے ہوئے، "کیا کر رھے ھو؟؟

اسد ساری الماریاں کھول کر ": الماری کے چار حصوں میں سے تین پھلے ھی تمھارے پاس ھیں اور ایک "..پھر کھ کر اسے مزید جتاتے ہوئے انگلی سے ایک کا اشارہ کرتے ہوئے ": صرف ایک میرے پاس ھے..اس ایک بیچاری کے اندر صرف چار ھی توکھانیں ھیں ... تم اب اپنے کپڑے اس میں بھی ڈالنا شروع ھوگئی ھو..یار یہ ناانصافی نھیں ھے میرے ساتھ؟؟ کیا پلین ھے ؟؟پورے الماری پر قبضا کرنے کا تو نھیں سوچ رھی تم؟؟" وہ آبرو اچکائے پوچھ رھا تھا

رائما منہ پر ھاتھ رکھ کر "او" پھر بھولا سہ چھرہ بنا کر ": تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہو میرے بارے میں.."

اسد طنزیہ مسکراتے ہوئے ": میں سوچ نہیں رہا ہوں .. مجھے یقین ھے تم میری الماری پر آھستہ آھستہ قبضاء جمع رھی ھو"

رائما بھولا سہ چھرا بنا کر بڑے پیار سے ": اسد مجھے واقعی ضرورت ھے.. دو کھانیں دے دو ناں"

اسد طنزیہ "دو کیوں آپ پورا رکھیں میم رائما"

رائما خوش ھو کر ": سچی؟؟"

اسد جھنجھلاتے ہوئے ": میں طنزیہ کہ رہا تھا" وہ جتاتے ہوئے بولا

"رائما اس کا ھاتھ پکڑ کر امید بھری نظروں سے تکتے ہوئے ": پلیز دو کھانیں دے دو

وہ تو صرف مکھن لگا رھی تھی لیکن اسے خبر نھیں تھی کے اس کا ھاتھ پکڑنے سے اسد کے پسینے چھوٹ رہے ھیں..اور دل زور زور سے دھڑک رہا ھے..وہ اتنی پیاری لگ رھی تھی مسکراتے ہوئے التجاء کرتے ہوئے کے وہ بیچارا عاشق ناچاھتے ہوئے بھی مجبور ھوا تھا دینے پر" اچھا لے لو..میں برابر والے کمرے میں رکھ لیتا ھوں اپنا سامان" کھ کر اس کا ھاتھ خوش ھوکر دیکھنے لگتا ھے جو وہ پکڑے کھڑی تھی...

"رائما پھلے پکا کرتی ھے ": واقعی؟؟ پلٹ تو نھیں جاؤ گے بعد میں؟؟

"اسد مسکراتے خوش ھوکر ": نھیں

رائما یہ سنتے ھی سب سے پھلے ھاتھ چھوڑتی ھے اسد کا" .. شکریہ "کھ کر جانے لگتی ھے خوشی خوشی..

اسد تیزی سے اس کا ھاتھ پکڑ کر روکتے ھوۓ ": کھاں؟؟ میں نے تمھیں اپنی المار ی دی ھے بدلے میں صرف شکریہ سے کام نھیں چلے گا.."

"رائما :اور کیا؟؟؟

اسد بڑے پیار سے اس کے قریب آتا ھے..وہ اس کے اچانک سے اس طرح قریب آنے پر پیچھے کی طرف گرتے ھوۓ ": کیا؟؟"

"اسد ": تمھارا انویسٹر مل گیا؟؟؟

رائما اس کے قریب آکر پوچھنے پر نروس ہوکر ":نہ... نھی.. نھیں"وہ اپنی نظروں کے رومانس سے ھی اسے نروس کر رہا تھا ....اس کی حالت دیکھ مسکراء کر اس کے چھرے کے اور قریب آکر ":جب ملے گا تو پارٹی دو گی مجھے.."

رائما بوکھلاتے ہوئے ذرا سہ اس سے دور ہوکر ":اچھا ...ٹھ ... ٹھیک ھے...میں.. میں جاؤں ؟؟"اس کی سانسیں رک سی رھیں تھیں اسد کی نزدیکی سے..

اسد مسکراتے ہوئے": جاؤ" بس اس کا کھنا ھوتا ھے وہ ھاتھ چھوڑنے تک کا انتظار نھیں کرتی .. خود ھی اپنی کلائی اس سے چھڑواکر بھاگ جاتی ھے...اسد خود سے ":الماری کے بدلے پارٹی.. بری ڈیل نھیں ھے"

رائما بھت محنت کرتی ھے مگر اسے انویسٹر نھیں مل رھا ھوتا ...وہ تھک کر اپنی کرسی پر بیٹھی ھوتی ھے کے آمنہ آکر اسے ایک لسٹ دیتے ھوئے... ":میں نے سنا تمھارے پروجیکٹ کے بارے میں...اس لیے ان انویسٹروں کی لسٹ بناکر لائی ھوں ...ھوسکتا ھے اس سے تمھاری مدد ھوجائے"

"..رائما": بھت بھت شکریہ

"...آمنہ ":اس کی ضرورت نھیں..جب نئی ایجینسی کھولو تو مجھے پارٹی دے دینا

"رائما خوش ھوکر":ضرور...میرے شوھر نے بھی یھی مانگا ھے مجھ سے

"آمنہ ":تو اس کا مطلب پارٹی پکی؟؟

رائما خوش ھوکر ":انشاء اللہ..ضرور...اور تم کھو گی تو جعفر کو بھی بلا لوں گی" وہ ..چھیڑتے ھوئے شرارت سے بولی تھی

آمنہ ابھی کچھ بولتی اس سے پہلے جعفر پیچھے سے آکر ":کس کو بلانے کی بات ہورھی ھے؟؟ اور کھاں؟؟؟"

وہ پیچھے سے آکر آمنہ سے لگ کر کھڑا ھوگیا تھا...آمنہ اس کی آواز پر چونک کر اسے دیکھتی ھے اسے دیکھتے ھی ...اس کی دل کی دھڑکنیں بے قابو ھوجاتی ھیں...اور آنکھیں بڑی بڑی... جعفر خود کو حیرت سے تکتا ھوا دیکھ ":کیا؟؟؟ اتنی بڑی بڑی آنکھیں کیوں دیکھا رھی ھو مجھے؟؟...کیا کچھ غلط پوچھ لیا میں نے؟؟؟؟"

...اس کے ٹوکنے پر آمنہ نے اپنی آنکھیں نیچے کرلیں تھیں... جعفر دیکھ مسکرایا تھا رائما ان دونوں کو دیکھ مسکراء رھی تھی "..کچھ خاص بات نھیں کر رھے تھے.. ھم پارٹی کرنے والے ھیں.. تم آؤ گے؟؟؟"

جعفر": هم .. سوچ کر بتاؤں گا" کھ کر جانے لگتا ھے..آمنہ پیچھے سے بے صبری

"ھوکر ": آجاؤ ناں

جعفر اس کے اس طرح اچانک سے التجاء کرنے پر کنفیوس ھوکر سر کے پیچھے

والے حصے کو کھوجانے لگتا ھے...پھر آمنہ کی جانب دیکھ کر

well

...میں دیکھتا ھوں..پکا نھیں کھ سکتا کھ کر مسکراتا ھوا چلا جاتا ھے...

رائما ": اب مجھے بھی چلنا چاھیے ".. کھ کر وہ انویسٹروں سے ملنے نیکلتی ھے...وہ

اس لسٹ میں موجود سارے انویسٹروں سے مل کر ناامید ھوجاتی ھے..پھر آخری

"...آفس سے نیکلتے وقت وہ پیپر پر مارک کرتے ھوۓ ": اف...اب کیا کروں

ابھی وہ سوچ ھی رھی تھی کے اسے آمنہ کا فون آتا ھے..آمنہ اسے ایک اور بڑے

بزنس مین کا نمبر دیتی ھے.. لیکن یہ نھیں بتاتی کے وہ اب اپنے والد کا نمبر دے رھی ھے.. رائما اس کا شکریہ ادا کر کے اس نمبر پر کال کر کے اپوائنمنٹ لیتی ھے... آمنہ کے والد رائما کے پروجیکٹ پر انویسٹ کرنے کے لیے تیار ھوجاتے ھیں...

..رائما وھاں سے نیکل کر خوشی خوشی سب سے پھلے دادا کے پاس آتی ھے

"دادا اسے خالی چیک پکڑاتے ھوئے ": یہ تمھارا انعام

رائما خوشی کے مارے پھولے نھیں سماتی"... شکریہ دادا جان" کھ کر جانے لگتی ھے..

"دادا ": پھلے پوری بات تو سنتی جاؤ

"رائما ان کی بات سننیں واپس بیٹھی تھی"... جی؟؟

دادا ": جتنی بھی رقم اس چیک پر بھرو... بس یہ یاد رکھنا وہ واپس دینی ھے تین سالوں کے اندر... تمھارے

profit or loss

" ..سے میرا کوئی لینا دینا نھیں ھے

" ...رائما پراعتماد ھوکر ": آپ بے فکر رھیں.. شکریہ یقین کرنے کے لیے

دادا مسکراتے ھوئے ": میٹھائی کھلانا مت بھولنا اپنے دادا کو اپنی ایجینسی کھولنے کے بعد"

رائما چلبلے انداز میں ": آپ میٹھائی کی بات کر رھے ھیں میں آپ کو زبردست والی پارٹی دوں گی.. اور دوسری دادی ڈھونڈنے کا موقع بھی" وہ آنکھ مار کر کھ رھی تھی.. جس پر دادا کو دھانس لگ گی تھی.. جعفر اسی وقت کمرے میں داخل ھوا تھا

اس نے رائما کی پوری بات سن لی تھی..وہ مسکراتا ھوا اسے دیکھ رہا تھا...اسے..
.. محسوس ھوا تھا وہ کافی بدل گی ھے

"...دادا ":بدمعاش لڑکی

رائما ان کی

desk

کے پاس آکر ھلکے سے ":ویسے بھی وہ پورانا ماڈل ھوگی ھیں"وہ شرارت سے کھ رھی تھی جس پر دادا اسے گھور کر دیکھتے ھوۓ ":بتاؤں فون کر کے تمھاری دادی "..کو ...کے ان کی پوتی کیا باتیں کر رھی ھے؟؟ بدمعاش لڑکی

...رائما جوابا ھسنے لگتی ھے ... جعفر صرف اسے خوش ھوتا دیکھ مسکرانے لگتا ھے

رائما سب سے پہلے یہ خوشی کی خبر اسد کو سنانا

چاھتی تھی....وہ گھر پہنچ کر کمرے میں اسد کے آنے کا بے صبری سے انتظار کر رھی تھی...اسد کے کمرے میں آتے ھی وہ خوشی سے اس کے پاس جاکر اسے "خالی چیک دیکھاتی ھے ":دیکھو

اسد خالی چیک دیکھ سمجھ جاتا ھے .اور چیک دیکھتے ھی اسے گلے سے لگا لیتا ھے....وہ اس قدر محبت و گرم جوشی سے اس کے گلے لگا تھا کے رائما پوری سر تا پاؤں ھل گی تھی"...میں بھت خوش ھوں تمھارے لیے" رائما ھٹنا چاہ رھی تھی مگر جب وہ یہ الفاظ کھتا ھے تو وہ بس بت بنے کھڑی رھتی ھے....وہ اپنی دونوں ھاتھوں کی مٹھیاں بند کر لیتی ھے..مگر ھٹتی نھیں ھے یہ خیال کر کے ...کے اسے برا لگ جائے گا...

اسد پھلے تو جذبات میں بھ کر اس کے گلے لگ جاتا ھے مگر تین چار لمحوں بعد اسے احساس ھوتا ھے ....کے وہ پسند نھیں کرتی اس کا اپنے قریب آنا....لیکن اگلے ھی

لمحے اسے یہ بھی احساس ہوا کے وہ اسے آج جھنجھلا کر ھٹا نھیں رھی..وہ من ھی من یہ سوچ اور زیادہ خوش ھوا تھا...رائما کی سانسیں بحال ھونے کی منتظر تھیں...وہ جان نیکال رھا تھا اس کی...اس کی اس قدر نزدیکی ھر لمحہ جان پر بھاری تھی..اس کے جسم کی مھک اسے اپنے حصار میں جگڑ رھی تھی.....وہ ھلکے سے مسکراتا ھوا ھٹا ....اور ایسے ظاھر کر رھا تھا جیسے کچھ ھوا ھی نھیں..مگر رائما ....اس کے ھٹتے ھی واش روم بھاگی تھی تیزی سے

اس نے اندر سے لاک کیا اور وھیں دروازے سے لگ کر کھڑی ھوگئی اپنا دل پکڑے..اس کا کب سے روکا سانس اب بحال ھوا تھا "...اس کا تو نفرت کرنے کا ..انداز ھی مجھے مار دے گا.....اف "......وہ گھری سانس لیتے ھوئے کھ رھی تھی

************__________*********

چھ ماہ بعد ... جعفر آمنہ کے آفس کے سامنے سے گزر رہا تھا کے اس کی نظر آمنہ پر پڑتی ھے جو اسٹول پر چڑھ کر گھڑی لگا رھی تھی.. جعفر اس کا دروازہ نوک کر کے ": میں آجاؤں؟؟"

آمنہ اس سے پہلے پلٹ کر اسے دیکھے اس کی اسٹول کا ایک پایا بڑا چھوٹا ھونے کی وجہ سے ھل رھا تھا..تو وہ ھلنے لگتا ھے آمنہ کے وزن سے.. جعفر اسٹول کو ھلتا ھوا دیکھ تیزی سے اندر آکر اسٹول پکڑتے ھوۓ ": تم نیچے اترو.. میں لگا دیتا ھوں"

آمنہ نیچے دیکھ کر ":اچھا" جعفر اس کے آگے ھاتھ بڑھاتے ھوۓ ":آؤ"

آمنہ اس کا ھاتھ دیکھ کر ھی نروس سی ھوجاتی ھے ..وہ سوچ ھی رھی تھی.. کے جعفر ":اف ..اتنی دیر لگا رھی ھو"..کھ کر خود ھی اس کا ھاتھ پکڑ کر اسے نیچے اتارتا

ھے...آمنہ کی آنکھیں تو اس کے ھاتھ پر ٹک جاتیں ھیں جس سے جعفر نے اس کا ھاتھ تھام رکھا تھا....وہ دلی ھی دل خوش ھورھی تھی....وہ ھاتھ چھوڑ کر اوپر چڑھتا ھے..آمنہ کو اسٹول پکڑ کر رکھنے کی سخت تاکید کر کے...آمنہ پکڑ کر کھڑی ھوتی ھے ..... جعفر گھڑی لگا کر بس اترنے ھی والا تھا..کے اسی وقت دروازے پر نوک ھوتا ھے اور آمنہ بے دیھانی میں اسٹول چھوڑ کر پلٹ کر دیکھتی ھے کے کون آیا ھے..بس جس لمحے وہ چھوڑتی ھے اسی لمحے جعفر ایک قدم نیچے اترنے کے لیۓ لیتا ھے..اسٹول جعفر کے وزن سے ڈس بلینس ھو کر ھلنے لگتی ھے..اور جعفر کا پاؤں اس کے ھلنے کی وجہ سے سلپ ھوجاتا ھے اور وہ زور سے آکر زمین پر گرتا ھے..اس کے گرتے ھی آمنہ کے ہوش اڑ جاتے ھیں..وہ تو خوف کے مارے پلٹ کر تک نھیں دیکھ رھی ھوتی.. جعفر کی نئ سیکرٹری اپنی آنکھوں سے جعفر کو گرتے ھوۓ دیکھتی ھے..تو وہ چیختے ھوۓ اندر آتی ھے": سر

آمنہ بڑی ہمت کر کے پلٹتی ھے...وہ جعفر کو زمین پر پڑا دیکھ زور سے چیخ کر ":جعفر" وہ دیکھتی ھے کے اس کی آنکھیں بند ھیں..

سیکرٹری ":میں ڈاکٹر کو فون کرتی ھوں" کھ کر فون کرنے لگتی ھے اس کے سر کے پاس کھڑے ھوکر

آمنہ چیخ چیخ کر رونے لگتی ھے اس کی تو مانو جان ھی نیکل گی تھی..وہ روتے روتے ":اٹھو.. جعفر...اٹھو" وہ اس کے چھرے کو ھلاتے ھوۓ کھ رھی تھی....جب وہ جعفر کو اٹھتا ھوا نھیں پاتی تو اس کے سینے پر سر رکھ کر رونے لگتی ھے "...مجھے معاف کردو...سب میری غلطی ھے..اٹھ جاؤ..پلیز اٹھ جاؤ"

جعفر کی آنکھ کھولتی ھے تو وہ آمنہ کو روتا ھوا دیکھ مسکراتا ھے..اور اپنی سیکرٹری کو آنکھوں کے اشارے سے کھتا ھے کے وہ ٹھیک ھے..وہ باھر جائے... خود آرام سے ویسے ھی لیٹا رھتا ھے اور اسے روتا دیکھتا ھے..وہ دل میں،" پاگل لڑکی" زیر لب مسکراتا ہے

آمنہ روتے ھوئے جیسے ھی چھرہ اٹھاتی ھے جعفر اس کو سر اٹھاتا دیکھ واپس ..آنکھیں بند کرلیتا ھے..اور ایسے ھی لیٹ جاتا ھے جیسے بے ھوش ھو

"...آمنہ اس کے چھرے پر بڑے پیار سے ھاتھ رکھتے ھوئے ":اٹھو..پلیز....اٹھو

"جعفر مسکراتے ھوئے آنکھیں کھولتا ھے "لو اٹھ گیا

آمنہ اسے یوں مسکراتا ھوا دیکھ چونکی تھی ":تم مزاق کر رھے تھے؟؟..تمھیں یہ سب مزاق لگتا ھے؟؟ تمھیں پتا ھے میں کتنا ڈر گی تھی ...میری جان نیکال دی

تھی تم نے "...وہ غصے سے اسے سنا رھی تھی.. جس پر وہ ھلکی سی گردن موڑ کر ...اسے اپنے لیے اتنا فکر مت ھوتا دیکھ مسکراء رھا تھا

"وہ اسے مسکراتا ھوا دیکھ کنفیوس ھورھی تھی "... مسکراء کیوں رھے ھو؟؟

جعفر ":ایسے ھی.. مجھے واقعی مزا آرھا تھا....اور ابھی بھی آرھا ھے.... تمھیں نھیں لگتا کے تم کچھ زیادہ ھی حساس ھوتی جارھی ھو میرے لیے؟؟" وہ آبرو اچکاۓ ...پوچھ رھا تھا.. جس کا اس کے پاس کوئی جواب نھیں تھا

پھر جعفر اسے سنجیدہ ھوتے دیکھتا ھے اپنے سوال پر ...دیکھتا ھے کے وہ خاموش ":ھوگئی ھے.. وہ پھر آپ جان کر اس کا ذھن اس سوال سے ھٹانے کے لیے "ایک بار اور کرو ناں" پھر آمنہ کی نقل اتارتے ھوۓ ":اٹھ جاؤ جعفر.. اٹھ جاؤ کھ کر مسکرانے لگتا ھے

آمنہ اسے اپنی نقل اتارتا ہوا دیکھ غصے سے گھورتے ہوئے": بڑا مزا آرہا ہے تمھیں میرا مزاق اڑانے میں؟؟؟"

جعفر مسکراتے ہوئے ابھی ہاں بولے اس سے پہلے وہ ایک زور دار موکا اس کے پیٹ پر مار کر پاؤں پٹکتی ہوئی چلی جاتی ہے.. جعفر بیچارا پیٹ پکڑ کر": آ...آ... عجیب پاگل ہے مزاق بھی نہیں سمجھتی" کہ کر اپنا پیٹ پکڑتا ہے.. جس پر وہ بہت زور دار مار کر چلی گی تھی...

******___** ____***

پوری فیملی بیٹھ کر ایک ساتھ رات کا کھانا تناول فرما رھے تھے..کے رائما کے ماموں رائما کو پریشان دیکھ ":کچھ ھوا ھے؟؟؟...اتجنسی کیسی چل رھی ھے تمھاری؟؟ کوئی مسئلہ ھے؟؟"

رائما اداس ھوکر ":بس صحیح چل رھی ھے..ابھی تک کسی بڑی کمپنی سے اشتھار نھیں ملا مجھے..اس لیے پریشان ھوں"

اسد اسے روٹی پکڑاتے ھوئے ":فکر مت کرو..وہ بھی مل جائے گا...کھانا ٹھیک طرح کھاؤ..بھت کم کھانے پینے لگی ھو آج کل"

رائما":بس میں نے کھا لیا..ویسے بھی میرا دل نھیں چاہ رھا"...پھر رائما اپنے ماموں سے ":اگر آپ کو کوئی اپنے پروڈکٹ کا اشتھار کروانا ھو تو مجھے ضرور یاد کیجے

گا"اس نے کہا تو ماموں فورا منع کرنے والے تھے کے اسد آنکھوں کے اشارے سے کہتا ھے ھاں کریں ..

ماموں ":ضرور" رائما ان کا جواب سن کر مسکراتی ھوئی چلی جاتی ھے...

اس کے جانے کے بعد اسد اپنے والد سے ":ویسے تو آپ جانتے ھیں کے مجھے کوئی انڑس نہیں ھے آپ کے بزنس میں...مگر صرف رائما کی خاطر چاھتا ھوں آپ مدد کردیں اس کی..بغیر اسے پتا چلے... "

ماموں ":ھم ..دیکھتا ھوں...ابھی میری کمپنی کوئی نیا پروڈکٹ مارکیٹ میں نہیں لارھی...جس کے لیے مجھے ایڈورٹائز کی ضرور پڑے...."

اسد سوچتے ہوئے ": چلیں پھر بھی دیکھ لیں.. آپ رائما کی کسی طرح مدد کرسکتے

ہوں تو"

وہ کمرے میں آتا ھے تو وہ سو رھی تھی بیڈ پر ":... اتنی جلدی سو گی؟؟ ... طبعیت تو خراب نھیں ھے اس کی" فکرمند ہوکر فوراً آکر اس کی خوبصورت پیشانی پر ھاتھ رکھتا ھے "... شکر .. ٹھیک ھے ... شاید تھک گی ہو" پھر بڑے پیار سے اس کے چھرے پر ھاتھ پھیرتے ہوئے،" لگتا ھے کچھ کرنا پڑے گا.. میں تمھیں اداس نھیں دیکھ سکتا... بلکل اچھی نھیں لگتیں تم اداس ... اس سے تو تم نکچڑی زیادہ پیاری لگتیں تھیں" کھ کر بڑے پیار سے اس کی پیشانی کا بوسہ لیتا ھے اور مسکراتا ھے... پھر اس کے ہونٹوں کے قریب اپنے ہونٹ لاتا ھے.. آج چھونا چاھتا تھا... تھوڑا سہ قریب آنا چاھتا تھا اس کے... آرمان مچل اٹھے تھے سارے اس کی سانسوں کی مھک سے.... دھڑکنیں بے قابو ہورھی تھیں... وہ اس سے پہلے مزید

اس کی اور اپنے بیچ کی دوری مٹاتا وہ نیند میں اپنا انگوٹھی والے ہاتھ سے اپنے خوبصورت چھرے پر سے بال ھٹانے لگتی ھے...اسد اس کے اچانک حرکت کرنے سے حواس میں لوٹا تھا...پھر اس کی نظر انگوٹھی پر پڑی ..تو اسے غصہ آگیا تھا...وہ دل میں ":میں بھت خوش ھوں کے اب تم جعفر کی سیکرٹری نھیں ھو...میرا بھت خون جلتا تھا یہ سوچ کر کے تم دونوں ایک ساتھ کام کرتے ھو.... تبھی میں چاھتا تھا تم جلد سے جلد اپنی ایجنسی کھول لو..پتا نھیں تم یہ انگوٹھی کیوں نھیں اتار رھی ھو ابھی تک" وہ اداس ھوکر چلا جاتا ھے

***____** **

جعفر رات میں اپنے کمرے میں آکر لائٹ اون کرتا ھے..پھلے کوٹ اتارتا ھے اور بیڈ پر ڈال دیتا ھے پھر جب اپنی شرٹ اتارنے لگتا ھے تو اسے اس میں آمنہ کے پرفیوم کی خشبو محسوس ھوتی ھے....اسے اس کا سینے پر سر رکھ کر رونا یاد آتا ھے..وہ اکیلے میں اسے یاد کر کے مسکرانے لگتا ھے "...کتنا رو رھی تھی وہ میرے لیے..جیسے کتنا خاص ھوں اس کے لیے...پاگل"

نوکر آکر ": سر آپ کی والدہ آئیں ھیں"

جعفر کپڑے بدل کر نیچے آتا ھے ":امی آپ یھاں..میرے گھر؟؟"

امی ":ھاں..تم تو مجھ سے بھاگ رھے ھو..تو سوچا میں ھی آکر مل لوں"

جعفر ":کھڑی کیوں ھیں بیٹھیں"

وہ دونوں اپنے سامنے صوفے پر بیٹھ جاتے ھیں ":کب تک بھاگو گے اپنی ماں سے؟؟ تمھیں یاد نھیں آتی میری...آخر کب تک رائما کی وجہ سے مجھ سے ناراض رھو گے...وہ تمھارے لیے اچھی نھیں تھی صرف اس لیے میں نے اسے تمھاری زندگی کا حصہ نھیں بنے دیا"

جعفر ":آپ کو کیسے پتا چلا کے میں کراچی میں ھوں اس وقت..میں تو آج صبح ھی کینیڈا سے لوٹا ھوں...دادا نے بتایا آپ کو"

امی ":نھیں..کنول نے.."

جعفر ":او... تبھی میں کھوں ..آج کل کنول مجھے بھت کال کرنے لگی ھے..آپ نے لگایا ھے اسے میرے پیچھے"

امی ":ایسا نھیں ھے...میری بات ھوئی تھی کل رات اس سے ...اس نے باتوں ھی باتوں میں بتایا کے تم آرھے ھو کل..تو میں فورا تم سے ملنے چلی آئی..."

جعفر ":امی آپ رائما کا نام مت لیا کریں..وہ شادی شدہ ھے اب ...کھیں آپ کے منہ سے اسد یا اس کی سسرال والوں کے سامنے کچھ نیکل گیا تو ا اسکی شادی شدہ زندگی پر اثر پڑھ سکتا ھے"

امی ":ابھی بھی تمھیں صرف اس کی فکر ھے ...اپنی نھیں...وہ بھت خوش ھے اپنی زندگی میں... تم اپنا بتاؤ...کب تک ایسے اکیلے رھو گے؟؟...مجھے فکر ھوتی ھے تمھاری"

جعفر ": تو مت کریں فکر.. پلیز ...اور ویسے بھی آپ کب سے میری اتنی فکر کرنے لگیں...آپ کو پتا بھی ھے مجھے رائما سے محبت کیوں ہوئی تھی؟؟...کیونکے وہ میری بھت پرواہ کرتی تھی....جو کبھی آپ نے نھیں کی...میں جب آپ کے پاس تھا تب بھی اکیلا تھا...اور آج بھی اکیلا ھوں...اس لیے مجھے اکیلے رھنے سے کوئی فرق نھیں پڑتا..."

امی ": معاف کردو اپنی ماں کو "وہ ھاتھ جوڑنے لگتی ھیں روتے ھوۓ..تو وہ فورا آکر ان کے دونوں ھاتھوں کو پکڑتے ھوۓ ": بس کریں... کیوں مجھے گناہگار بنا رھی ھیں"

امی روتے ہوئے ":مان لو ناں... کرلو شادی... تم جیسی لڑکی سے کھو گے ویسی سے کروادوں گی.."

جعفر ":اچھا یہ باتیں تو ہوتیں رہیں گی.. چلیں اٹھیں کھانا کھاتے ہیں"

جعفر دوسرے دن خود آمنہ کے آفس میں آکر ":ھیلو"

آمنہ حیران ہوکر ":تم کب آئے؟؟"

جعفر اس کی کرسی پکڑ کر اپنی جانب مڑتا ھے.. آمنہ پریشان ہوکر ":کیا؟؟؟ کیا کر رہے ہو؟؟"

جعفر اس کے چہرے کی سیدھ تک جھکتا ھے اس کے قریب اپنا چہرہ لاکر.... بڑے سنجیدہ ہوکر ":شادی کرؤ گی ؟؟"

آمنہ کا حیرت کے مارے منہ کھل جاتا ھے...وہ ہکا بکا نگاھوں سے اسے تکتے

"ھوۓ": کیا؟؟؟

جعفر": کان خراب ھیں کیا؟؟؟...اتنی ھمت کر کے میں نے بولا تھا اور تم نے

سنا ھی نھیں... حد ھے"وہ منہ بسور بولا

"آمنہ حیران وپریشانی کے عالم میں": کیا کر رھے ھو تم؟؟؟

": جعفر اس کے چھرے کے اور نزدیک آکر آنکھوں میں آنکھیں ڈال

"پرپوس...شادی کرؤ گی مجھ سے؟؟؟

...آمنہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گیں تھیں

"..جعفر": تم مجھے کنفیوس کر دیتی ھو اپنی آنکھوں سے

آمنہ ": تم کھ رھے ھو کے تم مجھ سے شادی کرنا چاھتے ھو؟؟؟؟ "اسے تو یقین ھی نھیں آرھا تھا ابھی تک...

"آمنہ ": تم مزاق کر رھے ھو؟؟

جعفر ": بلکل نھیں" سنجیدگی سے کھنے لگا

آمنہ ": کیوں کرنا چاھتے ھو مجھ سے شادی؟؟" وہ چاھتی تھی کے وہ جواب میں کھے کے وہ پیار کرتا ھے اس سے...وہ منتظر تھی محبت بھرے الفاظوں کی...وہ بے صبری سے محبت کے اظھار کر انتظار کر رھی تھی....

جعفر سنجیدگی سے ": کیونکے سب میرے پیچھے پڑیں ھیں..کے بس میں شادی کرلوں..."

آمنہ کا دل ٹوٹا تھا اس کا جواب سن "...بس یہی وجہ ہے؟؟"وہ اس میں تھی کے شاید وہ کچھ اور بولے جو وہ سننا چاہتی ہے..مگر جعفر صاف کہتا

"..ہے":نہیں

آمنہ کی آنکھوں میں آنسوں آنے لگتے ہیں.. جنھیں چھپانے کے لیے وہ آنکھیں مسلنے لگتی ہے...

"جعفر اس کو آنکھیں مسلتا ہوا دیکھ ":کچھ چلا گیا کیا؟؟

"آمنہ ":ہاں

جعفر":ہاتھ ہٹاؤ میں دیکھتا ہوں "...لیکن وہ ہاتھ نہیں ہٹاتی ...تو جعفر زبردستی ہاتھ ہٹاتے ہوئے ":مجھے دیکھنے دو"کہ کر اس کی آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے کھول کر دیکھنے لگتا ہے..

آمنہ ": ھٹ جاؤ.. میں منہ دھوکر آتی ھوں" وہ ہٹاتے ہوئے بولی

"جعفر ": رک جاؤ.. میں دیکھ رہا ھوں

"آمنہ ": ھٹو جعفر

جعفر ": ایک منٹ روکو تو" وہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھا

"آمنہ کو غصہ آجاتا ھے وہ اس بار غصے سے دھاڑتے ھوۓ ": ھٹو جعفر... پلیز

... جعفر کو ناگوار گزرتا ھے اس کا خود پر چیخنا ... وہ ناراض ھوکر چلا جاتا ھے

... کچھ ھفتوں بعد

دادا کی طبیعت بہت خراب ہوتی ھے..وہ دادا کی طبعیت پوچھنے آتا ھے دادا کے گھر ...دادا اس کے آنے پر بہت خوش ہوتے ھیں..جب کنول سنتی ھے کے جعفر آیا ھوا ھے...وہ فورا چاۓ لے کر پہنچ جاتی ھے کمرے میں..

دادا اور جعفر دونوں اپنی کاروباری باتیں کرتے رہتے ھیں...اور کنول بیڈ کی چادر ٹھیک کرنے کے بہانے وھیں رک جاتی ھے..آرام آرام سے کمرہ سیٹ کرنے لگتی ھے...

دادا ":بزنس کی باتیں تو ھوتی رھیں گی..یہ بتاؤ..شادی کب کرو گے..میرا بڑا ارمان ھے تمھارے سر پر سھرا بندھتے ھوۓ دیکھنے کا...آخری خواھش سمجھو اپنے دادا کی.."

"... جعفر":اللہ نہ کرے..آپ کو میری عمر بھی لگ جائے

...دادا ":مان بھی جاؤ..اب شادی کے لیے" دادا کے بھت اصرار پر

"جعفر ":میں تیار ھوں...آپ جس سے چاھیں ...میری شادی کروادیں

"..دادا":سوچ لو

"..جعفر،" سوچ لیا..آپ جس سے کھیں گے شادی کرلوں گا

"دادا":تمھاری نظر میں کوئی ھے؟؟؟

جعفر یہ سنتے ھی اپنے دل میں ":جو تھی اس سے پوچھ چکا ھوں...پر اس نے "کوئی جواب نھیں دیا...شاید خاموشی میں انکار ھے اس کا

"دادا اسے کھویا ھوا دیکھ ":آمنہ؟؟

"جعفر ": ھرگز نھیں

"دادا ": تو پھر میں پسند کرلوں... تم راضی ھو؟؟

"جعفر": جی دادا.. کھ تو رھا ھوں میں راضی ھوں

"دادا کنول کو آواز دے کر ": ادھر آؤ کنول

کنول پریشان ھوجاتی ھے کے کیا معاملا ھے.. وہ آکر کھڑی ھوتی ھے تو دادا بیٹھنے کا
.. اشارا کرتے ھیں جعفر کے برابر میں

"دادا ": یہ لڑکی

جعفر مسکراتے ھوۓ کنول کو دیکھتا ھے پھر دادا سے ": جیسی آپ کی
"مرضی... میں راضی ھوں

کنول کو تو اپنے کانوں پر یقین ھی نھیں آرھا تھا..پھر دادا کنول سے ":تم راضی ھو؟؟؟"

کنول حیاء کے مارے سر جھکا کر مسکرانے لگتی ھے..اس پر دادا کنول کو چھیڑتے ھوۓ":مجھے نھیں لگتا کے کنول راضی ھے

اس پر کنول فورا سر اٹھاکر ":نھیں دادا..میں راضی ھوں" وہ کھتی ھے تو جعفر اور دادا ھسنے لگتے ھیں اس کی اس حرکت پر...

اسد فون پر ":جی..میں آپ کے نئۓ پروڈکٹ پر انویسٹ کرنے کے لیۓ تیار ھوں...پر آپ کو بدلے میں میری ایک چھوٹی سی بات ماننی پڑے گی...آپ اسے میری انویسٹ کرنے کی شرط بھی کھ سکتے ھیں"

...کمپنی والے اسد کی شرط مان لیتے ھیں

رائما کو اس کے آفس لینے پھنچتا ھے تو دیکھتا ھے وہ اتنے سارے اخبار پھیلائے بیٹھی ھے..

"اسد": گھر چلنے کا ارادہ نھیں ھے کیا؟؟

"رائما": اچھا روکو ..

اسد اسے تھکا تھکا دیکھ مسکراء کر": میں سمیٹ دیتا ھوں.. تم وھاں صوفے پر جاکر آرام سے بیٹھو"

"رائما": شکریہ

"اسد سب سمیٹنے لگتا ھے کے رائما کا فون بجتا ھے.. اسد": کال اٹھاؤ

رائما تھکے تھکے انداز سے کال اٹھاتی ھے...رائما کی خوشی کی انتھاء نھیں رھتی کے اسے بڑی نامور کمپنی سے کال آیا ھے..اور وہ اسے کام دینا چاھتے ھیں...رائما فون پر بات کرنے کے بعد بھت خوش ھوتی ھے..اس کی خوشی کا کوئی ٹھیکانا ھی نھیں تھا..وہ اتنا خوش تھی کے خوشی کے مارے بھاگتی ھوئی آکر اسد کے گلے لگ جاتی ھے..دونوں ھاتھوں کو اس کی کمر پر رکھ "شکریہ...میری ھمت بنیں کے لیے..."

اسد کی شاکٹ کے مارے آنکھیں پھٹ جاتی ھیں..اور دل رک جاتا ھے...پھلی بار تھا کے وہ خود سے قریب آئی ھو...اسد کی خوشی کا تو کوئی ٹھیکانا ھی نہ رھا تھا..وہ بھی اسے اپنی باھوں کی حصار میں جکڑ لیتا ھے...

"my pleasure

جیسے ھی وہ کھتا ھے رائما کے حواس بحال ھوتے ھیں..وہ ھٹنے لگتی ھے..."وہ آھستگی سے کمر پر سے ھاتھ ھٹاتی ھے..تو اسد کو محسوس ھوجاتا ھے کے وہ اب

ھٹنا چاہ رھی ھے..مگر وہ نھیں ھٹتا...وہ تھوڑی دیر تک اسے اپنے حصار میں جکڑ کر رکھتا ھے..

رائما ":اسد" وہ ھلکے سے کھتی ھے تاکے وہ سمجھ جائے کے وہ جذبات میں بھ گی تھی...

اسد ھٹ کر ,"کیا؟؟"وہ ایسا ظاھر کرتا ھے جیسے کچھ ھوا ھی نھیں...وہ نھیں چاھتا تھا کے رائما نروس ھوجائے..

رائما فورا اخبار سمیٹتے ھوئے ":دونوں مل کر کرتے ھیں..جلدی ھوجائے گا" وہ نظریں چورا رھی تھی...

اسد مسکراتے ھوئے":ٹھیک ھے"..

***********_________*******

جعفر اور کنول کی بات پکی ہوگئی ھے...یہ بات جنگل میں آگ کی طرح پھیلتی ھے...سب کنول کے نصیب پر عش عش کرتے ھیں..

رائما رات میں کھانا کھانے کے بعد کنول کو فون کرتی ھے..

اسد رخسانہ سے ":رائما نے کھانا کھالیا؟؟"

رخسانہ ":ابھی ابھی تو کھایا ھے...آپ کا انتظار کر رھی تھیں...پھر بی-بی-جی نے کھا کے میرے ساتھ کھالو تو انھوں نے ان کے ساتھ کھالیا"

اسد یہ سن کر ":اچھا کیا..میں یھی فکر کر رھا تھا کے کھیں میرے انتظار میں بھوکی نہ بیٹھی ھو..."

اسد اوپر آتا ھے تو رائما کو فون پر بات کرتا ھوا دیکھتا ھے...اپنا سامان بیڈ کے سرھانے والی دراز میں رکھنے لگتا ھے...

رائما ": بھت بھت مبارک ھو...میں تمھیں بتا نھیں سکتی کے میں کتنی خوش ھوں... تم دونوں کے لیے"

کنول ": مجھے لگا تھا کے تم شاید فون نھیں کرو گی"

رائما ": تمھیں ایسا کیوں لگا ؟؟...ایک بات بتاؤں تمھیں ... تم سن کر حیرت کرو گی... جعفر تمھیں بھت پھلے سے پسند کرتا ھے...وہ تو تمھیں تب بھی پسند کرتا تھا جب روشنی اور منھاج کی شادی ھوئی تھی"

کنول حیرت سے ": کیا واقعی؟؟"

"رائما ": ھاں

...یہ سب سن کر اسد کے کان بھی کھڑے ھوجاتے ھیں

"کنول ": تمھیں کس نے بتایا؟؟

"رائما": خود جعفر نے

وہ دونوں کافی دیر تک باتیں کرتی رھتیں ھیں.. فون کٹنے کے...اسد رائما سے ": کیا بات کر رھی تھیں تم؟؟اور کس سے؟؟"

"..رائما ": کنول سے بات کر رھی تھی..اسکی اور جعفر کی بات پکی ھوئی ھے

"اسد بڑے تجبس سے ": جعفر کنول کو پسند کرتا تھا؟؟

رائما حیران ھوکر ": تم کیوں جاننا چاھتے ھو یہ؟؟... تمھیں کیوں کنول میں اتنا انڑس ھورھا ھے؟؟"

اسد ": میں نے جو پوچھا ھے اس کا جواب دو... کیا کبھی جعفر نے تم سے کھا کے وہ کنول کو پسند کرتا ھے ؟؟.. منھاج اور روشنی کی شادی پر اس نے خود کھا تھا تم سے ؟؟"

رائما منہ بسور کر ": جب سب سن چکے ھو تو دوبارا کیوں تصدیق کروارھے ھو"

اسد جھنجھلاتے ھوۓ ": تم سیدھی بات کا سیدھا جواب دو.... ھر بات پر تمھیں بحث کرنی ھوتی ھے"

رائما اسے جھنجھلاتے ھوۓ دیکھ ": میں کب تم سے بحث کرتی ھوں؟؟؟"

اسد ": جو میں پوچھ رھا ھوں اس کا جواب دو پھلے"

رائما کو ناگوار گزر رہا تھا اسد کا کنول کی باتوں میں انڑس لینا..وہ منہ پھولا کر ": ھاں
" جعفر کرتا تھا پسند کنول کو...اس نے خود کھا تھا مجھ سے..

"اسد حیرت سے ": تم مزاق کر رھی ہو؟؟

"رائما منہ پھولا کر ": میں کیوں مزاق کرنے لگی تم سے..وہ بھی کنول کو لے کر

"اسد الجھ گیا تھا یہ سن کر ": یہ ناممکن ھے

": رائما اپنے دل میں ": لگتا ھے پورانی محبت پھر جاگ اٹھی" اور مسکراتے ہوۓ
"...اس میں ناممکن والی کیا بات ھے

اسد پریشان ہوتے ہوۓ کمرے سے باھر چلا جاتا ھے..رائما ": لگتا ھے صدمہ لگا
...ھے...کھڑوس کو" کھ کر مزاق اڑانے لگتی ھے

اسد نیچے صحن میں جاکر صوفے پر بیٹھ کر سوچنے لگتا ھے ":کنول جعفر سے شادی کر رھی ھے... پر کیوں ..اس نے ھی تو مجھے رائما اور جعفر کے

affair

کے بارے میں بتایا تھا..پھر وہ خود کیسے جعفر سے شادی کو مان گی...رائما نے کنول کو یہ بھی تو کھا کے جعفر نے اسے خود بتایا تھا کے وہ اسے پسند کرتا تھا...اگر رائما کے دل میں جعفر کے لیے کچھ بھی ھوتا تو وہ اتنا خوش نظر نہ آرھی ھوتی...مجھے تو کچھ سمجھ نھیں آرھا...کنول کیا کھیل, کھیل رھی ھے میرے ساتھ..مجھے رائما جعفر کی کھانیاں سنارھی ھے ایک طرف اور دوسری طرف خود جعفر سے شادی کر رھی ھے...میرا دل کھتا ھے کے کنول نے رائما کے خلاف جو کھا ھے وہ سب جھوٹ ھے"

جعفر کنول کو لے کر مارکیٹ جاتا ھے شاپنگ کرانے منگنی کی..کپڑے خریدنے کے بعد جب وہ دونوں لوٹتے ھیں ..تو جعفر کار کا دروازہ کھولتا ھے کنول کے لیے .....کنول اندر بیٹھتی ھے...دروازہ بند کرنے سے پھلے جعفر کو فون آتا ھے... جعفر کار کا دروازہ کھولا چھوڑ تھوڑی دور چلا جاتا ھے بات کرنے کے لیے

کنول بیٹھے بیٹھے بور ھورھی تھی...وہ سوچتی ھے کے گانے ھی سن لے...یہ سوچ کر وہ کار کی دراز کھولتی ھے اس میں بھت ساری کیسٹیں ھوتی ھیں ...کنول ایک کیسٹ نیکال کر چلاتی ھے ...اس کے گانے اسے سمجھ نھیں آتے...وہ دوسری لگاتی ھے...اس کے گانے بھی دل کو نھیں بھاتے...

کنول کی نظر ایک کیسٹ پر پڑتی ھے...جس پر ایک لال رنگ کا ٹیپ لگا ھوتا ھے...کنول اسے اٹھاکر چلاتی ھے...اس میں گانے کے بجائے حیدر کی آواز آتی

ھے...یہ وھی کیسٹ تھی جو حیدر نے رائما کو بھیجی تھی ....جو رائما نے جعفر کو دی تھی حفاظت کے لیے ....

":کنول پوری کیسٹ سنے کے بعد پھلے تو تھوڑی دیر سوچنے لگتی ھے

یاالھی.......!حیدر رائما سے محبت کرتا تھا...اور اس نے اظہارِ محبت اس کیسٹ کے ذریعے کیا تھا..ضرور یہ کیسٹ رائما تک پھنچی ھی نھیں...بیچارہ حیدر انتظار ھی کرتا رہ گیا رائما کے جواب کا ...شاید جواب نہ ملنے کی وجہ سے اس نے پری سے شادی کرلی...پر یہ جعفر کے پاس کیسے آئی...چھوڑو یار...آم کھانے سے مطلب رکھنا چاھیے مجھے...یہ کیسٹ اگر اسد سن لے وہ بھی اس طرح جس طرح میں سنانا چاھوں تو مزا آجائے" یہ سوچتے ھی کنول جلدی سے وہ کیسٹ نیکال کر پرس میں رکھنے ھی والی ھوتی ھے کے جعفر اس کا ھاتھ پکڑ لیتا ھے... جعفر کنول کے ھاتھ سے وہ کیسٹ چھین کر اپنے کوٹ میں ڈال لیتا ھے...کنول ایک نظر جعفر کو

دیکھتی ھے تو جعفر اسے غصے بھری نگاہ سے دیکھ رہا ھوتا ھے... جعفر کنول کو اپنے گھر لے جاتا ھے...

خود وہ کار سے نیکل کر کنول کی طرف والا دروازہ کھولتا ھے اور کنول کا ھاتھ مضبوطی سے پکڑ کر اسے گھر کے اندر لے کر آتا ھے...

کنول اپنے دل میں ”یاالہی .....! بچالے... میں نے جعفر کو اس سے پھلے کبھی اتنے غصے میں نھیں دیکھا“

گھر کے اندر لے آنے کے بعد جعفر کنول کے ھاتھ کو زور سے پکڑ کر آگے کی طرف پھینکتا ھے... کنول جا کر صوفے پر منہ کے بل گرتی ھے... کنول فورا اپنے آپ کو

": سمبھال کر سیدھے ہوکر بیٹھ جاتی ہے وہ جعفر سے بڑے پیار سے کھتی ہے

"میری بات تو سنو

جعفر اس کے پاس آکر اس کا سیدھا ھاتھ کا بازو مضبوطی سے پکڑ کر اٹھاتا ہے

...صوفے سے... کنول کو تکلیف ہونے لگتی ہے

"کنول ڈرتے ہوئے ": جعفر کیا کر رہے ہو؟؟؟

جعفر ": تم اس کیسٹ کو سننے کے بعد اپنے پرس میں ڈال رہیں تھیں... یہ بات

"مجھے تم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے

...کنول جعفر کی آنکھوں سرخ انگارے کی طرح دیکھتی ہے

جعفر ": میں رائما اور پری دونوں سے بے انتھا محبت کرتا ھوں...اگر تم نے ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی ذرا سی "...پھر انگلیوں کے اشارے سے ": ذرا سی بھی.. سنا تم نے ..ذرا سی بھی تکلیف یا کوئی نقصان پہچانے کی کوشش کی تو تم سوچ بھی نھیں سکتیں... میں تمھارے ساتھ کیا کروں گا....اگر تم چاھتی ھو ناں کے یہ شادی تمھارے لیے پھولوں کی سیجھ ثابت ہو تو چپ رھنا... کبھی زندگی میں کسی کو بھی اس کے بارے میں کچھ پتا نھیں چلنا چاھیے...ورنہ میں تمھاری زندگی کو کانٹوں بھری بنانے میں دیر نھیں لگاؤں گا...فیصلہ تمھارا ھے "پھر کنول کا بازو چھوڑ دیتا ھے...اور پھر بڑے پیار سے اسے سمجھاتے ھوئے اپنے ھاتھوں سے اس کے بال کانوں کے پیچھے کرتے ھوئے ":اگر تم چاھتی ھو کے اب ھم دونوں ھمیشہ خوش رھیں..تو اس کیسٹ کے بارے میں کبھی کسی کو پتا نھیں چلنا چاھیے...ورنہ ... تم خود سمجھدار ھو" اس نے دھمکی آمیز لھجے میں کہا

کنول ڈرتے ھوئے ": میں سمجھ گی "..جعفر ": چلو گھر چلیں "----

*******__________********

رائما بڑی ہمت کر کے دروازہ نوک کرتی ھے.. جعفر رائما کو دیکھ خوشی سے کھڑا ھوجاتا ھے ":.... تم یہاں؟؟ خیریت؟؟

"رائما": اندر آجاؤں؟؟

جعفر مسکراتے ہوئے": بلکل آؤ بیٹھو" وہ خود کھڑا ھوکر اسے صوفے پر بیٹھانے لگتا ھے.. رائما کا چھرہ بھت اداس نظر آرھا تھا.. جعفر": کیا ھوا؟؟

رائما اندر آکر صوفے پر بیٹھی اور دونوں ھاتھوں کے انگوٹھے ایک دوسرے سے رگڑنے لگتی ھے..

رائما'':بیٹھو ناں تم بھی'' اس نے کھا تو وہ بھی بیٹھ گیا اس کے سامنے صوفے پر...

جعفر'':بھت دنوں بعد دیکھا تمھیں...اچھا لگا''..وہ مسرت بھرے لہجے میں کھتا ہے

رائما مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ہوۓ'':مجھے بھی'' وہ نظریں چورا رھی تھی...جیسے دیکھ جعفر پریشان ہوگیا

''جعفر'':کیا ھوا ھے ؟؟..تم اداس لگ رھی ھو؟؟

رائما کی آنکھیں روئی روئی معلوم ھورھی تھیں''...مبارک ھو تمھاری منگنی ھونے والی ھے آج''

''جعفر اس پر مسکراتے ھوۓ'':او...تو یہ وجہ ھے

رائما": مجھے کچھ واپس دینا تھا تمھیں... مجھے لگتا ھے اب اس پر میرا حق نھیں" کھ کر اس کے سامنے اپنے ھاتھ سے انگوٹھی اتار کر میز پر رکھ دیتی ھے ".. میری دعا ھے تم ہمیشہ خوش رھو"

یہ لمحہ دونوں کے لیے ھی بھت تکلیف دہ تھا.. بھت ھمت جمع کر کے آئی تھی وہ یہ انگوٹھی واپس کرنے... جعفر یہ دیکھ خون کے آنسوں پیتا ھے.... دل میں جیسے شور برپا ھو مگر لبوں پر مسکراھٹ ھوتی ھے... وہ منہ سے اُف تک نھیں کرتا... بس آنکھیں اس کے خوبصورت چھرے پر رکھتا ھے... اس کی آنکھوں کے نیکلنے والے آنسوں دیکھ مسکراتے ھوۓ اس کے آگے ٹیشو کر دیتا ھے ...

جعفر صرف اس لمحے کو اپنی آنکھوں میں زندگی بھر کے لیے بسا لینا چاھتا تھا ... کیونکے اس لمحے رائما کی آنکھوں سے نیکلنے والے آنسوں اس کے لیے تھے .....

رائما اسے مسکراتا ھوا دیکھ ":بس کردو... تمھیں مسکراتا دیکھ اپنا آپ دیکھائی دیتا ھے مجھے...امی صحیح کھتی ھیں تم بلکل)میں (بن گئے ھو...میں کبھی بھی تمھیں اس طرح نھیں دیکھنا چاھتی تھی... تمھاری مسکراھٹ بھت جھوٹی سی ھے "...وہ روتے ھوئے شکوہ کر رھی تھی...تو وہ دل ھارا شھزادہ اس کے جواب میں بھی ...مسکراء دیا

دل میں جو شور برپا تھا رائما دل کے کانوں سے سن پا رھی تھی اسے...آنکھوں میں ...جو ماتم تھا اس کی ...پڑھ پا رھی تھی اسے

"جعفر بات کا موضوع بدلتے ھوئے ":گرم پیو گی یا ٹھنڈا؟؟؟

رائما ": کچھ نھیں.. میں چلتی ھوں... اس انگوٹھی کو اس کے حقدار کو دے دینا"... کھ کر وہ تیز قدم بڑھاتی ھوئی نیکل گی تھی

جعفر اس کے جانے کے بعد وہ انگوٹھی اٹھاکر اپنے ھاتھ میں رکھ کر اپنی موٹھی کو کَس کے بند کرلیتا ھے.... اور کھڑکی سے باھر دیکھتا ھے... اس کی آنکھوں سے آنسوں بھ رھے تھے... مگر وہ خاموش کھڑا تھا

رائما روتے ھوۓ آکر کار میں بیٹھتی ھے اور کار کے اسٹیرنگ پر زور سے ھاتھ مارتی ھے "... کیوں اتنی تکلیف ھورھی ھے مجھے؟؟... کیوں؟؟؟؟ ... شاید میں پاگل تھی جو اس انگوٹھی کو اتارا نھیں... مجھے بھت پھلے ھی یہ کام کرلینا چاھیے تھا..... آج سے بلکے ابھی سے یہ آخری بار ھے جو میں تمھارے لیے رو رھی ھوں..."

جعفر گلے کی چین اس انگوٹھی میں ڈال کر اسے گلے میں پھن لیتا ھے...رائما کار اسٹارٹ کر کے جاتی ھے اور اسی لمحے آمنہ ٹیکسی سے اترتی ھے..دونوں آمنے سامنے ھوتی ھیں..مگر ایک دوسرے کو دیکھ نھیں پاتیں...آمنہ نھایت غصے میں ...جعفر کے آفس کے اندر جاتی ھے

جعفر آفس سے باھر نیکلنے کے لیے کھڑا ھوتا ھے ابھی ایک دو قدم ھی چلتا ھے کے آمنہ بغیر نوک کیے دھڑلے سے گھسی چلی آتی ھے ..اور آتے ھی جعفر کا کالر پکڑ لیتی ھے...اس کا کالر پکڑنا...وہ بھی یوں اچانک سے آکر... جعفر کو رائما کی یاد دلاتا ھے ... جعفر":یہ کیا حرکت ھے؟؟؟ یہ آفس ھے میرا.... کالر چھوڑو "....وہ کالر سے اس کا ھاتھ ھٹاتے ھوئے جھڑک کر بولا تھا..مگر وہ بھی ضدی تھی دوبارا اور مضبوطی سے کالر پکڑ کر اپنی جانب کھینچتی ھے..اور جھنجھوڑ کر پوچھنے لگتی

ھے ":کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا؟؟؟ مجھے پرپوس کر کے شادی کے لیے منگنی آج کنول سے سے کر رھے ھو"اس کی آنکھیں آگ کے شولے کی مانند.... دھک رھی تھیں...وہ غصے سے پاگل ھوۓ جارھی تھی کے جعفر کیسے کسی اور سے شادی کر رھا ھے

جعفر اس کی آنکھوں میں غصہ دیکھ نرمی سے کھتا ھے ":دیکھو میں ابھی اس حالت میں نھیں ھوں مس آمنہ کے آپ سے بات کروں...پلیز آپ جائیں ..اس سے پہلے کوئی دیکھ لے..."

آمنہ غصے سے ":میں نے جو پوچھا ھے اس کا جواب دو"...وہ چیختے ہوئے بولی

جعفر ":میں نے کھا ناں بعد میں بات کرتے ھیں"وہ نرم لہجے میں گویا ہوا

"آمنہ اس کا کالر کھینچتے ہوئے": میں بغیر جواب لیے نہیں جاؤں گی

جعفر پہلے ہی بہت غمگین تھا....اس کا ذہن ابھی تک اسی صدمے میں تھا کے آج رائما محبت کا خوبصورت تعلق اس سے ختم کر کے چلی گئی ہے... تھوڑی دیر بھی نہ گزری تھی کے آمنہ آکر کالر پکڑے کھڑی ہوگئی تھی...

جعفر پھر نرمی سے سمجھاتے ہوئے ":اچھا کالر پکڑے رہو..پر بیٹھ کر بات کرلیتے ہیں...کوئی دیکھ لے گا تو کیا سوچے گا "....کہ کر اس کے دونوں بازوں کو پکڑ کر اسے بیٹھاتا ہے..اور خود بھی برابر میں بیٹھ کر مسکراتے ہوئے ": کالر چھوڑو میرا... ہم بیٹھ کر بات کرلیتے ہیں... ہم" کہ کر اس سے کالر چھوڑانے لگتا ہے وہ تو بچوں کی طرح ضدی بنی ہوئی تھی....چھوڑ ہی نہیں رہی تھی اوپر سے کھاجانے

والی نگاہ سے تک رہی تھی... جعفر زبردستی اس سے جب کالر چھوڑواتا ھے تو اسی لمحے اس کا انگوٹھی والا لوکٹ آمنہ کی کوٹ کی استین میں چلا جاتا ھے... کیونکے اس کے کوٹ کی استین کافی بڑی بڑی تھیں"...انھیں جیب میں رکھو" جعفر نے زبردستی اس کے سیدھے ھاتھ کو اس کے کوٹ کی جیب میں ڈالا تھا"....کھاؤ گی ...کیا؟؟؟ ...آنکھیں چھوٹی کرو"...وہ اسے بچوں کی طرح سمبھال رہا تھا

جعفر جانتا تھا آمنہ غصے میں ھے..اگر وہ بھی غصے سے کام لے گا تو بات بیگڑ ...جائے گی

آمنہ الٹے ھاتھ سے اس کا ھاتھ پکڑ کر": کیوں کر رھے ھو میرے ساتھ ایسا؟؟" یہ کھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسوں آگئے تھے

جعفر حیرت سے": میں کر رہا ہوں؟؟؟ شاید آپ بھول گئی ہیں مس آمنہ... میں آپ کو پرپوس کرنے آیا تھا.. وہ آپ تھی جو مجھ پر چیخنے لگ گیئں تھیں.. وہ آپ تھی جو اس دن کے بعد سے غائب ہوگیئں تھیں... مجھے لگا تمھاری خاموشی کا مطلب نہ ہے..."

آمنہ اس کی پوری بات سن کر شکوہ کرتے ہوئے": اتنے سچے کیوں ہو تم؟؟؟.. کیا صرف میرا دل رکھنے کے لیے اتنا سہ جھوٹ نھیں بول سکتے تھے کے تم مجھ سے شادی کرنا چاھتے ہو"

جعفر مسکراتے ہوئے آنکھیں ٹم ٹما کر ": میں اور سچا؟؟؟ مجھے خود نھیں پتا تھا... واقعی میں اتنا سچا ہوں؟؟؟" وہ تعجب سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے

ہوئے استفسار کر رہا تھا... جس پر آمنہ جھنجھلاتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ کر":
تم کبھی سیریس نہیں ہوتے؟؟؟"

جعفر مسکراتے ہوئے":میری زندگی میں ایسا کچھ ہے ہی نہیں... جس پر میں
سیریس ہوں.... سوری"

آمنہ روتے ہوئے ":اب میں کیا کھوں؟؟؟"

جعفر سمجھ جاتا ھے کے وہ کیا کھنا چاھتی ھے.. جو بول نھیں پارھی..

جعفر اس پر مسکراتے ہوئے اپنا چھرہ اس کے پاس لے جا کر اس کی آنکھوں میں
جھانکتے ہوئے ":یہ مت کھنا کے محبت کرتی ہو مجھ سے"

آمنہ روتے ہوئے اثبات میں سر ہلا کر ":میں کرتی ہوں"

جعفر مسکراتے ہوئے اور قریب آکر ":یہ مت کھنا کے چاھتی ہو کے میں یہ منگنی روک دوں"

"آمنہ پھر اثبات میں سر ھلاتے ہو":میں چاھتی ہوں

...جعفر اس کے جواب سن سر کھوجاتے ہوئے سوچ میں پڑھ جاتا ھے

آمنہ امید بھری نظروں سے ":کیا نھیں کرسکتے تم ایسا؟؟؟...میں جانتی ہوں اس کی وجہ میرا بدصورت چھرا ھے..اور میرا یہ ساولا رنگ ھے...جو تمھیں میں کبھی پسند ھی نھیں آئی...میں جانتی ہوں میں رائما کی طرح خوبصورت نھیں ہوں"

وہ ابھی بول ھی رھی تھی کے جعفر کو غصہ آجاتا ھے ":کیا بکواس کر رھی ہو تم...تم سے کس نے کھا کے تم بدصورت ہو؟؟..."

آمنہ اداس ہوکر ": میں جانتی ہوں" کہ کر رونے لگتی ہے

جعفر بڑی محبت سے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر ": تم بہت خوبصورت ہو آمنہ... مجھے نہیں پتا تم ایسا کیوں سوچتی ہو.. مگر میرے لیے تم بہت خوبصورت ہو... اور تمھارا دل بھی"

"جعفر اتنی محبت سے کہ رہا تھا کے آمنہ کی آنکھیں چمکنے لگیں تھیں": واقعی؟؟

جعفر ": اگر میرے پاس دل ہوتا تو ضرور تم پر آجاتا... پر کم بخت اتنا گھایل ہے اس وقت .... کے تمھارے کسی کام کا نہیں" اس نے سچ بیان کردیا تھا

آمنہ بہت الفت بھری نگاہوں سے جعفر کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اپنے دل پر ہاتھ رکھ ": اس بدبخت کا کیا کروں جو میری سنتا نہیں... میں مرہم پٹی کر کے تمھارے دل میں اپنی جگہ بنانا چاہتی ہوں... مجھے موقع دے دو"

"جعفر ": سوچ لو کوئی امید مت رکھنا مجھ سے

آمنہ ": بس اپنے دل کے دروازے کھڑکیاں کھولی رکھنا... میں اپنی جگہ خود بنالو گی" وہ پر اعتماد ہو کر بولی

*****______** ****

اسد کنول کا فون باربار ٹرائے کر رہا تھا مگر کنول نے فون ھی سوئچ آف کردیا تھا....

"کنول کی والدہ آکر ": تم نے اپنا فون کیوں بند کر رکھا ھے ؟؟

"کنول ":امی وہ خراب ھوگیا ھے

"اس پر منھاج کمرے میں داخل ھوتے ھوۓ": جھوٹی

کنول منھاج کو دیکھ پھولے نھیں سماتی..فورا تیزی سے گلے ملنے بھاگتی ھے"او میری موٹو ...کتنا یاد کر رھی تھی میں تجھے.. تمھیں نھیں لگتا ---کے تمھیں دو تین دن پہلے سے رکنے آنا چاھیے تھا..."

منھاج گلے لگ کر پیار سے جکڑتے ھوۓ":اللہ..مجھے تو یقین ھی نھیں آرھا کے میری چھوٹی بھن کی شادی ھورھی ھے..وہ بھی جعفر جیسے اتنے بڑے بزنس-مین کے ساتھ"

"کنول ":آؤ بیٹھو

وہ دونوں بہنیں خوب باتیں کرنے لگتی ھیں کے منھاج ": تم نے فون کیوں بند کر رکھا ھے؟؟"

کنول اپنی ماں سے ": امی پہلے آپ جاکر منھاج کے لیے چائے لے آئیں.. یہ تھک گی ہو گی"

امی ": میں ابھی لاتی ھوں.. تم دونوں بھنیں باتیں کرو"

کنول اپنی ماں کے جانے کے بعد ": مجھے ایک کیسٹ ملی تھی ...اور وہ اتنی زبردست تھی کے اگر میں اسد کو مرچی تڑکا لگا کر سناتی اور اس کی تھوڑی غیرت جگاتی تو مجھے یقین تھا کے اسد رائما کو طلاق دے دیتا...پھر جب بعد میں اسے پتا چلتا کے رائما بے قصور ھے تو روتا, تڑپتا رائما کے لیے کے اس نے اپنی اتنی فرمانبردار بیوی کو بدگمان ھوکر کیوں چھوڑ دیا...مگر"

"منھاج": مگر کیا؟؟؟

"کنول منہ بسور کر": کمبخت جعفر بیچ میں آگیا..اس نے مجھے دھمکی دی ھے

"منھاج": کیا دھمکی دی ھے؟؟ کیا؟؟

کنول": وہ مار ڈالے گا مجھے...چھوڑے گا نھیں مجھے" گھبراتے ھوۓ کھ رھی تھی...

"منھاج بڑے تجسس سے": اس کیسٹ میں کیا تھا؟؟

کنول": میں نھیں بتا سکتی...میں نے کھا ناں جعفر نے مجھے منع کیا ھے.. تم نے جعفر کی غصے والی آنکھیں نھیں دیکھیں...ان میں خون اتر آیا تھا مانو...."

"منھاج": جعفر اتنا غصے والا تو نھیں لگتا

کنول ": تم نے ابھی اس کا جنون نھیں دیکھا جو رائما کے لیے اس کی آنکھوں میں آتا ھے...وہ دادا تک سے لڑ جاتا ھے اس کے لیے...."

"منھاج حیرت سے": واقعی؟؟

"کنول ": ھاں...میں نے خود دیکھا ھے

****_-----* ***

رائما کمرے میں اکیلی بیٹھی ھے اور جعفر وھاں کمرے میں چلتا ھوا آتا ھے...دونوں ایک دوسرے کو دیکھ مسکراتے ھیں...اس کمرے کے دروازے پر کنول کھڑی ھے اور ھستے ھوئے بول رھی ھے ": میں نے کھا تھا ناں اسد دھوا وھیں اٹھتا ھے

جھاں آگ لگی ھو" اسد یہ سب دیکھ رھا تھا مگر کچھ کر نھیں پارھا تھا اسکے ھاتھ پاؤں اس کا ساتھ نھیں دے رھے تھے "...رائما...رائما" چیختا ھوا اٹھا تو معلوم ھوا کے وہ توکرسی پر بیٹھے بیٹھے سوگیا تھا... پھر وہ اپنی آنکھیں مسلتے ھوئے "کیا بکواس خواب تھا... کنول سے بات کرنی پڑے گی.. ورنہ یہ خواب, میرے احساسات میرے دل کا یہ ڈر مجھے کبھی پوری طرح اسے اپنانے نھیں دیں گے.. کھیں آگے چل کر میرے دل میں یہ شک کا بیج مزید گھرا نا ھوجائے "... پھر کال ملاتا ھے کنول کو.. مگر فون بند جاتا ھے ": فون کیوں بند کر رکھا ھے اس نے اپنا" پھر وہ رائما "کو فون ملاتا ھے ": کام ختم ھوا تمھارا... میں پک کرنے آجاؤں؟؟؟

"..رائما اداس لھجے میں ": میں آج گھر پر ھی ھوں

اسد ": تم نے آج اف لیا تھا؟؟؟ تمھاری طبعیت تو ٹھیک ھے "وہ فکرمند ھوکر بولا ..تھا

"رائما تھکے انداز میں ": میں ٹھیک ھوں تم گھر آجاؤ

"اسد": میں آرہا ہوں

گھر آکر وہ سیدھے کمرے میں آتا ہے اپنے--- رائما کو دیکھنے..وہ لپ اسٹک لگا رہی تھی.. شیشے کے سامنے کھڑے ہوکر ...اسد کے دل کو سکون آتا ہے اسے دیکھ وہ اسد کا عکس آئینے میں دیکھ ---- مڑتی ہے تو اسد اس کے دلکش سراپے... سے نظر ہٹانا بھول ہی جاتا ہے....وہ کالے رنک کی سادھی سی فراک جس کی نیٹ کی استین تھیں اور اس کے پیچھے گلے میں دوڑی لگی تھی ... کالا چوڑیدار پاجامہ اور نیٹ کا لال رنگ کا دوپٹا, زلفوں کو پونی کیا ہوا تھا...اور پینک رنگ کی لپ اسٹک لگا کر مسکراء کر دیکھا رہی تھی...مگر اسد کی نگاہ اس کے لبوں کی مسکراہٹ ...سے زیادہ اس کی آنکھوں کی اداسی پر پڑی تھی

اسد": کچھ ہوا ھے کیا؟؟؟ تمہارا چہرہ اتنا مرجھایا ہوا کیوں لگ رہا ھے؟؟"

رائما نظریں چوراتے ہوئے":ایسا تو کچھ نہیں ھے"...کہہ کر جانے لگتی ھے

اسد پیچھے سے آواز دے کر":کہاں جارہی ہو؟؟"

رائما مڑ کر":نیچے انتظار کر رہی ہوں تمہارا...تیار ہوکر جلدی آجاؤ"

وہ پلٹنے لگتی ھے کہہ کر کے اسد":ایک منٹ" اس کی بات سننے کے لیے وہ رک جاتی ھے":کیا؟؟"

اسد تیزی سے اس کی پاس آکر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے،"کیا انسان ڈائری سے اچھے ہمدرد نہیں ہوتے؟؟؟"

"رائما الجھ کر": کیا؟؟؟

"اسد": تمھیں لگتا ھے دو انسان ایک دوسرے کا درد نھیں باٹ سکتے؟؟

"رائما": شاید ھاں

اسد": شاید مطلب ... تم

sure

نھیں ھو..اس کا مطلب تم نے کبھی

try

"کیا ھی نھیں

رائما اس کی باتوں کو سمجھ کر بھی نا سمجھ بن رھی تھی ..اور منہ بسور کر جانے لگتی ھے..

"...اسد اس کا بازو پکڑ کر ": میں بات کر رہا ھوں ابھی... میری بات تو سنو کم از کم

"رائما بے دلی سے ": کہو... میں سن رھی ھوں

اسد بڑے پیار سے ": مجھے اپنی ڈائری بنالو... میں چاھتا ھوں تم مجھ سے بھی اپنی
"..باتیں اپنے مسئلے شیئر کرو... میں تمھارا

وہ ابھی بول ھی رھا تھا کے رائما بات کاٹتے ھوئے ": تم اب یہ کس کو دیکھانے
"کے لیئے کر رھے ھو... یہاں تمھارے اور میرے علاوہ کوئی اور نھیں ھے

"اسد الجھ کر ": کیا مطلب؟؟؟

رائما ": کیوں بالیاں دیتے وقت تم نے نھیں کھا تھا کے تم صرف دنیا دیکھاوا کر
"...رھے ھو

اسد اسے سمجھاتے ہوئے":وہ تو بہت پہلے کی بات ھے یار... تم کیوں ھم دونوں کے بیچ اجنبیت کی دیوار رکھتی ھو؟؟"

رائما اس پر طنزیہ مسکراتے ہوئے":او...وو.....دیکھو ذرا بول کون رھا ھے یہ...کیا تمھاری یادداشت کچی ھے یا ناٹک کر رھے ھو بھولنے کا... تم نے مجھ سے نھیں کھا تھا کے نفرت کرتے ھو تم مجھ سے ...کیا وہ تم نھیں تھے جس نے کھا تھا کے دور رھو تم سے.....؟؟"

اسد اسے کچھ کھے اس سے پہلے اس کی نظر پیچھے کھڑی اپنی ماں پر پڑتی ھے..."امی" مارے حیرت کے منہ سے نیکلا تھا

"رائما یہ سن حیرت سے پیچھے مڑئی تھی"...مامی

مامی بھت سنجیدہ نظر آرھی تھیں..وہ اسد کی شرٹ آکر رائما کے ھاتھ میں پکڑا کر یہ لو...جلدی تیار ھوجاؤ دونوں...باقی باتیں واپسی پر کریں گی"کھ کر چلی جاتی": ..ھیں

رائما سر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ جاتی ھے...اسد کی نظر تب اس کے ھاتھ پر پڑتی ھے اور وہ دیکھتا ھے کے اس کی انگوٹھی غائب ھے..اسد حیرت سے":تمھاری انگوٹھی "کھاں ھے؟؟

"رائما اس کے سوال پر چھرہ اٹھاکر اس کی جانب دیکھ کر":کھو دی ھے میں نے

اسد دل ھی دل بھت خوش ھوتا ھے اس کا جواب سن ":...اچھا" مگر چھرے پر تاثر نھیں آنے دیتا...پھر دل میں ":او شاید یہ وجہ ھے غصے کی... تبھی مونڈ اف ھے میم کا"

پھر اس کے برابر میں آکر بیٹھتے ہوۓ ":فکر مت کرو ...امی سے میں خود بات کرلوں گا"

رائما منہ بسور کر ":ھم"

اسد ":میں تیار ھوجاتا ھوں دیر ھورھی ھے...واپس آکر تفصیل سے بات کریں گے..."

رائما منہ بسور کر ":ھم"

اسد اسے دیکھ برا سہ منہ بناتے ہوئے ":پونی کیوں باندھا... بلکل اچھا نھیں لگ رھا" کھ کر اس کا پونی کا بینڈ پکڑ کر اتار دیتا ھے..اور خود اپنے ھاتھوں سے بال سیٹ کر کے مسکراء کر دیکھتا ھے "لپ اسٹک بھی بھت ھلکی لگائی ھے لاؤ میں ڈارک کردوں"

رائما الجھ کر اس کو دیکھ کر":ابھی ھماری اتنی زبردست بحث ہوئی ھے اور تم دو منٹ بعد ھی اسے بیھیف کر رھے ھو جیسے کچھ ھوا ھی نھیں"

اسد انجان بنتے ہوئے":اچھا...کب؟؟ مجھے یاد نھیں"

رائما ":تم تیار ھونے جاؤ...پلیز"

اسد چھیڑتے ہوئے ":لپ اسٹک میں لگادوں"

"رائما حیرت سے ":کیا؟؟

":اسد مسکراتے ہوئے

try

"کرنے میں کیا برائی ھے

"...رائما":پلیز جاؤ ناں یار

اسد ":ویسے انگوٹھی کا اتنا دوکھ مت کرو..جو ھوتا ھے اچھے کے لیے ھوتا
"...ھے....میں اور زیادہ پیاری انگوٹھی لاکر دے دوں گا تمھیں بس

"رائما حیرت سے ":تمھیں انگوٹھی کا کیسے پتا چلا؟؟

اسد":یہ چھوڑو...لپ اسٹک لگاؤں؟؟؟"وہ شرارت بھری نظر سے پوچھ رہا تھا

اس پر رائما گھورتے ہوئے": پلیز یار تیار ہوجاؤ" اب اس کا لہجہ کافی دیھما ہوگیا تھا....

اسد کھڑے ہوکر ": سوچ لو...ڈاکٹر اسد سے لپ اسٹک لگانے کا موقع ہر کسی کو نھیں ملتا...خوش قسمتی ھے تمھاری "..وہ کالر اچکاتے ہوئے جتارھا تھا...جس پر وہ اپنے پیشانی پر دھپ لگاتے ہوئے": تم جارھے ھو تیار ہونے یا تمھیں یھیں چھوڑ جائیں؟؟"آبرو اچکاکر استفسار کررھی تھی...جس کے جواب میں وہ ڈرنے کی اداکاری کرتے ہوئے ": دو منٹ دو...ابھی تیار ہوکر آتا ھوں" کھ کر تیار ہونے چلا جاتا ھے...

رائما خود سے": کیا میں نے اپنا سارا غصہ اسد پر نیکالا ھے...اف...پر یہ مجھ پر کیوں غصہ نھیں ھوا؟؟؟...اور یہ اتنا سویٹ کیوں بن رھا ھے"..وہ حیران تھی اسد کے رویے پر

جعفر کی منگنی بڑے پیمانے پر ہورھی تھی...ملک اور غیر ملک کے بڑے بڑے بزنس مین, سیاستدان, ایکٹر اور ایکٹریس آرھے تھے...تیاریاں زور و شورو سے چل رھی تھیں... مھمان آنا شروع ھوگئے تھے... جعفر تیار ھورھا تھا جب وہ شرٹ بدلنے کے لیے اپنی زیبِ تن شرٹ اتارتا ھے تو اسے محسوس ھوتا ھے کے اس کا "انگوٹھی والا لوکٹ غائب ھے "او۔نو.....لوکٹ کھاں گیا؟؟

"پھر اسے آمنہ یاد آئی تھی "آمنہ...ضرور آمنہ کے پاس ھوگا

"وہ آمنہ کو کال لگاکر ":کھاں ھو؟؟

"آمنہ ":گھر پر ...کیوں؟؟

" جعفر":میرا لوکٹ تمھارے پاس آگیا ھے غلطی سے ..پلیز مجھے واپس دو

"آمنہ ":مجھے پکا نھیں پتا.. میں ڈھونڈ کر کل دے دوں گی

"جعفر": نھیں...ابھی واپس کرؤ...وہ میرے لیے بھت خاص ھے

آمنہ حیرت سے ":ابھی "...پھر اداس ھوکر":میں تمھاری منگنی میں نھیں آنا چاھتی"

"جعفر ":منگنی میں کون بلا رھا ھے...بس آؤ ...مجھے میرا لوکٹ دو اور چلی جانا

"..آمنہ ":اللہ

"جعفر ":پلیز آمنہ...مجھے میری امانت واپس لاکر دو

آمنہ ":او۔کے میں ڈھونڈ کر لاتی ھوں" وہ بے دلی سے بولی

"جعفر":میں انتظار کر رھا ھوں تمھارا

"آمنہ اداس ھوکر":اچھا

وہ اپنے کپڑوں میں ڈھونڈتی ھے اس کے کوٹ سے جعفر کا لوکٹ مل جاتا ھے"....کیا میں واقعی اس کی منگنی میں جارھی ھوں...او۔نو...اس لوکٹ کو بھی

میرے پاس ھی آنا تھا کیا... میں اسے کسی اور کو انگوٹھی پھناتا ھوا نھیں دیکھنا چاھتی" وہ نہایت رنجیدہ لہجے میں گویا ہوئی خود سے ہی

کنول ھول کے روم میں تیار بیٹھی تھی کے اسد موقع پاکر روم میں آتا ھے

"کنول آئینے کے عکس میں اسد کو دیکھ گھبرا کر پیچھے مڑتی ھے "تم یھاں

اسد": ھاں میں یھاں.. تم نے فون کیوں بند کر رکھا ھے.. کب سے تم سے کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کر رھا ھوں اور تم ھو کے بات کرنے کے لیے تیار نھیں ھو"

"کنول غصے سے": کیوں ؟؟ کیوں کرنا چاھتے ھو تم مجھ سے بات

اسد ": میں پوچھنا چاھتا تھا کے وہ لڑکی جو مجھے جعفر اور رائما کے قصے سنا رھی تھی...وہ خود کیسے جعفر سے شادی کر رھی ھے "وہ دانت پیستے ہوئے غصے سے بولا

کنول ": مجھے تم سے کوئی بات نھیں کرنی اور نہ کوئی صفائی دینی ھے ...اس لیے یھاں سے جاؤ..اس سے پہلے یھاں کوئی آجائے "

": اسد اور کنول کے بیچ چھ قدم کا فاصلہ ھوتا ھے اسد دو قدم آگے بڑھاتے ھوئے بات تو تمھیں کرنی پڑے گی ..کیونکے بات کیے بغیر میں یھاں سے جانے والا نھیں "

کنول غصے سے اپنی بات دھراتے ہوئے ":میں نے کھا ناں...مجھے بات نھیں کرنی"

اسد ایک قدم آگے آتے ہوئے":میری خوشیاں برباد کر کے تم اپنی خوشیوں کا محل کیسے بنا سکتی ہو...میں تمھیں ایسا نھیں کرنے دوں گا..یا تو مجھ سے بات کرؤ..یا پھر میں جاکر خود جعفر سے بات کرلیتا ہوں"

کنول اس کی بات سن ایک قدم اس کی جانب بڑھاتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال ":دھمکی دے رھے ہو تم مجھے؟؟"

اسد":دھمکی نھیں دے رھا--- بتارھا ہوں"

کنول اس کی دھمکی سے ڈر گئی تھی": کیا جاننا چاہتے ہو تم.. یہی ناں ...کے میں نے تمھیں جعفر اور رائما کی کہانی سنائی ...ان دونوں کے خلاف تمھارے کان بھرے...اور پھر اب خود شادی کر رہی ہوں اسی لڑکے سے...تو سن لو ہاں کر رہی ہوں...کیونکے وہ تمھاری طرح نہیں ہے ...وہ بہت اچھا اور شریف لڑکا ہے....اس کی شرافت کا طوطا بولتا ہے پورے خاندان میں...تمھاری طرح نہیں ہے وہ دھوکے باز قسم کا...اور ہاں.....اس کے اور تمھاری بیوی کے درمیان کچھ نہیں ہے..میں نے صرف تمھیں بدگمان کیا تھا رائما کے خلاف....میں چاہتی تھی کے تم اپنی زندگی اپنے ہاتھوں سے تباہ کرتے...پر..."

"اسد": پر کیا؟؟؟

کنول": جعفر بیچ میں آگیا..ڈھال بن کر کھڑا ہوگیا تمھاری بیوی کی...ورنہ اس بار تو میں نے پورا پلین بنالیا تھا تمھاری زندگی تباہ کرنے کا"

"اسد ": کیا ملتا تمھیں میری زندگی تباہ کر کے ؟؟؟

"کنول ": سکون, خوشی, خوشی ملتی مجھے

اسد ": بڑا افسوس ھوتا ھے مجھے تمھاری ذھنیت پر... تم نے ایک بار رائما کے بارے میں نھیں سوچا.... تمھاری کزن ھے وہ... میں نے تمھارے ساتھ برا کیا تھا سمجھ آتا ھے پر اس نے کیا, کیا تھا؟؟؟... تم نے ایک بار بھی اس کی زندگی تباہ کرنے سے پہلے نھیں سوچا... سچ کھوں .. تم سے زیادہ گھٹیا لڑکی میں نے آج تک اپنی زندگی میں نھیں دیکھی "

کنول اسد کی طرف انگلی کرتے ھوۓ حیرت سے بولتی ھے ": تم ... تم "پھر اپنی طرف انگلی کر کے ": مجھے گھٹیا کھ رھے ھو ... تم خود کیا ھو.. تم نے مجھے دھوکا

دیا.. مجھ سے پیار محبت کی باتیں کیں... شادی کے جھوٹے خواب دیکھائے... تین سال ... تین سال بھت ھوتے ھیں اسد... میں نے تین سال انتظار کیا ھے تمھارا.... صرف تمھارے خاطر میں نے کبھی شادی نھیں کی"...وہ اسے جتاتے ہوئے گویا ہوئی

اسد":میں پیچھے نھیں آیا تھا تمھارے.... تم آئیں تھیں میرے پیچھے... تم نے اپنی طرف متوجہ کیا تھا مجھے...یہ سچ ھے کے میں رائما سے منگنی توڑ دینا چاھتا تھا پر اس سے منگنی توڑنے کے بعد میں تم سے شادی کرلوں گا یہ میں نے کبھی نھیں سوچا تھا.... فلرٹ کر رھا تھا میں صرف تمھارے ساتھ...اور فلرٹ کرنے کا موقع خود تم نے فراھم کیا تھا مجھے...اپنی غلطیاں میرے سر مت ڈالو..."

کنول ": تم کس قدر کمینے ھو....رائما کے ایک

affair

کی خبر سن کر تم بے قرار ھوگئے....اور تم جو ھر روز ھر نئی لڑکی کے ساتھ گھومتے پھرتے نظر آتے ھو وہ کچھ نھیں.... تمھارا اپنے بارے میں کیا خیال ھے....کیا تم قابل ھو رائما جیسی نیک سیرت لڑکی کے ...شرم تو تم میں اتنی سی بھی نھیں ھے.... مجھ سے شادی کے وعدے کر کے اب میرے منہ پر بول رھے ھو کے صرف فلرٹ کر رھے تھے مجھ سے....میں ٹھیک کر رھی تھی رائما کی طلاق کرواکر تم سے....پھلے تو دل میں تھوڑا دوکھ تھا کے تمھاری وجہ سے میں اپنی بے قصور کزن کو بھی سزا دے رھی ھوں...پر اب سوچتی ھوں تم اس جیسی خوبصورت قابل اور سب سے بڑھ کر نیک سیرت لڑکی کے قابل ھی نھیں ھو...مجھے رش آتا ھے کے کیسے تم جیسے گھٹیا انسان کو رائما جیسی لڑکی مل گی..."

کنول کی آخری جملے اسد کے دل کو لگے تھے... کیونکے یہ وہ جملے تھے جو رائما ایک بار فون پر بات کرتے ہوۓ کھ رھی تھی ...کے وہ چاھتی تھی کے لوگ اسد یعنی مجھے خوش قسمت کھیں کے مجھے رائما ملی ...آج وہ دن تھا جو لوگوں کے منہ پر یہ جملا آگیا تھا...اور لوگ میرے منہ پر کھ رھے تھے کے میں ,میں اس کے قابل نھیں...وہ تو بھت خوبصورت ,قابل اور نیک سیرت ھے

"کنول کی نظر اچانک پیچھے پڑتی ھے اس کے منہ سے بے ساختہ نیکلتا ھے "رائما رائما کا نام اسد کے کانوں سے جب ٹکراتا ھے تو وہ حیرت سے پیچھے مڑتا ھے..اسد "اسے دیکھ گھبرایا تھا"...رائما

...رائما ساری باتیں اپنے کانوں سے سن چکی تھی

"اسد":رائما ....وہ

رائما رو رھی تھی اس کا ھاتھ اس کے منہ پر مارے شاکٹ کے رکھا ھوا تھا...وہ روتے ھوۓ وھاں سے بھاگ گی تھی...

کنول اسد پر غصہ کرتے ھوۓ": تمھیں کہا تھا ناں میں نے کوئی سن لے گا...اب سب کچھ سن لیا رائما نے..جو بات صرف ھم دونوں کے درمیان تھی وہ آج صرف تمھاری وجہ سے رائما کو پتا چل گی"

اسد رائما کے پیچھے بھاگتا ھے...

کنول ڈر کے مارے": جعفر تو مجھے چھوڑے گا نھیں...اگر رائما نے جعفر کو سب کچھ بتادیا تو"

"منھاج ": تم تیار ھوناں

"کنول ڈرتے ھوئے": میں کیا کروں اب؟؟؟

"منھاج اسے گھبرایا ھوا دیکھ": کیا ھوا ھے؟؟

کنول ڈرتے ھوئے": وھی جو نھیں ھونا چاھیے تھا.. میں اب کیا کروں" کنول کا ڈر کے مارے برا حال تھا.. اس نے جعفر کا غصہ دیکھ رکھا تھا.. اس کے کانوں میں "جعفر کے کھے الفاظ گونج رھے تھے"... میں بھاگ جاتی ھوں گھر

"اس نے کھا تو منھاج حیران ھوکر": کیا؟؟؟

کنول": ھاں.. یہ صحیح رھے گا.. میں گھر چلی جاتی ھوں .. نھیں بلکے اپنی سھیلی کے "گھر چلی جاتی ھوں

"منھاج اسے جھنجھوڑتے ھوئے": کیا ھوگیا ھوش کرو... کیا ھوا ھے کچھ بتاؤ گی مجھے

کنول ڈرتے ہوئے بولی "میرے پاس وقت نہیں ہے ابھی..مجھے یہاں سے جانا ہے "کہ کر اس نے اندر سے دروازہ لوک کیا اور کپڑے بدلے جلدی سے.. منھاج ...اس کی مدد کرتی ہے ھال سے چھپ کر نیکلنے میں

جعفر تیار ھوکر چینجیگ روم میں آتا ھے تو سارے گھر کی خواتین کو پاکر الجھ جاتا ھے "..کیا ھوا؟؟

سب کے چھرے پریشان تھے اور جعفر کو دیکھ تو سب کے چھروں کے رنگ ھی اڑ ...گئے تھے

جعفر سب میں کنول کو ناپاکر": کنول کھاں ھے؟؟؟ ...اور آپ سب اتنا پریشان "کیوں نظر آرھے ھیں؟؟

کنول کی والدہ جعفر کے سوال پر رونے لگتی ھیں.. جعفر انھیں روتا ھوا دیکھ": کیا ھوا چاچی ...آپ رو کیوں رھی ھیں؟؟؟"

پری واحد ھوتی ھے جو بڑی ھمت کر کے اسے بتاتی ھے ": کیونکے کنول مل نھیں رھی ھے.. شاید وہ بھاگ گی ھے.. اس کی منگنی کی سفید فراک بھی منھاج کو یھیں صوفے پر پڑئی ملی..."

جعفر کے یہ سن ھوش اڑےَ تھے.. اسے لگا کے پری نے اس کے سر پر بم پھوڑ دیا ھو" کیا؟؟"

دادا بھی اسی وقت کمرے میں داخل ھوےَ تھے.. انھوں نے بھی پری کی بات سن لی تھی..

جعفر غصے سے ":تم جانتی ہو تم کیا کھ رہی ہو...باھر میرے سارے مھمان انتظار کر رھے ھیں...اور تم کھ رہی ہو وہ بھاگ گی "...وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھا تھا...اس کی ماں نے آکر اس کے کندھے پر ھاتھ رکھ کر اسے صبر کی تلیقن کی تھی..

دادا":غصہ کرنے کا وقت نھیں ھے یہ..یہ کنول کو ڈھونڈنے کا وقت ھے...باھر مھمان بیٹھے ھیں..ھماری عزت کا سوال ھے"

جعفر دادا کی بات سن ان کے پاس چلتا ھوا آیا تھا":..دادا--- یہ کیا ھے؟؟..کیا آپ نے زبردستی کی تھی اس سے مجھ سے شادی کرنے کے لیے؟؟"

دادا جعفر کی بات سن حیرت سے":کیا؟؟....میں ایسا کیوں کروں گا...تمھارے سامنے اس نے خود ھاں کی تھی"

جعفر":پھر وہ اچانک سے عین منگنی والے دن کیوں بھاگ گی؟؟؟"وہ غصے سے دھارتے ہوئے استفسار کرنے لگا

دادا":مجھے خود نھیں پتا..یقین کرو میرا..."

جعفر":باھر میرے مھمان بیٹھے ھیں دادا...مجھے نھیں پتا...کنول کو لائیں...میری عزت کا سوال ھے یہ..."

دادا اس سے پہلے کچھ کھیں جعفر کا گارڈ دروازہ بجاکر":سر جعفر آپ کے خاص مھمان آگئے ھیں.."

جعفر یہ سنتے ھی،"دادا میرے خاص مھمان آگئے ھیں امریکہ سے...بھت بڑی ڈیل فائنل کروں گا میں آج...میں اپنے مھمانوں کے سامنے شرمندہ نھیں

ہوسکتا...پلیز کنول کو لے کر آئیں..لوگ میری منگیتر کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں باہر..مجھے نہیں معلوم ...میری منگیتر لے کر آئیں" کہہ کر باہر چلا جاتا ہے..

دادا غصے سے اعلان کرتے ہوئے": واقعی کسی کو نہیں پتا کے کنول کہاں ہے؟؟"

منھاج سب کچھ جاننے کے باوجود خاموش کھڑی رہتی ہے...

سب گھر کے مرد حضرات کنول کو ڈھونڈنے میں لگ گئے تھے...سب بہت پریشان تھے...

امیما": مجھے تو یقین نہیں آرہا..کنول جعفر جیسا لڑکا چھوڑ کر بھاگ گئی..."

"پری": مجھے خود

رائما کار دوڑاتے ہوئے گھر آگئی تھی...اسد اس کے پیچھے پیچھے دوسری کار میں آیا تھا..

اسد جب بھاگتا ہوا اپنے کمرے میں آتا ھے ..تو اسے کپڑے پیک کرتا ہوا پاتا ھے..وہ بھاگتے ہوئے آکر اس کا ھاتھ روکتا ھے": پلیز روکو... ھم بیٹھ کر بات کرلیتے ھیں"

رائما اس کا ھاتھ کپڑوں سے ھٹاتے ہوئے": نھیں...میں کوئی بات نھیں کرنا چاھتی تم سے" کھ کر روتے ہوئے جلدی جلدی کپڑے ڈالنے لگتی ھے..پھر اپنا

لیپ ٹائپ اٹھانے جانے لگتی ھے..اسد اس کے پیچھے پیچھے ":ایک بار میری بات تو سن لو...رائما"

...وہ دیکھ تک نھیں رھی تھی اسد کی جانب

اسد اس کے ھاتھ سے لیپ ٹائٹ چھینتے ھوئے":میں کچھ کھ رھا ھوں...پھلے میری ایک بار بات تو سن لو"

رائما غصے سے ":چھوڑو اسے اسد"

"اسد ":میں نھیں چھوڑو گا

رائما ؛"میں نے کھا دو اسد"وہ اس کے ھاتھ سے چھینے کی کوشش کرتے ھوئے

اسد": پھلے میری بات سن لو آرام سے بیٹھ کر... غصے سے بات خراب ھوجاۓ گی"

رائما اپنے آنسوں صاف کرتے ھوۓ ": اپنے پاس رکھ لو... میں نیا خرید لوں گی" کھ کر بیگ کی زیب لگاتی ھے.. اسد اس کے ھاتھ سے بیگ چھینتے ھوۓ": بیگ لے کر کھاں جارھی ھو؟؟"

رائما غصے سے ": اپنے گھر"

اسد": یہ تمھارا گھر ھے" وہ جتاتے ہوئے بتانے لگا

رائما": نھیں یہ میرا گھر نھیں " ...وہ روتے ھوۓ کھ کر اپنا بیگ اس سے لینے لگتی ھے... اسد حیران ھوکر": کیا؟؟؟ یہ تمھارا گھر نھیں ؟؟؟؟"

رائما اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال ":ھاں نھیں ھے..میں ابھی تم سے کوئی بات نھیں کرنا چاھتی...مجھے ابھی اکیلا رھنا ھے بس...مجھے جانے دو" کھ کر اس سے بیگ لے کر جانے لگتی ھے....اسد تیزی سے پیچھے سے آکر اس سے چیمٹ جاتا ھے..اپنے دونوں ھاتھوں سے اسکے دونوں ھاتھوں کو کس کے پکڑ کر فولٹ کر لیتا ھے..."رائما جھنجھلاتے ھوئے ":چھوڑو مجھے

"اسد":یہ میں نھیں کرسکتا

رائما":چھوڑو مجھے ...میں نے کھا..چھوڑو مجھے...میں تو ایک بدکردار لڑکی ھوں..جو

affairs

"چلاتی پھرتی ھے اپنے کزن سے...پھر تم نے مجھے کیوں پکڑ رکھا ھے؟؟

"... اسد بڑی محبت سے":مجھے بدگمان کیا گیا تھا...لیکن مجھ پر یقین کرو

وہ ابھی بول ھی رہا تھا کے رائما اس کی بات کاٹتے ہوۓ ":مجھے جانے دو
"اسد.. میں تمھاری کوئی بات نھیں سنا چاھتی

اسد ":رائما" وہ بول ھی رہا تھا کے اس کا اور رائما کا ایک ساتھ فون بجا تھا..اسد
"اسے چھوڑ نھیں رہا تھا مگر رائما ":فون بج رہا ھے

"اسد،"بجنے دو

"...رائما ":مجھے چھوڑو اسد

"فون مسلسل بج رہا تھا..رائما ":اپنا نھیں تو مجھے میرا اٹھانے دو

اسد یہ سن اس کا ھاتھ چھوڑ دیتا ھے وہ مڑ کر اسے غصے سے گھور کر دیکھتی ھے
....اور میز پر رکھا اپنا فون اٹھاتی ھے..اسد بھی اپنا فون اٹھاتا ھے

اسد کو اس کے والد کی کال آتی ھے":کھاں چلے گئے تم دونوں میاں بیوی...اچانک سے ..وہ بھی دونوں گاڑیاں لے کر؟؟"

"اسد":وہ ایک کام آگیا تھا..آپ فکر نہ کریں ہم دونوں آرھے ھیں

"والد":جلدی آؤ...سب یھاں رائما کا پوچھ رھے ھیں

"اسد":اچھا...میں لے کر آتا ھوں اسے

دوسری طرف رائما کو روشنی کا فون آیا تھا":...رائما تم کھاں ھو؟؟؟ سب تمھیں ڈھونڈ رھے ھیں..."

"رائما":مجھے پر کیوں؟؟؟

روشنی ":سب کھ رھے ھیں آخری بار تم ملی ھو کنول سے... تم نے کچھ کھا ھے کیا اس سے... تمھاری کوئی لڑائی ھوئی ھے اس سے....دادا بھت غصے میں ھیں اور تمھیں بلا رھے ھیں"

رائما ":آخری بار مطلب؟؟"

روشنی ":یار ...وہ کنول بھاگ گی ھے"

یہ سن رائما مارے شاکٹ کے ":کیا؟؟؟"

روشنی ":ھاں.... تم ھال سے کیوں چلی گیئں...سب یھی سمجھ رھے ھیں کے تم دونوں کے بیچ کچھ ھوا ھے"

رائما پریشان ھوکر ":میں وھاں آکر تم سے بات کرتی ھوں"

روشنی ":جلدی آؤ"

رائما اسد کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے وہاں سے بغیر کوئی سامان لیے جانے لگتی ھے...اسد رائما کی پوری بات سن چکا تھا وہ اپنا سر پکڑ کر ":اف کنول...مجھے پاگل کردے گی"

رائما کار کا دروازہ کھولتی ھے تو اسد پیچھے سے آکر چابی چھینتے ہوۓ":گاڑی میں چلاؤ گا"

"رائما ":مجھے تمھارے ساتھ نھیں جانا

اسد":سب انتظار کر رھے ھیں...جلدی بیٹھو"کھ کر اندر بیٹھ جاتا ھے...وہ ناچاھتے ہوۓ بھی اس کے ساتھ بیٹھ کر واپس ھال آتی ھے...

رائما کے پھنچتے ھی سب سے پہلے دادا ":کیا تم نے کچھ کھا ھے کنول سے؟؟؟ سچ بتاؤ رائما.... منهاج نے کھا کے اس نے تمھیں دیکھا تھا کمرے سے نیکلتے..."

رائما کچھ کھے اس سے پہلے اسد بولتا ھے ":یہ جھوٹ ھے ...میں رائما کے ساتھ ھی تھا ... ھم دونوں اس سے مل کر چلے گئے تھے"

دادا ":کیا؟؟... تم ساتھ تھے رائما کے؟؟

اسد":جی

دادا ":تو پھر رائما ھال سے کیوں چلی گی تھی؟؟

اسد":وہ تو مجھے کام آگیا تھا

منہاج فورا اسد کی بات سن بولی تھی": تم جھوٹ بول رہے ہو... میں نے رائما کو خود روتے ہوئے یہاں سے جاتے ہوئے دیکھا تھا..."

اسد": حیرت ہے آپ نے رائما کو نیکلتے ہوئے دیکھا مگر مجھے نہیں..."

منہاج سوچ میں پڑھ گی تھی... وہ صرف رائما کو پھسانا چاہ رہی تھی اپنی بہن کی خاطر... اسے لگ رہا تھا کے کنول کے ڈر کر بھاگنے کی وجہ رائما ہے...

اسد اسے سوچتا ہوا دیکھ": ایک بات بولوں... منہاج باجی... بس میں سوچ رہا تھا اگر آپ نے رائما کو روتے ہوئے ... بھاگ کر جاتے ہوئے دیکھا تو آپ کنول... سے بات کرنے یا پوچھنے کے رائما کیوں روتی ہوئی گی کمرے میں نہیں آئیں ؟؟؟..."

".... منہاج مزید پھنس گی تھی...اس کے پاس اسد کے سوال کا جواب نھیں تھا

"نھیں... میں کمرے میں بعد میں آئی تھی...اس وقت کنول یہاں نھیں تھی

...اس کے چھرے پر پسینا دیکھ اسد سمجھ گیا تھا کے وہ جھوٹ بول رھی ھے

دادا ": سچ بتاؤ منہاج ... تم نے واقعی رائما کو روتا ھوا جاتے ھوۓ دیکھا تھا یا نھیں؟؟؟"

منہاج خود پھنس رھی تھی رائما کو پھسانے میں": ...شاید میں نے کسی اور کو دیکھا ھو... میں نے صرف پیچھے سے دیکھا تھا تو مجھے لگا رائما ھے"

...دادا": حد ھے تم سے "...دادا غصے سے کمرے سے چلے گۓ تھے

...اب کمرے میں صرف اسد، رائما اور منھاج رہ گئے تھے

"اسد منھاج سے ": آپ رائما کو کیوں پھنسا رھی تھی آپ جان کے

منھاج رائما کو گھورتے ھوئے ": کیونکے تمھیں نھیں پتا ...واقعی یھی وجہ ھے کنول کے بھاگنے کی... کنول نے بتایا تھا مجھے کے اسے کوئی کیسٹ ملی ھے جس کا تعلق اس) رائما (سے ھے... جعفر نے اسے دھمکی دی تھی کے اگر کسی کو اس کے بارے میں پتا چلا تو وہ کنول کو نھیں چھوڑے گا... میری بھن بیچاری اپنی ھی منگنی سے ڈر کر بھاگ گی اس کی وجہ سے"

یہ سن رائما سمجھ گی تھی کے منھاج کس کیسٹ کی بات کر رھی ھے "...کیا کنول نے ضرور حیدر والی کیسٹ سن لی ھوگی... او۔نو"...وہ دل ہی دل گھبرا گئی... تھی یہ بات سن

اسد نے اس کی بات پر افسوس بھرے لھجے سے ": منھاج باجی مجھے آپ سے یہ
"...امید نھیں تھی

کھ کر رائما کا ھاتھ اسی کے سامنے پکڑ کر اسے کمرے سے لے جانے لگتا ھے تو
منھاج پیچھے سے ": تم جاننا نھیں چاھو گے کے اس کیسٹ میں ایسا کیا ھے جو
" جعفر اسے چھپارھا ھے

اسد پلٹ کر ": نھیں "کھ کر ابھی ایک قدم ھی آگے بڑھاتا ھے

"منھاج ":اس کا تعلق رائما سے ھے پھر بھی ؟؟؟

"...اسد پلٹ کر منھاج کو دیکھ بڑے اطمینان سے ": ھاں پھر بھی

رائما حیرت سے اسد کو تکتی ھے...اسے واقعی بھت حیرت تھی کے اسد جاننا تک
نھیں چاھتا کے اس میں کیا ھے...اس کا بھروسہ دیکھ ایک لمحے کے لیے وہ سب

کچھ بھول بس اسے شکر بھری نظروں سے تکتنے لگتی ھے... لیکن اگلے ھی لمحے وہ حواس میں لوٹی تھی... کمرے سے باھر نیکلتے ھی وہ اسد کا ھاتھ چھوڑ دیتی ھے.....

جعفر مھمانوں سے بات کر رھا تھا مگر اس کا دماغ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مفلوج ھوتا جارھا تھا... دل ھر لمحہ دعاگو تھا کے بس آج عزت رہ جائے":یا اللہ میری عزت رکھ لے" وہ بار بار سیڑھیوں کی طرف اس امید سے دیکھ رھا تھا کے کنول آجائے... ھر گزرتا ھوا لمحہ اس کی جان پر بھاری تھا.....اس کے اے۔ سی میں بھی پسینے چھوٹ رھے تھے... وہ دل میں":اللہ میری عزت بچالے"...وہ ھر لمحہ اسی دعا کو دھرا رھا تھا....

کے اچانک لائٹ اف ہوجاتی ھے.. سب اندھیرے میں ادھر اُدھر دیکھنے لگتے ھیں.. کے پھر ایک سفید روشنی جعفر پر پڑتی ھے... جس کے پڑنے سے اس کی آنکھیں پہلے تو چوندیا جاتی ھیں.. پھر اسے یاد آتا ھے کے یہ سیٹ۔اپ تو کنول کی انرٹی کا تھا.... وہ تیزی سے پلٹا تھا دیکھنے .. کے دوسری سفید لائٹ سیڑھیوں پر نظر آرھی تھی مگر کوئی آتا دیکھائی نھیں دے رہا تھا... وہ ناامید ہوکر سر جھکالیتا ھے... اپنے دل میں ": کنول میں تمھیں کبھی معاف نھیں کروں گا "....کھ کر اپنی ..... موٹھیاں کَس کے بند کر لیتا ھے

سب کی نظریں سیڑھیوں پر ٹکیں تھیں.. کے جعفر کے سماعت سے ٹک ٹک کی آواز ٹکراتی ھے مانو جیسے کوئی سیڑھیاں اتر رہا ہو.. وہ نظر اٹھاتا ھے تو حیرت سے تکتا کا تکتا رہ جاتا ھے.. آمنہ سفید فراک میں نھایت حسین تیار ہوۓ بڑی نزاکت سے اترتی ہوئی آرھی تھی... جعفر نے پہلی بار اسے اس قدر حسین روپ میں دیکھا تھا ...ایک دو لمحوں کے لیئے تو وہ بھی اس کے حسین سراپے میں محو ہوگیا

تھا...پھر آمنہ اسے دیکھ مسکرائی تھی...آمنہ بلکل فیری ٹیل کی کھانیوں جیسی شھزادی لگ رھی تھی...جس کے پرنس چارمیگ

prince charming

...کے ھوش اڑ گئے تھے اسے دیکھ

اس کی مسکراھٹ آج جعفر کے دل میں ھلچل مچا رھی تھی...اسے آمنہ کے کھے "الفاظ یاد آئے تھے ":میں اپنی جگہ خود بنالوں گی تم بس دروازے کھڑکیاں کھولی رکھنا وہ خودی سے ھمکلام ھوکر ":میں اس کے جواب میں مسکراء دیا تھا...شاید وہ پاگل لڑکی اس کا جواب ھاں سمجھ بیٹھی...پر اب سوچ رھا ھوں ----کیا مجھے "...ھاں کرنا چاھیے تھا؟؟؟

وہ سمجھ چکا تھا آمنہ کو کنول کی ڈریس میں دیکھ کے اس کے گھر والے آمنہ کو کنول بنا کر لائے ھیں... پر وہ اس سوچ میں تھا کے آمنہ اور اس کے گھر والے اس کے لیے تیار کیسے ہوگئے....

آمنہ کی فراک ایک طرف سے پری سمبھال رہی تھی..وہ آمنہ کے ساتھ ساتھ ھی نیچے آئی تھی....

آمنہ جعفر کے سامنے آکر روک گی تھی... جعفر حیرت سے..اس کے کان کے پاس آکر": تم کنول بن کر آئی ہو؟؟؟

آمنہ مسکراتے ہوئے ": نہیں... تمہارے لیے نہیں... تم جانتے ہو کے میں کون ہوں...اور لوگ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں اس سے مجھے فرق نہیں پڑتا..."

جعفر ہلکے سے اس کے کان میں ": دادا نے کیسے منایا تمہارے والد کو؟؟؟"

آمنہ ": کوئی بزنس ڈیل ہوئی ہے ..اور یہ وعدہ بھی کے تم مجھ سے شادی کرو گے.... تھوڑے دنوں بعد اس جھوٹی منگنی کو توڑ دیا جائے گا...جو آج کنول اور تمہارے بیچ ہوگی"

جعفر یہ سن ": او..."

آمنہ ": دیکھ لو... قسمت مجھے کھینچ کر تمہارے پاس لائی ہے..اب بھی ہاں نہیں کہو گے؟؟"

"جعفر اس کے جواب میں مسکراء کر":انگوٹھی پھناؤ...لوگ دیکھ رھے ھیں

..آمنہ ":اف "...کھ کر مسکراتے ھوئے اسے انگوٹھی پھناتی ھے

سب تالیاں بجانے لگتے ھیں...پھر جعفر اپنی جیب سے انگوٹھی نیکال کر

.... لاؤ"اس نے ھاتھ مانگا تھا ..وہ بھی بے دلی سے":

"آمنہ ھلکے سے ":ذرا پیار سے مانگو ...آخر ھاتھ مانگ رھے ھو کسی لڑکی کا

جعفر پھلے مسکراء کر بڑے پیار سے ":پیار سے مانگوں ..وہ بھی میں"پھر اچانک

مسکراھٹ اپنے چھرے سے غائب کر اترا کر":تمھارے خوابوں میں"کھ کر اس کا

...ھاتھ خود ھی پکڑ لیا تھا اور انگوٹھی پھنادی تھی

جعفر کے لیے یہ صرف ایک نکلی منگنی تھی..مگر رائما کے لیے اصلی....جیسے ھی

جعفر خود ھاتھ پکڑ کر انگوٹھی پھناتا ھے رائما کی آنکھوں میں ناچاھتے ھوئے بھی

آنسوں آجاتے ھیں.. لیکن اسی لمحے اسد اس کا ھاتھ مضبوطی سے پکڑ لیتا ھے..وہ اسد کو دیکھ کر ھاتھ چھوڑانے لگتی ھے...مگر وہ چھوڑتا نھیں بلکے پکڑ اور مضبوط .....کرلیتا ھے....آخر کار وہ چھڑانے کی کوشش روک دیتی ھے

.....سب خوب مبارکباد دینے لگتے ھیں جعفر اور آمنہ) کنول (کو

"جعفر آمنہ کے کان میں ":میری امانت؟؟

"آمنہ لوگوں کی نظروں سے بچاکر اس کے ھاتھ میں پکڑاتی ھے...جعفر ":شکریہ

...جعفر نے سائڈ میں جاکر لوکٹ پھن لیا تھا..تاکے وہ پھر سے کھو نا جائے

جعفر جیسے ھی پلٹتا ھے اسد سے ٹکرا جاتا ھے..تب اسد کی نظر اس کے لوکٹ پر پڑتی ھے.. جعفر سب سے پہلے اپنا لوکٹ چھوپاتا ھے..مگر تب تک دیر ھوچکی تھی.. جعفر تیزی سے معذرت کرتا نیکل گیا تھا..اسد خوش ھوکر":اوف.....زبردست...رائما سے انگوٹھی کھوئی نھیں ھے اس نے جعفر کو واپس کردی ھے...."

منگنی سے واپسی پر اسد رائما کو جواد کے ساتھ جاتا دیکھ ،"کھاں جارھی ھو؟؟"

رائما":گھر"

اسد جواد کو دیکھ مسکراتا ھے اور رائما کو آنکھیں دیکھاکر":تمھاری شادی ھوچکی ھے اب ....اور میرا گھر ھی تمھارا گھر ھے اب

b.b

آپ ھی بتائیں میاں بیوی میں چھوٹی موٹی لڑائی تو عام سی بات ھے ناں"...اسی وقت رائما کو اشارے سے کھتا ھے ":کیا بتادوں جواد کو سب؟؟؟"آبرو اچکا کر..

رائما جواد کے برابر میں کھڑی تھی وہ اسد سے آنکھوں کے اشارے میں":تم ایسا نھیں کرسکتے"

اسد آنکھوں کے اشارے سے":میں جواد کو بتادوں گا اگر تم میرے ساتھ جانے کے لیے راضی نہ ھوئی تو.."

جواد ان دونوں کو آنکھوں کے اشاروں سے بات کرتا دیکھ رھا تھا...

رائما اسے غصے سے گھورتے ھوۓ آنکھوں کے اشارے سے،"تم ایسا نھیں کرو گے"

اسد اس کے جواب میں ھلکا سہ طنزیہ مسکراتا ھے..جیسے کھ رھا ھو کے ٹھیک ھے....اب دیکھو پھر تماشہ...

اسد جواد سے ":میں کیا بتاؤ ں

b.b...

"..میں آپ کو شروع سے بتاتا ھوں..پھر آپ ھی اسے سمجھائیے گا..ھوا یوں تھا

اسد ابھی بول ھی رھا تھا کے رائما گھبرا کر اس کے پاس تیزی سے چل کر آتی ھے

...اور آنکھوں کے اشارے سے ":تم....اف...میں چل رھی ھوں تمھارے ساتھ

b.b

کو مت بتاؤ" پھر بھولا سہ چھرہ بنا کر جواد کے سامنے ":کیوں مزاق کر کے

b.b

کو تنگ کر رھے ھو" پھر جواد سے مخاطب ھوکر ":یہ مزاق کر رھے ھیں ..آپ فکر

"..مت کریں

جواد سمجھ چکا تھا کے کچھ گڑبڑ چل رھی ھے ان دونوں میاں بیوی کے درمیان

"سب کچھ ٹھیک تو ھے ناں؟؟ کیا تم دونوں کی لڑائی سریس ھے؟؟":..

...رائما اس پر اسد کو گھورتے ہوئے": نھیں "کرنے کا کھتی ھے

اسد کا کام تو ھوگیا تھا وہ جانے کے لیے تیار تھی اس کے ساتھ..پھر وہ مزید جواد کو پریشان کیوں کرتا...وہ مسکراتے ہوئے":ارے یار... نھیں کچھ سریس نھیں ھے... ھلکی پلکی تو ھم دونوں میں ھوتی رھتی ھے..بے فکر رھو"

"جواد فکر مند ھوکر": پکا ناں؟؟

رائما مسکراتے ہوئے":ھاں... چلیں اسد" وہ بڑے پیار سے دانت پیستے ہوئے ...اسد سے پوچھ رہی تھی

"اسد بڑی مسرت بھرے لہجے میں":ھاں ضرور" پھر جواد سے":شکریہ

رائما کار کے پاس آکر غصے سے اسد کو دیکھتی ھے .... غصے میں وہ جو ناک پھولا کر اسے گھورتی ھے اور اپنے چھرے پر آنے والی آوارا لٹ جو چھرے پر آنکھوں کے آگے آگرئی تھی اسے منہ سے پھوک مار کر اوڑاتی ھے....اسد کو وہ اس کی ادائیں بھت بھاء رھی ھوتی ھیں..وہ صرف کار کا دروازہ پکڑے اسے غصے میں ادائیں دیکھا کر کار میں بیٹھتا ھوا دیکھ مسکراتا ھے"...اف ...یہ ادائیں"....اسے محسوس ....ھوتا ھے وہ تو صرف اب اپنی اداوں سے ھی اسے مار رھی ھے

"جعفر آمنہ سے سب مہمانوں کے جانے کے بعد چینجگ روم میں آکر": شکریہ

"آمنہ مسکراتے ہوئے": یہ تو میری خوش قسمتی ہے

...اس کا مسکرانا آج ناجانے کیوں جعفر کے دل میں ہلچل مچارہا تھا

جعفر مسکراتے ہوئے": تم صرف اس لیے آئیں آج کنول بن کر کیو کے دادا اور تمہارے ڈیڈ نے کہا تھا؟؟" وہ اس سوال کا جواب سننا چاہتا تھا...اس کے منہ سے..

"آمنہ تعجب سے ": وہ سوال کیوں پوچھ رہے ہو جس کا جواب جانتے ہو.؟؟؟

"جعفر تھوڑا اس کے قریب آکر ": کیونکے میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں

آمنہ اس کا جواب سن مسکراء دی...پھر اس کے پاس آکر کان میں ہلکے سے ": پہلے تم ہاں کرو...ابھی تک تم نے ہاں نہیں کہا ہے" کہہ کر اس کے

کان سے اپنا چہرہ دور کرنے ھی لگتی ھے کے جعفر اس کی گردن پر ھاتھ رکھ کر اسے خود سے دور جانے سے روک دیتا ھے...آمنہ کی تو سانس ھی رک جاتی ھے..وہ پھٹی پھٹی نگاہ سے اسے تکنے لگتی ھے....جعفر اس کی آنکھوں کو دیکھ سمجھ جاتا ھے کے وہ نروس ھوگی ھے...اسے محسوس ھورھا تھا جیسے وہ سانس بھی نھیں لے رھی...اس نے اس کی گردن کو کیا پکڑا اس کو سر تا پاؤں ھلادیا تھا

جعفر اس لمحے اس کے چھرے کے خود قریب آکر بڑے پیار سے ":اس دن میرے آفس میں دھڑلے سے گھس آئیں تم...اور آج سب کے سامنے دھڑلے سے آکر مجھے منگنی کی انگوٹھی پھنادی تم نے...تمھیں اب بھی لگتا ھے تمھیں میری ھاں کی ضرور ھے؟؟"کھ کر جب وہ خاموش ھوا تو اسے آمنہ سے نزدیکی کا احساس ھوا ...دونوں ایک دوسرے کے اتنا قریب آگئے تھے کے ایک دوسرے کی سانسوں کی مھک سونگ پارھے تھے...جعفر نھیں جانتا تھا کے آج آمنہ کے اتنے

قریب آکر اسے دیکھنے سے عجیب سی کیفیت میں مبتلا ھوجائے گا...اس کی سانسوں کی گرمی سے جعفر کا سانس روکنے لگا تھا اب...آمنہ سے زیادہ وہ نروس ھوگیا تھا....اسے سانس تک نھیں آرھی تھی...اوپر سے آمنہ کا بڑی بڑی آنکھوں سے اس کو دیکھنا...اس کے دل کو آمنہ کی جانب مائل کر رہا تھا....دونوں کو پسینے ...آنے لگے تھے ان دو چار لمحوں میں ھی

جعفر نے فورا اس کی گردن سے ھاتھ ھٹایا تھا..اور بغیر اپنا جواب سنے تیزی سے باھر بھاگا تھا یہ کھ کر ": تم چینج کر کے آجاؤ...میں باھر انتظار کر رہا ھوں"

وہ باھر جاکر ایک لمبا سانس لیتا ھے دروازہ سے لگ کر...اسے گرمی لگ رھی تھی بری طرح": ....آہ...کیا تھا یہ؟؟؟"

آمنہ باھر آکر اسے نظریں جھکاکر کنول کا سوٹ دیتے ھوئے ": یہ لو"

"جعفر بھی اپنی نظریں نہیں اٹھاتا": میں تمھیں اس جیسی دوسری لادوں گا

آمنہ اس پر نظریں اٹھاکر اسے دیکھتی ھے تو مسکراء دیتی ھے یہ دیکھ کے وہ بھی

"...نظریں جھکائے ہوئے ھے": اس کی ضرور نہیں

"جعفر": کیوں تمھیں پسند نہیں آئی؟؟

آمنہ اسے دیکھ کر": مجھے نہیں لگتا کے مجھ پر یہ خاص اچھی لگی ھوگی.. سفید رنگ کی ھے ناں... سفید رنگ میں نہیں پھنتی... ھم ساولوں پر سوٹ نہیں کرتا زیادہ.. میں سوچ رھی تھی کے شاید آج میری جگہ اسے کنول پھن کر آتی تو قیامت

"...ڈاھتی

"اس پر جعفر کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا": تم سے زیادہ نہیں

"آمنہ ٹھیک طرح سن نہیں سکی تھی کے اس نے کیا کھا": کیا؟؟؟

جعفر اپنی زبان دانتوں میں دباتے ہوۓ":اف "...پھر بات کا موضوع بدلتے ہوۓ":تم نے میرے سوال کا جواب نھیں دیا ابھی تک

آمنہ دل کی پوری سچائی سے اسے چاھنے لگی تھی...وہ اس کے سوال پر مسکراتے ہوۓ ":اگر میں اپنے ڈیڈ کی اتنی ھی سننے والی ھوتی..تو کیا ھی بات تھی...میری ڈیڈ کا ھر وقت میری وجہ سے بلڈ پریشر نہ بڑھا رھتا...نہ میری مما ھر وقت اپنی قسمت کو کوستی رھتی مجھ جیسی بیٹی پانے پر...اور ھاں...سب سے بڑھ کر اب تک تو ھماری شادی ھوچکی ھوتی "...پھر وہ سنجیدہ ھوکر ":یہ سوال پوچھنا بند کرو میں صرف و صرف آج تمھارے لیے آئی تھی..جب میں نے کنول کا سننا..تو...مجھے لگا تم پریشان ھوگے...اور اکیلے بھی...اس لیے فورا تیار ھوکر آگی"

وہ جواباً فقط مسکراء دیا----اس کا جواب سن.....

****_ _ _** ***

دو دن گزر گئے تھے...مگر رائما نے ایک بار بھی اسد سے بات نہیں کی تھی...اور نہ اسد نے کوشش کی..وہ چاھتا تھا کے پہلے اس کا غصہ تھوڑا ھلکا ھوجائے...مامی ...رائما سے بات کرنا چاہ رھی تھیں

رات میں رائما جب اپنے کمرے سے نیکلتی ھے پانی کا جگ بھرنے...تو مامی اسے کچن سے پکڑ کر اپنے کمرے میں لے جاتی ھیں...ماموں تین دنوں کے لیے بزنس کے سلسلے میں گئے ھوئے تھے...تو اسد کی والدہ کو لگتا ھے یہ صحیح موقع ھے رائما سے بات کرنے کا..--

" مامی صوفے کی جانب اشارہ کرتے ھوئے کھ رھی تھیں ":بیٹھو

رائما سمجھ گی تھی کے وہ کیا بات کرنا چاھتی ھیں":...مامی ...اسد نے کھا تھا وہ "آپ سے خود بات کرلے گا

مامی یہ سن":وہ کیا بات کرے گا..... سمجھانے کی ضرورت تمھیں ھے اسے "...نھیں...میاں بیوی کا رشتہ ایک کی کوششوں سے نھیں چلتا

رائما سمجھی وہ اس کی بات کر رھی ھیں":مامی تبھی تو ضروری ھے کے آپ اسد "سے ھی بات کرلیں

مامی":نھیں ضروری ھے کے میں تم سے بات کروں"...وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے ---

"رائما حیران ھوکر":کیا؟؟ مجھ سے

مامی": ہاں...رائما میں نابینا نہیں ہوں سب نظر آتا ہے مجھے...اسد کی محبت بھی اور تمہارا اس سے بھاگنا بھی"

رائما حیران ہوکر طنزیہ استفسار کرتے ہوئے": کیا اسد کی محبت؟؟؟ کون سی محبت؟؟..."

مامی اس پر": تمہیں واقعی اس کی محبت نظر نہیں آتی؟؟"

رائما": مامی آپ کو غلط فہمی ہوگی ہے... میں صرف اس کی مجبوری ہوں....جو آپ نے زبردستی اس کے گلے باندھ دی ہے...وہ تو مجھ سے شادی تک نہیں کرنا چاہتا تھا...نفرت کرتا ہے مجھ سے وہ..... صرف دنیا دیکھاوے کے لیے کرتا ہے وہ یہ سب کچھ...جیسے آپ محبت کا نام دے رہی ہیں"

مامی حیران ہوکر": مجبوری ؟؟؟کون سی مجبوری؟؟ "...وہ رائما کی بات سن سمجھ گئی تھیں کے وہ بھت زیادہ غلط فھمی کا شکار ھے...وہ اسے حقیقت بیان کرتے ہوئے": میں نے صرف منگنی زبردستی کرائی تھی ...نکاح نھیں"...

یہ سن اس کے کان کھڑے ہوئے تھے،"کیا؟؟ پر آپ نے خود میرے سامنے ابو سے کھا تھا نکاح آپ کی خواھش پر ھورھا ھے"

مامی ": وہ تو اسد نے منع کیا تھا اس لیے میں نے ایسا کھا...وہ نھیں چاھتا تھا کے تمھیں پتا چلے کے وہ بے صبرا ھوجارھا تھا تم سے نکاح کے لیے..."

رائما": ایسا نھیں ھوسکتا...اسے میں پسند نھیں تھی"...وہ بے یقینی سے کیفیت میں مبتلا ہوگئی تھی

مامی ":ایسا تم سے کس نے کھا کے تم اسے پسند نھیں تھی؟؟...اس دن تم اس کے چھرے کی خوشی دیکھتیں جب وہ نکاح کے لیے ھم سے خود کھنے آیا تھا...پھولے نھیں سماء رھا تھا وہ تو....اور تم خود عقل مند ھو ...ذرا بتاؤ مجھے ایک لڑکا خوشی خوشی جس لڑکی سے نکاح کرنا چاھے ...کیا وہ لڑکی اسے ناپسند ھوسکتی ھے؟؟"

.... رائما سوچ میں پڑھ گی تھی

مامی اس کے ھاتھ پر اپنا ھاتھ رکھ کر ":وہ بھت محبت کرتا ھے تم سے رائما...مجھے تو ھر لمحہ اس کی آنکھوں میں تمھارے لیے محبت ھی محبت نظر آتی ھے...میں حیران ھوں تمھیں کیسے نھیں آتی؟؟؟"

"رائما مامی کو دیکھ ":پر اس نے خود کھا ھے مجھ سے ...وہ نفرت کرتا ھے مجھ سے

مامی اس پر مسکراتے ہوئے ":اچھا... شاید وہ جل کر کہ رہا ہو... جل گیا ہو کے تمھیں اس کی محبت نظر نہیں آتی..."

"رائما اس پر طنزیہ ":کرے گا تو نظر آئے گی ناں

مامی اس پر ":تم تو واقعی بہت انجان ہو ...میں نے کبھی اسد کو کسی کے کھانے پینے یہاں تک کے سونے کا خیال رکھتے نہیں دیکھا...مگر وہ تمھارا رکھتا ھے....جب تک تمھیں اپنے سامنے دودھ کا گلاس پورا نہ پیتا دیکھ لے وہ اپنے کام پر نہیں جاتا.." ....انھوں نے احساس دلانا شروع کیا تو رائما کو احساس ھونا شروع ھوا تھا

مامی ": وہ لڑکا جو اپنے کمرے میں کسی کو گھسنے نہ دے تمہارے جانے پر غصہ نہیں ہوا تھا تمھیں یاد نہیں... بلکے تمہاری خاطر اس نے رمشاء کو بھی اپنے کمرے میں برداشت کرلیا تھا... ایسا کیوں کیا تھا اس نے رائما ؟؟؟"

انھوں نے پوچھا تو وہ سوچ میں پڑھ گی تھی

مامی ": چلو یہ چھوڑو.... میرا اسد اپنی چیزیں شیئر کرنے کا عادی نہیں ھے... یہ تم بھی جانتی ہو... مگر تمھیں اپنی پوری کی پوری الماری دے دی... اور خود اپنا سامان برابر والے کمرے میں رکھ لیا.... تمھیں کبھی نہیں سوچا کے وہ تمہارے لیے اپنی عادات کیوں بدل رہا ھے ؟؟؟"

رائما": میں نے کبھی اس طرح نہیں سوچا.... میں نے صرف اس کے الفاظوں پر یقین کیا جو وہ کھتا ھے..."

مامی ":تو اب کرلو..پتا نھیں مجھے تمھیں یہ بتانا چاھیے یا نھیں پر... سوچ رھی ھوں بتادوں... تم جب اپنی ایجنسی کے لیے بھت پریشان تھیں تو اسد نے تمھارے ماموں سے مدد مانگی تھی تمھاری خاطر.... جبکے تم باخبر ھو کے وہ تو بزنس کے نام سے ھی چڑھتا ھے..مگر صرف تمھاری خاطر وہ اب بزنس کررھا ھے...وہ اپنے پیسے بڑی بڑی کمپنیوں میں انویسٹر بن کر لگا رھا ھے اور انویسٹ کی شرط صرف یہ رکھتا ھے کے اس کمپنی کے پروڈیکٹ کا ایڈورٹائزنگ کا کام تمھیں ملے "

"رائما کو یہ سن ایسا لگا کے مامی نے اس کے سر پر زور دار بم پھاڑا ھو":کیا؟؟؟

مامی":اسے مت بتانا کے میں نے تمھیں بتایا ھے...وہ مجھ سے ناراض ھوجائے گا ورنہ...."

رائما کے دل کی دنیا ھی بدل گی تھی آج...یہ جاننے کے بعد کے اسد اس کے لیے .....کیا کیا کررھا ھے

مامی ":بیٹا وہ واقعی بھت محبت کرتا ھے تم سے ... شوھر ھے وہ تمھارا...اس کا حق ھے کے بدلے میں اس کی بیوی یعنی تم اس سے محبت کرو.....قریب جاؤ اس کے رائما... تم سمجھ رھی ھو ناں میں کیا کھ رھی ھوں...."

رائما اثبات میں سر ھلاتی ھے...وہ کمرے کا دروازہ کھولنے لگتی ھے ..پھر یاد آتا ھے وہ پانی کا جگ تو کچن میں ھی چھوڑ آئی تھی...وہ واپس نیچے جاتی ھے ... کچن سے جگ اٹھاکر جب وہ صحن میں آتی ھے..تو تھوڑی دیر یھیں صوفے پر لیٹ جائے یہ سوچ کر جگ سامنے میز پر رکھ صوفے پر آنکھیں بند کر کے لیٹ جاتی ھے...

اسد کمرے میں پریشان ھورھا تھا...کے آخر وہ ابھی تک آئی کیوں نھیں..وہ تھک گیا تھا انتظار کر کر کے...وہ نیچے آتا ھے اسے ڈھونڈتا ھوا تو اسے وہ صحن میں ھی سوتی ھوئی نظر آتی ھے..وہ اس کے پاس آکر مسکراء کر ":کیا یار...میں کب سے تمھارا انتظار کر رھا ھوں...اور تم یہیں سوگیئں"..رائما اس کی بات سن آنکھ کھولنے ھی والی ھوتی ھے کے وہ اتنے میں جھک کر اسے اپنی بھاؤں میں بھر لیتا ھے"...ھر بار کی طرح"کھ کر مسکراتا ھے اور بڑی محبت سے اسے دیکھتے ھوئے .....اوپر لے جانے لگتا ھے

رائما کنفیوس ھوجاتی ھے کے وہ اب کیا کرے...اسے بتائے کے وہ جاگ رھی ھے یا ایسے ھی آنکھیں بند کرئی رھے..وہ محسوس کر پارھی تھی اسد کی نظروں کی تپیش کو اپنے خوبصورت چھرے پر..وہ جھیپ گی تھی..کیونکے اس لمحے وہ اس کی باھوں میں تھی..وہ سوچتی ھے آنکھیں نہ کھولنا ھی بھتر ھے اب...پھر اپنے دل

میں":اُو...تو اس طرح چلتی ہوں میں نیند میں... تبھی مامی کہ رہی تھیں کے یہ میرے سونے تک کا خیال رکھتا ہے...."

دوسرے دن ..اسد کچن میں داخل ہوتا ہے تو دیکھتا ہے کے رائما کچن میں اکیلے کھڑی ہے ...اس نے چولھے کی گیس اون کر رکھی ہے اور سوچوں میں گم سم کھڑی ہے...رائما کا ذہن سوچوں کے سمندر میں ڈوبتا جارہا تھا...اسے اسد کا پوچھنا یاد آیا تھا": تمھیں کیا لگتا ہے مجھے تم سے محبت ہے؟؟" پھر اسد کا کھنا یاد آیا تھا مجھے تم سے نفرت ہے" ...رائما خود سے ":سب کچھ اتنا الجھا ہوا کیوں ہے؟؟...وہ کھتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ...کیا وہ جو سب میرے لیے کرتا ہے وہ محبت ہے؟؟... نھیں وہ مجھ سے محبت نھیں کرتا...اس نے تو کبھی مجھ سے منگنی کے بعد ٹھیک طرح بات تک نھیں ....وہ محبت کرتا ہے؟؟....اف...میں پاگل ہوجاؤ گی"

رائما اتنی سوچوں میں گم تھی کے اس نے ماچس جلا کر چولھے پر ڈالنے کی بجائے زمین پر ڈال دی تھی...وہ اس قدر کھوئی ھوئی تھی کے اسے پتا ھی نھیں ھوتا کے وہ کر کیا رھی ھے... گیس کے اتنے دیر سے کھولنے ھونے کی وجہ سے گیس آکسیجن کی طرح پھیلنے لگتی ھے..اسد اور رائما میں پانچ سے چھ قدم کا فاصلہ ھوتا ھے...اسد کچن کے دروازے پر کھڑا ھوتا ھے

اس بار جب رائما ماچس کی تیلی جلا کر چولھے پر ڈالتی ھے تو اسی لمحے کے دوران اسد بھاگتا ھوا آکر رائما کو اپنے گلے سے لگا کر اس کے بالوں کو اپنے ھاتھوں سے چھپالیتا ھے...ماچس کی تیلی چولھے پر جاتے ھی ایک زور دار آگ کا شولا بن کر اٹھتی ھے .....

رائما کو تو کوئی چوٹ نہیں آتی مگر اسد کے دونوں ھاتھوں پر آگ آجاتی ھے...اور جلنے کے نشان بھی..... تھوڑی دیر تک اسے سینے سے لگا کر رکھتا ھے.....اپنے دل کو سکون دیتا ھے کے وہ ٹھیک ھے اور اس وقت اس کے حصار میں ھے...پھر ھٹ کر تیزی سے چولھے کا بٹن اف کرتا ھے ...پھر غصے سے رائما کو دیکھ": مرنے کا شوق آرھا ھے تمھیں؟؟؟؟.... تمھیں پتا ھے کے گیس کو کھولے رکھنے سے آکسیجن میں گیس پھیل جاتی ھے جس کی وجہ سے آگ لگ سکتی ھے...یا گیس کے پھٹ جانے کی وجہ سے دھماکا بھی ھوسکتا ھے"

رائما کی نظر اسد کے ھاتھوں پر پڑتی ھے...رائما اس کا ھاتھ پکڑ کر ":اسد تمھیں تو چوٹ آئی ھے"

اسد لاپرواھی سے اپنے ھاتھ دیکھ ":بس ھلکا سہ آگ کی بھاپ سے جل گیا ھے خود ھی ٹھیک ھوجاۓ گا"

رائما کی جان نیکلے جارھی تھی اس کا ہاتھ دیکھ ":کیا کھا ہلکا سہ؟؟ یہ تمھیں ہلکا سہ لگ رہا ھے...الٹے ہاتھ پر تو بھت زیادہ چوٹ آئی ھے...چلو میں کریم لگادیتی ھوں"

اسد اپنے کمرے میں بیٹھا تھا اور رائما تیزی سے کریم لے کر آئی لگانے کے لیۓ....وہ اسد کے برابر میں بیٹھ کر اپنا الٹا ھاتھ آگے کرتے ھوۓ بولتی ھے":لاؤ ھاتھ دو"

اسد دل ھی دل اسے اپنے لیے پریشان ھوتا دیکھ خوش ھورھا تھا...اسے چھیڑتے ھوئے":پیار سے مانگو....تو شاید میں اپنا ھاتھ تمھارے ھاتھ میں دے دوں"

رائما اسکی اس بات پر جھنجھلاتے ھوئے":اسد میں مزاق نھیں کر رھی...ھاتھ دو اپنا"

اسد اتراتے ھوئے":پھلے پیار سے مانگو...پھر تمھارے ھاتھ میں اپنا ھاتھ دوں گا...ویسے بھی اسد رافع کا ھاتھ ھے ایسے ھی تو نھیں مل جائے گا تمھیں"

رائما اس کے جواب میں مزید اتراتے ھوئے":مجھے اسد رافع کا ھاتھ ھمیشہ کے لیے نھیں چاھیے...صرف دوائی لگانے کے لیے مانگ رھی ھوں...تو اب دے دو"

"...اسد":ایک بار پیار سے نھیں مانگ سکتی؟؟

رائما سنجیدگی سے آنکھوں میں جھانکتے ھوئے پوچھ رھی تھی ":ضروری ھے میرے "مانگنے پر ھی دو گے؟؟..کیا بناء جھکائے...بناء مانگے نھیں دے سکتے؟؟

اسد اس کے سوال کے جواب میں اپنا ھاتھ اسکے آگے بڑھا دیتا ھے.....پھر آنکھوں میں جھانکتے ھوئے اس کی ...رومانس بھرے لھجے سے ":لے لو....تمھارا ھی ھوں...بناء مانگے....بناء جھکائے" اس نے نھایت سادگی سے خود کو اس کے حوالے کردیا تھا ...

اس کا یہ چھوٹا سہ جملا دل کو گھایل کرگیا تھا...وہ اس کا چھرا تکتی سی رہ گی تھی..دل اس کے آگے آج جھک رھا تھا...اسد یھی دیکھ رھا تھا کے اس کے

دیکھنے کا انداز اب کچھ الگ ھے ...اسد اسے اپنی محبت کے سحر میں جکڑنے میں ...کامیاب ھوا تھا آج

اسد اس کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتے ھوۓ": کیا کھاں کھو گیئں؟؟؟...کریم "نھیں لگا رھی؟؟

...رائما فورا حواسوں میں لوٹی تھی": ...ھاں... "..وہ مسکرایا تھا اس کی حالت دیکھ

"جواد دادا کے آفس میں آکر": دادا مجھے الگ گھر چاھیے

دادا": پھر وھی بات... تم عریچ کو سمجھاتے کیوں نھیں" جعفر وھیں پیچھے کھڑا تھا دادا کے..وہ فائلیں سیٹ کر رھا تھا ساری دادا کے لیے... کیونکے دادا بھت دنوں .... بعد آفس آۓ تھے آج صرف میٹنگ کے لیے خاص تشریف لائے تھے

جواد جعفر کو دیکھ ":کیا صرف یہ ھی آپ کا پوتا ھے ... میں نھیں؟؟؟؟...بار بار بس یھی بات مجھ سے عریج پوچھتی ھے...جس کا جواب میں نھیں دے پاتا...پلیز میری بات سمجھیں..."

جعفر کو جواد کے الفاظ بھت ناگوار گزرے تھے...لیکن وہ خاموش کھڑا اپنا کام کرتا رھا ...جیسے مانو اس نے کچھ سنا ھی نھیں

دادا سر پکڑتے ہوئے،"مجھے سمجھ نھیں آتا کے عریج کو مسئلہ کیا ھے ساتھ رھنے میں؟؟؟"

"جواد":الگ گھر اس کی خواھش ھے..پلیز

دادا اس کے ضد کرنے پر":ٹھیک ھے ....کرو جو دل میں آئے"....وہ کھ کر غصے سے باھر نیکل گئے تھے آفس سے ...

جعفر دادا کے جانے کے بعد": مجھے دادا کے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے...دادا نے زبردستی مجھے دیئے تھے...اور تم جانتے ہو مجھے تو خود الگ رہنا پسند نہیں...وہ تو کچھ کام...."

وہ بول ہی رہا تھا کے جواد": سوری....مجھے پتا ہے تمھیں میری بات بری لگ گی ہے" کہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے... جعفر کو بہت دوکھ پہنچتا ہے جواد کے اس رویے سے کیونکے اس نے محسوس کیا تھا کے اس نے جو معافی مانگی وہ صرف محض الفاظ تھے.....وہ بہت افسردہ ہوجاتا ہے...اب اسے محسوس ہورہا تھا کے اسکی کامیابی اس کے اپنوں کی ہی آنکھوں میں کھٹک رہی ہے ... جعفر دادا سے الگ ہونے کا ارادہ کرلیتا ہے...اور سوچتا ہے کے اپنی جگہ جواد کو دے دے گا...

میٹنگ چل رہی تھی...سارے ڈاریکٹر بیٹھے تھے... جعفر سب کو نئے پروجیکٹ کے بارے میں ساری ڈیٹیل دے رہا تھا...کے اچانک کمرے کا دروازہ کھلتا ھے اور آمنہ اندر داخل ہوتی ھے... منگنی کی رات جو ہوا جعفر اور آمنہ کے درمیان اس کے بعد سے ھی .... جعفر نے اسکی طرف نگاہ اٹھاکر نھیں دیکھا تھا...وہ بات بھی کرتی تو نظریں نیچے رکھتا...اس لمحے دروازہ کھولنے پر اس تجسس سے کے دروازے پر کون آیا ھے بیچ میٹنگ میں ....اس نے بھی دیکھا تھا سب کی طرح لیکن آمنہ کا چھرہ دیکھتے ھی اسے وہ لمحہ یاد آگیا تھا جب اس کی سانسوں کی گرمی.... سے اس کے سانسیں تھم سی گی تھیں...اس کی بڑی بڑی آنکھیں، اسکے گلاب کی ....پنکھڑیوں جیسے ہونٹ....اس کی نزدیکی...اسکی خوبصورت گردن پر رکھا اپنا ھاتھ دیکھتے ھی وہ واپس اسی لمحے میں جی رہا تھا...سب کی نظریں جعفر کو حیرت سے تک رھیں تھیں کیونکے وہ میٹنگ کو بھول آمنہ کو دیکھنے میں محو ہوگیا تھا....آمنہ ... بھی اسے خود کو یوں دیکھتے ہوۓ دیکھ حیران ہوئی تھی

دادا، جواد اور باقی سب ڈاریکٹر جعفر کو دیکھ مسکراء رھے تھے...ان میں آمنہ کے والد بھی تھے...وہ بولتے بولتے روکا تھا آمنہ کو دیکھ...آمنہ وھیں کھڑی ھوکر آبرو اچکاکر پوچھتی ھے ":کیا ھوا؟؟؟؟ ایسے کیوں دیکھ رھے ھو؟؟"

اس کے آبرو اچکاکر پوچھنے پر ھی جعفر حواس میں لوٹا تھا...آمنہ کے والد یہ سب دیکھ جعفر کے دادا سے ":لگتا ھے اب شادی جلدی کروادینی چاھیے ان دونوں کی"

ان کے کھتے ھی آمنہ جھیپ کر الٹے پاؤں واپس دوڑ گی تھی بغیر وہ کام کیے جو وہ کرنے آئی تھی... جعفر اپنی اس حرکت پر کافی امبرس سہ ھوگیا تھا ...اس کے دونوں گال گلابی سے ھوگیے تھے سب کے سامنے...وہ کرسی پر بیٹھ کر پانی پینے لگتا ھے اپنے دل میں ":میں کیوں نھیں بھول پارھا اس لمحے کو" پھر خود سے ھی ":کام پہلے باقی باتیں بعد میں" سوچ کر واپس کھڑا ھوتا ھے...

آمنہ

coffee

لے کر پیچھے مڑتی ھے ...تو جعفر کو اچانک سے اپنے پیچھے کھڑا دیکھ چونک کر پیچھے جانے لگتی ھے ... جعفر ":دیکھ کر پیچھے مشین ھے "کھ کر اسے خبردار کرتا ھے تو وہ پیچھے دیکھتے ہوۓ ":ھاں "..وہ کھ کر رکی تھی... جعفر مسکراتے ہوے اس سے "کافی کا کپ لے لیتا ھے...آمنہ ":یہ میری ھے

"... جعفر کپ کو گھوما کر دیکھتے ہوۓ ":نام تو کھیں لکھا نظر نھیں آرھا تمھارا

"آمنہ ":پر یہ میں نے بنائی ھے

جعفر ":ھاں...مجھے پتا ھے...آگے بھی تم ھی بناؤ گی...میں تو صرف بیٹھ کر پیا "کروں گا آرام سے

"آمنہ منہ بسور کر": کیا؟؟؟ تم روز چھینے آیا کرو گے میری کافی؟؟؟

جعفر اس کے جواب پر غصے سے دانت پیستے ہوئے": تم"... پھر اس کے سامنے

": خود سے

cool

جعفر....

cool

"اب تو تمھیں اسے ہمیشہ کے لیے سہنا ھے....

"آمنہ الجھ کر": کیا مطلب ہمیشہ کے لیے؟؟

جعفر اس پر مسکراتے ہوئے": مبارک ہو آپ کو مس آمنہ ... ہماری شادی ہو رہی ہے ایک مہینے بعد"

بس یہ کہنا ہوتا ہے کے آمنہ کی آنکھیں خوشی و حیرت سے بڑی بڑی ہو جاتی ہیں... جعفر کو اس کی آنکھیں دیکھ پھر وہی لمحہ یاد آنے لگتا ہے... جعفر فورا اس کے سر پر ہلکے سے دھپ لگاتے ہوئے": آنکھیں نیچے رکھو اپنی... ان آنکھوں سے میری طرف مت دیکھا کرو"... وہ اپنے دل میں ": اس کی آنکھوں کی یہ ادا میرے دل پر وار کرتی ہے ڈائرک...."

آمنہ ": تم خوش ہو؟؟؟"

جعفر ": بہت" کہہ کر کافی چک کر ": ہم مزے دار ہے

"آمنہ بڑے تجسس سے ": کیا واقعی؟؟

جعفر ": ھاں... میں یہاں سے جارھا ھوں.. تو سوچ رھا ھوں اس لڑکی کو ساتھ ھی لے جاؤں....جو آفت کی پڑیا بنی ھوئی ھے میری زندگی میں... سچ کہوں تو ڈرتا ھوں تم سے ...کے کھیں تمھیں یہاں چھوڑ گیا تو ... تم تو وھاں بھی دھڑلے سے آکر سب کے سامنے میرا کالر نہ پکڑ لو...کے تمھیں اپنے ساتھ کیوں نھیں لایا" کہ کر ... مسکرایا تھا

"آمنہ بڑی محبت سے ": شکریہ

جعفر حیرت سے ": مجھ سے پوچھوں گی نھیں کھاں لے کر جارھا ھوں؟؟.... کیوں لے کر جارھا ھوں؟؟"

"آمنہ اس سے بڑی محبت سے": ھم ساتھ ھوں گے ناں؟؟؟

" جعفر": ھاں... ظاھر سی بات ھے

آمنہ بڑے اطمینان سے ":بس میرے لیے اتنا جاننا کافی ھے "اس نے جعفر کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تھا بڑے بھروسے سے...پھر خود اس کے ھاتھ سے کافی لے کر اس کے سامنے اس کا جھوٹا پیتی ھے....اور مسکراء کر کھتی

"ھے ": جھوٹا پینے سے پیار بڑھتا ھے.پتا ھے تمھیں؟؟

"جعفر اس پر مسکراء کر ":واپس دو گی یا ساری پینے کا ارادہ ھے؟؟؟

"آمنہ حیرت سے ": تم میرا جھوٹا پیو گے؟؟؟

جعفر منہ بسور کر": بس کافی بھت اچھی بنی ھے اس لیے "کھ کر اس سے کافی کا ....کپ لے کر باھر چلا جاتا ھے..باھر کافی پیتے ہوئے مسکراتا ھے

******______*******

رائما کمرے میں داخل ہوئی تو کمرے میں اندھیرا دیکھ بیڈ پر آکر بیٹھی اور اپنے سائڈ کا لیمپ اون کرلیا.. لیمپ کی ہلکی ہلکی روشنی اب پورے کمرے میں پھیل رہی تھی...وہ پہلے تو لیٹ جاتی ہے سیدھے ہوکر..پھر اسد کی جانب دیکھتی ہے جو اسے بہت گھری نیند میں معلوم ہوتا ہے...وہ اسے سوتا ہوا دیکھ اس کی طرف کروٹ لے کر لیٹتی ہے.. لیمپ کی پیلی روشنی مدھم مدھم اسد کے چھرے اور ہاتھوں پر پڑھ رہی تھی...وہ سیدھا لیٹا ہوا تھا..آج پہلی بار وہ محبت بھری نگاہ سے اسے تک رہی تھی...بڑی ہمت جمع کرتی ہے اسے چھونے کے لیے...اس کے بالوں کو بڑے پیار سے ہاتھ لگا کر سہلاتی ہے...اس کے سہلانے سے اسد نیند میں اپنا سر کھوجانے لگتا ہے اور پھر رائما کی جانب کروٹ لیتا ہے...رائما سمجھتی ہے کے اس کے چھیڑنے کے سبب وہ جاگ گیا تو وہ فورا آنکھیں بند کرلیتی ہے...تاکے اگر وہ اٹھ کر دیکھے تو سمجھے کے وہ تو سو رہی ہے..پھر رائما تھوڑی دیر تک ایسے ہی لیٹی رہتی ہے ...اسے محسوس ہوتا ہے وہ ابھی بھی سو رہا ہے...وہ

پہلے ہلکی سی سیدھی آنکھ کھول کے اسے چوری چوری دیکھتی ھے جب اسے نظر آتا ھے کے وہ تو سو رہا ھے..تو پوری آنکھیں کھول کر مسکرانے لگتی ھے ":...تم تو سوتے ھوئے بلکل کھڑوس نھیں لگتے" اسے مسکراتے ھوئے کھ رھی تھی..اسد ...نیند میں کروٹ لینے کے سبب بھت نزدیک آگیا تھا اس کے

وہ اس کے گالوں کو پیار سے چھونے لگتی ھے....اس کے گال نرم و نازک سے وہ اپنے ھاتھ کو باربار اس کے گال پر پھیر رھی تھی...اور مسکراء رھی...
تھی...پھر اس کے ھاتھ کو پکڑ کر دیکھنے لگتی ھے ...اسد کا خوبصورت ھاتھ اس کی وجہ سے زخمی ھوگیا تھا وہ یہ سوچ اداس ھوگئ تھی...اس کی نظروں میں پھر وھی لمحہ چلنے لگتا ھے کے کیسے وہ اسے بچانے کے لیے آگیا بغیر اپنی پرواہ کیے.....کس طرح اس کے بالوں تک کو

cover

کور کرلیا تھا...کے اسے تو آگ چھو بھی نہ سکی...بڑی محبت سے اس کا ھاتھ پکڑ کر....."شکریہ:"

اسے مامی کی بات یاد آتی ھے "اسے پیار دو رائما یہ اس کا حق ھے"....یہ بات ذھن میں آتے ھی اس کا ھاتھ جو پکڑے ھوئے تھی چھوڑ دیتی ھے...اور بہت افسردہ ھوکر استفسار کرتی ھے اسد سے "کیا میں تمھیں پیار کرسکتی ھوں اسد؟؟؟ کیا تم مجھے اجازت دو گے اپنے قریب آنے کی؟؟؟"...پھر خودی طنزیہ مسکراء.... کر جواب دیتے ھوئے "نھیں ناں...میں جانتی تھی...تم کبھی ھاں نھیں کھو گے....میں جانتی ھوں ...پاگل ھوں ناں میں جو مامی کی بات کو دل میں لے کر بیٹھ گئی....جبکے میں جانتی ھوں تم مجھ سے محبت نھیں کرتے....نہ تم نے کبھی کی اور نہ کرو گے.....تم جیسا خوبصورت لڑکا کیوں مجھ جیسی آرٹیفیشل خوبصورتی سے محبت کرے گا...لیکن کبھی کبھی میرا دل کھتا ھے تم کرتے ھو... کبھی تو لگتا ھے تم بہت کرتے ھو....تمھیں تو شاید پتا بھی نھیں ھوگا مگر جب تم نے منھاج سے

کھا کے تمھیں نھیں جاننا کے کیسٹ میں کیا ھے ...تو میں نے تمھاری آنکھوں میں

اس لمحے جو خود کے لیے بھروسہ و اعتماد دیکھا تھا بس تب لگا شاید تم کرتے

ہو.....شاید تم بھت کرتے ھو..."

وہ اٹھ کر بیٹھی تھی ": تم نے تو جاننا نھیں چاھا لیکن میں بتانا چاھتی ھوں تمھیں

کے اس میں کیا تھا.. کیونکے میں نھیں چاھتی تم مجھے غلط سمجھو...اس کیسٹ کا

جعفر سے کوئی تعلق نھیں...وہ کیسٹ مجھے حیدر نے بھیجی تھی ...پر یقین مانو مجھے

اس کے بارے میں کچھ نھیں پتا تھا کے وہ مجھ سے شادی کرنا چاھتا ھے...میری

منگنی کے بعد مجھے وہ کیسٹ ملی تھی...پھر وہ اتفاق سے جعفر کو مل گی...اور اس

کے بعد شاید اب اسی طرح اتفاق سے کنول کو مل گی....."

پھر اسے سوتا ھوا دیکھ ": کاش تم میری یہ باتیں سن رہے ھوتے"

اداس ھوکر اس کا ھاتھ چھوڑنے لگتی ھے".. اگر تم چاھتی ھو میں سنو ...تو میں

نے سن لیا.. پر ھاتھ مت چھوڑو" اسد نے آنکھ کھول اس کا ھاتھ مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہا تو وہ چونک کر پیچھے ھٹنے لگی": تم جاگ رھے ھو؟؟؟؟"کھ کر اس نے دور ھٹنا چاھا.. مگر وہ اور مضبوطی سے پکڑ کر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا....

رائما بھوکھلا گی تھی اسے یوں اچانک جاگتا ھوا دیکھ...وہ حیران و پریشان ھوکر اسے تک رھی تھی..اور وہ پرسکون ھوکر اسے دیکھ رہا تھا"..:اتنا دور کیوں ھو تھوڑا قریب آؤ "کھ کر اسے اپنی جانب کھینچتا ھے ھاتھ پکڑ کر...وہ ناچاھتے ہوئے اس کے سینے سے آلگی تھی...سانسیں تھم گیئ تھیں رائما کی...وہ اگلے لمحے خود کو اسد کے سینے سے چپکا دیکھتی ھے...تو فورا ھٹنے لگتی ھے ..مگر آج وہ اسے دور جانے دینے کا ارادہ نھیں رکھتا تھا...رائما کا چھرہ اسد کے سینے سے لگا ھوا تھا اس کے ھونٹوں کی لیپ اسٹک اسد کے سفید قمیض پر لگ گی تھی..اس کا ایک ہاتھ اسد کی پکڑ میں تھا ابھی بھی اور دوسرا اسد کی کمر پر...

رائما فورا خود کو سمبھالتے ہوئے تھوڑا سہ دور ہٹ ہی رہی تھی کے اسد نے اس کی کمر پر ہلکے سے ہاتھ رکھ دیا تھا تاکے وہ آج اس سے دور نہ جاسکے...رائما کی جان نیکلی تھی اس کے کمر پر ہاتھ رکھتے ہی...وہ بھت جھیپ گی تھی ..اس لمحے...حیاء کے مارے اس کی آنکھیں تک نھیں اٹھ رہی تھیں اسد کے چھرے کی جانب":...وہ ..وہ..مجھے پانی لینے جانا ھے" وہ بھوکھلاھٹ سے بھانے بنارھی تھی دور جانے کے....اس کا پورا جسم ٹھنڈا پڑھ گیا تھا اسد کی اس قدر قربت کے سبب....

"اسد ":پر پانی تو میں لے آیا تھا پھلے ھی

رائما اس سے اپنا ھاتھ چھوڑانے کی کوشش کرتے ھوئے": مجھ ...مجھے اپنی ڈائری لکھنی ھے"اسے نیا بھانا سوجھا تھا اس سے دور بھاگنے کا ...

اسد مسکراتے ھوئے اس کا حسین چھرہ جو وہ جھکائے ھوئی تھی اپنے دوسرے ھاتھ سے اس کی تھوڑی کو ھلکے سے اٹھاتا ھے کے رائما کا چھرہ اب اس کے چھرے کی سیدھ میں تھا": اور کوئی بھانا رہ گیا ھے تو وہ بھی سوچ لو...ایک گھنٹے پھلے تم ڈائری لکھنے ھی گیئں تھیں... بھول گیئں؟؟؟؟ ".....کھ کر اس کی تھوڑی سی اپنا ھاتھ ھٹاتا ھے ...

رائما پانی پانی ھو رھی تھی اس کی نزدیکی کے سبب....اوپر سے وہ مسکرایا جارھا تھا میری جان کا دشمن...اس کی رومانس بھری آنکھیں ...اس کی مسکراھٹ پورے

وجود میں ھلچل سی مچارھی تھی ..اسد": بھاگتی کیوں ھو تم مجھ سے ؟؟...پہلے میں سوچتا تھا شاید تمھیں میں پسند نھیں..پر مجھے آج پتا چلا ... تمھیں تو میں بھت پسند ھوں..."

وہ بڑے مسرت بھرے لھجے سے کھ کر اپنا چھرہ اس کے چھرے کے پاس لایا...تو رائما مزید جھیپ گی...اس کے دونوں گال گلابی ھوگیے تھے..مارے حیاء کے...

اسد اس کی آنکھوں کو پڑھ پارھا تھا":....مجھے سمجھ نھیں آتا ...کیوں مجھے اپنی ھی بیوی کو پیار کرنے کے لیے اس کے سونے کا انتظار کرنا پڑھتا ھے ؟؟..."

رائما الجھ کر": کیا؟؟؟"

اسد بولا" تمھیں ٹھیک لگتا ھے ...میں کرتا ھوں...میں بھت کرتا ھوں... تم میری پہلی محبت ھو رائما..."

رائما اس کی بات سن بھت حیران ھوئی تھی ..اس کی آنکھیں جھل مل سی ھوگیئں تھیں اسے اب آنکھوں میں آنسوں آجانے کی وجہ سے اسد کا خوبصورت چھرہ نظر نھیں آرھا تھا ...کیونکے جو اسد نے ابھی کھا وہ اس کے لیے ایک ناممکن سی بات تھی....اسے منگنی کے بعد اسد کا پھلی بار آنا یاد آیا تھا جب وہ اسے لینے آئیرپورٹ گی تھی ..وہ لمحہ ....وہ انتظار.......وہ ایک جھلک دیکھنی کے لیے بے صبری ...پھر اس کا آنا...اسکا حقارت بھری نگاہ سے دیکھنا....

پھر اسے اسد کا پری کی شادی پر خود سے جھنجھلانا یاد آیا تھا...اسے وہ لمحہ آنکھوں کے سامنے گھومتا ہوا دیکھائی دے رہا تھا جب وہ اس کی گھڑی سے اپنا دوپٹا نیکال رہی تھی...اسد اس وقت کو ایسے گزار رہا تھا جیسے وہ وقت اس کے لیے سزا ہو....

پھر اسد کا خود کھنا ":مجھے تم سے نفرت ھے" ...اس کے کانوں میں گونج رہا تھا...اسد کا اس پر چیخنا...اسے بات بہ بات ذلیل کرنا....ھر وقت دوسری لڑکیوں کے ساتھ رہنا اور اس کے سامنے ان کا ھاتھ تک پکڑ لینا...اسد کے سخت ترین الفاظ:تمھیں میں اپنی ماں کی خدمت کے لیےؒ لایا ھوں"...

یہ ساری تلخ یادیں اسے جب یاد آئیں تو وہ جھنجھلا کر اس سے اپنا ھاتھ چھوڑاتے ہوئے": تم جھوٹ بول رہے ہو...مجھے تم پر یقین نھیں

... اسد اس کا ھاتھ چھوڑ اس کے آنسوں صاف کرنے لگتا ھے

اسد": میں ایسا کیا کروں جو تمھیں میری محبت پر یقین آجائے؟؟؟ ... تم بتاؤ...."

رائما اس کا ھاتھ اپنے چھرے سے ھٹاتے ہوئے غصے سے": تم مجھے پسند نھیں کرتے.. تم اس آرٹیفیشل رنگ کو پسند کرنے لگے ہو.....جیسے سارے لڑکے کرتے ھیں...بس ...تو پلیز اسے محبت کا نام مت دو اسد...."

اسد کو بھت دوکھ ھوتا ھے اس کے یہ الفاظ سن...وہ اسد کی دل و جان سے زیادہ کی جانے والی محبت کا نہ صرف انکار کر رھی تھی .....بلکے اسے محض اور لوگوں کی طرح گورے رنگ کا دیوانا کھ رھی تھی...جو اس کی نظر میں اس کی محبت کی تذلیل

تھی": تمھیں لگتا ھے مجھے تمھارے اس بدلے ھوۓ رنگ سے محبت ھے؟؟...تو میں آپ کو بتادوں میم رائما...یہ آپ کی غلط فہمی ھے"...کھنے کے بعد اس کا ایک بازو زور سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ھوے غصے سے": میں تب بھی تم سے محبت کرتا تھا جب تم فریج میں کھڑی چھپ کر آئس کریم کھا رھی تھیں ...میں نے تو کتنی محبت سے تمھارے ھونٹوں پر لگی آئس کریم صاف کرنا چاھی تھی...مگر تم نے جھنجھلا کر مجھے خود سے دور دھکا دیا...یاد ھے تمھیں...جب تم رمشاء کو لے کر کمرے میں آئیں تھیں..اور جو رمشاء نے تم سے باتیں کیں تھیں..کیا میں نے تم سے نھیں کھا تھا ان پر دیھان مت دو"...پھر وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ھوۓ استفسار کرتا ھے": کیا میں نے تمھیں اس وقت گلے نھیں لگایا تھا ....یہ سمجھانے کے لیے کے میں تمھارے بارے میں کیا احساسات رکھتا ھوں...کیا وہ تم نھیں تھیں جو اس لمحے بھی مجھے چھوڑ کر چلی گیں تھیں...دور دھکیل کر خود

سے؟؟؟ "...رائما کو اس کی آنکھیں التجاء کرتی معلوم ہورھی تھیں.. جیسے وہ کھ رھی ھوں کے مانو رائما میرے احساسات تھے تمھارے لیے....

رائما بڑے تجسس سے":تو کیوں کھا نفرت کرتے مجھ سے؟؟؟ کیوں کھا کے مجھے چھونے سے بھی نفرت ھے تمھیں؟؟؟... کیوں اسد؟؟"وہ مزید الجھ رھی تھی اس کے احساسات کا سن .....اسے تو گمان بھی ناں تھا کے اسد کی محبت اتنی پرانی ھے....

اسد":سنا چاھتی ھو؟؟" وہ غصے سے پوچھنے لگا

"رائما":ھاں میں سنا چاھتی ھوں

اسد اس کا بازو چھوڑ کر بولنے ھی والا تھا کے اس کا دماغ کام کیا تھا کے وہ کیا کھنے جارھا ھے....جب وہ دیکھ چکا ھے رائما نے انگوٹھی واپس کردی ھے...تو پھر اس بات کا ذکر کرنا ٹھیک نھیں تھا....وہ رائما کی شخصیت سے اچھی طرح واقفیت رکھتا تھا...وہ جانتا تھا کے اگر وہ پوچھے گا تو وہ سچ سچ بتادے گی...اس لمحے وہ دل میں ":رائما کی نظر میں میرا لاعلم ھونا ھی بھتر ھے...اگر میں نے اس سے کچھ بھی کھا اس بارے میں..اور اس کا جواب وھی ھوا جو میں پہلے سے جانتا ھوں تو پھر میں کیا کروں گا؟؟؟...اچھا ہم دونوں کے لیے یھی ھے کے تمھارا بھرم رھے اور میری لاعلمی...."

"رائما ":جواب دو...خاموش کیوں ھو؟؟

اسد منہ بسور کر بستر پر لیٹتے ھوئے":مجھے نیند آرھی ھے...لائٹ اف کرؤ" کھ کر---- کمبل منہ پر اوڑھا تھا...

رائما":یہ کیا بات ھوئی؟؟....میں کچھ پوچھ رھی ھوں اس کا جواب تو دو" وہ اس کا کمبل ھٹاتے ھوئے بولی تھی...

اسد کمبل دوبارا اوڑھتے ھوئے":جب تمھیں میری محبت پر یقین ھی نھیں ...تو ھر بات بے کار ھے... سو جاؤ...ویسے بھی تم صرف میرا ھاتھ اندھیرے میں ھی پکڑ سکتی ھو".

"رائما اس بات پر دوبارا کمبل کھینچتے ھوئے اسد کا":میں ...میں تو بس

وہ ابھی بول ھی رھی تھی کے اسد اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور اس کے چھرے کے پاس آکر آنکھوں میں آنکھیں ڈال ":تم تو بھت سچی ھوں ناں... جھوٹا تو میں ھوں جو کھ رھا ھوں کے تم میری پھلی محبت ھو...تو تم بتادو....کیوں پیار کر رھی تھیں

مجھے سوتے ہوئے؟؟" وہ آبرو اچکائے جواب کا انتظار کر رہا تھا... جس کے جواب میں رائما بوکھلاکر ":میں "...اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے ":وہ ... میں تو ..."

اسد اس کے اور نزدیک آکر ":کیوں بہت مشکل ہورہی ہے تمھیں یہ کہنے میں کے تمھیں"..کہ کر مزید اس کے قریب آنے لگتا ہے ..وہ جھیپ گی تھی اس کی نزدیکی سے..اسد اس بار اتنا قریب آگیا تھا کے دونوں کے ہونٹ ملنے والے تھے مگر رائما پیچھے کی طرف جھک رہی تھی... جتنا وہ قریب آگے سے آرہا تھا وہ اتنا... ...ہلکے ہلکے اپنا سر پیچھے کی طرف گرا رہی تھی

اسد اسے پیچھے جاتا ہوا دیکھ اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اس کے دونوں رخساروں پر رکھ ....اپنی پیشانی اس کی پیشانی سے جوڑتے ہوئے":اتنا مشکل کیوں "ہے تمھارے لیے یہ ماننا کے اِس جھوٹے سے محبت ہوگی ہے تمھیں

رائما کی سانسیں روک دی تھیں اس جانِ دشمن نے..وہ نہ جھوٹ بول سکتی تھی نہ سچ.....اس کی نزدیکی ...اس کی مھک جادو چلا رھی تھی... سحر میں جکڑھ کر اس سوال کا جواب مانگ رھا تھا جو پہلے ھی جانتا تھا.....بلکے یوں کھا جاےَ تو زیادہ بھتر رھے گا کے جواب کا علم ھونے کے بعد ھی سوال پوچھنے کی آج ھمت کی تھی.....

رائما بھت دیھمے سے ":مجھے نھیں پتا" اس نے اسد کے دونوں ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھتے ھوےَ کھا تھا..

اسد ":میں واقعی بھت محبت کرتا ھوں تم سے...مجھے واقعی فرق نھیں پڑھتا کوئی مجھے کچھ بھی کھے مگر شروع سے جب تم کچھ بولتی ھو یا کرتی ھو تو مجھے فرق پڑھتا ھے...مجھے فرق پڑھا تھا جب تم نے اپنی دوستوں کو مجھے اپنا کزن کہ کر

ملوایا... میں تب بھی چاہتا تھا کے تم مجھے اپنا شوھر بولو..... جبکے تب تو میں خود بھی نھیں جانتا تھا کے میرے دل میں تمھارے لیے احساسات ھیں"

رائما ":پلیز اسد" وہ خاموش کرانے لگی

اسد اس کے الفاظ سن ":ٹھیک ھے جیسے تمھاری مرضی.. میں انتظار کرسکتا ھوں.... اتنے سالوں سے بھی تو کر ھی رھا ھوں" کھ کر اس کے چھرے سے اپنے دونوں ھاتھ ھٹاکر دور ھٹ کر بیٹھ جاتا ھے"... تم سو جاؤ... میں باھر جارھا ھوں" وہ منہ بسورتے ہوئے بولا

رائما ":اتنی رات میں" وہ پریشان ھوکر بولی تھی...

اسد":کھا ناں سو جاؤ تم "کھ کر جانے لگتا ھے... اسکا چھرا اداس سہ ھوگیا تھا...

رائما اسے کار کی چابی اٹھاتا ھوا دیکھ":اتنی رات میں کھاں جارھے ھو؟؟"

"..اسد سر پر ھاتھ مسلتے ھوئے":مجھے خود نھیں پتا... تم سو جاؤ

"رائما تیزی سے بیڈ سے اتر کر کھڑی ھوتی ھے":میں ساتھ چلو گی

"اسد جھنجھلا کر":میں گھومنے نھیں جارھا جو ساتھ چلو گی

رائما اسے جھنجھلاتا ھوا دیکھ مسکراء کر ":وھی تو پوچھ رھی ھوں کھاں جارھے ھو؟؟؟"

اسد چڑھ کر ":تم سے دور... بس جان لیا ..آگیا سکون" وہ بے رخی سے جتاتے ہوئے گویا ہوا

رائما اسے جاتا ھوا دیکھ پیچھے سے تیزی سے آکر اس سے چیمٹ گی تھی .. جیسے جعفر کی منگنی والے دن وہ چمٹا تھا... اپنے دونوں ھاتھوں سے اسے پکڑ لیا تھا اس نے...

...اب اسد کا دل ھلا تھا":..کیا؟؟"وہ حیرت سے پوچھ رھا تھا

رائما بڑے پیار سے ":اس دن جب تم نے مجھے اس طرح پکڑا تھا تو میرا دل ھل گیا تھا....اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کے لگ رہا تھا باھر آجائےَ گا...تب مجھے پہلی بار محسوس ھوا تھا کے میں تمھارے لیے احساسات رکھتی ھوں...میں اس وقت جب تم سے کھ رھی تھی کے مجھے چھوڑ دو.....تب میرا دل بلکل اس کے مخالف چاھتا تھا...میں یہی چاھتی تھی کے تم روک لو مجھے....

جب تم نے کھا منحاج سے کے تمھیں نھیں جاننا کے

کیسٹ میں کیا ھے...اس لمحے مجھے لگا کے مجھے تم سے محبت ھوگی ....کیونکے اس لمحے تم نے مجھ پر بھروسہ کیا تھا..جو میرے لیے بھت اھمیت کی بات تھی...

تم وہ پہلے ھو میری زندگی میں جس نے مجھ سے کھا کے وہ

میری ڈائری بننا چاھتا ھے...تمھاری یہ بات میرے دل کو لگی تھی اس دن اسد..

تم نے میرا ھاتھ اس وقت تھاما تھا...جب مجھے بھت ضرورت تھی...بغیر کچھ بولے ....بغیر کچھ پوچھے...تب مجھے لگا میں تمھاری ھوگی)....جعفر کی منگنی آمنہ کے ساتھ تب کی بات کر رھی ھے رائما).....

آج صبح جو تم نے میرے لیے کیا...اور جو صاف الفاظوں میں تم نے مجھ سے کھا ..اس کے بعد "..وہ ابھی بول ھی رھی تھی کے اسد اس کا ھاتھوں کو بڑے پیار سے ھٹاکر مڑا تھا ...اب اس کا چھرا رائما کے سامنے تھا":میں چھرا دیکھنا چاھتا ھوں تمھارا..اب بات پوری کرو"وہ مسکراتے ھوئے کھ رھا تھا..جس پر وہ ھلکا سہ شرما گی تھی

پھر مسکراتے ھوئے ":یہ لو"...کھ کر اپنا ھاتھ اس کی جانب بڑھاتے ھوئے کھ رھی تھی ...

"اسد مسکراتے ہوئے": یہ کیا ؟؟؟ صرف ھاتھ

"...رائما": ھاں... صبح تم نے بھی تو مجھے اپنا ھاتھ دیا تھا

اسد اسے شرارت سے دیکھتے ہوئے": مجھے صرف ھاتھ نھیں چاھیے"...کھ کر " بڑی محبت و گرم جوشی سے اس کے گلے لگا تھا": مجھے پوری کی پوری رائما چاھیے

"..رائما": پر مجھے ابھی تک سمجھ نھیں آیا کے کنول

وہ ابھی بول ھی رھی تھی کے وہ گلے سے ھٹ کر اس کے ھونٹوں پر اپنی شھادت کی انگلی رکھتے ہوئے": چھوڑو یہ باتیں تو چلتی رھیں گی" کھ کر اسے باھوں میں اٹھالیتا ھے": آج پہلی بار تمھیں جاگتے ہوئے اٹھایا ھے ..مجھے واقعی سمجھ نھیں آیا تم نے یقین کیسے کرلیا کے تم نیند میں چلتی ہو؟؟" اس نے تعجب سے پوچھا

رائما": میں نے نھیں کیا تھا" بڑے بھرم سے جھوٹ بولتے ہوئے

"...اسد بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے": جھوٹی

رائما": میں نھیں ہوں" اس پر اسد اسے دیکھ مسکرانے لگتا ھے...اور رومانس بھری نگاہ سے اسے دیکھنے لگتا ھے...رائما اس کی نگاھیں دیکھ جھیپ گی تھی....اسد بڑی محبت سے اس کی پیشانی چومتا ھے---

جعفر نکاح کے بعد آمنہ کو لے کر امریکہ چلا جاتا ھے...بغیر کسی کو بتائے...وھاں سے دادا کو ای۔میل بھیجتا ھے ":اسلام و علیکم !....کیسے ھیں آپ؟؟..میں اور آمنہ خیریت سے ھیں...آپ فکر مند ھوں گے اس لیے آپ کو ای۔میل کررھا ھوں...مجھے پتا ھے سب کے سامنے تو آپ مجھے گالیاں دے رھے ھوں گے اور ایسا ظاھر کررھے ھوں گے کے آپ کو میری کوئی پرواہ نھیں..مگر دل ھی دل

میرے لیے بہت پریشان ہوں گے...اس لیے یہاں پہنچتے ہی سب سے پہلا کام ...آپ کو ای۔ میل کرنے کا کر رہا ہوں

اور....اگر آپ سامنے ہوتے تو شاید کبھی نہیں کہہ پاتا ....مگر ای۔ میل کا یہی فائدہ ہے..میں آپ سے اپنے دل کی ہر بات کھل کر کرسکتا ہوں..اس سے لاپرواہ ہوکر کے اگلے ای۔ میل کے جواب میں آپ مجھے کتنی گالیوں سے نوازیں گے...اور کتنا غصہ کریں گے" یہ پڑھ کر دادا مسکراء دیئے تھے"...دادا سب سے پہلے تو بہت بہت شکریہ...ہر چیز کے لیے....جو آپ نے میرے لیے کی...مگر اب میں خود کچھ کرنا چاہتا ہوں...اپنا الگ نام بنانا چاہتا ہوں...مجھے آپ کے پیسے کی نہیں صرف آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے....اور ہاں میرے جانے کے بعد پورا آفس اور سب کچھ جو میں چھوڑ کر آیا ہوں وہ سب آپ پلیز جواد کو دے دیں.....مجھے یقین ہے وہ سمبھال لے گا

اور ھاں ایک اور بات کا شکریہ ادا کرنا تھا آپ کا... جس کی

وجہ سے میں آپ کا سب سے بڑا شکر گزار ھوں... سمجھ تو گئے ھوں گے

آپ"... دادا پڑھ کر ":ضرور یہ آمنہ کی بات کر رہا ھے" وہ اندازہ لگاتے ہوئے گویا

ہوئے

ای۔ میل ":جی بلکل .. آپ نے صحیح اندازہ لگایا ... اس آفت کی پڑیا کو میری زندگی

میں لانے کے لیے".... پھر وہ شکوہ کرتے ہوئے ":آپ کو پتا ھے دادا ... آمنہ کو

تو پیاز تک کاٹنی نھیں آتی ... کچن کے کاموں سے بلکل ناآشنا ھے... جب اس نے

پہلی بار کچن میں قدم رکھا تو میں آپ کو بتا نھیں سکتا کچن کی حالت کیا تھی... دو

... گھنٹے لگے مجھے صفائی کرنے میں ... چلیں میں بعد میں بات کرتا ھوں اللہ حافظ

اور آخری بات بھت یاد کررھا ھوں آپ کو دادا

love you....

"آپ کا جعفر

"دادا مسکراء کر ":اللہ اسے خوش رکھے

دادا اور جعفر ای۔میل کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطے میں رھے ... جعفر اپنی زندگی میں ھونے والی ھر چھوٹی سے چھوٹی بات دادا کو ای۔میل پر بتاتا...دادا ...اس کی کامیاب زندگی کے لیے ھمیشہ دعا کرتے...دو سال بعد

...!ای۔میل":اسلام و علیکم

کیسے ھیں دادا آپ؟؟؟ میں اور آمنہ خیریت سے ھیں...دادا... بھت بھت مبارک ھو آپ کو آپ پردادا بن گئے...میرا بیٹا ھوا ھے آج....آپ بتایئں میں اس کا کیا نام رکھوں؟؟...میں نے آمنہ سے کھ دیا تھا کے بیٹا ھو یا بیٹی نام

میرے دادا رکھیں گے... میں آپ کو تصویر بھی بھیج رہا ھوں... آپ کے پر پوتے کی...

دادا میں آج بھت خوش ھوں.... جب میں نے اپنے بیٹے کا چھرہ دیکھا مجھے لگا میں دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان ھوں... آنکھوں میں آنسوں آگیے تھے.... وہ لمحہ تو میں بیان بھی نھیں کرسکتا جب میں نے اسے پھلی بار گود میں لیا...

دادا جان ... ھر لمحہ میرا دل آپ کے لیے دعاگو رھتا ھے.... آپ کا بھت شکریہ.... آمنہ کو زبردستی ھی صحیح میری زندگی میں لانے کے لیے... وہ میری اندھیری زندگی میں اجالا بن کر آئی ھے... میں اسے نھیں کھتا مگر مجھے اس کی عادت ھوگی ھے... اس کے بغیر میرا وقت نھیں گزرتا اب... ان دونوں جب وہ آفس نھیں آرھی .... تو شدت سے احساس ھورھا ھے مجھے... کے مجھے اس کے بغیر اب جینا

نھیں آتا..میرا دل نھیں لگتا اس کے بغیر کام پر بھی..آپ کو پتا ھے اس نے میری چائے کی عادت ختم کردی ھے اب میں اور وہ شام کے وقت

coffee

...پیتے ھیں

coffee

...بھت اچھی بناتی ھے آمنہ

چلیں بعد میں بات ھوتی ھے

...اللہ حافظ

"آپ کا جعفر

دادا جعفر کے بیٹے کی تصویر دیکھ خوش ہوکر":ماشاءاللہ....بلکل اپنے باپ کی طرح خوبصورت ھے...."

****** **______******

رائما جانماز پر بیٹھی تھی...کے فون بجتا ھے...رائما اٹھ کر جانماز فولٹ کر کے صوفے پر رکھ فون اٹھاتی ھے ...اس کی ماں کا فون تھا مبارکباد دینے کے لیے....وہ رائما کو بتاتی ھیں کے جعفر کے بیٹا ھوا ھے...پھر دونوں ماں بیٹیاں باتیں کرنے لگتی ھیں...رائما کی امی ایک بات کے جواب میں کھتی ھیں":ماشاء اللہ سے آج کل جس کی سنو اس کے بیٹا ھونے کی خبر آرھی ھے...پہلے پری کے بیٹا ھوا ...پھر اب جعفر کے ...دیکھنا تمھارے بھی بیٹا ھی ھوگا"

رائما تھوڑی دیر خاموش ھوجاتی ھے پھر سوچ کر کھتی ھے ":امی ڈاکٹرنی نے بیٹی کا کھا ھے...اسد بھی یھی کھ رھے ھیں کے بیٹی ھے"

امی ":بیٹا یہ تو اتنی خوشی کی بات ھے تم اتنا اداس ھوکر کیوں بول رھی ھو....بیٹی تو اللہ کی رحمت ھوتی ھے"

رائما ":ھاں امی مجھے پتا ھے..چلیں مجھے ابھی تھوڑے کام ھیں ..میں آپ سے بات میں بات کرتی ھوں"...وہ اداسی سے الوداعی کلمات کہتے ہوئے فون رکھ دیتی ہے

رائما کچن میں کرسی پر بیٹھ کر کباب کا مصالحہ بنا رھی تھی ...وہ سوچتی ھے ":امی بیٹی رحمت ھے یہ تو میں بھی جانتی ھوں .... پر کون سی ؟؟...گوری یا کالی ؟؟؟.....اور اگر دونوں ھیں تو معاشرہ کالی بیٹیوں کو اتنا تنگ کیوں کرتا ھے... میں آپ کو کیسے بتاؤں ...جب سے مجھے پتا چلا ھے کے میں ماں بنے والی ھوں دل میں صرف ایک ھی ڈر ھے....وہ ڈر یہ نھیں کے بیٹا ھوگا یا بیٹی.....مجھے ڈر ھے کے میری بیٹی بھی میرے جیسی نہ ھوجائے.....اگر اس کا رنگ بھی میری طرح ھوا تو.... خدا نہ کرے... اسے بھی وھی سب کچھ face کرنا پڑے گا جو مجھے کرنا پڑا.....اور میں ایسا ھرگز نھیں چاھتی... کاش میری بیٹی ناک نقشہ میرا لے مگر رنگ اپنے باپ کا... اسد کا کیا رد عمل ھوگا اپنی بیٹی کو کالی دیکھ... مامی کیا کھیں گی اپنی پوتی کو کالا دیکھ" رائما بہت پریشانی کے عالم میں تھی

رائما کے ماموں بہت دنوں سے رائما سے کھ رھے تھے کے وہ اب ان کا کاروبار سمبھال لے...پر رائما ٹال مٹول سے کام لے رھی تھی...ماموں رائما کو کمرے میں بولا کر": بیٹا آج نھیں تو کل تمھیں یہ بزنس سمبھالنا ھی ھے...تو آج کیوں نھیں؟؟...."

رائما پریشان ھوکر": کیونکے مجھے نھیں لگتا کے میں اتنی بڑی ذمہداری سمبھال سکتی ھوں...."

اس پر اسد جو ابھی کمرے میں داخل ھوا تھا صوفے پر گرتے ھوئے": مجھے تو لگتا ھے تم کر سکتی ھو"وہ حوصلہ دیتے ہوئے گویا ہوا

رائما اسے دیکھ": نھیں...مجھے نھیں لگتا...ایک چھوٹی سی ایجنسی چلانا اور ایک اتنا بڑا بزنس سمبھالنا دو بھت الگ چیزیں ھیں ..میں نھیں کر سکتی"

اسد": کاروبار کاروبار ھوتا ھے وہ چھوٹا ھو یا بڑا....اور مجھے پورا یقین ھے تم کر سکتی ھو.....پھر ڈیڈ بھی تو ھیں تمھاری مدد کے لیے"

ماموں": میں ھوں رائما تمھاری مدد کے لیے.... میں تمھیں اپنی بہو ھونے کی وجہ سے نھیں دے رھا ... تمھاری قابلیت کی بناء پر دے رھا ھوں... میں نے تمھیں کام کرتے ھوئے دیکھا ھے... تبھی تو میں تم سے خود کھ رھا ھوں"...پھر وہ رائما کے پاس آکر اس کے سر پر ھاتھ رکھ": تم بہو نھیں ھو میری... میرا دوسرا بیٹا ھو تم..."

یہ الفاظ رائما کے دل کو لگے تھے...یہ بات بھت اھمیت کی حامل تھی اس کے لیے....آج اسے اپنی دادی کا یہ کھنا یاد آیا تھا": مجھے تو لگتا تھا اس کا کارنگ سب

سے الگ ہے پر نہیں اس کا تو ذہن بھی سب سے الگ ہے" رائما دل میں":انھوں نے یہ الفاظ حقارتاً کہے تھے..لیکن میں یہی الفاظ آج فخر سے کہوں گی دادی دیکھیں ...میں رائما ...جو آپ کی پوتیوں میں بلکل نہیں ملتی تھی...میں... واقعی الگ ہوں...دیکھیں دادی ...آج ایک بہت بڑا بزنس مین مجھے خود اپنا بزنس دینا چاہ رہا ہے وہ بھی میری قابلیت پر.....آج رافع خان مجھے اپنی بہوں نہیں کہ رہے ...مجھے اپنا دوسرا بیٹا کہ رہے ہیں"..اس کی آنکھیں آنسوں سے بھر آئی تھیں"...ٹھیک ہے ماموں..میں کل سے ہی جو جوائنٹ کروں گی

اسد خوش ہوکر":کل تمھارا پہلا دن ہوگا تو میں تمھارے ساتھ چلو گا"وہ ساتھ دینے کے لیے ہمیشہ تیار کھڑا رہتا تھا

"...رائما مسکراتے ہوئے":ضرور

رائما بیڈ پر بیٹھی سوچوں میں گم سم سی تھی....کے اسد کی دی ہوئی آواز بھی اسے سنائی نھیں دی..اسد اس کے پاس آکر کھڑا ھوجاتا ھے مگر اسے خبر تک نھیں ...ھوتی

"اسد اس کے کندھے پر ھاتھ رکھ کر":رائما کھاں کھوئی ہوئی ہو؟؟؟

رائما چونک کر اسد کی جانب دیکھتی ھے":اسد ...معاف کرنا..مجھے پتا نھیں چلا تم "کب آۓ؟؟

اسد":کن سوچوں میں گم سم ہو؟؟"وہ ابرو اچکاکر

" رائما ":نھیں ایسے ھی

اسد ": تم ٹھیک تو ہو ناں... آج کل اداس اداس سی کیوں رهنے لگی ہو؟؟.. آفس میں کام کا زیادہ لوڈ هے کیا؟؟؟... یا میری نائٹ ڈیوٹی کی وجہ سے؟؟؟" کھ کر اس کے برابر میں بیٹھ جاتا هے اس کا هاتھ پکڑ کر بڑی محبت سے اسے کهتا هے مجھے پتا هے تمهاری زندگی میری نائٹ ڈیوٹی کی وجہ سے ڈیسٹرب هورهی هے ... پر": "..میں کیا کروں کام تو کرنا پڑے گا.... بس ایک دو دن کی بات اور هے

"رائما": تم فکر مت کرو... میں ٹھیک هوں

"اسد": پکا ناں؟؟

رائما ": هاں بابا" ..وہ مسکرانے کی کوشش کرتے هوئے..اپنے دل میں سوچتی هے جو آج آفس میں هوا... وہ آفس کے کمرے سے نیکل رهی تھی کے وهاں تو "ورکرز لڑکیوں کو باتیں کرتا سنا... پهلی کھ رهی تھی": یہ کتنی خوبصورت هیں

دوسری ورکرلیڈی": ھاں... مجھے تو رش آتا ھے انھیں دیکھ... تم نے ان کا شوھر دیکھا ھے؟؟"

پہلی ورکرلیڈی": ھاں.. بلکل.. ڈاکٹر اسد ...جو ان کے ساتھ آئے تھے ...اللہ کتنی خوبصورت جوڑی ھے ان دونوں کی"

دوسری ورکر لیڈی": تمھیں پتا ھے یہ

pregnant

ھیں"

پہلی ورکر لیڈی حیران ھوکر": کیا؟؟؟ واقعی"

دوسری": ھاں..."

پہلی خوش ھوکر'': یہ تو بہت اچھی خبر ھے... میں سوچ رھی ھوں جب میاں بیوی اتنے خوبصورت ھیں تو بچا کتنا خوبصورت ھوگا''

دوسری'': کاش اپنی ماں پر جائے...''

پہلی ،''کیوں باپ کم ھے کیا؟؟....ڈاکٹر اسد کوئی کم خوبصورت ھیں'' وہ اسد کی تعریف کرتے ہوئے بولی

دوسری'': نھیں...ڈاکٹر اسد خوبصورت ھیں.....پر میم رائما تو...بلا کی خوبصورت ھیں ''...یہ باتیں رائما کو اب مزید پریشان کر رھی تھیں

اسد رائما کو پھر سے کھویا کھویا دیکھ اس کے گالوں کو سھلاکر'': کیا ھوا؟؟''

رائما'': کچھ نھیں''

اسد رائما کا دماغ بٹانے کے لیے ڈاکڑنی درخشندہ کی تعریف شروع کردیتا ھے":یار

"رائما...کیا بتاؤں ...آج کتنی خوبصورت لگ رھی تھیں ڈاکڑنی درخشندہ

"رائما منہ بسور کر چڑھتے ہوئے":مت بتاؤ...مجھے سنا ھی نھیں ھے

"اسد رائما کی طرف دیکھتے ہوئے،"کیوں نھیں سننا؟؟

"رائما چڑھتے ہوئے":بس نھیں سننا...ھر بات کی وجہ نھیں ھوتی

"اسد اسے مسکراء کر دیکھتے ہوئے":پر اس بات کی وجہ تو ھے

رائما اس کے ھاتھ سے اپنا ھاتھ چھوڑاتے ہوئے":مجھے تو نھیں پتا اگر تمھیں پتا

"...ھے تو تم ھی بتادو

"اسد":ٹھیک ھے میں ھی بتادیتا ھوں...تم جیلس فیل کر رھی ھو

"رائما اسد کو تعجب سے دیکھتے ہوئے": میں کیوں اس درخشندہ سے جلنے لگی؟؟

"اسد اس کے پاس آکر": یہ تو تم ھی جانو

"رائما": جب میں جیلس فیل کر ھی نہیں رھی تو پھر میں کیسے جانوں

"اسد اسے تنگ کرتے ہوئے": تمھارا چھرہ بتارھا ھے تم ھو رھی ھو

رائما اسے منہ چڑھاکر اٹھ کر جانے لگتی ھے...اسد اس کا ھاتھ پکڑ کر": کھا جارھی ھو؟؟ بات تو پوری کرو"

رائما": تمھارے پاس یھی کام ھے ناں ...میرا خون جلانا... کبھی کچھ کر کے... کبھی کچھ کر کے"

"اسد مسکراء کر":اچھا بیٹھو

رائما":مجھے نھیں بیٹھنا"وہ خفگی سے بولی

اسد اسے زبردستی اپنے پاس بیٹھاتے ہوۓ کھتا ھے ":تم جب یوں جیلس فیل کرتی ھو اور یوں ناراض ھوکر جانے لگتی ھو تو مجھے تم اور بھی حسین لگنے لگتی ھو...وہ گانا ھے ناں:

کوئی حسینا جب روٹھ جاتی ھے تو

...اور بھی حسین ھوجاتی ھے

.پھر رائما کی طرف گھری بولتی نظروں سے دیکھنے لگتا ھے

....کچھ ماہ بعد

رائما ھسپتال میں ھوتی ھے ...اسکے گھر بیٹی کی ولادت ھوتی ھے...رائما کے ساتھ مامی, روشنی اور اس کی چھ سالا بیٹی ھوتی ھے...رائما بے ھوش تھی...جب اس کی آنکھ کھولتی ھے تو روشنی اسے خوشخبری دیتی ھے...نرس بچی کو لے کر آتی ھے...اور رائما کے برابر میں لیٹا دیتی ھے...رائما اسے دیکھتے ھی رونے لگتی ھے....روشنی اسے چپ کراتے ھوۓ": بھلا کوئی خوشی کی خبر سن کر یا اپنی بیٹی کو دیکھ کر اس طرح روتا ھے جس طرح تم رو رھی ھو"

روشنی کی چھ سالا بیٹی منی کو دیکھ بے ساختہ کھتی ھے": مما یہ تو کالی ھے"

روشنی اپنی بیٹی کو ڈانٹتے ھوۓ": ایسا نھیں کھتے ....بری بات"

روشنی رائما کو چپ کرانے کے بعد اس سے رونے کی وجہ پوچھتی ھے ...رائما خاموش رھتی ھے کوئی جواب نھیں دیتی ....

روشنی منی کو رائما کی طرف بڑھاتے ھوئے": لو رائما اپنی بیٹی کو اپنی گود میں لو"....رائما اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ھے....روشنی اپنی بیٹی کو لے کر باھر جاتی ھے کمرے سے....

رائما اپنی بیٹی کو گود میں لے کر اسے دیکھ سوچنے لگتی ھے":...جس بات کا ڈر تھا وھی ھوا....میری بیٹی کا رنگ بھی مجھ پر چلا گیا....اب اسے بھی وھی سب کچھ برداشت کرنا پڑے گا جو میں نے کیا...پتا نھیں اسد اسے دیکھ کر کیا کھے گا؟؟؟...پتا نھیں اس کا کیا رد عمل ھوگا....اور مامی....کیا وہ بھی میری دادی کی

طرح اس کی دادی بن جائیں گی ھر وقت ڈانٹنے والی، غصہ کرنے والی، چڑنے والی....اسے میری طرح بد قسمتی نے پیدا ھوتے ھی چوم لیا ھے..میں آج اتنی کامیاب بزنس ومین بن گی...مگر آج بھی میں اس احساس کمتری سے سے باھر نھیں آپارھی..کیا میری بیٹی بھی اپنی پوری زندگی لڑنے میں گزارے گی...میری طرح".....وہ رونے لگی تھی ...اپنی بیٹی کی پیشانی کو چومتے ھوئے

رائما کی آنکھ لگ جاتی ھے....اسد کمرے میں خاموشی سے داخل ھوتا ھے... جھولے سے اپنی شھزادی کو گود میں اٹھاکر رائما کے برابر میں آکر بیٹھ جاتا ھے.....اسد اپنی بیٹی کو پیار کررھا تھا... کبھی اسے چوم رھا تھا... کبھی اسے اپنی گود میں جھولا رھا تھا...

رائما کی آنکھ کھلتی ھے تو وہ اسد کو اپنے برابر میں بیٹھا دیکھتی ھے ...اور اسد کی گود میں اپنی بیٹی کو دیکھ مسکرانے لگتی ھے....اسد اپنی بیٹی میں اتنا مگن ھوتا ھے کے اسے پتا ھی نھیں چلتا کے رائما جاگ گی ھے...رائما بیڈ کے سرھانے سے ...ٹیک لگا کر بیٹھ جاتی ھے

اسد رائما کو دیکھ کر کھتا ھے بڑے مسرت بھرے لھجے میں": شکریہ....مجھے دنیا کی "سب سے بڑی خوشی دینے کے لیے

رائما": سچ؟؟" وہ بے یقینی سی کیفیت میں مبتلا ہو کر پوچھنے لگی

"اسد مسکراتے ھوۓ": ھاں....بلکل سچ

پھر اسد اپنی بیٹی کی ننی منی چھوٹی چھوٹی انگلیوں میں اپنے سیدھے ھاتھ کی شھادت کی انگلی پکڑا کر خوش ھورھا تھا...رائما کو یہ سب ایک سنہیرے خواب کی ....مانند لگ رھا تھا

اسد رائما سے اپنی خوشی کا اظھار کرتے ھوۓ":رائما میں بھت خوش ھوں...میری "بیٹی کتنی پیاری ھے...اس کے ھاتھ دیکھو کتنے چھوٹے چھوٹے ھیں

رائما اپنے دل میں":اسد مجھے سب سے زیادہ تم سے ڈر لگ رھا تھا....کے تم کیا کھو گے.... تمھارا کیا رد عمل ھوگا اپنی بیٹی کو دیکھ... تم نے آج میرا دل جیت لیا... تم نے اسے اپنی آغوش میں یوں ھی لے لیا...ذرا سہ بھی شکوہ لبوہ پر نہ لاۓ ...کے رائما اس کا رنگ تم پر کیوں گیا؟؟... مجھ پر کیوں نھیں؟؟.... تمھیں

دیکھ کر تو ایسا لگ رہا ھے تمھیں اس کے رنگ سے کوئی فرق پڑھا ھی نھیں...کیسے؟؟...کیسے صرف تمھیں وہ پیاری لگ رھی ھے...کالی نھیں؟؟....میں نے تمھیں محبت کرتا دیکھ آج جانا.... محبت رنگوں سے پرے ھے ...اور اگر لوگ واقعی ایک دوسرے سے سچی محبت کرنے لگیں...جیسے تم کرتے ھو مجھ سے تو زندگی رنگوں سے پرے ھوجاۓ گی"

رائما اسد کو بھت عزت و واحترام اور گھری بولتی نظروں سے اس کے وجود کو تک رھی تھی":...تم بھت اچھے ھو"

اسد مسکراتے ھوۓ":تم مجھے مکھن کیوں لگا رھی ھو...میں اچھی طرح جانتا ھوں"وہ اتراتے ہوئے بولا

"رائما تجسس سے": کیوں ؟... کیوں لگا رھی ھوں میں ؟؟؟

اسد": مجھے اچھی طرح پتا ھے کے مجھ پر اتنا پیار کیوں نیچھاور کر رھی ھو.. تا کے میری بیٹی میری گود سے لے سکو .... ھے ناں ؟؟؟... پر میں نھیں دینے والا .... جو سوتا ھے وہ کھوتا ھے"

...رائما مسکرانے لگتی ھے

"اسد": میرے آنے سے پہلے آنکھیں کھولیں تھیں منی نے ؟؟؟

"رائما": نھیں تو.... شاید... میں سو رھی تھی اس لیے مجھے پتا نھیں

اسد ": کاش جب یہ آنکھیں کھولے تو اسکی آنکھیں بلکل میرے جیسی ھوں ... اور دیکھے بھی سب سے پہلے مجھے"

رائما اس کی عارضو سن ":هوں" وہ اپنے دل میں سوچنے لگتی ھے":یہ نیلی نیلی حسین و جمیل .... حسن و خوبصورتی سے بھری ... گھری گھری آنکھیں تم پر اچھی... ھی نھیں قیامت ڈھاتی ھیں...اسد پر اگر میری بیٹی کو تم جیسی آنکھیں مل بھی جائیں تو بھی وہ اچھی نھیں لگے گی.... کیونکے یہ کالا رنگ نہ صرف خوشیوں کا بلکے خوبصورتی کا بھی دشمن ھے ھمارے معاشرے میں کالی لڑکی پر جو حقارت بھری نظریں اُٹھتی ھیں ان کی تاب نہ لاتے ھوۓ اس لڑکی کی آنکھیں خود بہ خود جھک جاتی ھیں...یہ کالا رنگ سب پر فوقیت رکھتا ھے... ھر ایک چیز پر...ناک نقشے آنکھیں سب پر"

"رائما": ھم گھر کب چلیں گے؟؟؟

"اسد": کل دوپھر تک

"اسد سوچتے ھوۓ": ویسے نام سوچا تم نے ھماری منی کا؟؟؟

"رائما" نھیں تو...اور تم نے؟؟؟

"اسد ": نھیں ...پوچھو کیوں؟؟

"رائما ": خود ھی بتادو...میں کیوں پوچھوں

"اسد جھنجھلا کر": اف رائما.... کبھی تو سیدھی بات کا سیدھا جواب دیا کرو

"رائما اسکی بات سن اپنی آنکھیں ٹم ٹماتے ہوۓ": کیوں؟؟

اسد رائما کو چھیڑنے کے لیے": وہ کیونکے جو بھی نام سوچتا ھوں وہ ماضی میں میری کسی ناں کسی گرل فرینڈ کا ھوتا ھے"

"رائما چڑتے ہوۓ": اچھا... شرم آنی چاھیے تمھیں

"اسد بھولا سہ چھرہ بنا کر": یار وہ ماضی تھا بدل تھوڑی سکتا

"رائما دانت پستے ہوئے": تم نہایت ہی کوئی بے شرم انسان ہو

"اسد بڑے فخر سے اترا کر اپنا کالر پکڑ کر": وہ تو میں ہوں

رائما ناراض ہو کر لیٹ جاتی ہے اور چادر منہ پر ڈھک لیتی ہے...

اسد اپنی منی سے": لگتا ہے پاپا نے آپ کی ماما کی پھر سے ہٹادی" کہ کر مسکرانے لگتا ہے... پھر اسد رائما کے منہ سے چادر اٹھاتے ہوئے": یار میں تو مزاق کر رہا تھا"... تمھیں پتا تو ہے مجھے کتنا مزا آتا ہے تمھیں تنگ کرنے میں

"رائما منہ بسور کر": مجھے نیند آرہی ہے

"اسد منی سے مسکراتے ہوئے کہتا ہے": تپی تپی ... جلی جلی

رائما یہ سن فورا اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے": کوئی نہیں جل رہی میں" وہ اکڑ کر بولی

"اسد ": جل تو آپ رھی ھیں میری جان

رائما منی سے مخاطب ھوکر ": دیکھ لو ..آپ کے پاپا کتنا تنگ کرتے ھیں آپ کی ماما کو "....وہ بیچارگی سے کھ رھی تھی

اسد ": آپ اپنی ماما کی بھولی شکل پر مت جانا "...وہ ابھی بول ھی رھا تھا کے بچی نے نیند سے آنکھیں کھولیں تھیں...اور سب سے پہلے اسد کو دیکھا تھا .. منی کی آنکھیں دیکھ رائما کے منہ سے نیکلتا ھے ": سبحان اللہ ...اس کی آنکھیں "

"اسد بڑا خوش ھوکر ": بلکل میری جیسی ھیں

...وہ دونوں بھت خوش ھوتے ھیں

گھر آنے کے بعد جب رائما مامی کی گود میں منی کو دیتی ھے ...تو وہ کھتی ھیں، "یہ تو بلکل میرے اسد جیسی ھے "

رائما یہ سن حیران رہ جاتی ھے...پر بولتی کچھ نھیں... منی کی دادی اس سے بھت پیار کرتی ھیں...

دن گزرتے ھیں...ماہ گزرتے ھیں...ایک سال بعد...

روشنی رائما سے": قرۃالعین کھا ھے؟؟ جب پیدا ھوئی تھی تب دیکھا تھا میں نے اسے"

رائما ادھر اُدھر دیکھتے ھوۓ": یہی ھوگی" پھر سامنے دیکھتے ھوۓ": وہ رھی" اور جاکر سیڑھیوں سے پکڑ کر لاتی ھے اسے گود میں": بھت شرارتی ھے یہ بلکل اسد پر گی ھے ...مامی نے تو اس کا نام قرۃ العین رکھا ہی اس لیے ھے کے یہ انھیں اسد کا بچپن یاد دلاتی ھے"

روشنی جب قرۃ العین کو دیکھتی ھے ...تو بے ساختہ کھتی ھے ": ماشاءاللہ...یہ تو کتنی خوبصورت ھے..یہ تو واقعی اسد کا بچپن یاد دلا رھی ھے"

رائما مسکراتے ھوۓ ": سب یہی کھتے ھیں"

روشنی ": پر یہ تو کالی... مطلب" وہ بولتے بولتے روکی تھی پر رائما سمجھ گی تھی وہ کیا کھنا چاھتی ھے ": ھاں یہ کالی سی ھوئی تھی بلکل میرے جیسی....پر پھر دن بہ دن اس کا رنگ صاف ھوتا گیا ...مامی تو کھتی تھی مجھ سے کے اس کا رنگ بدلے گا پر میں سمجھتی تھی وہ ایسے ھی بول رھی ھیں...پر واقعی اس کا رنگ بدل گیا...رنگ اور آنکھیں اسد پر گیںَ ھیں اور ناک نقشہ میرا لیا ھے اس نے "رائما کے لہجے میں مسرت جھلک رہی تھی یہ بتاتے ہوئے---

روشنی قرۃ العین کو پیار کرتے ھوۓ ": بھت پیاری ھے تمھاری بیٹی"

****___** **

..

جعفر کو دادا کی ای۔ میل ملتی ھے .. لیکن وہ ای۔ میل دادا نے نھیں کنول نے کی ھوتی ھے

!اسلام و علیکم

تم کیسے ھو؟؟ ...دادا سے اجازت لے کر تمھیں ای۔ میل کر تو رھی ھوں پر سمجھ نھیں آرھا لکھوں کیا...مجھے پتا ھے تم بھت بڑے بزنس مین ھو تمھارے پاس وقت نھیں ھوگا میری پوری بات پڑھنے کا..اس لیے کوئی صفائی.. نھیں دے رھی....بس معافی مانگ رھی ھوں...مجھے معاف کردو جعفر... تم سوچ رھے ھو گے اتنے سالوں بعد کیوں...میں آئی تھی تم سے معافی مانگنے پر تم آمنہ

کو لے کر اپنا گھر چھوڑ کر چلے گئے تھے... کسی کو نھیں پتا تھا تمھارے بارے میں... مجھے تو ابھی کچھ دنوں پہلے ھی پتا چلا کے دادا اور تم رابطے میں ھو... میں نے سوچا کے یہ اچھا موقع ھے تم سے معافی مانگ لوں... سچ کھوں جب بھی تمھیں ٹی۔وی پر نیوز میں دیکھتی ھوں تو پچھتاتی ھوں کے کیوں بھاگ گی تھی تم جیسے لڑکے کو چھوڑ کر... سوچتی ھوں کاش تم سے ڈر کر بھاگنے کے بجائے بات کرلی ھوتی..... تو آج شاید آمنہ کی جگہ میں ھوتی... فلحال اب ان باتوں کا کوئی فائدہ ... نھیں... امید کرتی ھوں تم مجھے معاف کردو گے

کنول

"تمھاری معافی کی طالبہ

جعفر جب یہ ای۔ میل پڑھتا ھے ..تو جواب میں صرف یہ لکھ کر بھیجتا ھے ":معافی مانگنے کی تمھیں ضرورت نھیں..بلکے میں تو تمھارا شکر گزار ھوں...... تم سب سے بڑی وجہ بنی ھو آمنہ کو میری زندگی میں لانے کی...اس لیے میں تمھارا شکریہ ادا کرنا چاھتا تھا...سچ کھوں اُس وقت مجھے بھت غصہ تھا تم پر....پر اب ذرا سہ بھی نھیں"------

************___________************

رائما رات کے وقت کھڑکی والے کمرے میں بیٹھ کر چاند کی روشنی میں ڈائری لکھ رھی تھی ":مجھے صرف اپنی بیٹی کو لے کر ڈر تھا...پر خدا نے میرے اس ڈر کو پھلے حقیقت کا روپ دیا اور دیکھایا کے کالا رنگ کسی کی سچی محبت, سچی اونس, سچی

الفت کو نھیں بدل سکتا.... اگر میری بیٹی پیدا ھی خوبصورت ھوتی تو میں شاید کبھی ناجان پاتی کے اسد رنگ سے نھیں کردار سے محبت کرتا ھے... باھر کی خوبصورتی سے نھیں اندر کی سیرت سے الفت رکھتا ھے

مجھے بھت خوشی ھے اس بات کی کے اسد نے ایک بار بھی نھیں کھا

یہ تو رائما جیسی ھے" اور مامی انھوں نے جو میرا دادی کو لے کر تصور تھا بدل": ... ڈالا... خدا ایسی دادی سب کو دے

زندگی میں, میں نے بھی ناراض ھونا سیکھ لیا ھے ... میں

کبھی بھی کسی سے ناراض نھیں ھوتی تھی کیونکے مجھے لگتا تھا کے کسی کو میری ناراضگی سے فرق نھیں پڑتا.. پر اسد نے میری اس اچھی عادت کو کب تبدیل کردیا مجھے خبر تک نھیں ھوئی... میں اسد سے باربار ناراض ھوجاتی ھوں ... اس لیے نھیں کیونکے وہ مجھے بھت چڑھاتا ھے بلکے اس لیے کے جب میں روٹھ جاتی ھوں "تو وہ مجھے بھت محبت سے مناتا ھے... جو مجھے بھت اچھا لگتا ھے

رائما کمرے میں جاتی ھے تو قرۃ العین سوچکی تھی...وہ اسے اکیلا دیکھ ادھر اُدھر دیکھنے لگتی ھے..اسد دبے پاؤں پیچھے سے آکر":بھو" زور سے چیلایا تھا

رائما ڈر جاتی ھے":اللہ" پھر پیچھے مڑکر":اسد تم نے جان نیکال دی تھی میری"وہ اپنے دل پر ھاتھ رکھ ...کھ رھی تھی...

اسد اس کا ھاتھ پکڑ بڑی محبت سے":تمھاری جان پر میرا حق ھے...اتنی آسانی سے نھیں نیکلنے دوں گا"

رائما":اف ...کتنے فلمی ھو تم"کھ کر ھاتھ چھوڑواکر ابھی ایک قدم ھی چلتی ھے کے اسد اس کا ھاتھ پکڑکر اسے اپنی طرف کینچھتا ھے...رائما اس کے سینے سے الگی تھی اگلے ھی لمحے..

"رائما جھیپتے ہوئے":کیا کر رہے ہو؟؟

اسد رومانس بھری نظروں سے":اپنی بیوی سے پیار "...پھر سوالیہ انداز میں

میں":ویسے

do you love me

...تم کبھی نہیں کہتیں کے تم مجھ سے پیار کرتی ہو "..وہ شکوہ کر رہا تھا....

رائما اپنے دل میں":میری محبت کا اب وہ بیاں ہے جو میں خود بیان نہ کرسکوں... تمھیں تو جیسے کسی نے میری سانسوں میں موتیوں کی طرح پرو دیا ہو....ہر سانس پر صرا تمھارا نام ہے اسد... تم نے میری زندگی کو اس قدر بدل ڈالا جس زندگی کو میں دیکھ کر حسرت کیا کرتی تھی کے کاش میری بھی ایسی زندگی ہو...

تم نے مجھے اس سے بھی کھیں زیادہ خوبصورت و حسین زندگی عطا کردی....آج تم "میرے لیے سب کچھ ہو ...جیسے کھونے سے ڈر لگتا ھے مجھے

اسد رائما کی کمر پر ھاتھ رکھتے ھوۓ اور دوسرے ھاتھ سے اسے اپنے قریب کرتے ھوۓ کھتا ھے": کہاں کھو گیں؟؟؟

رائما مسکراء کر اپنی باھوں کا ھار اس کے گلے میں ڈالتے ھوۓ": تم سمجھ جاؤ "ناں...ھر بات ضروری تھوڑی ھے کے بولی جاۓ

اسد": کیوں ضروری نھیں...بھت ضروری ھے ...میں سننا چاھتا ھوں ...تمھارے "منہ سے

رائما بڑی محبت سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ھوۓ ":میں نے اپنی زندگی میں تم سے زیادہ محبت کسی سے نھیں کی"...وہ دیھرے سے بولی تھی

اسد ":کیا کھا تم نے مجھے آواز نھیں آئی" وہ نہ سننے کی اداکاری کرتے ھوۓ

"رائما تھوڑی آواز بلند کر کے ":بھت محبت کرتی ھوں تم سے

اسد آپ جان کر دوبارا سننے کے لیۓ کھتا ھے ":رائما تم ویسے تو ھر وقت بک بک کرتی رھتی ھو....اور اب میرے سامنے تمھاری آواز نھیں نیکل رھی...زور سے بولو تھوڑا..."

:رائما شرماۓ شرماۓ اپنی آنکھیں جھکاۓ کھتی ھے

"i love you...I love you so much.."

اسد مسکراء کر رائما کو تنگ رہا تھا کے اسے قرۃ العین کی آواز آتی ھے رونے کی...اسد رائما فورا بیڈ کے پاس جاتے ھیں...اسد قرۃ العین کو گود میں اٹھا کر چپ کرانے لگتا ھے...رائما قرۃ العین کی کمر سہلا کر اسے چپ کرانے کی کوشش کرتی ھے..اور مسکرانے لگتی ھے ...

اسد اپنے دل میں ":یہ قسمت ھے..یہ کیسے کیسے کھیل کھیلتی ھے..میں نے اپنی پوری زندگی میں کبھی کسی لڑکی کو برا نھیں کھا سوائے رائما کے...سب کی ھمیشہ تعریف کی...پر کسی پر دل نھیں ھارا "...پھر رائما کا ھاتھ پکڑ کر مسکراتے ھوئے اپنے دل میں سوچتا ھے ":جس لڑکی کو برا کھا اسی پر دل ھار بیٹھا....مجھے نھیں پتا وہ یقین کرتی ھے یا نھیں پر میرا دل گواہ ھے کے اِس نے صرف رائما سے محبت کی ھے.....مجھے تو وہ ھر رنگ میں خوبصورت لگتی ھے...میں تو اس سے کھتا بھی

ھوں کبھی کبھی... کیوں لگوائے تم نے انجکیشن.... تمھیں اس کی ضرورت نھیں تھی...وہ جوابا فقط مسکراء دیتی ھے.....وہ چاھتی تھی کے لوگ کھیں کے میں خوش نصیب ھوں کے مجھے وہ) رائما (ملی...لوگوں نے تو بعد میں کہا...وہ نھیں جانتی کے جس دن میرا اس سے نکاح ھوا تھا میں نے تو اسی دن مان لیا تھا کے میں خوش نصیب ھوں کے مجھے وہ) رائما (ملی ...امی ٹھیک کھتی ھیں ... محبت شکل و صورت سے نھیں شخصیت و سیرت وکردار سے ھوتی ھے.....واقعی دنیا "رنگوں سے پرے ھے

ختم شد